کنز البرہان علی افضلیۃ علی فی القرآن

افضلیتِ علی علیہ السلام

تالیف

وکیل اہلبیت سلطان الدلائل مفکر اسلام

علامہ محمد یاسین قادری

بانی و سرپرست اعلیٰ تحریک صراط الحسین

صراط الحسین پبلیکیشنز

كنز البرهان على أفضلية علي فى القرآن
بسم الله الرحمن الرحيم
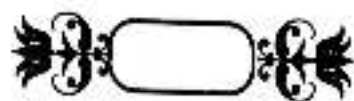
كنز البرهان على أفضلية علي في القرآن
افضلیتِ علی علیہ السلام
تالیف
وکیلِ اہلبیت سلطان الدلائل مفکرِ اسلام
علامہ محمد یاسین قادری
بانی و سرپرستِ اعلیٰ تحریکِ صراط الحسین
صراط الحسین پبلیکیشنز
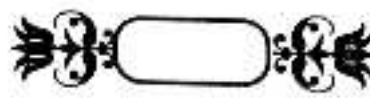
نام کتاب .... كَنْزُ الْبُرْهَانِ عَلىٰ أَفْضَلِيَّةِ عَلِيٍّ فِي الْقُرْآنِ

تالیف .... علامہ محمد یاسین قادری بانی و سرپرست اعلیٰ تحریک صراط الحسین

تعداد 500

جلد .... اوّل

صفحات 472

....

اشاعت 5 فروری 2023ء 13 رجب ۱۴۴۴ھ

....

کمپوزنگ ڈیزائنگ امجد عباس بلوچ

صراط الحسین پبلیکیشنز

انتساب

اے پاک ثانیِ زھراء عالمہ غیر معلّمہ مَلکۃُ الشّام

السیّدۃ زینبِ کُبریٰ علیہاالسلام

بنتِ علی علیہ السلام

آپؑ کے اس نوکر نے آپکے بابا جان کی نوکری کی ہے
اپنی نوکری کو آپؑ کی مقدس بارگاہ میں سر جھکا کر ہاتھ جوڑ کر پیش کرتا ہوں قبول فرمائیں۔

آپکے در کا منگتا

محمد یاسین قادری

ضروری بات

تمام پڑھنے والوں کی خدمت میں یہ درخواست کی جاتی ہے کہ اُن کو ہماری کتاب کے اعراب و حرکات یا حوالہ جات اور عبارات میں کوئی غلطی نظر آئے تو ہمیں ضرور آگاہ کریں ہم شکر گزار ہونگے۔ ایک اور ضروری اطلاع قارئین کو دی جاتی ہے کہ ہماری تصانیف کی کاپی کرنا پی ڈی ایف تیار کرنا سوشل میڈیا پر اپلوڈ کرنا سختی سے منع ہے ایسا کرنے والے کے خلاف ہم قانونی کاروائی کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ اُمید ہے تمام احباب ہماری درخواست پر عمل کریں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کا حامی وناصر ہو۔

اذان علی قادری

چیف آرگنائزر صراط الحسین پبلیکیشنز

اہم موضوعات

اہم موضوعات

اہم موضوعات

حسنِ ترتیب

مقدمہ

چودہ سو سال سے اُمت اس بات پر مناظرے کر رہی ہے کہ انبیاء اکرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے بعد اُمت میں افضل کونسی شخصیت ہے۔ ایک طبقہ (گروہ) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بعد از انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام افضل مانتا ہے تو دوسرا گروہ مولا علی المرتضیٰ علیہ السلام کو بعد از مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل مانتا ہے۔

اِن دونوں طبقات سے ہٹ کر غیر جانبدار ہو کر قرآن وحدیث کی روشنی میں بات کی جائے تو جو حقائق سامنے آتے ہیں وہ ہم قارئین کی نذر کرتے ہیں۔

بڑی سے بڑی شخصیات جیسا کہ انبیاء و رُسل عَلَیْہِمُ السَّلَامُ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم غوث و قطب، اولیاء وصُلحاء ہوں، افضل و اعلیٰ وہی ہوتا ہے جس کے فضائل زیادہ ہوں، مناقب زیادہ ہوں خصائص زیادہ ہوں، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انبیاء ورُسل عَلَیْہِمُ السَّلَامُ سے اِس لیئے افضل و اعلیٰ ہیں۔ کیونکہ آپؐ کے مناقب و خصائص زیادہ ہیں آپؐ کے فضائل دیگر انبیاء ورُسل عَلَیْہِمُ السَّلَامُ سے زیادہ ہیں اس لیئے آپؐ سب سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء ورُسل عَلَیْہِمُ السَّلَامُ کو ایک مقام و مرتبہ اور درجہ دے کر مبعوث نہیں کیا بلکہ بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ بعض کے درجات بلند کیئے ہیں۔ کسی کو علم زیادہ دیا کسی کو حُسن زیادہ دیا کسی کو معجزات زیادہ دیئے۔ سارے انبیاء و رُسل عَلَیْہِمُ السَّلَامُ ایک درجہ میں مبعوث نہیں کیئے۔ بلکہ مختلف درجات دے کر بھیجا۔ اللہ رب العزت نے فرمایا:

❖ تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ۔

(سورۃ البقرہ: آیت ۲۵۳)

"یہ پیغمبرؑ (جو ہم نے دُنیا میں بھیجے ہیں) ان میں سے ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔"

پتہ چلا کہ اللہ رب العزت نے انبیاء و رُسل عَلَیْہِمُ السَّلَامُ کو ایک درجہ اور مقام دے کر مبعوث نہیں کیا بلکہ مختلف فضائل اور درجات دے کر بھیجا ہے۔

ثابت ہوا کہ کوئی بھی شخصیت ہو وہ اپنے فضائل اور مناقب سے افضل ہوتی ہے۔ اپنے حسب و نسب سے اعلیٰ ہوتی ہے۔

یہ نہیں ہو سکتا انسان کہے کہ فضائل و مناقب آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زیادہ ہیں مگر افضل آدم علیہ السلام ہیں کیونکہ وہ پہلے نبی ہیں جو لوگ کہتے ہیں کہ ترتیبِ خلافت ہی ترتیب فضیلت ہے۔ وہ غلط کہتے ہیں ورنہ اُن کو یہ بھی ماننا پڑے گا کہ سارے انبیاء ورسل علیہم السلام میں آقا آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں تو کیا معاذ اللہ فضیلت میں بھی آقا کا آخری نمبر ہے۔ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کیونکہ آپ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی بھی جہت سے کسی بھی پہلو سے کسی بھی زاویہ نگاہ سے دیکھیں گے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے اعلیٰ و بے مثال نظر آئیں گے۔ تمام انبیاء ورسل علیہم السلام میں آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معجزات زیادہ ملے۔ آقا کو حُسن و سخن سب سے زیادہ عطا ہوا۔ اخلاق کردار و گفتار، جمال و کمال، اور جلال سب سے منفرد ملے۔ اُمت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ ملی۔ اللہ رب العزت کا دیدار نصیب ہوا۔

آقا کا حسب و نسب سب سے اعلیٰ ہے۔ آل سب سے اعلیٰ ازواج اور اصحاب سب سے اعلیٰ ملے۔ گھرانہ اور خاندان سب سے منزہ اور مُصفّٰی ملا۔

آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

1 عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: خَرَجْتُ مِنْ نِكَاحٍ وَلَمْ أَخْرُجْ مِنْ سِفَاحٍ مِنْ لَدُنْ آدَمَ إِلَى أَنْ وَلَدَنِي أَبِي وَأُمِّي

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر میرے والدین کے مجھ کو پیدا کرنے تک (میرے تمام شجرہ کے ماں باپ نکاح والے تھے) میں نکاح کے ساتھ پیدا ہوا ہوں غیر شرعی (یعنی زمانۂ جاہلیت کے طریقہ) سے نہیں پیدا ہوا۔

(امام ابن ابی شیبۃ المصنف، جلد ۶، حدیث ۳۱۶۴۱)، (امام طبرانی المعجم الاوسط، جلد ۵، حدیث ۴۷۲۸)، امام دیلمی مسند الفردوس، جلد ۲، حدیث ۴۹۳۹)، (امام ہندی کنز العمال، جلد ۱۱، حدیث ۳۱۸۷۰) (امام ہیثمی مجمع الزوائد و منبع الفوائد، جلد ۸، صفحہ ۲۱۴)، (امام بیہقی السنن الکبریٰ، جلد ۷، صفحہ ۱۹۰)

آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاندان ایسا ہے کہ جس میں ہر شخصیت اعلیٰ و ارفع ہے۔ اور سارے نکاح والے تھے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔

2 كُلُّ نَسَبٍ وَ سَبَبٍ يَنْقَطِعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَا كَانَ مِنْ سَبَبِيْ وَنَسَبِيْ

میرے نسب اور رشتہ کے علاوہ قیامت کے دن ہر نسب اور رشتہ منقطع ہو جائے گا۔

(امام حاکم مستدرک: جلد ۳ صفحہ ۱۵۳ حدیث ۴۶۸۴)

ان احادیث سے بھی پتہ چلتا ہے کہ تاجدار کائنات کو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے جو فضائل اور مقام عطا کیا وہ کسی اور نبی کو عطا نہیں ہوا۔ آپ کی زوجہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا جیسی بیوی کسی اور نبی کو نہیں ملی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی فاطمہ بتول زہرا سلام اللہ علیہا جیسی بیٹی کسی کو نہیں ملی۔ اسی طرح پھر بیٹے حسن و حسین علیہما السلام بے مثال ملے۔ الغرض کسی بھی جہت سے آپ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کا مطالعہ کریں وہ آپ کو سب سے بے مثال ہی نظر آئیں گے۔

آپ سارے انبیاء و رُسل علیہم السلام سے افضل و اعلیٰ قرار دیئے گئے اپنے خصائص اور مناقب کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم سب سے زیادہ ملا، شجاعت، شرافت، طاقت، قوت، حلم، علم، حُسن، سُخن، زہد، ورع، تقویٰ، طہارت، عبادت، سخاوت، کرامت، امامت، ہر جہت اور صفت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے مثال ہیں اور اعلیٰ و افضل ہیں۔

پتہ چلا کہ انبیاء و رُسل علیہم السلام کی جماعت میں آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل و اعلیٰ بنے اپنے خصائص اور مناقب کی وجہ سے یہ بات بالکل اظہر من الشمس ہو گئی دُنیا میں افضل و اعلیٰ وہی ہوتا ہے جس کے فضائل زیادہ ہوں۔

تاجدار کائنات کے بعد جس ہستی کے فضائل اور مناقب سب سے زیادہ ہیں وہ ہستی مولائے کائنات علی المرتضیٰ علیہ السلام کی ہے۔ آپ کے خصائص سب سے زیادہ ہیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپ ہی وہ شخصیت ہیں۔ جو ہر جہت میں منفرد بھی ہیں اور افضل و اعلیٰ بھی ہیں۔ جو خاندان اور حسب و نسب آپ کا ہے وہی مولا علی علیہ السلام کا ہے۔

عبد اللہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

3 لَوْ أَنَّ الشَّجَرَ أَقْلَامٌ وَالْبُحُوْرُ مِدَادٌ وَالْإِنْسُ وَالْجِنُّ مَا أَحْصَوْا فَضَائِلَ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام۔

اگر تمام درخت قلمیں بن جائیں اور تمام سمندر سیاہی بن جائیں اور انسان اور جنات لکھنا شروع کر دیں تو پھر بھی امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے فضائل نہیں لکھ سکتے۔

(امام ابن جوزی تذکرۃ الخواص، صفحہ ۲۳، مطبوعہ بیروت لبنان)

یہ بھی عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ ہی فرماتے ہیں:

4 مَا نَزَلَ فِي أَحَدٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَا نَزَلَ فِيْ عَلِيٍّ عليه السلام۔

کسی شخص کے لیئے اتنی قرآنی آیات نازل نہیں ہوئیں جتنی مولا علی علیہ السلام کے لیئے نازل ہوئی ہیں۔

(امام ابن عساکر تاریخ دمشق الکبیر، جلد ۲ صفحہ ۳۶۳)،
(امام جلال الدین سیوطی، تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۳۲ بیروت لبنان)

ایک اور روایت میں عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ ہی فرماتے ہیں:

5 نَزَلَتْ فِيْ عَلِيٍّ ثَلَاثُمِائَةِ آيَةٍ۔

مولا علی علیہ السلام کی شان میں تین سو قرآنی آیات نازل ہوئی ہیں۔

(امام ابن عساکر تاریخ دمشق الکبیر جلد ۲ صفحہ ۳۶۴)
(امام جلال الدین سیوطی، تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۳۲ بیروت لبنان)

اسی طرح حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

6 مَا اكْتَسَبَ مُكْتَسِبٌ مِثْلَ فَضْلِ عَلِيٍّ عليه السلام۔

نہیں کمائی کسی کمانے والے نے علی علیہ السلام جیسی فضیلت۔

(امام محب طبری، الریاض النضرۃ، جلد ۲ صفحہ ۱۸۹)

امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

7 مَا جَاءَ لِأَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْفَضَائِلِ مَا جَاءَ لِعَلِيٍّ۔

رسول اللہ ﷺ کے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے جتنے فضائل مولا علی علیہ السلام کے بیان ہوئے ہیں اتنے کسی اور کے بیان نہیں ہوئے۔

(امام حاکم مستدرک، جلد ۳ صفحہ ۱۰۷ بیروت لبنان)، (امام ابن عساکر تاریخ دمشق الکبیر، جلد ۴۵ صفحہ ۳۲۰)

امام ابو علی اسماعیل بن اسحاق نیشاپوری فرماتے ہیں۔

8 لَمْ يَرِدْ فِيْ حَقِّ أَحَدٍ مِنَ الصَّحَابَةِ بِالْأَسَانِيْدِ الْحِسَانِ أَكْثَرُ مَا جَاءَ فِيْ عَلِيٍّ عليه السلام۔

جتنی احادیث صحیح اسناد کے ساتھ مولا علی علیہ السلام کے حق میں ملتی ہیں یا وارد ہوئی ہیں اتنی کسی اور صحابی کے حق میں نہیں ملتی۔

(امام محب طبری الریاض النضرۃ جلد ۲، ص ۲۸۲)

الغرض کسی بھی جہت اور زاویہ نگاہ سے آپ تاریخ اسلام کا مطالعہ کریں تو حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد سب سے زیادہ فضائل، مناقب اور خصائص مولا علی علیہ السلام کے ملتے ہیں۔ ثابت ہوا کہ حضور ﷺ کے بعد جو افضل و اعلیٰ ذات ہے وہ مولا علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ذاتِ گرامی ہے۔

یہاں میں ایک بڑا اہم مسئلہ حل کرنا چاہتا ہوں اور اُن مفتیانِ عظام، مشائخ عظام، علماء و عقلاء اور علم و دانش کے دعویداران کو جواب دیتا ہوں جو اپنی تقاریر و تصانیف میں بیان کرتے رہتے ہیں کہ جو شخص بعد از انبیاء حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو افضل نہیں مانتا وہ گمراہ ہے اور معاذ اللہ جہنمی بھی ہے۔

اُن پڑھے لکھے جاہلوں کو کوئی سمجھائے کہ اللہ کے بندو جنت اور جہنم کے ٹھیکیدار نہ بنو اور اس ظنی مسئلے کو قطعی بنانے کی ناکام کوشش نہ کرو اگر تمہارا یہی فتویٰ اور فیصلہ ہے تو پھر آؤ میں بیان کرتا ہوں کہ تمہارے فتویٰ کی زد میں کون کون آتا ہے۔ بے شمار صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم ایسے تھے جو بعد از انبیاء حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو افضل نہیں مانتے تھے۔ اب اُنکے بارے میں کیا خیال ہے وہ کہاں جائیں گے کوئی مفتی، علامہ، محدث و مفسر، صوفی و مجدد صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم کے مقام و مرتبہ کو چھو بھی نہیں سکتا اس لئے ہماری بات کے رد میں کسی مولوی کا حوالہ نہ لایا جائے۔ اب میں معتبر اور اعلیٰ ہستیوں کے عقائد بیان کرتا ہوں۔

اُمُ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ

اب ہم قارئین کی نذر ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ بیان کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہا اس مسئلہ کو کیسے دیکھتی ہیں کیا آپ رضی اللہ عنہا بعد از انبیاء افضل واعلیٰ اپنے والد محترم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مانتی ہیں یا کسی اور شخصیت کو افضل واعلیٰ مانتی ہیں اور یہ بات بھی تسلیم کرنا پڑے گی کہ دنیا کا کوئی مفتی، محدث و مفسر ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے محبت کا دعویٰ نہیں کر سکتا اور نہ ہی وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ صاحب فہم وبصیرت کا دعویدار ہو سکتا ہے۔ اہل سنت کے فقہاء، محدثین ومفسرین، مورخین و مجددین ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی علمی بصیرت کو تسلیم کر چکے ہیں۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا فرمان ہے۔

9 عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَارَأَيْتُ أَفْضَلَ مِنْ فَاطِمَةَ سَلَامُ اللهِ عَلَيْهَا غَيْرَ أَبِيْهَا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے سیدہ فاطمۃ الزہراء علیہا السلام کے بابا (رسول اللہ ﷺ) کے بعد سیدہ فاطمۃ الزہراء علیہا السلام سے افضل واعلیٰ کوئی اور انسان نہیں دیکھا۔

(امام ہیثمی مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، جلد ۹: ص ۲۰۱)، (امام شوکانی در السحابۃ، جلد ۱: حدیث ۲۴)

(امام طبرانی المعجم الاوسط، جلد ۳: حدیث ۲۷۲۱)

10 عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَارَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ أَفْضَلَ مِنْ فَاطِمَةَ سَلَامُ اللهِ عَلَيْهَا غَيْرَ أَبِيْهَا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کوئی ایک شخص بھی سیدہ فاطمۃ الزہراء علیہا السلام سے افضل واعلیٰ انکے بابا (رسول اللہ ﷺ) کے بعد (سوا) نہیں دیکھا۔

(امام عبدالرؤف المناوی، اتحاف السائل، ص ۲۱: مطبوعہ قاہرہ)

(امام یوسف بن اسماعیل نبہانی، الشرف المؤبد، ص ۵۳: مطبوعہ مصر)

پس یہ بات اظہر من الشمس ہو چکی ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سیدہ کائنات فاطمۃ الزہراء علیہا السلام کی افضلیت کی قائل تھیں انہوں نے اپنا عقیدہ و مسلک بیان کر دیا کہ انکو حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد جو افضل واعلیٰ شخصیت نظر آتی ہیں وہ صرف اور صرف پاک سیدہ فاطمہ بتول زہراء سلام اللہ علیہا ہیں۔ اب کیا فتویٰ لگائیں گے ،مفتیانِ عظام، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر کیا وہ معاذ اللہ گمراہ تھیں وہ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بجائے پاک سیدہ علیہا السلام کو افضل مانتی ہیں۔

اہل سنت کے سر کا تاج امام سہیلی رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمود آلوسی حنفی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی عقیدہ کے قائل ہیں

یہ بھی سیدہ فاطمہ بتول زہراء سلام اللہ علیہا کو خلفائے راشدین اور شیخین پر افضلیت دیتے ہیں۔

امام سہیلی فرماتے ہیں کہ

11 إِنَّ فَاطِمَةَ سَلَامُ اللهِ عَلَيْهَا أَفْضَلُ مِنَ الشَّيْخَيْنِ۔

بے شک فاطمہ بتول زہرا سلام اللہ علیہا شیخین (حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ) سے بھی افضل ہیں۔

(امام عبدالرؤف المناوی، فیض القدیر، جلد ۸: ص ۳۱۷)

❖ امام محمود آلوسی حنفی رحمۃ اللہ علیہ تو خلفائے راشدین سے بھی افضل پاک سیدہ کونین علیہا السلام کو مانتے ہیں۔ فرماتے ہیں۔

12 إِنَّ فَاطِمَةَ سَلَامُ اللهِ عَلَيْهَا أَفْضَلُ مِنَ الْخُلَفَاءِ الْأَرْبَعَةِ رضی اللہ عنہم۔

بے شک فاطمہ بتول زہراء سلام اللہ علیہا خلفائے اربعہ رضی اللہ عنہم سے بھی افضل ہیں۔

(امام محمود آلوسی حنفی رحمۃ اللہ علیہ، روح المعانی، جلد ۲۲: ص ۲)

ثابت ہوا کہ جو مفتیانِ عظام و علماء حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو افضل نہ ماننے پر گمراہی کا فتویٰ دیتے ہیں یہ فتویٰ خود انکی طرف ہی لوٹ آتا ہے۔

امام زید بن علی علیہ السلام کا عقیدہ

امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے مرشد امام زید بن علی بن حسین علیہ السلام کا فرمان ہے۔

13 قَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ علیہ السلام: إِنَّ عَلِيًّا أَفْضَلُ مِنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ رضی اللہ عنہم۔

"حضرت زید بن علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بے شک علی بن ابی طالب علیہ السلام تمام صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم میں سے سب سے افضل و اعلیٰ ہیں۔"

(امام محمد بن عبد الکریم شہرستانی، الملل والنحل، جلد 1: ص ۱۵۵)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

حضور نبی اکرم ﷺ کے جلیل القدر صحابی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مولا علی کی افضلیت کے قائل تھے آپ رضی اللہ عنہ نے اس حوالے سے بے شمار ارشادات فرمائے جن میں سے چند قارئین کی نذر کرتے ہیں۔

14 قَالَ عَبْدُ اللهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ أَفْضَلَ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام۔

حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم (صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم) بیان کیا کرتے تھے کہ تمام اہل مدینہ میں علی بن ابی طالب علیہ السلام سب سے افضل ہیں۔

(امام احمد بن حنبل فضائل صحابہ، جلد 2: حدیث ۱۰۹۷) (امام بزار مسند، جلد ۵: حدیث ۱۹۱۶)، (امام محب طبری الریاض النضرۃ، جلد ۳: ص ۱۵۹)، (امام ابن حجر عسقلانی فتح الباری، جلد ۷: ص ۷۱)،

15 قَالَ عَبْدُ اللهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ: إِنَّ عَلِيًّا علیہ السلام أَفْضَلُ مِنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ رضی اللہ عنہم

حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ بے شک علی ابن ابی طالب علیہ السلام تمام صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم میں سے سب سے افضل ہیں۔

(امام ابن حجر عسقلانی فتح الباری، جلد ۷: ص ۷۳)، (امام ابن عبد البر الاستیعاب، جلد ۳: ص ۲۹۳)

پس ثابت ہوا کہ حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بھی مولا علی علیہ السلام کی افضلیت کے قائل تھے۔ یہی انکا عقیدہ تھا کوئی مفتی وملاں انکو معاذ اللہ گمراہ نہیں کہہ سکتا۔ اگر کہے گا تو وہ خود لعنتی و گمراہ ہو جائے گا۔

حضرت اُبَي بن کعب رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

حضرت اُبي بن کعب جلیل القدر صحابیِ رسول ﷺ ہیں آپ بھی مولائے کائنات علی المرتضیٰ علیہ السلام کی افضلیت کے قائل تھے اور انکی عظمت کے ڈنکے بجانے والے تھے۔

16 قَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ: إِنَّ أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيَّ ابْنَ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام أَفْضَلُ مِنْ كُلِّ أَصْحَابِ الرَّسُوْلِ ﷺ۔

حضرت اُبي بن کعب ارشاد فرماتے ہیں کہ بے شک امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے تمام صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم سے افضل ہیں۔

(امام احمد بن حنبل مسند: جلد ۱، صفحہ ۷۵)

حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

حضور نبی اکرم ﷺ کے جلیل القدر صحابی حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ نے آٹھ سال رسول اللہ ﷺ کی صحبت پائی اور چشمۂ رسالت سے فیض یاب ہوئے آپ رضی اللہ عنہ کی ولادت غزوۂ احد کے سال میں ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہ مولا علی علیہ السلام کے ساتھ کئی جنگوں میں شریک ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ زاہد و عابد، صدیق اور امین و دیانت دار انسان تھے آپ رضی اللہ عنہ شیخین کی بزرگی کے قائل تھے مگر شیخین پر مولا علی علیہ السلام کی افضلیت کے قائل تھے۔

17 قَالَ أَبِي الطُّفَيْلِ رضی اللہ عنہ: إِنَّ عَلِيًّا أَفْضَلُ مِنَ الشَّيْخَيْنِ۔

حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ بے شک علی ابن ابی طالب علیہ السلام شیخین (ابوبکرؓ و عمرؓ) سے افضل ہیں۔

(امام ابن عبد البر الاستیعاب، ص ۱۸۰، ۱۸۱)

اب اس صحابیؓ رسول ﷺ کے بارے میں کیا کہا جائے گا معاذ اللہ وہ ہدایت یافتہ نہیں تھے؟ مفتی وملاں تو کہتا ہے کہ جو حضرت ابو بکر صدیقؓ کو افضل نہ مانے وہ معاذ اللہ گمراہ ہے۔ حضرت ابو الطفیلؓ کا یہ عقیدہ امام ابن عبد البرؒ نے روایت کیا ہے۔

امام ذھبیؒ اپنی معروف کتاب التفسیر والمفسرون میں متعدد صحابہ اکرامؓ کے عقیدہ افضلیت کے حوالے سے روایت بیان کرتے ہیں۔

18 إِنَّ عَلِيًّا أَفْضَلُ مِنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ وَ أَنَّهُ أَوْلَى بِالْخِلَافَةِ مِنْ غَيْرِهِ كَعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍؓ وَالْمِقْدَادِؓ وَأَبِي ذَرٍّؓ وَسَلْمَانَ الْفَارِسِيِّؓ وَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِؓ وَغَيْرِهِمْ كَثِيرًا۔

بے شک علی ابن ابی طالب علیہ السلام تمام صحابہ اکرامؓ میں سے سب سے افضل ہیں اور وہ ہر ایک سے بڑھ کر خلافت کے حق دار تھے جیسا کہ جناب عمار ابن یاسرؓ اور حضرت مقدادؓ اور حضرت ابوذر غفاریؓ اور حضرت سلمان فارسیؓ اور جابر بن عبد اللہؓ اور بے شمار صحابہ کرامؓ کا یہی عقیدہ تھا"۔

(امام ذھبی التفسیر والمفسرون، جلد ۲: ص ۲۵)

19 عَنْ سَلْمَانَ وَ أَبِي ذَرٍّ، وَالْمِقْدَادِ، وَخَبَّابٍ، وَجَابِرٍ، وَ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍؑ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ، وَفَضَّلَهُ هَؤُلَاءِ عَلَى غَيْرِهِ۔

حضرت سلمان فارسیؓ اور حضرت ابوذر غفاریؓ اور حضرت مقدادؓ اور حضرت خبابؓ اور حضرت جابر بن عبد اللہ انصاریؓ اور حضرت ابو سعید خدریؓ اور حضرت زید بن ارقمؓ (ان سب) سے روایت ہے کہ حضرت علی ابن ابی طالبؑ سب سے پہلے اسلام لائے (اعلان فرمایا) اور ان تمام صحابہ کرامؓ نے حضرت علیؑ کو دوسروں پر افضلیت دی ہے۔

(امام ابن حجر مکی الصواعق المحرقۃ، صفحہ ۵۸)

امام حسن بن علیؑ کا عقیدہ

امام حسن بن علی علیہ السلام حضور نبی اکرم ﷺ کے شہزادے جنت کے نوجوانوں کے سردار جن کو میرے آقا نے سید کہہ کر پکارا جن کی عظمت وفضیلت کا یہ عالم تھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ حالتِ سجدہ میں ہوتے تو آپؑ پشت مبارک پہ سوار ہو جایا کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ انکی رضا کیلئے سجدے کو طول دیا کرتے تھے، امام حسن بن علیؑ بھی مولا علیؑ کی افضلیت کے قائل تھے مولا علیؑ کی شہادت کے بعد امام حسن بن علیؑ نے جو خطبہ ارشاد فرمایا اُس میں مولا علیؑ کی افضلیت کا ذکر کیا، آپؑ کا یہ خطبہ امام ابوبکر ابن ابی شیبۃ نے اپنی حدیث کی معروف کتاب المصنف میں روایت کیا ہے۔

20 حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ قَامَ خَطِيبًا فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، لَقَدْ فَارَقَكُمْ أَمْسِ رَجُلٌ مَا سَبَقَهُ الْأَوَّلُونَ وَلَا يُدْرِكُهُ الْآخِرُونَ، وَلَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَبْعَثُهُ الْمَبْعَثَ فَيُعْطِيهِ الرَّايَةَ فَمَا يَرْجِعُ حَتَّى يَفْتَحَ اللهُ عَلَيْهِ، جِبْرِيلُ عَنْ يَمِينِهِ وَمِيكَائِيلُ عَنْ شِمَالِهِ، مَا تَرَكَ بَيْضَاءَ وَلَا صَفْرَاءَ إِلَّا سَبْعَمِائَةِ دِرْهَمٍ فَضَلَتْ مِنْ عَطَائِهِ، أَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَ بِهَا خَادِمًا۔

حضرت ھبیرہ بن یریمؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام حسن بن علی علیہ السلام کو خطبہ دیتے ہوئے سُنا جس میں آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! کل تمہارے درمیان میں سے ایک ایسا شخص (علیؑ) چلا گیا جس پر نہ گذشتہ لوگ سبقت (افضلیت) رکھتے تھے اور نہ آنے والے اُن کی افضلیت کا ادراک (سمجھ بوجھ) رکھتے ہیں، رسول اللہ ﷺ ان کو (علیؑ) جنگوں میں بھیجتے تھے اور جھنڈا انکے حوالے کرتے تھے، وہ تب تک پلٹ کر نہیں آتے تھے جب تک اللہ تعالیٰ انکو فتح عطا نہیں کر دیتا تھا اور جبریلؑ انکے دائیں طرف اور میکائیلؑ انکے بائیں طرف رہتے تھے۔ انہوں نے سونا چاندی درھم میں سے سات سو درھم کے علاوہ کچھ نہیں چھوڑا جس سے آپؑ ایک خادم خریدنا چاہتے تھے۔

(امام ابوبکر ابن ابی شیبۃ، المصنف، جلد ۱۷: حدیث ۳۲۷۶۸)

امام شافعیؒ کا عقیدہ

امام شافعیؒ اہلِ سنت کے عظیم فقہی اور محدث تھے۔ پوری دنیا میں اُنکے مقلدین پائے جاتے ہیں عالم اسلام میں ان کا بہت بڑا مقام و مرتبہ ہے۔ آپ بھی مولا علی علیہ السلام کی افضلیت کے قائل تھے۔

اہلِ بیت اطہار علیہم السلام اور مولا علی علیہ السلام پر بالخصوص بہت کلام لکھا ہے جو مولا علی ؑ کی افضلیت والے عقیدے پر دلالت کرتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

21

إِذَا نَحْنُ فَضَّلْنَا عَلِيًّا فَإِنَّنَا
رَوَافِضُ بِالتَّفْضِيلِ عِنْدَ ذَوِي الْجَهْلِ

جب ہم نے یہ کہا کہ علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام سب سے (تمام صحابہ اکرام ؓ) افضل و اعلیٰ ہیں تو (ہمارے اس عقیدہ پر) جاہل لوگ کہنے لگے کہ ہم تفضیلی اور رافضی ہو گئے ہیں۔

(امام ابنِ حجر مکی، صواعق محرقہ، ص ۱۵۱: مطبوعہ مصر)، (دیوانِ امام شافعی، ص: ۱۳)

22

قَالُوا تَرَفَّضْتَ قُلْتُ كَلَّا. مَا الرَّفْضُ دِينِي وَلَا اِعْتِقَادِي لٰكِنْ تَوَلَّيْتُ غَيْرَ شَكٍّ. خَيْرَ إِمَامٍ وَخَيْرَ هَادِي۔

لوگوں نے کہا کہ تم رافضی ہوگئے ہو، میں نے کہا بالکل بھی نہیں رفض نہ میرا دین ہے اور نہ میرا عقیدہ ہے، لیکن بے شک میں تولائے علی علیہ السلام کا قائل ہوں۔ جو (مولا علیؑ) تمام آئمہ اور ہدایت دینے والوں میں سب سے بڑے امام اور ہادی ہیں۔

(امام ابنِ حجر مکی، صواعق محرقہ، ص ۱۳۳: مطبوعہ مصر)، (دیوانِ امام شافعی، ص: ۱۸)

ان اشعار سے امام شافعی کا عقیدہ اور مسلک بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ آپ مولا علی علیہ السلام کی افضلیت کے قائل تھے تو پھر اس کا کیا مطلب ہے امام شافعی بھی اہلِ سنت نہ رہے، معاذ اللہ گمراہ تھے، ان مولویوں کی مانیں یا آئمہ حق کی بات مانیں۔

پس ان دلائل و براہین سے یہ بات واضح اور اظہر من الشمس ہو چکی ہے کہ جو لوگ مولا علی علیہ السلام کی افضلیت کے قائل ہیں وہ ہرگز بھی گمراہ نہیں ہیں۔ جیسا کہ مُلاں حضرات یہ فتنہ و فساد پھیلاتے ہیں کہ جو شخص بعد از انبیاء علیہم السلام حضرت ابو بکر صدیق ؓ کو افضل نہیں مانتا وہ معاذ اللہ گمراہ اور جہنمی ہے تو ان لوگوں سے میرا سوال ہے کہ جو صحابہ اکرام ؓ و صحابیات ؓ اور آئمہ و محدثین و مفسرین جو مولا علی ؑ کی افضلیت کے قائل تھے اُنکے بارے میں کیا خیال ہے تم لوگوں کا فتویٰ پھر ان پر بھی لاگو ہوتا ہے کوئی اہلِ عقل و دانش ان اعلیٰ ہستیوں پر کسی مُلاں و مُفتی کو ترجیح نہیں دے سکتا یہی عقیدہ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی کا ہے جو انہوں نے اپنی معروف کتاب تحفہ اثنا عشریہ میں بیان کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ مولا علی علیہ السلام کی افضلیت اسلام کے نفاذ میں جہاد کرنے میں تلوار چلانے میں مسائلِ شرع بیان کرنے میں، علم و حکمت، شجاعت احادیث کی روایات میں کثرت میں، ہاشمی ہونے میں، داماد رسول ﷺ ہونے میں سیدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کے شوہر ہونے میں، حضرت ابو بکر صدیق ؓ پر قطعی ہے گویا اس مقام پر شاہ عبد العزیز محدث دہلوی مولا علی ؑ کو حضرت ابو بکر صدیق ؓ پر افضل قرار دے رہے ہیں بلکہ قطعی افضلیت کا اقرار کر رہے ہیں اور آگے یہ بھی فرماتے ہیں کہ اسلام لانے کے اعلان میں اور حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنے میں اوّل ہونے میں حضرت عمر بن خطاب ؓ سے افضل ہیں بلکہ فرماتے ہیں کہ مولا علی ؑ کی افضلیت حضرت عمر بن خطاب پر قطعی ہے۔ (تحفہ اثنا عشریہ، صفحہ ۵۲)

حضرت عباس بن عبد المطلب ؓ کا عقیدہ

حضرت عباس بن عبد المطلب ؑ حضور نبی اکرم ﷺ اور مولائے کائنات علیؑ کے محبوب چچا تھے آپؑ کی بزرگی اور عظمت کے سارے صحابہ کرام ؓ قائل تھے بلکہ صحیح بخاری میں حدیث پاک موجود ہے کہ جب بھی قحط پڑتا تو حضرت عمر بن خطاب ؓ اور دیگر صحابہ کرام ؓ حضرت عباس بن عبد المطلب ؑ کے وسیلہ سے اللہ کی بارگاہ میں بارش کیلئے دُعا کرتے تھے۔ اتنی بزرگی اور عظمت کے باوجود بھی حضرت عباس ؑ مولا علی ؑ کی افضلیت کے قائل تھے آپ حضور نبی

اکرم ﷺ کے بعد سب سے زیادہ اعلیٰ و ارفع مولا علیؑ کو مانتے تھے۔ خطیب بغدادی تاریخ بغداد میں آپ کے حوالے سے روایت لے کر آئے ہیں۔

23 وَأَخْرَجَ الْخَطِيبُ: فَأَمَّا الْعَبَّاسُ رضی اللہ عنہ فَمَاتَ وَعَلِيٌّ عِنْدَهُ أَفْضَلُ الصَّحَابَةِ۔

امام خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے کہ حضرت عباس بن عبد المطلب علیہ السلام کا وصال (انتقال) اس حالت میں ہوا کہ حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام انکے نزدیک تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے سب سے افضل تھے۔

(امام خطیب بغدادی تاریخ بغداد، جلد ۹ صفحہ ۲۹۲)

دیکھا جائے تو حضرت عباس بن عبد المطلب علیہ السلام رشتے میں بڑے اور بزرگ ہیں مگر ان کا یہ عقیدہ تھا کہ عمر یا رشتہ میں بڑے ہونے سے کوئی بڑا نہیں ہو جاتا بلکہ بڑا وہی ہوتا ہے جس کی عظمت و رفعت اور افضلیت کے اللہ اور اس کا رسول ﷺ ڈنکے بجادے اور یہ ڈنکے مولا علی علیہ السلام کی افضلیت کے بجائے جاچکے تھے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جلیل القدر صحابی ہیں آپ نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کافی وقت گزارا ہے بلکہ آپ کی معیت و سنگت میں جہاد بھی کیا ہے بے شمار غزوات میں حصہ لیا ہے۔ آپ بھی اہلِ بیتِ اطہار علیہم السلام کی افضلیت کے قائل تھے اور اہلِ بیتِ اطہار علیہم السلام اور مولا علی علیہ السلام پر کسی کو قیاس نہیں کرتے تھے جو افضلیت کی احادیث صحاح ستہ میں ان سے روایت ہوئی ہیں وہ صرف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں ہیں اہلِ بیت علیہم السلام اور مولا علی علیہ السلام کا ان میں شمار نہیں ہوتا۔ آپ سے جب بھی افضلیت کے بارے میں سوال ہوتا تو آپ اہلِ بیت علیہم السلام کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں شمار نہیں کرتے تھے ایک روایت ہم قارئین کی نذر کرتے ہیں جس سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ بالکل واضح ہو جاتا ہے۔

24 فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام؟ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ: عَلِيٌّ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ لَا يُقَاسُ بِهِمْ۔

پس ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابو عبد الرحمن (آپکی کنیت ہے) حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں کیا رتبہ ہے (فضیلت میں مولا علیؑ کا کونسا نمبر ہے؟) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: علی علیہ السلام تو اہلِ بیت علیہم السلام میں سے ہیں اس لیئے ان (علیؑ) پر کسی کو قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

(امام محب طبری الریاض النضرة، جلد ۳، صفحہ ۱۸۰)

پس ثابت ہوا کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی افضلیت مولا علی علیہ السلام کے قائل تھے اب اُن لوگوں کا کیا بنے گا جو کہتے ہیں کہ جو بعد از انبیاء علیہم السلام حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو افضل نہ مانے وہ معاذ اللہ گمراہ ہے اور رافضی ہے اور اُسکا عقیدہ دُرست نہیں ایسے لوگوں کو اپنے بزرگوں کی کتب کا مطالعہ کرنا چاہیے اگر خود پڑھنے کی صلاحیت نہیں ہے تو کسی اہلِ علم و دانش کی بارگاہ میں وقت گزار کر فیوضات و برکات حاصل کرنی چاہیے۔

امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

اہلِ سُنت کے سر کا تاج امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ جو کہ بخاری و مُسلم کے استاذ ہیں آپ بھی حضور نبی اکرم ﷺ کی اہلِ بیت اطہار علیہم السلام کو دوسروں پر قیاس نہیں کرتے تھے اِس کی سب سے بڑی دلیل ہے جب آپکے صاحبزادے عبد اللہ بن احمد بن حنبلؒ نے آپ سے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کی روایت کے بارے میں پوچھا تو امام احمد بن حنبلؒ نے بھی یہی جواب ارشاد فرمایا کہ مولا علی علیہ السلام چونکہ حضور نبی اکرم ﷺ کی اہلِ بیت علیہم السلام میں سے ہیں اس لیے مولا علی علیہ السلام کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

25 عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَحْمَدَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبِي عَنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ: كُنَّا إِذَا فَاضَلْنَا بَيْنَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قُلْنَا: أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ،

فَقَالَ: هُوَ كَمَا قَالَ: قُلْتُ فَأَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام؟ قَالَ: يَا بُنَيَّ! لَمْ يَقُلْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم۔

حضرت عبداللہ بن احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد (امام احمد بن حنبلؒ) سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ والی حدیث کے بارے میں سوال کیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم (صحابہؓ) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان فضیلت کی بات کرتے تو ہم کہتے ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ پس (امام احمد بن حنبلؒ نے) فرمایا ایسا ہی ہے جیسا کہ انہوں (عبداللہ بن عمرؓ) نے فرمایا میں نے عرض کیا پھر حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی فضیلت کہاں گئی؟ تو انہوں نے فرمایا اے میرے بیٹے انہوں (عبداللہ بن عمرؓ) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہل بیت علیہم السلام کی بات نہیں کی (یعنی فرمایا کہ علیؑ تو اہل بیت علیہم السلام میں سے ہیں انکو دوسروں پر قیاس نہیں کیا جاسکتا)

(علامہ خالد الرباط، الجامع لعلوم الامام احمد، جلد ۳، صفحہ ۳۴۷)

دوسری روایت میں حضرت عبداللہ بن احمدؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کے سامنے حدیثِ سفینہ بیان کی اور آپ سے افضلیت کے بارے میں سوال کیا۔

26 عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَحْمَدَ يَقُوْلُ: حَدَّثْتُ أَبِي بِحَدِيْثِ سَفِيْنَةَ فَقُلْتُ: مَا تَقُوْلُ فِي التَّفْضِيْلِ؟ قَالَ: فِي الْخَلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ وَعُثْمَانَ. فَقُلْتُ: فَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ: عَلِيٌّ مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ لَا يُقَاسُ بِهِمْ أَحَدٌ۔

حضرت عبداللہ بن احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد (امام احمد بن حنبلؒ) کے سامنے حدیثِ سفینہ بیان کی اور آپؒ سے پوچھا: آپ تفضیل (صحابہ میں فضیلت) کے بارے میں کیا فرماتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ خلافت کے حوالے سے ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ ہیں میں نے پھر پوچھا: اس پر پھر حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی فضیلت کیا ہوئی؟ انہوں نے پھر جواب دیا کہ حضرت علی علیہ السلام تو اہل بیت علیہم السلام میں سے ہیں اس لیئے کسی کو بھی اہل بیت علیہم السلام کے ساتھ قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

(امام ابن جوزی، مناقب الامام احمد لابن الجوزی، صفحہ ۱۶۳)

اِن روایات سے یہ بات بالکل واضح ہو چکی ہے کہ امام احمد بن حنبلؒ افضلیتِ مولا علی علیہ السلام کے قائل تھے آپ کا عقیدہ تھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اہل بیت اطہار علیہم السلام کا تقابل بنتا ہی نہیں کیونکہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپؐ کی اہل بیت اطہار علیہم السلام افضل ہیں پھر اُنکے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم افضل ہیں۔ اب اُن لوگوں کو کچھ نہ کچھ سوچنا چاہیے جو یہ فتوٰی دیتے ہیں کہ جو انبیاء علیہم السلام کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو افضل نہ مانے وہ اھلِ سُنت نہیں بلکہ رافضی ہے تو پھر امام احمد بن حنبلؒ کے بارے میں کیا خیال ہے وہ تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہل بیت علیہم السلام اور مولا علی علیہ السلام کی افضلیت کے قائل ہیں۔

امام شمس الدین ذہبیؒ کا عقیدہ

علامہ حافظ ذہبی کا شمار اعلیٰ درجہ کے محدثین کی جماعت میں ہوتا ہے آپ کے شاگردوں نے بھی کافی نام کمایا جن میں امام سبکی، اور ابن کثیر سرِ فہرست ہیں آپ نے علامہ ابن تیمیہ اور یوسف بن عبدالرحمن مزی سے علم حاصل کیا اھلِ سنت میں آپ کا قد کاٹھ بہت بلند مانا جاتا ہے۔ آپ بھی اھلِ بیتِ اطہار علیہم السلام کی افضلیت کے قائل تھے اور مولا علی علیہ السلام کو افضل ماننے والوں کو بدعتی اور رافضی نہیں سمجھتے تھے بلکہ آپ نے بھی امام ابن عبدالبر کی تائید فرمائی ہے آپ کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ صحابہ کرامؓ کی کثیر تعداد مولا علی علیہ السلام کی افضلیت کی قائل تھی۔ آپ نے اپنی معروف کتاب سیر أعلام النبلاء میں اپنا یہ عقیدہ کھل کر بیان کیا ہے۔

27 قَالَ الذَّهَبِيُّ: لَيْسَ تَفْضِيْلُ عَلِيٍّ بِرَفْضٍ وَلَا هُوَ بِبِدْعَةٍ. بَلْ قَدْ ذَهَبَ إِلَيْهِ خَلْقٌ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ۔

امام حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام کی تفضیل (مولا علی علیہ السلام کو افضل ماننا) نہ رفض ہے اور نہ ہی بدعت بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین کی ایک بہت بڑی مخلوق (جماعت) اس طرف گئی ہے (یعنی مولا علی علیہ السلام کی افضلیت کو ماننے والی جماعت اور گروہ)

(امام حافظ شمس الدین ذہبی سیر أعلام النبلاء، جلد ۱۲، صفحہ ۴۵۷)

پس ثابت ہوا کہ امام ذہبیؒ بھی مولا علی علیہ السلام کی افضلیت کے قائل تھے بلکہ مولا علی علیہ السلام کو افضل و اعلیٰ ماننے والوں کو نہ رافضی کہتے تھے اور نہ ہی بدعتی سمجھتے تھے بلکہ امام ذہبیؒ نے کثرتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اسی عقیدہ پر ثابت کیا ہے۔

مُلاں علی قاریؒ کا عقیدہ

مُلاں علی قاری کا اہلِ سُنت میں بڑا اہم مقام و مرتبہ مانا جاتا ہے آپ نے بھی صحیح بخاری کی فضیلتِ شیخین کی حدیثِ پاک کی تشریح میں جو جملے ارشاد فرمائے ہیں یا آپ نے جو تحقیق پیش کی ہے وہ آپ کے عقیدہ کی عکاسی کرتی ہے آپ بھی یہی عقیدہ رکھتے ہیں کہ جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی روایات افضلیت کے حوالے سے ملتی ہیں اُن میں اہلِ بیتِ اطہار علیہم السلام شمار نہیں ہوتے کیونکہ اہلِ بیتِ رسول کا مقام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بلند ہے۔

28 قَالَ مُلَّا عَلِيٌّ الْقَارِيْ فِي مِرْقَاةِ الْمَفَاتِيْحِ شَرْحُ مِشْكَاةِ الْمَصَابِيْحِ: وَ لَعَلَّ هٰذَا التَّفَاضُلُ بَيْنَ الْأَصْحَابِ. وَ أَمَّا أَهْلُ الْبَيْتِ فَهُمْ أَخَصُّ مِنْهُمْ وَ حُكْمُهُمْ يُغَايِرُهُمْ۔

حضرت مُلاں علی قاریؒ مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح میں ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ تفاضل (فضیلت کی ترتیب) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان ہے اور رہے اہلِ بیتِ اطہار علیہم السلام وہ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مخصوص ترین (افضل و اعلیٰ) ہیں اور اُن کا (اہلِ بیتِ اطہار علیہم السلام) حکم بھی اُن سے الگ (جُدا) ہے۔

(حضرت مُلاں علی قاری، مرقاۃ المفاتیح، جلد ۱۱، صفحہ ۱۷۰)

اہلِ سُنت کے عظیم محقق حضرت مُلاں علی قاری نے بھی افضلیت اہلِ بیتِ اطہار علیہم السلام کی مہرثبت کردی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اہلِ بیتِ اطہار علیہم السلام کے مقام و مرتبہ کو الگ اور جُدا حیثیت میں بیان کردیا۔

امام قاضی ابوبکر باقلانی اشعریؒ کا عقیدہ

امام ابوبکر باقلانیؒ اہلِ سُنت کی بہت بڑی شخصیت تھے آپ ۹۵۰ء کو بصرہ میں پیدا ہوئے مگر سکونت بغداد میں اختیار کی۔ آپ نے اپنے زمانہ میں بے شمار علمی مباحثے اور مناظرے کیئے سفر روم آپ کا بہت یادگار رہا آپ قاضی بھی تھے اور اللہ نے آپ کو علم و حکمت سے نواز رکھا تھا۔ آپ نے اشعری عقیدہ پر بہت کام کیا۔ امام خطیب بغدادی نے آپ کے علمی کام کو بہت سراہا ہے۔ بلکہ اہلِ سُنت کے بے شمار محدثین اور مورخین نے آپ کے علمی مباحثوں اور مناظروں کو بیان بھی کیا ہے۔

ایک طبقہ تو آپ کو مجدد مانتا ہے اِتنی بڑی شخصیت ہیں کہ آپ پر پوری کتاب لکھی جا سکتی ہے۔ آپ بھی مولا علی علیہ السلام کی افضلیت کو رفض اور بدعت نہیں کہتے تھے بلکہ آپ نے اس پر بڑے دلائل دیئے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک کثیر جماعت افضلیتِ مولا علی کی قائل تھی۔

29 قَالَ الْبَاقِلَانِيُّ: وَقَدْ رُوِيَ أَنَّ قَوْمًا مِنَ الصَّحَابَةِ كَانُوْا يَذْهَبُوْنَ إِلٰى تَفْضِيْلِ عَلِيٍّ عَلٰى أَبِيْ بَكْرٍ۔

حضرت ابوبکر باقلانیؒ فرماتے ہیں کہ یہ روایت کیا گیا ہے بے شک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک قوم (جماعت) حضرت علی علیہ السلام کی حضرت ابوبکرؓ پر تفضیل (افضلیت) کی طرف گئی ہے (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت مولا علی علیہ السلام کو حضرت ابوبکرؓ سے افضل و اعلیٰ مانتی تھی)

(امام قاضی ابوبکر باقلانیؒ، مناقبِ الائمۃ الاربعۃ للباقلانی، صفحہ ۱۷۳)

30 وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ الْبَاقِلَانِيُّ: وَقَدْ رُوِيَ أَنَّ جَمَاعَةً مِنَ الصَّحَابَةِ كَانَتْ تُظْهِرُ الْقَوْلَ بِفَضْلِ عَلِيٍّ أَيَّامَ زَمَنِ أَبِيْ بَكْرٍ وَ بَعْدَهُ۔

ایک اور روایت میں حضرت ابوبکر باقلانیؒ فرماتے ہیں کہ روایت کیا گیا ہے بے شک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک جماعت حضرت علی علیہ السلام کی افضلیت کا قول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے

زمانہ میں اُنکے سامنے بھی اور اُنکے بعد بھی ظاہر کیا کرتی تھی (یعنی مولا علی علیہ السلام کی افضلیت کا سرِعام اظہار کرتے تھے)۔

(امام ابو بکر باقلانی، مناقب الائمۃ الاربعۃ للباقلانی، صفحہ ۲۷۱)

31 قَالَ الْبَاقِلَانِيُّ: وَالْقَوْلُ بِتَفْضِيلِ عَلِيٍّ مَشْهُورٌ عِنْدَ كَثِيرٍ مِنَ الصَّحَابَةِ كَالَّذِي يُرْوَى عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، وَ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ، وَعَمَّارٍ، وَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ وَأَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ وَ غَيْرِهِمْ۔

حضرت ابو بکر باقلانیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام کی تفضیل (افضلیت) کا قول کثیر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہاں مشہور تھا جیسا کہ عبداللہ بن عباسؓ، اور حذیفہ بن یمانؓ اور عمار بن یاسرؓ اور جابر بن عبداللہؓ اور ابو الہیثم بن التیہانؓ اور دوسرے بے شمار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں۔

(امام ابو بکر باقلانیؒ، مناقب الائمۃ الاربعۃ للباقلانی، صفحہ ۲۹۳)

پس ان روایات سے یہ بات اظہر من الشمس ہو چکی ہے کہ امام باقلانی بھی مولا علی علیہ السلام کی افضلیت کے قائل تھے اس لیئے انہوں نے بے شمار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی روایات بیان کردی ہیں جو مولا علی علیہ السلام کی افضلیت پر دلالت کرتی ہیں۔

کیا خلافت و حکومت افضلیت کی دلیل ہے؟

یہاں ہم ایک اور اہم مسئلہ بیان کرنا چاہتے ہیں کچھ لوگ یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ مولا علی علیہ السلام خلفائے ثلاثہ کے وزیر و مشیر رہے ہیں تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ خلفائے ثلاثہ مولا علی علیہ السلام سے افضل ہیں۔ ہم جواب دیتے ہیں کہ کسی کا خلیفہ و بادشاہ ہونا افضلیت کی دلیل نہیں ہے۔

اہلِ سنت کی عظیم شخصیت امام ابو معین نسفیؒ کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ وہ کسی کے خلیفہ ہونے کو اسکی افضلیت کی دلیل اور شرط نہیں مانتے بلکہ وہ احناف کے سر کا تاج امام ابو منصور ماتریدیؒ سے بھی یہی عقیدہ بیان کرتے ہیں۔

32 قَالَ الْإِمَامُ أَبُو الْمُعِينِ النَّسَفِيُّ: فَأَمَّا كَوْنُهُ أَفْضَلَ أَهْلِ زَمَانِهِ، فَلَيْسَ بِشَرْطٍ عِنْدَنَا. نَصَّ عَلَيْهِ الْإِمَامُ أَبُو مَنْصُورٍ الْمَاتُرِيدِيُّ فِي كِتَابِ الْمَقَالَاتِ۔

امام ابو معین نسفیؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہمارے نزدیک خلیفہ کا اپنے زمانہ کی جملہ شخصیات سے افضل ہونا شرط نہیں ہے اور اس پر نص امام ابو منصور ماتریدیؒ کا کتاب المقالات میں بیان کردہ عقیدہ ہے۔

(امام ابو معین نسفیؒ، تبصرۃ الأدلۃ، جلد ۲، صفحہ ۱۰۰)

اگر ہم کتبِ احادیث و تفاسیر، کتبِ سیر و تواریخ کا مطالعہ کریں تو پتہ چلے گا کہ بے شمار افضل و اعلیٰ شخصیات ایسی گزری ہیں جو خلیفہ و بادشاہ نہیں تھے مگر اپنے دور کے خلیفہ و بادشاہ سے افضل تھے۔

امام زین العابدین علیہ السلام، امام محمد باقر علیہ السلام، امام جعفر الصادق علیہ السلام، امام موسیٰ الکاظم علیہ السلام، امام علی الرضا علیہ السلام، امام محمد تقی علیہ السلام، امام علی نقی علیہ السلام، امام حسن عسکری علیہ السلام اور دیگر بے شمار اولیاء و صلحاء جیسا کہ حسن بصریؒ، خواجہ جنید بغدادیؒ، شیخ عبدالقادر جیلانی الحسنی و الحسینیؒ اپنے اپنے زمانہ میں اعلیٰ و افضل شخصیات تھیں جبکہ خلیفہ و بادشاہ نہیں تھے کوئی کم عقل ہی ہوگا جو انکے زمانے کے بادشاہوں کو ان پر افضلیت دے۔

طالوت ایک مومن خلیفہ و بادشاہ تھا انکے زمانہ میں اللہ تعالیٰ کے محبوب نبی حضرت داؤد علیہ السلام اور دیگر انبیاء علیہم السلام بھی تھے تو کیا ہم طالوت بادشاہ کو انبیاء اکرام علیہم السلام پر افضلیت دے سکتے ہیں جبکہ وہ طالوت کی بادشاہی میں رہتے تھے اور انکی حکومت چلانے میں معاونت بھی کرتے تھے۔ مگر افضل و اعلیٰ انبیاء علیہم السلام ہی تھے خلیفہ و بادشاہ نہیں تو پھر مولا علی علیہ السلام خلفائے ثلاثہ کی معاونت کرکے افضل و اعلیٰ کیوں نہیں رہتے۔ مولا علی علیہ السلام کی افضلیت کا انکار کرنے میں یہ دلیل دینا جہالت و گمراہی ہے اور مولا علی علیہ السلام سے حسد و بغض کی دلیل بھی ہے۔

کیا نماز کی امامت کروانا افضلیت کی دلیل ہے؟

بعض لوگ یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ چونکہ اُس وقت یہ دستور تھا کہ خلیفۂ وقت ہی نماز کی امامت کرواتا تھا تو مولا علی علیہ السلام خلفائے ثلاثہ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ تینوں خلفاء مولا علی علیہ السلام سے افضل ہیں۔ حالانکہ اُمت کا اس بات پر اجماع نہیں ہے اُمت کا ایک بہت بڑا طبقہ اس بات کا انکاری ہے کہ مولا علی علیہ السلام خلفائے ثلاثہ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے۔

ہم یہاں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتے چونکہ دلائل دونوں طبقات کے پاس ہیں اس لئے ہم اس بحث میں اُلجھنے کی بجائے اس بات کو واضح کریں گے کہ کسی کا نماز کی امامت کروانا اس کے افضل ہونے کی دلیل نہیں ہوتا، افضل کی نماز مفضول کی اقتداء میں ہو جاتی ہے۔ اگر نماز کی امامت کروانے کو افضل ہونے کی دلیل مان لیا جائے تو پھر یہ بھی ماننا پڑے گا کہ اسلام کی معزز ترین شخصیات جن میں محدثین، مفسرین، مجددین، اولیاء، صلحاء، مشائخ عظام حضرت حسن بصریؒ، خواجہ جنید بغدادیؒ، سفیان ثوریؒ، حضور غوث پاک شیخ عبدالقادر جیلانیؒ، ذوالنون مصریؒ، امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبلؒ یہ تمام بزرگ اپنی مسجد یا مدرسہ کے قاری اور امام کی اقتداء میں نماز ادا کیا کرتے تھے تو پھر کیا یہ بات مان لی جائے گی کہ ان سارے بزرگوں سے اُنکو نماز پڑھانے والے امام و مولوی افضل تھے، بلکہ یہی قانون و دستور آج تک چلتا آ رہا ہے بڑے بڑے آستانوں کے سجادہ نشین، پیرانِ طریقت اپنے آستانوں کے خطیب و امام کی اقتداء میں نماز پڑھتے ہیں تو کیا آج کے مُریدین یہ بات تسلیم کریں گے کہ اُنکے پیر صاحب سے وہ قاری و امام افضل ہے جس کی اقتداء میں وہ پیر صاحب نماز ادا کرتے ہیں یقیناً یہ بات کوئی بھی نہیں مانے گا کیونکہ نماز پڑھنا اور پڑھانا یہ ایک شرعی حکم ہے اس سے کوئی افضل و مفضول نہیں بن جاتا۔ اگر کوئی اسی کو افضلیت کی دلیل بنائے تو پھر میں اس کا ایسا جواب اُن کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ ہماری اس دلیل کے بعد اس فتنے کا باقی رہنا ناممکن ہو جائے گا۔ ساری اُمت کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ساری کائنات سے افضل و اعلیٰ ہستی

ہیں۔ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر اس پر کسی کا اختلاف نہیں تو ہم صحاح ستہ سے احادیث پیش کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی گویا کہ ان احادیث پر بحث ہو سکتی ہے اس ضمن میں بے شمار احادیث آئی ہیں اُن سب پر گفتگو ہو سکتی ہے میں ان سب کا رد کر سکتا ہوں مگر یہاں میں اُن لوگوں کو جواب دینا چاہتا ہوں۔ جو نماز پڑھانے کو ہی افضلیت کی دلیل مان لیتے ہیں۔ اگر مولا علی علیہ السلام خلفائے ثلاثہ کی اقتداء میں نماز ادا کریں تو خلفائے ثلاثہ مولا علی علیہ السلام سے افضل ہو جائیں تو پھر ان لوگوں کو یہ بھی ماننا پڑے گا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی تو یہ حضرات معاذ اللہ رسول اللہ ﷺ سے افضل ہیں تو یہ لوگ کہیں گے یہاں معاملہ اور ہے تو ہم کہیں گے اصول اور قانون ایک ہوتا ہے "دو رنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا، سراسر موم یا سنگ ہو جا"

اگر خلفائے ثلاثہ نماز پڑھانے سے مولا علی علیہ السلام سے افضل ہو جاتے ہیں تو پھر عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی معاذ اللہ حضور ﷺ سے افضل ہیں۔

33 عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: صَلَّى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ قَاعِدًا۔

حضرت مسروق، اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی اُس بیماری میں جس میں آپ ﷺ کی وفات ہوئی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی (ادا کی)۔

(امام ترمذی جامع، ص ۹۸: حدیث ۳۶۲، مطبوعہ دار السلام الریاض)

34 عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ قَاعِدًا فِي ثَوْبٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیماری کی حالت میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر ایک چادر (کپڑے) میں لپٹے ہوئے نماز پڑھی (ادا کی)۔

(امام ترمذی جامع، ص 98، حدیث 363: مطبوعہ دار السلام الریاض)

35 عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: آخِرُ صَلَاةٍ صَلَّاهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مَعَ الْقَوْمِ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے آخری نماز جو صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ ادا کی۔ وہ آپ ﷺ نے ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے پڑھی (ادا کی)۔

(امام نسائی السنن، ص 108، حدیث 786: مطبوعہ دار السلام الریاض)

36 عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ. فَاحْتَبَسَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ ﷺ فَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَ قَدَّمُوا ابْنَ عَوْفٍ فَصَلَّى بِهِمْ. فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَصَلَّى خَلْفَ ابْنِ عَوْفٍ مَا بَقِيَ مِنَ الصَّلَاةِ. فَلَمَّا سَلَّمَ ابْنُ عَوْفٍ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَضَى مَا سُبِقَ بِهِ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں تھے نماز کا وقت ہو گیا مگر آپ ﷺ تشریف نہ لائے تو صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم نے نماز کھڑی کر دی اور حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو آگے کیا پس آپ رضی اللہ عنہ (ابن عوف) نے نماز پڑھانا شروع کر دی اسی دوران رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور آپ ﷺ (رسول اللہ ﷺ) نے حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی (ادا فرمائی)۔ جب حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرا تو حضور نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو کر جس قدر نماز (آپ سے پہلے) پڑھی جا چکی تھی اُسے ادا فرمایا۔

(امام نسائی السنن، ص 15: حدیث 109: مطبوعہ دار السلام الریاض)،
(امام مسلم صحیح، ص 129: حدیث 633: مطبوعہ دار السلام الریاض)

اِن احادیثِ مبارکہ سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ نماز کی امامت کروانے سے کوئی افضل نہیں ہو جاتا نماز پڑھنا اور پڑھانا ایک شرعی حکم ہے اور افضل کی نماز مفضول کے پیچھے ہو جاتی ہے۔

اگر آپ نماز کی امامت کو ہی افضل ہونے کی دلیل مانتے ہیں تو پھر یہ بات بھی ماننا پڑے گی کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام نبی سے بھی افضل و اعلیٰ ہیں کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام امام محمد مہدی علیہ السلام کی اقتداء میں نماز ادا کریں گے جو مُلاں مفتی مولا علی علیہ السلام پر خلفائے ثلاثہ کو اس وجہ سے افضلیت دیتے ہیں۔ اب یہاں اُن کو سانپ سونگھ جائے گا اور وہ کہیں گے کہ نبی غیر نبی سے افضل ہوتا ہے۔ تو پھر اُنکو یہ بات ماننا پڑے گی کہ نماز کی امامت سے کوئی افضل نہیں ہوتا ورنہ اُنکی حالت پھر یہ ہو گی کہ آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا۔

37 أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کا کیا حال ہو گا (خوشی کے ساتھ) جب حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام تم لوگوں (میری اُمت) میں اتریں گے اور تمہارا امام تمہیں میں سے ہو گا۔

(امام بخاری صحیح، صفحہ ۵۸۱: حدیث ۳۴۴۹ مطبوعہ دار السلام الریاض)

38 عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَّا الَّذِي يُصَلِّي عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ علیہ السلام خَلْفَهُ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ (امام محمد مہدی علیہ السلام) ہم میں سے ہیں جن کے پیچھے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نماز پڑھیں (ادا) کریں گے۔

(امام ابو نعیم الاربعون حدیثاً فی المہدی: ص 101)

39 عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ: فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ: تَعَالَ صَلِّ لَنَا. فَيَقُولُ: لَا إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللهِ هٰذِهِ الْأُمَّةَ۔

"حضرت جریجؒ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھ کو ابو زبیرؓ نے خبر دی انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے سنا وہ (حضرت جابرؓ) کہتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں سے ایک جماعت حق کے قیام (ظہور) کیلئے قیامت تک جہاد کرتی رہے گی پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پس حضرت عیسیٰ ابن مریم اتریں گے تو مسلمانوں کا امیر (امام مہدی علیہ السلام) ان (عیسیٰ علیہ السلام) سے کہے گا آئیں ہم کو نماز پڑھائیں اس پر وہ (عیسیٰ علیہ السلام) فرمائیں گے نہیں بے شک تم میں سے بعض بعض پہ امیر ہیں اس بزرگی و فضیلت پر جو اللہ تعالیٰ نے اس امت کو عطا کی ہے۔ (لہٰذا امامت آپ کروائیں میں نہیں کرواؤں گا)"۔

(امام مسلم صحیح: ص 78: حدیث 247: مطبوعہ دار السلام الریاض)

اب ان احادیث کے دلائل سے یہ بات اُن لوگوں کے گلے میں پھنس جائے گی جو کہتے ہیں کہ نماز کی امامت افضل ہونے کی دلیل ہے اب تو وہ یہ بات مانے گے کہ نماز کی امامت سے کوئی افضل نہیں ہوتا اگر انکار کریں گے تو پھر امام محمد مہدی علیہ السلام کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے افضل ماننا پڑے گا۔ جو کہ ایک نبی ہیں یہ بات بھی وہ تسلیم نہیں کر سکیں گے تو پھر یہ بات تسلیم کرنا ہو گی کہ خلفائے ثلاثہ نماز پڑھانے کی وجہ سے مولا علی علیہ السلام سے ہرگز افضل نہیں ہیں اب بھاگ کلاں بھاگ کہاں بھاگے گا۔

اب ہمارے دلائل سے یہ بات اُن کو تسلیم کرنا پڑے گی کہ افضل و اعلیٰ ہونے کیلئے حسب و نسب، علم فہم و ادراک، اعلیٰ خاندان، شجاعت، سخاوت کردار، خصائص و مناقب کی کثرت کا ہونا

ضروری ہوتا ہے اور یہ ساری خوبیاں صرف مولا علی علیہ السلام میں پائی جاتی ہیں جن کا حضور نبی اکرم ﷺ سے خون، نور، گوشت، روح، نفس سب کچھ ملتا ہے۔

مولا علی علیہ السلام وہ واحد شخصیت ہیں جن کی شان و افضلیت میں سب سے زیادہ قرآنی آیات نازل ہوئی ہیں۔ یہ اسی بات پر دلالت کرتا ہے کہ مولا علی علیہ السلام کی عظمت و رفعت اور افضلیت کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ آپ کی افضلیت پر قرآن مجید نے مہر ثبت کر دی اس کے بعد کسی دلیل اور ثبوت کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

40 مَا نَزَلَ فِيْ أَحَدٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ تَعَالَى مَا نَزَلَ فِيْ عَلِيٍّ عليه السلام۔

کسی شخص کے لیے اتنی قرآنی آیات نازل نہیں ہوئیں جتنی مولا علی علیہ السلام کے لیے نازل ہوئی ہیں۔

(امام ابن عساکر تاریخ دمشق الکبیر جلد ۲ صفحہ ۳۶۳، امام جلال الدین سیوطی، تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۳۲)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے فرمان سے بات اظہر من الشمس ہو گئی ہے کہ قرآن مجید میں سب سے زیادہ مولا علی علیہ السلام کے مناقب اور فضائل پر آیات نازل ہوئی ہیں اور یہ افضلیت کسی اور کے حصہ میں نہیں آسکی جو مولا علی علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے عطا کی ہے۔

ایک اور روایت میں عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

41 نَزَلَتْ فِيْ عَلِيٍّ عليه السلام ثَلَاثُمِائَةِ آيَةٍ۔

مولا علی علیہ السلام کی شان میں تین سو قرآنی آیات نازل ہوئی ہیں۔

(امام ابن عساکر تاریخ دمشق الکبیر جلد ۲ صفحہ ۳۶۳، جلال الدین سیوطی تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۳۲)

عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایات سے ثابت ہو جاتا ہے کہ مولائے کائنات علی المرتضیٰ علیہ السلام ہی وہ ذات اور شخصیت ہیں جن کے فضائل و مناقب قرآن و حدیث میں سب سے زیادہ ملتے ہیں اور یہی قانون ہے کہ جس کے فضائل زیادہ ہوں وہی افضل و اعلیٰ ہوتا ہے۔ جیسے سوا لاکھ انبیاء و رسل علیہم السلام میں حضور نبی اکرم ﷺ کے فضائل و مناقب زیادہ ہیں اسی لیے انبیاء و

رُسُل علیہم السلام کی جماعت میں آپ سب سے افضل و اعلیٰ ہیں۔

اسی طرح مولائے کائنات کے آپ کے بعد سب سے زیادہ فضائل و مناقب ہیں تو پھر آپ کے بعد مولا علی علیہ السلام افضل کیوں نہیں ہو سکتے اس کا انکار سوائے جاہل اور حاسد کے کوئی نہیں کر سکتا۔

کیا افضل مفضول کو افضل کہہ دے تو مفضول افضل ہو جاتا ہے؟

کچھ لوگ مولا علی علیہ السلام کی افضلیت کو معاذ اللہ گھٹانے یا کم کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں اور مولا علی علیہ السلام کی طرف من گھڑت اور جعلی روایات منسوب کرتے رہتے ہیں جیسا کہ مولا علی علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص مجھ کو خلفائے ثلاثہ پر فضیلت دے گا میں اس کو کوڑے لگاؤں گا وغیرہ وغیرہ۔ اس طرح کی بے شمار روایات بیان کی جاتی ہیں جن کا کوئی سر پیر ہی نہیں ہوتا۔ انکی سند اور متن میں بے شمار ضعف اور اعتراضات کی بھر مار موجود ہے۔ ان روایات کی سند پر ہم دوسری جلد میں تفصیل سے گفتگو کریں گے مگر یہاں کچھ اہم نکات قارئین کی نذر کرتے ہیں۔

اگر ان روایات کو درست مان بھی لیا جائے تو کیا سرکار علی المرتضیٰ علیہ السلام نے کسی ایک شخص کو بھی کوڑے مارے۔ ان میں سے جو ان کو افضل و اعلیٰ مانتے بھی تھے اور کہتے بھی تھے مولا علیؑ کو افضل و اعلیٰ کہنے والے اور آپؑ کی افضلیت کے قائل بے شمار جلیل القدر صحابہ کرامؓ تھے جن میں حضرت بلالؓ، حضرت سلمان فارسیؓ، حضرت عمار ابن یاسرؓ، حضرت مقدادؓ، حضرت ابوذر غفاریؓ، حضرت حذیفہ بن یمانؓ، حضرت ابو طفیلؓ، حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ، حضرت عبداللہ ابنِ مسعودؓ، حضرت حجر ابن عدیؓ، حضرت عبداللہ ابن عباسؓ اور دیگر بے شمار صحابہ کرامؓ شامل ہیں کیا ان میں سے کسی ایک کو بھی مولا علیؑ نے معاذ اللہ کوڑے مارنے کا حکم دیا بلکہ آپؑ کے اپنے فرزندِ عظیم امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کے بے شمار خطبات ہیں۔ مولا علی علیہ السلام کی افضلیت پر پس ثابت ہوا کہ ایسی کسی روایت کی کوئی حقیقت اور وجود ہی نہیں ہے جو آج کل اہلِ بیتِ اطہار علیہم السلام کے دشمن

منبروں پر بیان کر رہے ہیں۔ اگر کوئی ایسی صحیح روایت ہو بھی تو اس سے مولا علی علیہ السلام کی افضلیت کا انکار نہیں ہو سکتا۔

کیونکہ جو افضل و اعلیٰ شخصیات ہوتی ہیں وہ بہت زیادہ عاجزی و انکساری کا پیکر ہوتی ہیں وہ خود کو عام مسلمان سمجھتی ہیں جس طرح مولا علی علیہ السلام کی عظمت و رفعت اور آپؑ کی ذات کی بلندی تو انسان کی سمجھ سے باہر ہے مگر یہ آپؑ کی عاجزی و انکساری کا کمال اور کردار کی عظمت تھی کہ آپؑ خود کو عام مسلمان سمجھتے تھے اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ آپؑ کے اس فرمان کو لے کر آپؑ کی افضلیت کا انکار کر دیا جائے۔

اگر ہم موجودہ پیرانِ اکرام اور مشائخ عظام کے خطبات سنیں یا انکی مجلس میں بیٹھیں تو انکے اکثر جملے ہوتے ہیں کہ میں بڑا گناہگار انسان ہوں اور اکثر اپنے رفقاء کو وہ کہتے ہیں کہ میں تو آپ کے جوتوں میں بیٹھنے کے لائق بھی نہیں تو انکے ماننے والے کیا انکی اس بات کو مان کر ان کو خود سے کم تر یا ادنیٰ سمجھتے ہیں ہرگز نہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ یہ ہمارے پیر و مرشد کی عاجزی و انکساری ہے۔ یہی تو انسان کا بڑا ہونا ہے کہ وہ بڑا ہو کر بھی خود کو بڑا نہ کہے نہ سمجھے یہی حقیقت ان روایات کی بھی ہے مولا علی علیہ السلام ہمیشہ عاجزی و انکساری کے ساتھ زندگی گزارتے تھے مگر جہاں بات اللہ اور اُسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کی ہوتی وہاں حق بات کہنے اور حق پر ڈٹ جانے سے انکو کوئی چیز نہیں روکتی تھی۔

اب اگر کوئی شخص کہے نہیں جی جو بات مولا علیؑ نے ارشاد فرمائی ہے اس حوالے سے جو اس کو نہیں مانتا وہ مولا علیؑ کا گستاخ اور بے ادب ہے کیونکہ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو بغیر بات کو سمجھے اور اسکے معانی و مفاہیم کو پرکھنے کے بغیر ہی فتویٰ دینا شروع ہو جاتے ہیں اور اہلِ سنت مسلک سے لوگوں کو اس بات پر ہی خارج کرنا شروع ہو جاتے ہیں کہ جو بندہ ترتیبِ خلافت کو ترتیبِ افضلیت نہیں سمجھتا وہ اہلِ سُنت نہیں اور جو مولا علی علیہ السلام کے اس فرمان کو اس مولوی کی تشریح کے مطابق نہیں مانتا وہ بھی اہلِ سنت نہیں ہے۔

ایسے مفتیان کو میں فقیر ایسی دلیل پیش کرتا ہوں جس کا رد وہ کبھی بھی نہیں کر سکیں گے اگر اُن کی یہ بات مان لی جائے کہ مولا علی علیہ السلام خود فرما رہے ہیں کہ مجھ سے خلفائے ثلاثہ افضل ہیں لہٰذا جو یہ بات نہ مانے گا وہ مولا علی علیہ السلام کا بے ادب ہو جائے گا۔ اسی قانون کے تحت میں صحاح ستہ سے

احادیث پیش کرتا ہوں جن میں حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت یونس علیہ السلام کو خود سے افضل فرمایا ہے بلکہ یہاں تک فرمایا ہے کہ جو شخص مجھ کو ان سے افضل کہتا ہے وہ کذاب یعنی جھوٹا ہے اب آپ بتائیں کہ کوئی مسلمان ایسا ہے جو حضرت یونسؑ کو حضور نبی اکرم ﷺ سے افضل مانتا ہو بلکہ سارے کلام حضور نبی اکرم ﷺ کی افضلیت پر لکھے گئے ہیں۔

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر، دُنیا میں آیا کوئی تیری نہ مثال کا۔ اسی طرح کے بے شمار کلام لکھے گئے ہیں تو کیا یہ سارے حضور نبی اکرم ﷺ کے بے ادب تھے بلکہ سارے مسلمان ہی حضور نبی اکرم ﷺ کو افضل مانتے ہیں سارے انبیاء و رسل علیہم السلام کی جماعت میں سے اب مفتیان کے فتاویٰ کدھر گئے۔ اب ہم یہاں وہ احادیث بیان کرتے ہیں جس میں حضور نبی اکرم ﷺ نے انکو افضل فرمایا ہے تاکہ ہماری بات ثقہ ثابت ہو جائے۔

42 عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ۔

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (دیکھو) انبیاء عَلَيْهِمُ السَّلَامُ سے مجھ کو فضیلت مت دو۔

(امام بخاری صحیح، صفحہ ۱۱۹۱، حدیث ۶۹۱۶، دار السلام الریاض)

43 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ: أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى علیہ السلام فَقَدْ كَذَبَ۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جو شخص یہ کہے کہ میں یونس بن متی علیہ السلام سے بہتر (افضل) ہوں وہ جھوٹ بولتا ہے (وہ جھوٹا ہے)۔

(امام بخاری صحیح، صفحہ ۸۳۹ حدیث ۳۳۱۵، ۳۴۱۶، ۴۶۰۴، ۴۶۳۱، ۴۸۰۵ دار السلام الریاض)

44 عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَكُونَ خَيْرًا مِنِ ابْنِ مَتَّى۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے آپؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

فرمایا: کسی شخص کیلئے جائز (مناسب) نہیں کہ وہ مجھ کو حضرت یونس بن متی علیہ السلام سے بہتر (افضل) سمجھے یا کہے۔

(امام بخاری صحیح، صفحہ ۸۳۲ حدیث ۳۸۰۴، ۳۴۱۲، ۳۴۱۳، ۴۶۰۳ دار السلام الریاض)

45 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى علیہ السلام فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَصْعَقُ مَعَهُمْ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ جَانِبَ الْعَرْشِ، فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي، أَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللهُ۔

حضرت ابو ہریرہؓ ایک طویل روایت میں فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ مجھ کو موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت نہ دو کیونکہ قیامت کے دن جب لوگ بے ہوش ہوں گے تو میں بھی اُنکے ساتھ بے ہوش (اپنی شان کے مطابق) ہو جاؤں گا سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا تو حضرت موسیٰؑ عرش کا پایہ پکڑے ہونگے مجھے نہیں معلوم (بات سمجھانے کیلئے ایسا فرمایا) کہ وہ بے ہوش ہونے والوں میں سے مجھ سے پہلے ہی ہوش میں آئے یا ان میں سے تھے جن کو اللہ نے بے ہوشی سے مستثنیٰ رکھا۔

(امام بخاری صحیح، صفحہ ۳۸۷، احادیث ۲۴۱۱، ۲۴۱۲، ۳۴۰۸، ۳۴۱۴، ۶۵۱۷، ۶۵۱۸، ۷۴۲۸، ۷۴۷۲
مطبوعہ دار السلام الریاض سعودی عرب)

ان احادیثِ مبارکہ سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنی اُمت کو سختی کے ساتھ روک دیا ہے کہ تم مجھ کو تمام انبیاء سے اور بالخصوص حضرت موسیٰ و یونسؑ سے افضل نہ کہو۔ مگر دیکھا جائے تو ساری اُمت ہی حضور نبی اکرم ﷺ کو تمام انبیاء و رسل عَلَيْهِمُ السَّلَامُ سے افضل مانتی ہے آپؐ کی افضلیت پر کلام لکھے جا رہے ہیں تحریری اور تقریری آپؐ کو تمام انبیاء و رسل عَلَيْهِمُ السَّلَامُ پر افضلیت دے رہے ہیں کیا وہ حضورؐ کے فرمان کے منکر ہو رہے ہیں آپؐ کے بے ادب اور گستاخ ہو رہے ہیں۔ مفتیان اس کا جواب دیتے ہیں کہ یہ فرمان تو حضورؐ کی

عاجزی وانکساری کو ظاہر کرتے ہیں تو ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ مولا علیؑ کے ایسے فرمان بھی مولا علی کی افضلیت کو کم نہیں کرتے بلکہ آپ کی عاجزی وانکساری کو ثابت کرتے ہیں۔

کچھ مفتیان کہتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت موسیٰؑ کے بارے میں ایسا اس لئے فرمایا تھا حالات ٹھیک نہیں تھے یہودی قوم ناراض ہو رہی تھی اس لئے سرکار نے حکمت کے تحت ایسا فرمایا حالانکہ یہ مجبوری احادیث میں کہیں نہیں مگر پھر بھی ہم اس کو مان لیتے ہیں کہ وقت کی ضرورت تھی اس لئے آپ نے ایسا ارشاد فرمایا تو یہی قانون مولا علی علیہ السلام کے فرمان پر بھی نافذ ہوتا ہے۔ بلکہ مولا علی علیہ السلام کو جن حالات کا سامنا کرنا پڑا وہ سب کے سامنے ہیں لوگ آپؑ کے خلاف تلواریں لے کر نکل آئے لوگوں نے آپؑ کی بیعت کر کے پھر توڑ دی آپؑ کے خلاف سازشیں ہوئیں کچھ جوڑ ہوئے جنگیں ہوئیں آپ کی خلافت کا سارا دور ہی ایسے گزرا تو پھر ہم یہ کہیں گے مولا علیؑ نے بھی حالات کو دیکھتے ہوئے ایسے ارشادات فرمائے جیسے حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشادات فرمائے۔ قانون اور فارمولا ایک رکھا جائے گا جو بات آپ حضور نبی اکرم ﷺ کے بارے میں تشریح کرتے ہوئے کہیں گے وہی مولا علیؑ کے فرمان پر لاگو ہو گی، دورنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا سراسر موم یا سنگ ہو جا۔

پس ثابت ہوا کہ کوئی بڑی شخصیت خود کو دوسروں سے افضل نہ کہے تو اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہوتا کہ وہ افضل واعلیٰ نہیں ہیں بلکہ یہ اُنکی عاجزی وانکساری کا پہلو ہوتا ہے اصل میں یہی تو ان کا بڑا ہونا ہوتا ہے کہ وہ بڑے ہو کر بھی خود کو بڑا نہیں کہتے بلکہ عام مسلمان سمجھتے ہیں۔

اب ہم کچھ قرآنی آیات قارئین کی نذر کرتے ہیں۔ جن میں مولا علی علیہ السلام کی فضیلت وافضلیت اللہ رب العزت نے بیان کر کے مولا علی علیہ السلام کے دشمنوں کے منہ بند کر دیے ہیں۔

آیت نمبر 01

❖ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ۝

اُنہیں روکو اُن سے پوچھا جائے گا۔؟

(سورۃ الصافات، آیت ۲۴)

اِس آیت کے بارے میں آقا ﷺ کا فرمان ہے جس کو امام دیلمی اپنی مسند میں روایت کرتے ہیں۔

46 عَنْ أَبُوْسَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ﴿وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ﴾ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ عَنْ وِلَايَةِ عَلِيٍّ۔

(امام دیلمی، مسند الفردوس جلد ۱، صفحہ ۱۳۶)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ (وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ) (انہیں روکو اُن سے پوچھا جائے گا) کہ ان سے علی علیہ السلام کی ولایت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

اِس حدیث اور آیت سے پتہ چلا کہ پل صراط سے وہی گزرے گا جو مولا علی علیہ السلام کی ولایت کی گواہی دے گا۔ جس علی علیہ السلام کی ولایت کی شہادت کے بغیر صحابہ پل صراط سے نہیں گزر سکیں گے تو عام شخص کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے۔ پتہ چلا علی المرتضیٰ علیہ السلام کی ذات اتنی اعلیٰ وافضل ہے کہ پل صراط سے بھی علیؑ علیؑ کر کے ہی گزرنا پڑے گا۔

47 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَقَامَ اللهُ جِبْرَائِيْلَ وَمُحَمَّدًا عَلَى الصِّرَاطِ فَلَا يَجُوْزُهُ أَحَدٌ إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ بَرَاءَةٌ مِنْ عَلِيِّ ابْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رضي الله عنه:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہو گا تو اللہ تعالیٰ جبرئیل امین علیہ السلام اور محمد ﷺ کو پل صراط پر کھڑا کر دے گا۔ پل صراط پر سے وہی گزرے گا جس کے پاس علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا اجازت نامہ ہو گا۔

(امام موفق بن احمد حنفی مکی خوارزمی، مناقب خوارزمی صفحہ: ۳۲۰)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو بڑی اعلیٰ ہستیاں تھیں حضرت ابو بکر صدیق ؓ سے لے کر حضرت بلال ؓ، مقداد ؓ، سلمان فارسی ؓ، حضرت عمر ابن الخطاب ؓ حضرت عثمانِ غنی ؓ سب کو پل صراط سے گزرتے وقت مولا علی ؑ کی ولایت کی گواہی (شہادت) دینا پڑے گی۔

قرآنِ مجید فرقانِ حمید کی اس آیتِ مبارکہ سے مولا علی علیہ السلام کی عظمت اور افضلیت کا ڈنکا بج رہا ہے اس سے یہ بھی ثابت ہو رہا ہے کہ مولا علی علیہ السلام حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد سب سے افضل و اعلیٰ ہیں جن کے بغیر صحابہؓ بھی جنت نہ جا سکیں تو عام اُمتی کیسے مولا علی علیہ السلام کی ولایت کی گواہی کے بغیر جنت جا سکے گا۔

ایک اور بات جو توجہ طلب ہے وہ یہ ہے کہ یہاں مطلق بات ہو رہی ہے جو بھی پل صراط سے گزرے گا اس کو روک کر مولا علی علیہ السلام کی ولایت کی گواہی لی جائے گی۔ اب حشر کے میدان میں انبیاء و رسل عَلَيْهِمُ السَّلَام، صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم، اولیاء، و صلحاء، صوفیاء آئمہ و محدثین، محققین، مجددین، مفسرین، مورخین محشر کے دن علی علیہ السلام کی ولایت کی گواہی دیں گے۔ اس کا مطلب حشر کے میدان میں غدیرِ خُم کا منظر ہو گا۔ محشر میں ساری کائنات علی ولی اللہ کی گواہی دے کر مولا علی ؑ کی افضلیت و عظمت کے ڈنکے بجاوے گی۔

آیت نمبر 02

❖ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝

بے شک جو لوگ ایمان والے ہوئے اور صالح عمل کرتے رہے وہی لوگ ساری مخلوق سے بہترین ہیں۔

(سورۃ البَيِّنَة: آیت ۷)

اس آیتِ کریمہ کے بارے میں حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کو عبد اللہ ابن عباس ؓ نے روایت کیا ہے اور امام جلال الدین سیوطی اپنی تفسیر الدر منثور میں لے کر آئے ہیں

دیگر کتب میں بھی ابو سعید خدری ؓ اور حضرت جابر بن عبد اللہ ؓ سے یہ روایت ملتی ہے۔ جیسا کہ ابن عساکر کی تاریخ دمشق الکبیر میں اور ینابیع المودۃ میں بھی یہ روایت موجود ہے۔

علی ؑ خیر البشر ہیں

48 عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ﴾ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِعَلِيٍّ ؑ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ أَنْتَ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ وَ شِيْعَتُكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَاضِيْنَ وَ مَرْضِيِّيْنَ۔

حضرت عبد اللہ ابن عباس ؓ روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ (إِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ) تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا کہ قسم ہے اس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اے علی ؑ تو خیر البریہ ہے۔ (ساری مخلوق سے بہترین انسان ہے) اور تیرا گروہ (تجھ سے محبت کرنے والے) قیامت کے دن راضیہ اور مرضیہ کے مقام پر فائز ہوں گے۔

(امام جلال الدین سیوطی، الدر المنثور جلد ۶ صفحہ: ۳۸۵)

49 عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلِيٌّ خَيْرُ الْبَشَرِ. لَا يَشُكُّ فِيْهِ إِلَّا مُنَافِقٌ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ ؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا علی ؑ بہترین (اعلیٰ) انسان ہیں اس میں منافق کے سوا کوئی شک نہیں کرے گا۔

(امام ابن عساکر تاریخ دمشق الکبیر، جلد ۲۵ صفحہ ۸۵ ۲ بیروت لبنان)

50 عَنْ عَلِيٍّ ؑ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَقُلْ عَلِيٌّ خَيْرُ النَّاسِ فَقَدْ كَفَرَ۔

حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام سے روایت ہے آپ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو (شخص) علی علیہ السلام کو تمام لوگوں سے بہترین (اعلیٰ) نہیں کہتا پس تحقیق اس نے کفر کیا۔

(امام ابن عساکر تاریخ دمشق الکبیر، جلد ۴۵، حدیث ۹۷۲۸، صفحہ ۲۸۴ بیروت لبنان)،
(امام ہندی کنز العمال، جلد ۱۱ حدیث ۳۳۰۴۳ بیروت لبنان)

51 عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ يَمَانٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيٌّ خَيْرُ الْبَشَرِ مَنْ أَبَىٰ فَقَدْ كَفَرَ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ علی علیہ السلام تمام انسانوں سے بہترین (اعلیٰ) ہیں جس نے انکار کیا اس نے کفر کیا۔

(امام ابن عساکر تاریخ دمشق الکبیر، جلد ۴۵، حدیث ۹۷۲۹ صفحہ ۲۸۴ بیروت لبنان)

52 عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيٌّ خَيْرُ الْبَشَرِ فَمَنْ شَكَّ فَقَدْ كَفَرَ۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ علی علیہ السلام تمام لوگوں سے بہترین انسان (اعلیٰ) ہیں پس جو (شخص) اس میں شک کرتا ہے وہ کفر کرتا ہے۔

(امام ابن عساکر تاریخ دمشق الکبیر، جلد ۴۵، حدیث ۹۷۳۱ صفحہ ۲۸۵ بیروت لبنان)

53 عَنْ شَرِيْكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيٌّ خَيْرُ الْبَشَرِ فَمَنْ أَبَىٰ فَقَدْ كَفَرَ۔

حضرت شریک بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ علی علیہ السلام تمام لوگوں سے بہترین (اعلیٰ) انسان ہیں پس جس نے انکار کیا (اس بات کا) اس نے کفر کیا۔

(امام ہندی کنز العمال، جلد ۱۱ حدیث ۳۳۰۴۳ بیروت لبنان)،
(امام ابن عساکر تاریخ دمشق الکبیر، جلد ۴۵، صفحہ ۲۸۴ بیروت لبنان)

54 عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِيٍّ علیہ السلام ذَاكَ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ لَا يَبْغَضُهُ إِلَّا كَافِرٌ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام کیلئے ارشاد فرمایا وہ (علیؑ) تمام مخلوق سے بہترین (اعلیٰ) انسان ہیں اس سے سوائے کافر کے کوئی بغض نہیں رکھتا۔

(امام ابن عساکر تاریخ دمشق الکبیر، جلد ۴۵، صفحہ ۲۵۸ بیروت لبنان)

55 عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيٌّ علیہ السلام خَيْرُ الْبَشَرِ لَا يَشُكُّ فِيْهِ إِلَّا مُنَافِقٌ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا علی علیہ السلام بہترین (اعلیٰ) انسان ہیں اس میں منافق کے سوا کوئی شک نہیں کرے گا۔

(امام ابن عساکر تاریخ دمشق الکبیر، جلد ۴۵، صفحہ ۲۸۵ بیروت لبنان)

جلیل القدر تابعی اور عظیم مفسر قرآن حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے شاگرد خاص فقہی اور اہل علم و دانش حضرت عطاء بن رباحؒ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حضرت مولا علی المرتضیٰ علیہ السلام کے بارے میں پوچھا تو آپؓ نے ارشاد فرمایا۔

56 قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا ذَاكَ (عَلِيٌّ علیہ السلام) خَيْرُ الْبَشَرِ لَا يَشُكُّ فِيْهِ إِلَّا كَافِرٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ وہ (علیؑ) تمام انسانوں سے بہترین (افضل و اعلیٰ حضور کے بعد) انسان ہیں اس بات میں سوائے کافر کے کوئی شک نہیں کرتا۔

(امام ابن عساکر تاریخ دمشق الکبیر، جلد ۴۵، حدیث ۹۷۳۳، صفحہ ۲۸۶ بیروت لبنان)

حضرت ابو زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے جلیل القدر صحابی رسول حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام کے مقام و مرتبہ کے بارے میں پوچھا تو آپؓ نے ارشاد فرمایا۔

57 قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ ذَاكَ (عَلِيٌّ علیہ السلام) مِنْ خَيْرِ الْبَشَرِ مَا كُنَّا نَعْرِفُ الْمُنَافِقِيْنَ إِلَّا بِبُغْضِهِمْ عَلِيًّا إِيَّاهُ۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ (علیؑ) تمام انسانوں سے بہترین (افضل و اعلیٰ) انسان ہیں ہم منافقین کو صرف علی علیہ السلام سے بُغض رکھنے کی وجہ سے ہی پہچان لیتے تھے۔

(امام ابن عساکر تاریخ دمشق الکبیر)، (جلد ۴۵، حدیث ۹۷۳۲، صفحہ ۲۸۹ بیروت لبنان)،
(امام احمد بن حنبل، فضائل صحابہ جلد ۲، صفحہ ۲۷۲، ۲۷۱)

58 عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُ رِجَالِكُمْ عَلِيٌّ علیہ السلام وَخَيْرُ شَبَابِكُمُ الْحَسَنُ علیہ السلام وَالْحُسَيْنُ علیہ السلام وَ خَيْرُ نِسَائِكُمْ فَاطِمَةُ علیہا السلام۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہارے مردوں میں سے علی علیہ السلام افضل و (اعلیٰ) ہیں اور تمہارے جوانوں میں سے امام حسنؑ و حسینؑ افضل و (اعلیٰ) ہیں اور تمہاری عورتوں میں سے فاطمۃ الزھراء سلام اللہ علیہا افضل (واعلیٰ) ہیں۔

(امام جلال الدین سیوطی، مسند فاطمۃ الزھراءؑ، صفحہ ۱۲۷، ۱۲۶)
(امام خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، جلد ۴، صفحہ ۳۹۱، ۳۹۰)

59 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَفْضَلُ رِجَالِ الْعَالَمِيْنَ فِيْ زَمَانِيْ هٰذَا عَلِيٌّ علیہ السلام وَأَفْضَلُ نِسَاءِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ فَاطِمَةُ علیہا السلام۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا عالمین (تمام جہانوں) کے مردوں میں سے (میرے بعد) میرے اِس زمانے میں سب سے افضل و اعلیٰ علی المرتضیٰ علیہ السلام ہیں اولین اور آخرین کی تمام عورتوں سے افضل و اعلیٰ فاطمۃ الزھراء سلام اللہ علیہا ہیں۔

(امام سید علی ہمدانی، مودۃ القربیٰ، صفحہ ۱۵، بیروت لبنان)

60 عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا فَاطِمَةُ علیہا السلام أَمَا تَرْضَيْنَ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اطَّلَعَ إِلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ. فَاخْتَارَ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا أَبُوْكِ وَالْآخَرُ بَعْلُكِ۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے فاطمہ علیہا السلام کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ اللہ عزوجل نے تمام اہلِ زمین (کائنات) میں سے صرف دو انسانوں کو (افضل و اعلیٰ) چُنا ہے اُن میں سے ایک تیرا والد ہے اور دوسرا تیرا شوہر ہے۔

(امام حاکم المستدرک، جلد ۳، حدیث ۴۶۴۵)

61 عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَوْ أَنَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ وُضِعْنَ فِيْ كِفَّةِ مِيْزَانٍ وَ وُضِعَ إِيْمَانُ عَلِيٍّ علیہ السلام فِيْ كِفَّةِ مِيْزَانٍ لَرَجَحَ بِهَا إِيْمَانُ عَلِيٍّ علیہ السلام۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا۔ اگر ساتوں آسمانوں کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائے اور دوسرے پلڑے میں علی المرتضیٰ علیہ السلام کا ایمان رکھا جائے تو یقیناً علی علیہ السلام کا ایمان اس (ساتوں آسمانوں) سے بھاری و وزنی ہوگا۔

(امام ابن عساکر تاریخ دمشق الکبیر)، (جلد ۴۵، حدیث ۹۲۳۲، بیروت لبنان)
(امام ذہبی لسان المیزان، جلد ۵ صفحہ ۳۲۷، امام عبدالرؤف المناوی ذخائر العقبیٰ، صفحہ ۹۹)

62 عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ وَ الْأَرَضِيْنَ السَّبْعَ لَوْ وُضِعَتَا فِيْ كِفَّةٍ ثُمَّ وُضِعَ إِيْمَانُ عَلِيٍّ علیہ السلام فِيْ كِفَّةِ مِيْزَانٍ لَرَجَحَ إِيْمَانُ عَلِيٍّ علیہ السلام۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرمایا۔ بے شک ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کو اگر ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائے اور دوسرے

پلڑے میں علی المرتضیٰ علیہ السلام کا ایمان رکھا جائے تو یقیناً علی علیہ السلام کا ایمان اس (ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں) پر وزنی وبھاری ہوگا۔

(امام دیلمی مسند الفردوس، جلد ۳، حدیث ۵۱۰۰، بیروت لبنان)،
(امام ابن عساکر تاریخ دمشق الکبیر، جلد ۴۵، حدیث ۹۶۴۳، بیروت لبنان)

63 عَنْ مُعَاذِبْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا عَلِيُّ أَخْصِمُكَ بِالنُّبُوَّةِ وَلَا نُبُوَّةَ بَعْدِي وَتُخْصِمُ النَّاسَ بِسَبْعٍ وَلَا يُحَاجُّكَ فِيْهَا أَحَدٌ مِّنْ قُرَيْشٍ أَنْتَ أَوَّلُهُمْ إِيْمَانًا بِاللّٰهِ وَ أَوْفَاهُمْ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَقْوَمُهُمْ بِأَمْرِ اللّٰهِ وَأَقْسَمُهُمْ بِالسَّوِيَّةِ وَأَعْدَلُهُمْ فِي الرَّعِيَّةِ وَأَبْصَرُهُمْ بِالْقَضِيَّةِ وَأَعْظَمُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ مَزِيَّةً۔

حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے علی علیہ السلام میں نبوت کی وجہ سے تم پر غالب (اعلیٰ) ہوں اور میرے بعد کوئی نبوت نہیں اور تم سات چیزوں میں لوگوں پر غالب (افضل) ہو اور قریش میں کوئی بھی تیرے مد مقابل (افضل) نہیں ہے۔ تم ان سب سے پہلے اللہ پر ایمان لانے والے پہلے مومن ہو اور سب سے پہلے اللہ کے عہد کو پورا کرنے والے ہو۔ اور سب سے زیادہ اللہ کے حکم کو پورا کرنے والے ہو انصاف کے ساتھ ان سب سے زیادہ تقسیم کرنے والے ہو، فیصلے کے بارے میں سب سے زیادہ عدل کرنے والے ہو اور فیصلہ کرنے میں ان سب سے زیادہ بصیرت والے ہو، اور اللہ کے نزدیک فضیلت میں ان سب سے افضل ہو۔

(امام ابو نعیم حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء جلد ۱ صفحہ ۶۶)

64 عَنْ أَبُوْسَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا عَلِيُّ لَكَ سَبْعُ خِصَالٍ. لَا يُحَاجُّكَ فِيْهِنَّ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْتَ أَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاللّٰهِ إِيْمَانًا وَأَوْفَاهُمْ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَقْوَمُهُمْ بِأَمْرِ اللّٰهِ وَأَرْأَفُهُمْ بِالرَّعِيَّةِ وَأَقْسَمُهُمْ بِالسَّوِيَّةِ وَأَعْلَمُهُمْ بِالْقَضِيَّةِ وَأَعْظَمُهُمْ مَزِيَّةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے علی علیہ السلام تم کو سات فضیلتیں ایسی ملی ہیں جن میں تجھ سے قیامت کے دن تک کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اللہ پر ایمان لانے میں سب مومنین سے پہلے ہو۔ اللہ کے عہد کو سب سے زیادہ پورا کرنے والے ہو، اور حکم الٰہی کو سب سے زیادہ قائم کرنے والے ہو، اور سب سے زیادہ برابری اور عدل کے ساتھ تقسیم کرنے والے ہو، اور رعایا میں سب سے زیادہ عدل اور مساوات قائم کرنے والے ہو، اور فیصلہ کرنے میں سب سے زیادہ سمجھ بوجھ والے ہو، اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ فضیلت والے ہو۔

(امام ابو نعیم حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء جلد ۱، ص ۶۶)

65 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِيْ رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ أَعْطِ عَلِيًّا فَضِيْلَةً لَمْ يُعْطِهَا أَحَدٌ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے اللہ علی علیہ السلام کو ایسی افضلیت (فضیلت وعظمت) عطا کر جو کسی بھی (شخص) کو عطا نہ کی گئی ہو۔

(امام سلیمان قندوزی حنفی، ینابیع المودۃ، صفحہ ۱۳۶)

66 عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِيٍّ يَا أَبَا الْحَسَنِ لَوْ وُضِعَ إِيْمَانُ الْخَلَائِقِ وَأَعْمَالُهُمْ فِيْ كِفَّةِ مِيْزَانٍ وَوُضِعَ عَمَلُكَ يَوْمَ أُحُدٍ عَلٰى كِفَّةٍ أُخْرٰى لَرَجَحَ عَمَلُكَ عَلٰى جَمِيْعِ مَا عَمِلَ الْخَلَائِقُ، وَأَنَّ اللّٰهَ بَاهٰى بِكَ يَوْمَ أُحُدٍ مَلَائِكَةَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَرَفَعَ الْحُجُبَ مِنَ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَأَشْرَفَتْ إِلَيْكَ الْجَنَّةُ وَمَا فِيْهَا وَابْتَهَجَ بِفِعْلِكَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُعَوِّضُكَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ مَا يَغْبِطُ كُلُّ نَبِيٍّ وَرَسُوْلٍ وَ صِدِّيْقٍ وَ شَهِيْدٍ۔

حضرت علی بن حسین علیہ السلام (امام زین العابدین علیہ السلام) روایت کرتے ہیں آپؑ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام سے ارشاد فرمایا: اے ابو الحسنؑ (مولا علیؑ کی کنیت) اگر ساری مخلوق کا ایمان اور اُنکے اعمال (افعال) ترازو کے ایک پلڑے میں رکھے جائیں اور تیرا صرف جنگِ اُحد کے دن کا عمل ترازو کے دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو تیرا عمل ساری مخلوق کے تمام اعمال (افعال) سے وزنی ہوگا اور بے شک اللہ تعالیٰ نے اُحد کے دن اپنے مقرب فرشتوں پر تیرے ذریعے فخر کیا اور ساتوں آسمان کے پردے اٹھا دیئے۔ جنت اور اُسکے اندر رہنے والی ہر چیز اور ہر نعمت تیری طرف بڑھی (تیرا دیدار کیا) اور تیرے اس عمل (فعل) پر تمام جہانوں کے ربّ نے فخر کیا اور بے شک اللہ تعالیٰ اس دن کے بدلے تم کو ایسا صلہ عطا کرے گا جس کو دیکھ کر ہر نبیؑ اور رسولؑ اور صدیق اور شہید رشک کرے گا۔

(امام سلیمان قندوزی حنفی، ینابیع المودۃ جلد ا، ص ۹۳، بیروت لبنان)

67 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ: أَنْتُمْ أَصْحَابِي وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام مِنِّي وَأَنَا مِنْ عَلِيٍّ عليه السلام. فَمَنْ قَاسَهُ بِغَيْرِهِ فَقَدْ جَفَانِي وَأَذَانِي وَمَنْ أَذَانِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ رَبِّي۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ اے عبد الرحمٰن تم (سارے صحابہؓ) میرے صحابی ہو اور علی بن ابی طالب علیہ السلام مجھ سے ہے اور میں علی علیہ السلام سے ہوں جس نے (علیؑ) کو میرے علاوہ کسی اور پر قیاس کیا (افضلیت دی) اُس نے میرے ساتھ جفا (بے وفائی) کی اور اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی اُس پر میرے رب کی لعنت ہو۔

(امام ابراہیم بن محمد جوینی، فرائد السمطین، جلد ۲ ص ۴۸)

68 عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَفْضَلُ فِي أُمَّتِكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُهَا وَأَتْقَاهَا وَأَفْضَلُهَا وَأَقْرَبُهَا إِلَى الْجَنَّةِ أَقْرَبُهَا مِنِّي وَلَا أَقْرَبَ وَلَا أَتْقَى إِلَيَّ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام۔

حضرت محمد بن علی علیہ السلام (امام محمد باقرؑ) سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا آپؐ کی امت میں سب سے افضل کون ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری ساری امت میں سب سے بہتر سب سے متقی (پرہیزگار) اور سب سے افضل و اعلیٰ اور سب سے زیادہ قُرب والا جنت کی طرف اور میری ذات سے قریب اور نہ کوئی اتنا میرے قریب ہے اور نہ اتنا متقی ہے اُس شخصیت کا نام علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہے۔

(امام سید علی ہمدانی، مودۃ القربیٰ، صفحہ ۶، بیروت لبنان)

69 عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ هٰذَا وَإِشَارَ إِلَى عَلِيٍّ عليه السلام أَخِي وَابْنُ عَمِّي وَصِهْرِي وَأَبُو وَلَدِي أَللّٰهُمَّ كُبَّ مَنْ عَادَاهُ فِي النَّارِ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے اللہ اس کو افضل و اعلیٰ (بلند) مقام عطا فرما اور آپؐ نے حضرت علی علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا یہ میرا بھائی ہے اور میرے چچا کا بیٹا ہے اور میرا داماد ہے اور میرے بیٹوں (حسنؑ و حسینؑ) کا باپ ہے۔ اے اللہ جو اس (علیؑ) سے عداوت رکھے اس کو آگ میں اُلٹا لٹکا دے۔

(امام جلال الدین سیوطی، القول الجلی فی فضائل علی صفحہ ۲، حدیث ۲)

70 عَنْ أَبُو سَلَمَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مَنْ خَلَّفْتَ فِي أُمَّتِكَ؟ فَقُلْتُ. خَيْرُهَا يَعْنِيْ عَلِيَّ ابْنَ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام۔

حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ اللہ ربّ العزت نے فرمایا کہ اے محمد ﷺ تم اپنی اُمت میں سے کس کو اپنا خلیفہ (وصی، نائب) بناؤ

گے پس میں نے کہا جو میری ساری اُمت میں سب سے بہترین (اعلیٰ و افضل) ہے یعنی علی ابن ابی طالب ؑ۔

(امام موفق بن احمد مکی خوارزمی، مقتل الحسین، جلد ۱، صفحہ ۱۳۶)

71 حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ ؓ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ ؑ قَامَ خَطِيبًا فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، لَقَدْ فَارَقَكُمْ أَمْسِ رَجُلٌ مَا سَبَقَهُ الْأَوَّلُونَ وَلَا يُدْرِكُهُ الْآخِرُونَ، وَلَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَبْعَثُهُ الْمَبْعَثَ فَيُعْطِيهِ الرَّايَةَ فَمَا يَرْجِعُ حَتَّى يَفْتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، جِبْرِيلُ عَنْ يَمِينِهِ وَمِيكَائِيلُ عَنْ شِمَالِهِ، مَا تَرَكَ بَيْضَاءَ وَلَا صَفْرَاءَ إِلَّا سَبْعَمِائَةِ دِرْهَمٍ فَضَلَتْ مِنْ عَطَائِهِ، أَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَ بِهَا خَادِمًا۔

حضرت ھُبیرہ بن یریم ؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام حسن بن علی علیہ السلام کو خطبہ دیتے ہوئے سُنا جس میں آپؑ نے ارشاد فرمایا اے لوگو! کل تمہارے درمیان میں سے ایک ایسا شخص (علیؑ) چلا گیا جس پر نہ گذشتہ لوگ سبقت (افضلیت) رکھتے تھے اور نہ آنے والے اُن کی افضلیت کا ادراک (سمجھ بوجھ) رکھتے ہیں رسول اللہ ﷺ اُن کو (علیؑ) جنگوں میں بھیجتے تھے اور جھنڈا اُنکے حوالے کرتے تھے۔ وہ تب تک پلٹ کر نہیں آتے تھے جب تک اللہ تعالیٰ اُنکو فتح عطا نہیں کر دیتا تھا اور جبریل ؑ اُنکے دائیں طرف اور میکائیل ؑ اُنکے بائیں طرف رہتے تھے۔ اُنہوں نے سونا، چاندی اور درھم میں سے سات سو درھم کے علاوہ کچھ نہیں چھوڑا جس سے آپؑ ایک خادم خریدنا چاہتے تھے۔

(امام ابو بکر ابن ابی شیبۃ، المصنف، جلد ۱۷، حدیث ۳۲۷۶۸)

اس آیتِ کریمہ اور احادیثِ مبارکہ سے بات اظہر من الشمس ہو گئی کہ مولا علی علیہ السلام اللہ کی ساری مخلوق میں رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے افضل و اعلیٰ ذات ہیں۔

آیت نمبر 03

❖ وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ○

اور وہ ذات جو سچ لے کر آئی اور جس نے اس سچائی کی تصدیق کی یہی لوگ ہیں جو پرہیزگار ہیں"۔

(سورۃ الزمر: آیت ۳۳)

اس آیتِ کریمہ کے ذیل میں امام جلال الدین سیوطی اپنی تفسیر دُرِمنثور میں حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت لے کر آئے ہیں۔

72 عَنْ أَبُو هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: وَالَّذِي جَآءَ بِالصِّدْقِ هُوَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَصَدَّقَ بِهٖ هُوَ عَلِيُّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ ؑ:

حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ وہ ہستی جو سچ لے کر آئی وہ محمد ﷺ کی ذات ہے اور جس شخص نے اس سچائی کی تصدیق کی وہ علی ابن ابی طالب ؑ کی ذات ہے۔

(امام جلال الدین سیوطی، الدر منثور جلد ۵، صفحہ ۳۲۰)

اس آیت اور حدیث سے یہ بات بالکل واضح ہو چکی کہ آقا کی نبوت ورسالت کی سب سے پہلے تصدیق کرنے والی ذات مولا علی علیہ السلام ہیں سب سے افضل آپؑ ہیں یعنی بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر اور بعد از مصطفیٰ ﷺ افضلِ کائنات علی المرتضیٰ ؑ ہیں۔

73 عَنْ أَبِي ذَرٍّ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِيٍّ ؑ: أَنْتَ أَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِي وَصَدَّقَ۔

حضرت ابوذر غفاری ؓ سے روایت ہے آپؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی المرتضیٰ ؑ سے ارشاد فرمایا کہ تم پہلے شخص ہو جو مجھ پر ایمان لائے اور میری تصدیق کی۔

(امام محب طبری الریاض النضرۃ، جلد ۲، ص ۱۰۵ بیروت لبنان)

آیت نمبر 04

❖ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ۝

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک (صالح) عمل کیے تو رحمٰن (خدا) اُن کے لئے (لوگوں کے) دلوں میں محبت پیدا کر دے گا۔

(سورۃ مریم، آیت ۹۶)

اِس آیت کے ذیل میں عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایمان والوں کے دل میں اللہ نے علی علیہ السلام کی محبت ڈال دی ہے۔

74 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِي عَلِيِّ ابْنِ أَبِيْ طَالِبٍ علیہ السلام: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا﴾ قَالَ مُحَبَّةً فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ یہ آیت علی ابنِ ابی طالبؑ کی شان میں نازل ہوئی (بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے تو رحمٰن اُنکے لئے (لوگوں کے) دلوں میں محبت پیدا کر دے گا) وہ کہتے ہیں ایمان والوں کے دلوں میں (علیؑ) کی محبت ڈال دی۔

(امام طبرانی معجم الاوسط جلد ۵ صفحہ ۳۴۹ حدیث، ۵۵۱۴)، (ہیثمی مجمع الزوائد جلد ۹ صفحہ ۱۲۶)

اِس آیت اور حدیث سے پتہ چلا کہ ساری دُنیا میں جو مولا علی علیہ السلام کی عظمت کے ڈنکے بجائے جا رہے ہیں لوگوں کے دلوں میں مولا علی علیہ السلام کی محبت کے چراغ روشن ہیں زبان پر علی علی کا ورد جاری و ساری ہے تو یہ محبتِ علی علیہ السلام اللہ رب العزت نے لوگوں کے دلوں میں پیدا کی ہے۔ آج دُنیا میں دیکھا جائے تو چھوٹے چھوٹے بچوں سے لے کر جوان بزرگ مرد و عورت، مولا علی علیہ السلام کے نام پر جھوم جاتے ہیں ہر طرف مولا علی علیہ السلام کی محبت میں اُن کی منقبتیں پڑھی جا رہی ہیں۔ اُن پر کلام لکھے جا رہے ہیں اُن کی عظمت و فضیلت پر کتابیں لکھی جا رہی ہیں۔ مولا علی علیہ السلام کے گُن گائے جا رہے ہیں اِس کی صرف یہی وجہ نظر آتی ہے کہ اللہ رب العزت نے مخلوق کے دلوں

میں علی علیہ السلام کی محبت ڈال دی ہے۔ اِسی لیے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مولا علی علیہ السلام سے ارشاد فرمایا تھا کہ اے علی علیہ السلام آپ اللہ کی بارگاہ میں اِس طرح دعا کیا کریں۔

75 اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّيْ عِنْدَكَ عَهْدًا وَّاجْعَلْ لِّيْ فِيْ صُدُوْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ مَوَدَّةً۔

اے ہمارے اللہ تُو مجھے اپنے ہاں عہد پورا کرنے اور محبت کرنے والا بنادے اور میرے لیے ایمان والوں کے سینوں میں محبت پیدا فرمادے۔

(امام جلال الدین سیوطی درِ منثور، جلد ۳ صفحہ ۴۸۸)

اور قاضی ثناءاللہ پانی پتی اپنی تفسیر مظہری میں یوں بیان کرتے ہیں کہ:

76 قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: يَا عَلِيُّ يَجْعَلُ اللّٰهُ مَحَبَّتَهٗ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَسَائِرِ الْخَلَائِقِ غَيْرِ الْكَافِرِيْنَ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی علیہ السلام اللہ آپؑ کی محبت سوائے کفار کے تمام ایمان والوں اور ساری مخلوق کے دلوں میں پیدا فرماوے گا۔

(قاضی ثناءاللہ پانی پتی تفسیر مظہری جلد ۶ صفحہ ۱۴۴)

پتہ چلا کہ ساری دنیا جو مولا علی علیہ السلام سے محبت کرتی ہے۔ نعرے لگاتی ہے ذکر کرتی ہے آپ کے نام پر جان قربان کرتی ہے تو یہ اللہ نے اُن کے دلوں کو چُن لیا ہے علی علیہ السلام کی محبت کے لیے اور جو علیؑ سے محبت نہیں کرتے اُن کے ناپاک دلوں کو اللہ نے علیؑ کی محبت کے لیے چُنا ہی نہیں۔

آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا۔

(سورۃ المائدہ، آیت ۳)

اِس آیتِ کریمہ کے ذیل میں امام جلال الدین سیوطی اپنی شہرہ آفاق تفسیر دُرِّ منثور میں روایت لے کر آئے ہیں۔

ولایتِ علی علیہ السلام دینِ کامل کی شرط ہے

77 عَنْ أَبُوْسَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا نَصَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَلِيًّا يَوْمِ غَدِيْرِ خُمٍّ فَنَادٰى لَهٗ بِالْوَلَايَةِ هَبَطَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامِ بِهٰذَا الْاٰيَةِ ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ﴾۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیرِ خُم کے دن مولا علی علیہ السلام کو کھڑا کیا اور اُن کی ولایت کا اعلان کیا تو اُس وقت جبریلِ آمین علیہ السلام یہ آیت لے کر اُترے (آج میں نے تمہارے لیئے تمہارا دین مکمل کر دیا)

(امام جلال الدین سیوطی دُرِّ منثور جلد ۲ صفحہ ۲۶۰)

اسی طرح خطیب بغدادی تاریخ بغداد میں بھی یہ روایت لے کر آئے ہیں۔

78 عَنْ أَبُوْهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ لَمَّا نَصَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَلِيًّا يَوْمِ غَدِيْرِ خُمٍّ فَنَادٰى لَهٗ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهٰذَا عَلِيٌّ مَوْلَاهُ ثُمَّ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ﴾۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیرِ خُم کے دن مولا علی علیہ السلام کو کھڑا کر کے جب اس کے لیئے اعلان کیا جس کا میں مولا اُس کا یہ علی علیہ السلام مولا تو پھر یہ آیت نازل ہوئی (آج میں نے تمہارے لیئے تمہارا دین مکمل کر دیا)۔

(امام خطیب بغدادی تاریخ بغداد جلد ۸، ص ۲۹۰)

79 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَنْ صَامَ يَوْمَ ثَمَانِ عَشْرَةَ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ كُتِبَ لَهٗ صِيَامُ سِتِّيْنَ شَهْرًا. وَهُوَ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ لَمَّا أَخَذَ النَّبِيُّ بِيَدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام فَقَالَ: أَلَسْتَ وَلِيَّ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بَخٍ بَخٍ لَكَ يَا ابْنَ أَبِي

طَالِبٍ علیہ السلام: أَصْبَحْتَ مَوْلَايَ وَمَوْلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ. فَأَنْزَلَ اللّٰهُ (اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ)

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جس نے اٹھارہ ذی الحج کو روزہ رکھا اُس کیلئے ساٹھ مہینوں کے روزں کا ثواب (اجر) لکھا جائے گا اور وہ غدیرِ خُم کا دن تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا: کیا میں ایمان والوں کا ولی نہیں ہوں؟ انہوں (صحابہؓ) نے عرض کیا کیوں نہیں اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (پھر) آپؐ نے ارشاد فرمایا جس کا میں مولا اس کا علیؑ مولا ہے اس پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا مبارک ہو مبارک ہو آپؐ کیلئے اے ابو طالب علیہ السلام کے بیٹے (علیؑ) آپؑ میرے اور ہر مسلمان کے مولا (آقا) ہوئے پس پھر اللہ نے اس موقع پر یہ آیت نازل کی (آج میں نے تمہارے لیئے تمہارا دین مکمل کر دیا)

(امام طبرانی المعجم الاوسط: جلد ۳ صفحہ ۳۲۴)، (امام فخر الدین رازی تفسیر الکبیر جلد ۱۱ صفحہ ۱۳۹)،
(امام خطیب بغدادی تاریخ بغداد، جلد ۸ صفحہ ۲۹۰)، (امام ابن کثیر البدایہ والنھایہ، جلد ۵ صفحہ ۳۶۳)،
(امام ابن عساکر تاریخ دمشق الکبیر۔۔ جلد ۴۵ صفحہ ۱۷۶، ۱۷۷)،

80 عَنْ جَرِيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: شَهِدْنَا الْمَوْسِمَ فِي حَجَّةٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَهِيَ حَجَّةُ الْوَدَاعِ. فَبَلَغْنَا مَكَانًا يُقَالُ لَهٗ غَدِيْرُ خُمٍّ فَنَادٰى: اَلصَّلَاةُ جَامِعَةٌ فَاجْتَمَعْنَا اَلْمُهَاجِرُوْنَ وَالْأَنْصَارُ. فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَسَطَنَا فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ بِمَ تَشْهَدُوْنَ؟ قَالُوْا: نَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ؟ قَالَ: ثُمَّ مَهْ؟ قَالُوْا: وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. قَالَ: فَمَنْ وَلِيُّكُمْ؟ قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مَوْلَانَا. قَالَ: مَنْ وَلِيُّكُمْ؟ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهٖ إِلٰى عَضُدِ عَلِيٍّ علیہ السلام فَأَقَامَهٗ فَنَزَعَ عَضُدَهٗ فَأَخَذَ بِذِرَاعَيْهِ فَقَالَ: مَنْ يَكُنِ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مَوْلَيَاهُ فَإِنَّ هٰذَا مَوْلَاهُ. اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ. اَللّٰهُمَّ! مَنْ أَحَبَّهٗ مِنَ النَّاسِ فَكُنْ لَهٗ حَبِيْبًا، وَمَنْ أَبْغَضَهٗ فَكُنْ لَهٗ مُبْغِضًا۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہم حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے پس ہم ایک ایسی جگہ پر پہنچے جس کو غدیرِ خم کہتے ہیں پس نماز باجماعت ہونے کی آواز آئی تو سارے مہاجرین اور انصار (صحابہؓ) جمع ہو گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم کس چیز کی گواہی دیتے ہو؟ انہوں (صحابہؓ) نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی اِلٰہ (معبود) نہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پھر کس کی؟ انہوں (صحابہؓ) نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں بے شک محمد ﷺ اسکے (اللہ) کے بندے اور اس (اللہ) کے رسولؐ ہیں آپؐ نے فرمایا (پوچھا) تمہارا ولی کون ہے؟ انہوں نے کہا اللہ اور اُس کا رسولؐ ہمارے مولا (ولی) ہیں رسول اللہ ﷺ نے پھر فرمایا (پوچھا) تمہارا ولی کون ہے؟ پھر آپؐ نے مولا علی علیہ السلام کو بازو سے پکڑ کر کھڑا کیا (بازو پر ہاتھ مارتے ہوئے) اور (مولا علیؑ) اُنکے دونوں بازو تھام کر ارشاد فرمایا اللہ اور اس کا رسولؐ جس کے مولا ہیں اُس کا یہ علیؑ مولا ہے۔ اے اللہ جو اِس (علیؑ) کو دوست رکھے تُو اُسے دوست رکھ اور جو اس (علیؑ) سے عداوت رکھے تُو اُس سے عداوت رکھ۔ اے اللہ لوگوں میں سے جو اِس (علیؑ) سے محبت رکھے تُو اُسے محبوب رکھ اور جو اس (علیؑ) سے بُغض رکھے تُو اُس سے بُغض رکھ۔

(امام طبرانی المعجم الکبیر: جلد ۲، حدیث ۲۵۰۵)، (امام متقی ہندی کنز العمال، جلد ۱۳ حدیث ۳۶۴۳۷)،
(امام ابن عساکر تاریخ دمشق الکبیر، جلد ۴۵ صفحہ ۱۷۹)، (امام ہیثمی مجمع الزوائد و منبع الفوائد، جلد ۹ صفحہ ۱۰۶)

اس آیتِ کریمہ اور احادیثِ رسولؐ سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ انسان کا ایمان اور دین علی علیہ السلام ولی اللہ کی گواہی سے کامل ہوتا ہے کیونکہ رسولِ پاکؐ نے صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم سے تین گواہیاں طلب کیں اگر فقط لا اِلٰہ اِلَّا اللہ کی گواہی کافی ہوتی تو پھر آپؐ دوسری گواہی محمد رسول اللہ کی طلب نہ فرماتے اور اگر محمد رسول اللہ ﷺ ہی کافی ہوتی تو آپؐ تیسری گواہی علی علیہ السلام ولی اللہ طلب نہ فرماتے پتہ چلا کہ پہلی گواہی لا اِلٰہ اِلَّا اللہ سے شرک کا خاتمہ ہو گیا اور محمد رسول اللہ ﷺ کی گواہی سے کفر کا خاتمہ ہو گیا اور علیؑ ولی اللہ کی گواہی سے مُنافقت کا خاتمہ ہو گیا اور ان تین گواہیوں کے بعد انسان کا ایمان اور دین کامل ہو گیا۔ اس سے مولا علی علیہ السلام کی تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اوپر کُلی فضیلت اور افضلیت کا ثبوت بھی ملتا ہے اور مولا علی علیہ السلام کا تمام صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم کا مولا و آقا ہونا بھی ثابت ہو جاتا ہے۔

اور یہ بات بھی واضح ہو گئی کہ مولا علی علیہ السلام کی ولایت کے اعلان اور اقرار سے دینِ اسلام مکمل ہوا، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جس علی علیہ السلام کے بغیر دین مکمل نہ ہو اس کے بغیر باقی معاملات کیسے پورے ہونگے۔ دین کُل کو کہتے ہیں باقی سب کچھ اجزاء ہیں جب کُل علی علیہ السلام کا محتاج ہے تو اجزاء بھی علی علیہ السلام کے محتاج ہونگے۔

حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد مولا علی علیہ السلام ہی ایسی ہستی ہیں جن کی محبت ایمان اور اُن کی ذات دین ہے۔

آیت نمبر 06

❖ يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝

اے رسولؐ پہنچا دیجئے جو نازل کیا گیا ہے آپؐ کی طرف آپؐ کے رب کی طرف سے اور آپؐ نے ایسا نہ کیا تو نہیں پہنچایا آپؐ نے اللہ کا پیغام اور اللہ بچائے گا آپؐ کو لوگوں (کے شر) سے یقیناً اللہ تعالیٰ جل جلالہ ہدایت نہیں دیتا کفار کی قوم کو۔

(سورۃ المائدہ: آیت ۶۷)

ولایتِ علی علیہ السلام دینِ کامل کی شرط ہے

اِس آیت کے تحت امام فخر الدین رازی اپنی تفسیر الکبیر میں روایت لے کر آئے ہیں۔

81 عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ﴿يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝﴾ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِ عَلِيٍّ علیہ السلام فَقَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ:

عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت (سورۃ المائدہ: آیت ۶۷) نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا جس کا میں مولا اُس کا یہ علی علیہ السلام مولا۔

(امام فخر الدین رازی، تفسیر الکبیر جلد ۱۲ صفحہ ۵۲)

آقا ﷺ نے جب مولا علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر ولایت کا اعلان کیا تو پھر سب سے پہلے حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور کہنے لگے:

82 يَا عَلِيَّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام أَصْبَحْتَ مَوْلَايَ وَمَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ:

اے علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام آپؑ میرے اور تمام ایمان والوں اور ایمان والیوں کے مولا ہیں۔

(امام فخر الدین رازی، تفسیر الکبیر جلد ۱۲ صفحہ ۵۰)

83 عَنْ جَرِيرٍ رضي الله عنه قَالَ: شَهِدْنَا الْمَوْسِمَ فِي حَجَّةٍ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهِيَ حَجَّةُ الْوَدَاعِ. فَبَلَغْنَا مَكَانًا يُقَالُ لَهُ غَدِيرُ خُمٍّ فَنَادَى: الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ فَاجْتَمَعْنَا الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ. فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَسْطَنَا فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ بِمَ تَشْهَدُونَ؟ قَالُوا: نَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ؟ قَالَ: ثُمَّ مَهْ؟ قَالُوا: وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. قَالَ: فَمَنْ وَلِيُّكُمْ؟ قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ مَوْلَانَا. قَالَ: مَنْ وَلِيُّكُمْ؟ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ إِلَى عَضُدِ عَلِيٍّ عليه السلام فَأَقَامَهُ فَنَزَعَ عَضُدَهُ فَأَخَذَ بِذِرَاعَيْهِ فَقَالَ: مَنْ يَكُنِ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ مَوْلَيَاهُ فَإِنَّ هٰذَا مَوْلَاهُ. اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ. وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ. اَللّٰهُمَّ! مَنْ أَحَبَّهُ مِنَ النَّاسِ فَكُنْ لَهُ حَبِيبًا، وَمَنْ أَبْغَضَهُ فَكُنْ لَهُ مُبْغِضًا۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہم حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے پس ہم ایک ایسی جگہ پر پہنچے جس کو غدیرِ خُم کہتے ہیں پس نماز باجماعت ہونے کی آواز آئی تو سارے مہاجرین اور انصار (صحابہؓ) جمع ہو گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم کس چیز کی گواہی دیتے ہو؟ انہوں (صحابہؓ) نے کہا ہم

گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی اِلٰہ (معبود) نہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پھر کس کی؟ انہوں (صحابہؓ) نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں بے شک محمد ﷺ اُسکے (اللہ) کے بندے اور اُس (اللہ) کے رسول ہیں آپؐ نے فرمایا (پوچھا) تمہارا ولی کون ہے؟ انہوں نے کہا اللہ اور اُس کا رسولؐ ہمارے مولا (ولی) ہیں رسول اللہ ﷺ نے پھر فرمایا (پوچھا) تمہارا ولی کون ہے؟ پھر آپؐ نے مولا علی علیہ السلام کو بازو سے پکڑ کر کھڑا کیا (بازو پہ ہاتھ مارتے ہوئے) اور (مولا علیؑ) انکے دونوں بازو تھام کر ارشاد فرمایا اللہ اور اس کا رسولؐ جس کے مولا ہیں اُس کا یہ علیؑ مولا ہے۔ اے اللہ جو اس (علیؑ) کو دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ اور جو اس (علیؑ) سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ۔ اے اللہ لوگوں میں سے جو اس (علیؑ) سے محبت رکھے تو اُسے محبوب رکھ اور جو اس (علیؑ) سے بُغض رکھے تو اُس سے بُغض رکھ۔

(امام طبرانی المعجم الکبیر، جلد 2: حدیث 2505)، (امام ہندی کنز العمال، جلد 13: حدیث 36437)، (امام ہیثمی مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: جلد 9: ص 106)

84 عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى رضي الله عنه قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيًّا عليه السلام فِي الرَّحْبَةِ يَنْشُدُ النَّاسَ: أَنْشُدُ اللّٰهَ مَنْ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ لَمَّا قَامَ فَشَهِدَ. قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: فَقَامَ اِثْنَا عَشَرَ بَدْرِيًّا كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَحَدِهِمْ فَقَالُوا: نَشْهَدُ أَنَّا سَمِعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ: أَلَسْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَأَزْوَاجِي أُمَّهَاتُهُمْ؟ فَقُلْنَا: بَلَى. يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ. قَالَ: فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ. وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن اَبی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی علیہ السلام کو کھلے (وسیع) میدان میں دیکھا، وہ (علیؑ) لوگوں سے حلفاً پوچھ رہے تھے۔ کہ اللہ کی قسم کھا کر بتاؤ تم میں کون ہے جس نے غدیرِ خُم کے مقام پر رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا ہو کہ جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی علیہ السلام مولا ہے۔ پس وہ کھڑا ہو کر (اس بات کی) گواہی دے، حضرت عبدالرحمٰنؓ کہتے ہیں کہ اس پر بارہ (۱۲) بدری صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم کھڑے ہوئے بے شک میں اُن میں سے ہر ایک

کی طرف دیکھ رہا تھا، انہوں (صحابہؓ) نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے غدیرِ خُم کے روز رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا، کیا میں ایمان والوں کی جانوں سے قریب نہیں ہوں اور میری ازواج انکی مائیں نہیں ہیں؟ پس ہم سب نے کہا کیوں نہیں یارسول اللہ ﷺ اس پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علیؑ مولا ہے۔ اے اللہ جو اسکو (علیؑ) دوست رکھے تو اُس کو دوست رکھ اور جو اس سے عداوت رکھے تو اس سے عداوت رکھ۔

(امام احمد بن حنبل مسند، جلد ۱، حدیث: ۹۶۱)، (امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ ودمشق، جلد ۴۲: ص ۲۰۷)،
(امام ابو یعلی مسند، جلد ۱: حدیث ۵۶۷)، (امام ہیثمی مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، جلد ۹: ص ۱۰۵)،
(امام ابو نعیم الاصبهانی، تاریخ اصبهان، جلد ۲: حدیث ۱۳۳۹)،
(امام محمد ضیاء مقدسی الاحادیث المختارۃ، جلد ۲: حدیث ۳۵۸)

85 عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: كُنَّا بِالْجُحْفَةِ بِغَدِيْرِ خُمٍّ، إِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ عليه السلام. فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری ﷺ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم جحفہ میں غدیرِ خم پر تھے کہ رسول اللہ ﷺ (اپنے حجرہ مبارک سے) باہر تشریف لائے اور حضرت علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا: جس کا میں مولا ہوں پس اس کا علی علیہ السلام مولا ہے۔

(امام ابن ابی شیبۃ المصنف، جلد ۶: حدیث ۳۲۰۷۲)، (امام ہندی کنز العمال، جلد ۱۳: حدیث ۳۶۴۳۰)،
(امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ ودمشق، جلد ۴۲: ص ۲۲۵)،
(امام قسطلانی، المطالب العالیۃ، جلد ۱۶: حدیث ۳۹۳۰)

86 عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ۔

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے غدیرِ خم کے روز ارشاد فرمایا: جس کا میں مولا ہوں پس اس کا علی علیہ السلام مولا ہے۔

(امام احمد بن حنبل مسند، جلد ۱، حدیث ۱۳۱۰)، (امام احمد بن حنبل فضائل الصحابۃ، جلد ۲، حدیث ۱۲۰۶)،

(امام ہیثمی مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، جلد ۹: ص ۱۰۷)، (حافظ عماد الدین ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، جلد ۵: ص ۲۱۱)،
(امام قسطلانی، المطالب العالیۃ، جلد ۱۶: حدیث ۳۹۴۴)، (امام ہندی کنز العمال، جلد ۱۳: حدیث ۳۶۴۵۰، ۳۶۵۱۱)،
(امام طبرانی المعجم الاوسط، جلد ۷: حدیث ۶۸۷۸)، (امام ابن ابی عاصم، السنۃ: ص ۶۰۳: حدیث ۱۳۶۹)

87 عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ﷺ قَالَ: خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. اَللّٰهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ. وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَأَعِنْ مَنْ أَعَانَهُ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غدیرِ خُم کے روز خطاب ارشاد فرمایا (علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر) آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں پس اس کا علی علیہ السلام مولا ہے۔ اے اللہ جو اسکو دوست رکھے تو اسکو دوست رکھ اور جو اس سے عداوت رکھے تو اس سے عداوت رکھ اور جو اسکی مدد (نصرت کرے تو اسکی مدد (نصرت) فرما اور جو اسکی اعانت کرے تو اس کی اعانت فرما۔

(امام طبرانی المعجم الاوسط، جلد ۵: حدیث ۵۰۵۹)، (امام ہندی کنز العمال، جلد ۱۱: حدیث ۳۲۹۳۶)،
(امام عماد الدین ابن کثیر البدایۃ والنہایۃ، جلد ۴: ص ۱۷۰)، (امام ہیثمی مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، جلد ۹: ص ۱۰۴)،
(امام نسائی خصائص امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ، ص ۱۰۰)

88 عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ (أَيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ): مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَإِنَّ مَوْلَاهُ عَلِيٌّ عليه السلام۔

حضرت عمرو بن میمونؓ ایک طویل روایت میں کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن عباس ﷺ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کا میں مولا ہوں بے شک اُس کا علی علیہ السلام مولا ہے۔

(امام احمد بن حنبل مسند جلد ۱، حدیث ۳۰۶۲)، (امام حاکم المستدرک، جلد ۳: حدیث ۴۶۵۲)،
(امام طبرانی المعجم الکبیر، جلد ۱۲: حدیث ۱۲۵۹۳)،
(امام ہیثمی مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، جلد ۹: ص ۱۰۸)،
(امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ ودمشق، جلد ۴۲: ص ۱۰۲)

89 حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ رضي الله عنه أَوْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضي الله عنه شَكَّ شُعْبَةُ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ۔

حضرت شعبہ سلمہ بن کہیلؒ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو طفیل سے سنا حضرت ابو سریحہ رضی اللہ عنہ یا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا (حضرت شعبہ کو شک ہے راوی کے بارے میں) کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا میں مولا ہوں پس اُس کا علی علیہ السلام مولا ہے۔

(امام ترمذی السنن، جلد ۵: حدیث ۳۷۱۳)، (امام طبرانی المعجم الکبیر، جلد ۵: حدیث ۵۰۷۱، ۵۰۹۶)

90 عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ. سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ: نَشَدَ عَلِيٌّ النَّاسَ. فَقَامَ خَمْسَةٌ أَوْ سِتَّةٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم فَشَهِدُوا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ۔

حضرت ابو اسحاقؒ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن وھبؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے لوگوں سے قسم (حلف) لی (اپنے مولا ہونے کے بارے میں) پس پانچ یا چھ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کھڑے ہوئے انہوں نے گواہی دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا میں مولا ہوں پس اُس کا علی علیہ السلام مولا ہے۔

(امام احمد بن حنبل مسند جلد ۵، حدیث ۲۳۱۵۶)، (امام نسائی السنن الکبری، جلد ۵: حدیث ۸۴۷۱)
(امام ہیثمی مجمع الزوائد و منبع الفوائد، جلد ۹: ص ۱۰۳)

91 عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضي الله عنه فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنَّ عَلِيًّا عليه السلام مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک علی علیہ السلام مجھ سے ہے اور میں اُس (علیؑ) سے ہوں اور وہ (علیؑ) میرے بعد ہر مومن کا ولی ہے۔

(امام ترمذی، السنن، جلد ۵: حدیث ۳۷۱۲)، (امام ابن حبان الصحیح، جلد ۱۵: حدیث ۶۹۲۹)
(امام نسائی السنن الکبری، جلد ۵: حدیث ۸۴۷۴)، (امام حاکم المستدرک، جلد ۳: حدیث ۴۵۷۹)

(امام ابو یعلی مسند، جلد ۱: حدیث ۳۵۵)، (امام طبرانی معجم الکبیر، جلد ۱۹: حدیث ۲۶۵)
(امام ابن ابی شیبۃ المصنف، جلد ۶: حدیث ۳۲۰۴۱)

92 عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ فَعَلِيٌّ عليه السلام وَلِيُّهُ۔

حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد (حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا میں ولی (مولا) ہوں پس اُس کا علی ولی (مولا) ہے۔

(امام احمد بن حنبل مسند، جلد ۵، حدیث: ۲۳۱۰۷)، (امام احمد بن حنبل فضائل صحابہ، جلد ۲: حدیث ۹۴۷)،
(امام حاکم المستدرک، جلد ۲: حدیث ۲۵۸۹)، ہیثمی مجمع الزوائد و منبع الفوائد: جلد ۹: ص ۱۰۸)
(امام طبرانی المعجم الکبیر، جلد ۵: حدیث ۳۹۶۸)، (امام طبرانی المعجم الاوسط، جلد ۳: حدیث ۲۲۰۴)،
(امام ابن ابی شیبۃ المصنف، جلد ۱۲: حدیث ۱۲۱۱۳)، (امام ابن ابی عاصم، السنۃ حدیث ۱۳۵۱، ۱۳۶۶)،

93 عَنْ زَاذَانَ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا عليه السلام فِي الرَّحْبَةِ وَهُوَ يَنْشُدُ النَّاسَ: مَنْ شَهِدَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ وَهُوَ يَقُولُ مَا قَالَ. فَقَامَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَشَهِدُوا أَنَّهُمْ سَمِعُوا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَهُوَ يَقُولُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ۔

حضرت زاذان بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کھلے میدان میں حضرت علیؑ کو حلفاً لوگوں سے پوچھتے ہوئے سنا۔ (حضرت علیؑ نے سوال کیا) کون ہے جس نے غدیر خم کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کچھ ارشاد فرماتے ہوئے سنا؟ پس اس پر تیرہ (۱۳) آدمی کھڑے ہوئے اور انہوں نے گواہی دی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس کا میں مولا ہوں پس اُس کا علی مولا ہے۔

(امام احمد بن حنبل فضائل صحابہ، جلد ۲: حدیث ۹۹۱)، (امام احمد بن حنبل مسند، جلد ۱، حدیث: ۸۴۲)،
(امام طبرانی المعجم الاوسط، جلد ۳: حدیث ۲۱۳۱)، (امام ہندی کنز العمال، جلد ۱۳: حدیث ۳۶۴۸۷)،
(امام بیہقی السنن الکبری، جلد ۵: ص ۱۳۱)، (امام ابن ابی عاصم، السنۃ، ص ۶۰۳ حدیث: ۱۳۷۱)،
(امام ہیثمی مجمع الزوائد و منبع الفوائد: جلد ۹: ص ۱۰۷)، (ابو نعیم حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، جلد ۵: ص ۲۶)،
(عماد الدین ابن کثیر البدایۃ والنہایۃ، جلد ۵: ص ۳۶۲)

94 عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ﷺ قَالَ: لَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَنَزَلَ غَدِيْرِ خُمٍّ، أَمَرَ بِدَوْحَاتٍ فَقُمْنَ ثُمَّ قَالَ: كَأَنِّي قَدْ دُعِيْتُ فَأَجَبْتُ. إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ: كِتَابُ اللهِ تَعَالَى. وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي، فَانْظُرُوْا كَيْفَ تَخْلُفُوْنِي فِيْهِمَا. فَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ. ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللهَ مَوْلَايَ وَأَنَا وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ. ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ ﷺ فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ فَهٰذَا وَلِيُّهُ. اَللّٰهُمَّ. وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ۔

حضرت زید بن ارقم ﷺ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع سے واپس تشریف لائے اور غدیر خُم کے مقام پر قیام فرمایا پھر آپ ﷺ نے سائبان لگانے کا حکم ارشاد فرمایا پس (سائبان) لگا دیئے گئے۔ پھر آپ ﷺ نے (خطبہ) ارشاد فرمایا: لگتا ہے کہ عنقریب مجھ کو پیغام (وصال مبارک کی طرف اشارہ) آنے کو ہے جسکو میں قبول کر لوں گا۔ بے شک میں تحقیق تمہارے اندر دو وزنی (بھاری) چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں جو ایک دوسرے سے بڑھ کر بڑی (عظیم و اہم) ہیں ایک اللہ کی کتاب (قرآن) اور دوسری میری عترت اہلِ بیت ﷺ ہے پس یہ دیکھنا ہے کہ تم (صحابہؓ) میرے بعد ان دونوں کے ساتھ برتاؤ میں میرا کتنا لحاظ رکھتے ہو یہ دونوں (قرآن و اہلِ بیتؑ) ایک دوسرے سے کبھی جدا نہ ہونگے یہاں تک کہ حوضِ کوثر پر دونوں اکٹھے میرے پاس آئیں گے۔ پھر ارشاد فرمایا بے شک اللہ میرا مولا ہے اور میں ہر مومن کا ولی ہوں پھر حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑا ارشاد فرمایا جس کا میں ولی ہوں اس کا یہ (علیؑ) ولی ہے اے اللہ جو اسکو دوست رکھے تو اسکو دوست رکھ اور جو اس سے عداوت رکھے تو اس سے عداوت رکھ۔

(امام حاکم المستدرک، جلد ۳: حدیث ۴۵۷۶)، (امام نسائی السنن الکبریٰ، جلد ۵: حدیث ۸۱۴۸)،
(امام طبرانی المعجم الکبیر، جلد ۵: حدیث ۴۹۶۹)،
(حافظ عماد الدین ابن کثیر البدایۃ والنہایۃ: جلد ۵: ص ۲۰۹)

اِس آیتِ کریمہ اور احادیثِ مبارکہ سے ثابت ہوا کہ مولا علی علیہ السلام ہر مومن مرد و عورت اور تمام صحابہ ﷺ کے آقا ﷺ و مولا ہیں اور آقا ہمیشہ افضل و اعلیٰ ہوتا ہے۔ اِس آیت سے بھی مولا علی علیہ السلام کی افضلیت اور عظمت و رفعت ثابت ہوتی ہے۔

آیت نمبر 07

وَتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ○

اور محفوظ رکھیں اِس کو یاد رکھنے والے کان۔

(سورۃ الحاقۃ: آیت ۱۲)

اِس آیتِ کریمہ کے ذیل میں امام جلال الدین سیوطی اور امام فخر الدین رازی روایات بیان کرتے ہیں کہ یہ آیت مولا علی علیہ السلام کے حق میں نازل ہوئی۔

95 عَنْ بُرَيْدَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِعَلِيٍّ ﷺ إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي أَنْ أُدْنِيَكَ وَلَا أُقْصِيَكَ وَأَنْ أُعَلِّمَكَ وَأَنْ تَعِيَ وَحَقٌّ لَكَ أَنْ تَعِيَ۔

حضرت بریدہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام سے ارشاد فرمایا بے شک اللہ نے مجھے حکم دیا ہے (اے علیؑ) میں تجھ کو اپنے نزدیک رکھوں اور دور نہ ہونے دوں اور میں تجھ کو علم سکھاؤں کیونکہ تم علم کو توجہ سے سُن کر محفوظ کر لیتے ہو۔

(امام جلال الدین سیوطی دُرِّ منثور جلد ۶ صفحہ ۲۵۹)

دوسری روایت میں ہے:

96 قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِعَلِيٍّ ﷺ سَأَلْتُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَهَا أُذُنَكَ يَا عَلِيُّ ﷺ ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ فَمَا نَسِيْتُ شَيْئًا بَعْدَ ذٰلِكَ وَمَا كَانَ لِي أَنْ أَنْسَى۔

رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا کہ اے علی علیہ السلام میں نے اللہ سے سوال کیا ہے (دُعا کی) وہ اس (اذن واعیہ) کو تیرا کان بنا دے۔ پھر مولا علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ پس اس کے بعد میں کوئی چیز بھی نہیں بھولا اور نہ ہی میرے لیئے ہے کہ میں کوئی چیز بھولوں۔

(امام فخر الدین رازی تفسیر الکبیر جلد ۳ صفحہ ۱۰۵)

97 عَنْ عَلِيٍّ ؑ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا عَلِيُّ إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي أَنْ أُدْنِيَكَ وَأُعَلِّمَكَ لِتَعِيَ، وَأُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَتَعِيَهَآ أُذُنٌ وَّاعِيَةٌ﴾ فَأَنْتَ أُذُنٌ وَاعِيَةٌ لِعِلْمِي۔

"حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے علی ؑ: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تم کو اپنے قریب رکھوں اور تم کو علم پڑھاؤں تاکہ تم اسکو محفوظ کر لو"

تو پھر یہ آیت نازل ہوئی (اور محفوظ رکھنے والے کان اسے یاد رکھیں۔ سورۃ الحاقۃ: آیت ۱۲)
پس تمہارے (حضرت علیؑ) ہی وہ کان ہیں جو میرے علم کو محفوظ رکھیں گے۔

(امام ابو نُعیم حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، جلد۱: ص ۶۷)،
(امام دیلمی مسند الفردوس، جلد ۵: حدیث ۸۳۳۸)

98 عَنْ أَبِي مُرَّةَ الْأَسْلَمِيِّ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِعَلِيٍّ ؑ: إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أُدْنِيَكَ وَلَا أُقْصِيَكَ، وَأَنْ أُعَلِّمَكَ وَأَنْ تَعِيَ، وَحَقٌّ لَكَ أَنْ تَعِيَ. قَالَ: فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَتَعِيَهَآ أُذُنٌ وَّاعِيَةٌ سورۃ الحاقہ، آیت ۱۲﴾

حضرت ابو مُرّۃ اسلمی ؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی ؑ سے ارشاد فرمایا: بے شک مجھے (اللہ کی طرف سے) حکم دیا گیا ہے تم کو (علیؑ) اپنے قریب رکھوں اور خود سے دور نہ کروں، اور تم کو علم پڑھاؤں تاکہ تم اسکو محفوظ کر لو۔ اور اب تیرا حق ہے کہ تم اسکو محفوظ کر لو فرماتے ہیں کہ پھر یہ آیت نازل ہوئی (اور محفوظ رکھنے والے کان اسے یاد رکھیں
سورۃ الحاقۃ: آیت ۱۲)

(امام ابن ابی حاتم تفسیر القرآن، جلد ۱۰، ص ۳۳۷۰: حدیث ۱۸۹۹۳)،
(حافظ عماد الدین ابن کثیر، تفسیر قرآن العظیم، جلد ۴: ص ۴۱۳)،
(امام جلال الدین سیوطی، الدر المنثور، جلد ۸: ص ۲۶۷)

99 عَنْ بُرَيْدَةَ ؓ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَتَعِيَهَآ أُذُنٌ وَّاعِيَةٌ﴾ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: سَأَلْتُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَهَا أُذُنَكَ يَا عَلِيُّ ؑ۔

حضرت بُریدہ ؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (اور محفوظ رکھنے والے کان اسے یاد رکھیں۔ سورۃ الحاقۃ) تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے علی ؑ میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال (دعا) کیا ہے کہ وہ اس آیت کا مصداق تیرے کان بنا دے۔

(امام ثعلبی الکشف والبیان، جلد ۱۰: ص ۲۸)، (امام فخر الدین رازی، تفسیر الکبیر، جلد ۳۰: ص ۹۴)،
(امام قرطبی جامع لأحكام القرآن، جلد ۱۸: ص ۲۶۴)

ثابت ہوا کہ مولا علی علیہ السلام منبر پر اسی لیئے اعلان فرمایا کرتے تھے آؤ جو کچھ پوچھنا چاہتے ہو پوچھ لو مجھ سے آقا ﷺ کے بعد کائنات میں علی المرتضیٰ ؑ کی ذات ہی ایسی ہے جس نے یہ اعلان کیا ہو۔ کیوں نہ کرتے اس لیئے آقا ﷺ علم کے شہر ہیں اور علی علیہ السلام اس کا دروازہ اسی لیئے ساری کائنات علم کی خیرات لینے کے لیئے مولا علی ؑ کے در پہ آئی تھی اور آتی رہے گی۔

امہات المومنین ؓن سے لے کر صحابہ اکرام ؓ تک سارے اپنے مسائل کے حل کیلئے جس آستانے پر حاضر ہوتے وہ میرے مولا علی ؑ کا گھر ہوتا تھا۔

حضرت عمر ابن الخطاب ؓ تو کہا کرتے تھے کہ اے علی ؑ اگر آپ میری رہنمائی کے لیئے نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو گیا ہوتا۔ اور جس فیصلے میں مولا علی ؑ نہ ہوتے۔ حضرت عمر ؓ اللہ کی پناہ مانگا کرتے تھے۔ یہ ہے میرے مولا علی علیہ السلام کا مقام و مرتبہ جو مولوی کی سمجھ میں نہیں آ رہا۔

آیت نمبر 08

❖ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ۝

تو کیا وہ شخص (انکار کرسکتا ہے) جس کے پاس روشن دلیل ہو اپنے رب کی طرف سے اور اس کے پیچھے ایک سچا گواہ بھی آگیا ہو اللہ کی طرف سے۔

(سورۃ ھود: آیت ۱۷)

رسالتِ مصطفیٰ ﷺ کے گواہ علی المرتضیٰ علیہ السلام

اس آیت کے ذیل میں قاضی ثناء اللہ پانی پتی اپنی معروف تفسیر مظہری میں روایت بیان کرتے ہیں۔

100 مَنْ كَانَ بَيِّنَةٍ هُوَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَاَلشَّاهِدُ هُوَ عَلِيُّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام

جس کے پاس روشن دلیل ہو اس سے مراد رسول اللہ ﷺ ہیں اور گواہ سے مراد مولا علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

(قاضی ثناء اللہ پانی پتی، تفسیر مظہری: جلد ۵ صفحہ ۷۴، ۷۵)

101 قَالَ عَلِيُّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي كَلَامِ الْمَجِيْدِ يَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَأَنَا شَاهِدٌ۔

مولا علی علیہ السلام فرماتے ہیں اللہ رب العزت نے جو قرآنِ مجید میں فرمایا ہے شَاهِدٌ مِّنْهُ اس میں شاہد (گواہ) سے مراد میری ذات ہے۔

آپ ﷺ کی نبوت و رسالت کا گواہ میں ہوں۔ سب سے پہلا مومن بھی میں ہوں سب سے پہلے آقا ﷺ کی رسالت کی تصدیق بھی میں نے کی ہے اور پہلا نمازی بھی میں ہوں، میں نے دوسروں سے سات سال پہلے نماز ادا کی ہے۔ پھر قاضی ثناء اللہ مزید فرماتے ہیں کہ:

102 إِنَّ عَلِيَّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام كَانَ قُطْبَ كَمَالَاتِ الْوَلَايَاتِ وَسَائِرِ الْأَوْلِيَآءِ حَتَّى الصَّحَابَةِ رضی اللہ عنہم أَتْبَاعٌ لَهٗ فِي مُقَامِ الْوَلَايَةِ۔

بے شک علی ابن ابی طالب علیہ السلام کمالاتِ ولایت کے مرکزی نکتہ اور قطب تھے تمام اولیاء بلکہ تمام صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم بھی مقامِ ولایت میں آپ علیہ السلام کے تابع ہیں۔

(قاضی ثناء اللہ پانی پتی، تفسیر مظہری، جلد ۵ ص ۷۶)

معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کے بعد مولا علیؑ کی اطاعت و اتباع ساری اُمت پر واجب ہے۔
اس آیتِ کریمہ میں مولا علی علیہ السلام کو حضور نبی اکرم ﷺ کا گواہ کہا ہے۔ اور سورۃ الرعد کی آیت نمبر ۴۳ میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کی نبوت و رسالت کی بات کی گئی ہے اور یہ شرط لگائی گئی ہے کہ جو حضور نبی اکرم ﷺ کی رسالت کا گواہ ہے اس کے پاس کتاب کا علم ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد پوری کائنات میں سب سے زیادہ جس کے پاس علم ہے اس شخصیت کا نام علی المرتضیٰ علیہ السلام ہے۔ یہاں ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی وہ احادیثِ مبارکہ بیان کرتے ہیں جس سے یہ بات بالکل واضح ہو جائے گی جس کو کتاب کا علم دیا گیا وہ سرکار علی المرتضیٰ علیہ السلام ہیں۔

103 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِذَا بَلَغَنَا شَيْءٌ تَكَلَّمَ بِهٖ عَلِيٌّ علیہ السلام مِنْ فُتْيَا وَ قَضَاءٍ وَثَبَتَ لَمْ تُجَاوِزْهُ إِلٰى غَيْرِهٖ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہمارے پاس کوئی ایسی شے پہنچے گی جسکے بارے میں مولا علی علیہ السلام نے فتویٰ دیا ہو اور فیصلہ کیا ہو اور وہ ثابت ہو جائے (فیصلہ مولا علی علیہ السلام نے فرمایا ہے) تو ہم پھر اس مسئلہ کو کسی اور کے پاس نہیں لے جائیں گے۔

(امام ابن عساکر تاریخ دمشق الکبیر، جلد ۴۵ حدیث ۹۸۰۳ طبع بیروت لبنان)

104 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِذَا حَدَّثَنَا ثِقَةٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام بِفُتْيَا لَا نَعْدُوْهَا۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی ثقہ (سچا) راوی (حدیث بیان کرنے والا) ہمارے سامنے علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے حدیث بیان (روایت) کرے گا تو ہم اسی پہ ٹھہر جائیں گے۔ اسے آگے (یعنی کسی اور کے پاس) نہیں لے کر جائیں گے۔

(امام ابن عساکر تاریخ دمشق الکبیر، جلد ۴۵ حدیث ۹۸۰۳ طبع بیروت لبنان)

105 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ إِنَّمَا هُوَ عَلِيٌّ علیہ السلام لَقَدْ كَانَ عَالِمًا بِالتَّفْسِيرِ وَالتَّأْوِيلِ وَالنَّاسِخِ وَالْمَنْسُوخِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں آپؓ فرماتے ہیں کہ وہ (شخص) جس کے پاس کتاب (قرآن) کا علم ہے وہ صرف حضرت علی علیہ السلام ہیں۔ یقیناً وہ (علی) تفسیر وتاویل اور ناسخ و منسوخ کے (سب سے بڑے) عالم تھے۔

(شیخ سلیمان قندوزی حنفی ینابیع المودة، جلد ۱، ص: ۱۰۳)

106 عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا عَلِيٌّ أَعْلَمُ النَّاسِ بِالسُّنَّةِ۔

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا تمام لوگوں میں علی المرتضیٰ علیہ السلام سُنت کے سب سے بڑے (سب سے زیادہ علم رکھنے والے) عالم ہیں۔

(امام ابن عساکر تاریخ دمشق الکبیر، جلد ۴۵ حدیث ۹۸۰۵ طبع بیروت لبنان)

107 وَفِي رِوَايَةٍ قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ: أَمَا أَنَّهُ (عَلِيٌّ) أَعْلَمُ النَّاسِ بِالسُّنَّةِ۔

ایک روایت میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا ہاں بے شک وہ (حضرت علیؑ) تمام لوگوں میں سُنت کے سب سے بڑے عالم ہیں (یعنی تمام لوگوں سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔

(امام عبدالرؤف المناوی، ذخائر العقبیٰ، ص ۷۸: دار الکتب مصر)

108 عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَكَانَ فِي أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَعْلَمُ مِنْ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام؟ قَالَ: لَا وَاللهِ مَا أَعْلَمُهُ۔

عبدالملک بن ابی سلیمان روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کوئی حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے بڑا عالم (یعنی زیادہ علم رکھنے والا) ہے؟ تو انہوں (عطاء) نے جواب دیا اللہ کی قسم نہیں (علیؑ سے زیادہ علم والے) کو میں نہیں جانتا (ان سے بڑا عالم میں نے نہیں دیکھا)

(امام ابن عساکر تاریخ دمشق الکبیر، جلد ۴۵، حدیث ۹۸۱۱ بیروت لبنان)

109 عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ مَا مِنْهَا حَرْفٌ إِلَّا لَهُ ظَهْرٌ وَبَطْنٌ وَإِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام عِنْدَهُ عِلْمُ الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بے شک قرآن سات قراءتوں (معانی) میں نازل ہوا ہے اسکے (قرآن) ہر ایک حرف کا ظاہر بھی ہے اور باطن بھی اور بے شک علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے پاس اسکے (قرآن کے ہر ایک حرف) ہر ظاہر اور ہر باطن کا علم ہے۔

(امام ابونعیم حلیة الاولیاء وطبقات الاصفیاء، جلد ۱، ص ۶۵)

110 عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ يَتَعَوَّذُ بِاللهِ مِنْ مُعْضَلَةٍ لَيْسَ لَهَا أَبُو حَسَنٍ۔

حضرت سعید بن مُسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اللہ تعالی کی پناہ مانگا کرتے تھے ایسے مسئلہ میں جس میں ابو حسن علیہ السلام (مولا علی کی کنیت) موجود نہ ہوتے۔

(امام احمد بن حنبل فضائل صحابہ، جلد ۲: حدیث ۱۱۰۰)، (امام ابن سعد طبقات الکبریٰ، جلد ۲: ص ۳۳۹)
(امام ہندی کنز العمال، جلد ۵: ص ۸۳۲)، (امام بیہقی شعب الایمان، جلد ۵: ص ۳۸۰)

111 وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رضی اللہ عنہ قَالَ: وَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ: لَوْلَا عَلِيٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ۔

ایک اور روایت میں حضرت سعید بن مُسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے اگر علی علیہ السلام (مشکلات کے حل کیلئے) نہ ہوتے تو عمر رضی اللہ عنہ ہلاک ہو جاتا۔

(امام ابن عبدالبر الاستیعاب، جلد ۳: ص ۱۱۰۲، ۱۱۰۳)،
(امام ابن عساکر تاریخ مدینہ ودمشق، جلد ۴۲: ص ۳۰۶)

112 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ عَلِيٌّ علیہ السلام أَقْضَانَا۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام ہمارے ہاں سب سے بڑے قاضی (سب سے اچھا فیصلہ کرنے والے) ہیں۔

(امام احمد بن حنبل مسند، جلد ۵: حدیث ۲۱۱۲۳)، (امام ابن ابی شیبۃ المصنف، جلد ۶: حدیث ۳۰۱۲۹)
(امام حاکم المستدرک، جلد ۳: حدیث ۵۳۲۸)، (امام نسائی السنن الکبریٰ، جلد ۶: حدیث ۱۰۹۹۵)
(امام ابو نعیم حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، جلد ۱: ص ۶۵)

113 عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَقْضَى أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ تمام اہلِ مدینہ (مدینہ والوں) میں سب سے بڑے فیصلہ کرنے والے (قاضی) علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

(امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ ودمشق، جلد ۴۲: ص ۴۰۴)

114 عَنْ مُغِيْرَةَ قَالَ: لَيْسَ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَقْوَى قَوْلًا فِي الْفَرَائِضِ مِنْ عَلِيٍّ عليه السلام۔

حضرت مغیرہ بیان کرتے ہیں کہ فرائض (میراث) کے مسائل میں حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام سے بڑھ کر کسی کا (اعلیٰ ومدلل) قول (فتویٰ) نہ ہوتا تھا۔

(امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ ودمشق، جلد ۴۲: ص ۴۰۵)

115 عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ سَلُوْنِي إِلَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام۔

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام کے سوا کوئی بھی یہ نہیں کہتا تھا سلونی یعنی جو کچھ پوچھنا چاہتے ہو پوچھ لو مجھ سے۔

(امام احمد بن حنبل فضائل صحابہ، جلد ۲: حدیث ۱۰۹۸)، (امام ابن ابی شیبۃ المصنف، جلد ۵: حدیث ۳۲۳۲۰)
(امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ ودمشق، جلد ۴۲: ص ۳۹۹)

116 عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنَ الصَّحَابَةِ يَقُوْلُ: سَلُوْنِي إِلَّا عَلِيٌّ عليه السلام۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کوئی ایک صحابی رضی اللہ عنہ بھی حضرت علی علیہ السلام کے سوا یہ نہیں کہتا تھا سلونی یعنی جو کچھ پوچھنا چاہتے ہو پوچھ لو مجھ سے۔

(امام ذہبی تاریخ الاسلام، جلد ۳: ص ۶۳۸)، (امام ابن حجر مکی الصواعق المحرقۃ جلد ۲: ص ۳۷۱)،
(امام جلال الدین سیوطی تاریخ الخلفاء، جلد ۱: ص ۱۷۱)

117 عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ: قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ أَقْضَى أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کہا کرتے تھے کہ تمام مدینہ کے لوگوں میں سے حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام سب سے بہترین فیصلہ کرنے والے (قاضی) ہیں۔

(امام حاکم المستدرک، جلد ۳: حدیث ۴۶۵۶)، (امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ ودمشق، جلد ۴۲: ص ۳۰۴)
(امام جلال الدین سیوطی تاریخ الخلفاء جلد ۱: ص ۱۷۱)، (امام ذہبی تاریخ الاسلام، جلد ۳: ص ۶۳۸)

118 عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا كَانَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يَقُوْلُ: سَلُوْنِي غَيْرَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ لوگوں میں سے کوئی ایک (شخص) بھی ایسا نہیں تھا، حضرت علی علیہ السلام کے علاوہ جو یہ کہتا ہو جو کچھ پوچھنا چاہتے ہو پوچھ لو مجھ سے (سلونی کا دعویٰ علی علیہ السلام کے سوا کوئی نہ کرتا)

(امام ابن عبد البر الاستیعاب، جلد ۳: ص ۱۱۰۳)، (امام یحییٰ بن معین التاریخ، جلد ۳: حدیث ۶۰۱)

119 عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا كَانَ أَحَدٌ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَعْلَمَ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام سے بڑھ کر کوئی شخص بھی عالم (یعنی سب سے زیادہ علم والا) نہ تھا۔

(علامہ حافظ الدولابی الکنیٰ والاسماء، جلد ۲: حدیث ۱۰۹۶)

120 عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: وَاللّٰهِ لَقَدْ أُعْطِيَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام تِسْعَةَ أَعْشَارِ الْعِلْمِ، وَأَيْمُ اللّٰهِ لَقَدْ شَارَكَكُمْ فِي الْعُشْرِ الْعَاشِرِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! تحقیق علی بن ابی طالب علیہ السلام کو علم کے نو (۹) حصے دیے گئے ہیں اللہ کی قسم! تحقیق تم (سب) کو (علم کے) دسویں حصے میں شریک کیا گیا ہے۔

(امام ابن عبد البر الاستیعاب، جلد ۳: ص ۱۱۰۴)

121 عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ رضی اللہ عنہ قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيًّا علیہ السلام وَ هُوَ يَخْطُبُ، وَهُوَ يَقُوْلُ: سَلُوْنِي، وَاللّٰهِ لَا تَسْأَلُوْنِي عَنْ شَيْءٍ يَكُوْنُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا حَدَّثْتُكُمْ بِهِ۔

حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی علیہ السلام کے پاس (بارگاہ) حاضر ہوا۔ اور وہ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اور وہ یہ فرما رہے تھے کہ مجھ سے جو کچھ پوچھنا چاہتے ہو پوچھ لو اللہ کی قسم تم قیامت تک کی جس چیز کے بارے میں بھی پوچھو گے میں تم کو اُسکے بارے میں ضرور بتاؤں گا۔

(امام ابن حجر عسقلانی فتح الباری، جلد ۸: ص ۵۹۹)، (امام ابن عبد البر الاستیعاب، جلد ۳: ص ۱۱۰۷)
(امام عبد الرزاق تفسیر القرآن، جلد ۳: ص ۲۴۱)

122 قَالَ عَلِيٌّ علیہ السلام وَأَشَارَ إِلَى صَدْرِهِ إِنَّ هَاهُنَا عُلُوْمًا جَمَّةً لَوْ وَجَدْتُ لَهَا حَمَلَةً۔

حضرت علی علیہ السلام نے اپنے سینہ مبارک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: بے شک یہاں (سینہ میں) علوم کا خزانہ جمع ہے کاش اس (خزانہ) کو اُٹھانے والا کوئی پاؤں (تو یہ علم کا خزانہ اُسے عطا کروں)

(امام غزالی احیاء علوم الدین، جلد ۱: ص ۹۹)

123 عَنْ عَلِيٍّ علیہ السلام قَالَ: لَوْ شِئْتُ لَأَوْقَرْتُ سَبْعِيْنَ بَعِيْرًا مِنْ تَفْسِيْرِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے آپؑ فرماتے ہیں کہ اگر میں (علیؑ) چاہوں تو سورہ فاتحہ کی تفسیر کروں اور اس سے ستر اُونٹ لاد دُوں۔

(امام جلال الدین سیوطی الاتقان فی علوم القرآن، جلد ۴: ص ۴۹۰)،
(ملا علی قاری، مرقاۃ المفاتیح، جلد ۱: ص ۳۵۳)، (امام غزالی احیاء علوم الدین، جلد ۱: ص ۲۸۹)،
(امام ابن الحاج الفاسی، المدخل، جلد ۲: ص ۳۰۲)

124 عَنْ عَلِيٍّ علیہ السلام قَالَ فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ: أَلَا أَنَّ هَاهُنَا وَأَشَارَ إِلَى صَدْرِهِ لَعِلْمًا جَمًّا، لَوْ أَصَبْتُ لَهُ حَمَلَةً۔

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے آپؑ نے ایک طویل روایت میں اپنے سینہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا، بے شک یہاں (سینہ میں علوم کا خزانہ جمع ہے۔ اگر میں اس خزانے (علم) کو اُٹھانے والے کو پاؤں تو (یہ علم کا خزانہ اُسے عطا کر دوں)

(امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ دمشق، جلد ۵: ص ۲۵۲)، (خطیب بغدادی تاریخ بغداد، جلد ۶: ص ۳۷۹)،
(علامہ یعقوبی التاریخ، جلد ۲: ص ۲۰۶)

125 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كُنَّا إِذَا أَتَانَا الثَّبْتُ عَنْ عَلِيٍّ لَمْ نَعْدِلْ بِهِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب ہم کو کسی چیز کا ثبوت حضرت علی علیہ السلام سے مل جاتا تو پھر ہم کسی سے رجوع نہیں کرتے تھے۔

(امام ابن عبد البر الاستیعاب، جلد ۳: ص ۱۱۰۴)

126 عَنْ قَيْسِ بْنِ السَّكَنِ رضی اللہ عنہ فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ عَلَى مِنْبَرِهِ: سَلُوْنِي، فَإِنَّكُمْ لَا تَسْأَلُوْنِي عَنْ شَيْءٍ فِيْمَا بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ السَّاعَةِ وَلَا عَنْ فِئَةٍ تَهْدِي مِائَةً وَتُضِلُّ مِائَةً إِلَّا حَدَّثْتُكُمْ۔

حضرت قیس بن السکن رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: مجھ سے سوال کرو تم مجھ سے اپنے اس زمانہ سے لے کر قیامت تک کی جس چیز کے بارے میں پوچھو گے میں تم کو اُسکے بارے میں آگاہ کروں گا اور اگر تم مجھ سے اس فتنے کے بارے میں پوچھو گے جو سینکڑوں لوگوں کو ہدایت پر لائے گا اور جو سینکڑوں لوگوں کو گمراہ کرے گا میں تم کو اُسکے بارے میں بھی بتا دوں گا۔ (امام ابن ابی شیبۃ المصنف، جلد ۷: حدیث ۳۷۷۳۳)،
(امام ابو نعیم حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، جلد ۳: ص ۱۸۶)

127 عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ: لَوْطُوِيَتْ لِي وِسَادَةٌ لَحَكَمْتُ بَيْنَ أَهْلِ التَّوْرَاةِ بِتَوْرَاتِهِمْ، وَبَيْنَ أَهْلِ الْإِنْجِيْلِ بِإِنْجِيْلِهِمْ. وَلَقُلْتُ فِي الْبَاءِ مِنْ بِسْمِ اللهِ وِقْرَ سَبْعِيْنَ جَمَلًا۔

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے آپؑ فرماتے ہیں اگر میرے لئے مسند لگائی جائے تو میں تورات والوں (یہود) کے درمیان تورات کے مطابق فیصلہ کروں گا اور انجیل والوں (عیسائیوں) کے درمیان انجیل کے مطابق فیصلہ کروں گا اور میں بسم اللہ کی صرف "با" کی تفسیر میں وہ کچھ کہوں (لکھوں) جس سے ستر اُونٹ لادے جائیں۔

(امام زرقانی شرح الزرقانی فی المواھب الدنیۃ، جلد ا: ص ۳۹)

128 عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: سَلُوْنِي عَنْ كِتَابِ اللهِ. فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ آيَةٍ إِلَّا وَقَدْ عَرَفْتُ بِلَيْلٍ نَزَلَتْ أَمْ بِنَهَارٍ فِي سَهْلٍ أَمْ فِي جَبَلٍ۔

حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: مجھ سے اللہ کی کتاب (قرآن) کے بارے میں جو کچھ پوچھنا چاہتے ہو پوچھ لو۔ بے شک اس میں (قرآن) کی کوئی ایک آیت بھی ایسی نہیں جس کا مجھے علم (معرفت) نہ ہو کہ وہ رات کو نازل ہوئی یا دن کو، میدان میں نازل ہوئی یا پہاڑ (غار) میں۔

(امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ ودمشق جلد ۴۲: ص ۳۹۸)، (امام ابن سعد طبقات الکبریٰ، جلد ۲: ص ۳۳۸)
(امام ابن عبدالبر جامع بیان العلم وفضلہ، جلد ا: ص ۱۱۴)

129 عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: سَلُوْنِي قَبْلَ أَنْ تَفْقِدُوْنِي. سَلُوْنِي عَنْ طُرُقِ السَّمَاءِ. فَإِنِّي أَعْرَفُ بِهَا مِنْ طُرُقِ الْأَرْضِ۔

حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: مجھ سے پوچھو (یعنی سوال کرو) اس سے پہلے کہ تم مجھ کو اپنے درمیان نہ پاؤ۔ مجھ سے آسمان کے راستوں کے بارے میں پوچھو بے شک میں اُنہیں زمین کے راستوں سے بڑھ کر جانتا ہوں۔

(امام ذہبی المنتقی من منہاج الاعتدال، جلد ا: ص ۴۳۲)

130 عَنْ ضِرَارِ بْنِ ضَمْرَةَ الْكِنَانِيِّ رضي الله عنه فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ قَالَ: إِنَّ عَلِيًّا كَانَ وَاللهِ بَعِيْدَ الْمَدٰى، شَدِيْدَ الْقُوٰى. يَقُوْلُ فَصْلًا وَيَحْكُمُ عَدْلًا. يَتَفَجَّرُ الْعِلْمُ مِنْ جَوَانِبِهِ. وَتَنْطِقُ الْحِكْمَةُ مِنْ نَوَاحِيْهِ۔

حضرت ضرار بن ضمرہ کنانی رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم۔ بے شک حضرت علی علیہ السلام دور اندیش، بہت زیادہ قوت (طاقت) والے، قولِ فیصل والے، اور عدل کے ساتھ فیصلہ کرنے والے تھے۔ ان کے پہلوؤں سے علم پھوٹتا تھا اور اُنکے جوانب (اطراف) سے حکمت بولتی تھی۔

(امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ ودمشق، جلد ۴۲: ص ۴۰۵)،
(امام ابو نعیم حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، جلد ا: ص ۸۴)

131 عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَكَانَ فِي أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم أَحَدٌ أَعْلَمَ مِنْ عَلِيٍّ عليه السلام؟ قَالَ: لَا وَاللهِ مَا أَعْلَمُهُ۔

عبدالملک بن ابی سُلیمان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم میں کوئی حضرت علی علیہ السلام سے بڑھ کر بھی علم والا تھا؟ انہوں (عطاء) نے فرمایا نہیں اللہ کی قسم میں ایسے کسی صحابی کو نہیں جانتا (جو حضرت علیؑ سے بڑھ کر علم رکھتا ہو)۔

(امام ابن ابی شیبۃ المصنف، جلد ۶، حدیث ۳۲۱۰۹)، (امام محب طبری ذخائر العقبیٰ، جلد ا: ص ۷۸)،
(امام ابن عبدالبر الاستیعاب، جلد ۳: ص ۱۱۰۴)

132 عَنْ نُصَيْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْأَحْمَسِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ: وَاللهِ مَا نَزَلَتْ آيَةٌ إِلَّا وَقَدْ عَلِمْتُ فِيْمَا نَزَلَتْ وَأَيْنَ نَزَلَتْ وَعَلٰى مَنْ نَزَلَتْ. إِنَّ رَبِّي وَهَبَ لِي قَلْبًا عَقُوْلًا وَلِسَانًا طَلْقًا۔

حضرت نصیر بن سلیمان الاحمسی اپنے والد سے اور وہ مولا علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ مولا علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اللہ کی قسم میں (قرآن کی) ہر آیت کا علم رکھتا ہوں کہ وہ (آیت) کس کے بارے میں نازل ہوئی، اور کہاں نازل ہوئی، اور کس موقع پر نازل ہوئی۔ بے شک میرے ربّ نے مجھے فہم وفراست والا دل اور فصاحت وبلاغت والی زبان عطا کی ہے۔

(امام ابن سعد طبقات الکبریٰ، جلد ۲: ص ۳۳۸)، (امام ابو نعیم حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، جلد ۱: ص ۶۸)

133 عَنْ جُنْدَبِ التَّيْمِيِّ قَالَ، سَمِعْتُ عَطَاءً. قَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها عَلِيٌّ أَعْلَمُ النَّاسِ بِالسُّنَّةِ.

حضرت جندب التیمی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے سنا کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: علی علیہ السلام تمام لوگوں میں سب سے زیادہ سنتِ (رسول ﷺ) کا علم رکھنے والے ہیں۔

(امام بخاری التاریخ الکبیر، جلد ۲، حدیث ۲۳۷۷، جلد ۳: حدیث ۶۷۷)،
(امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ و دمشق، جلد ۴۲: ص ۴۰۸)

134 عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام أَرْسَلَهُ إِلَى زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ. فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ إِنِّي مَا عَلِمْتُكَ لَبِذَاتِ اللهِ عَلِيْمٌ، وَإِنَّ اللهَ لَفِي صَدْرِكَ عَظِيْمٌ.

حضرت شعبی، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام نے انکو زید بن صوحان کی طرف روانہ کیا تو انہوں (عبداللہ بن عباسؓ) نے کہا اے امیر المومنین (مولا علیؓ) بے شک میں آپ کو اللہ کی ذات کے بارے میں سب سے زیادہ علم رکھنے والا جانتا ہوں اور بے شک اللہ تعالیٰ (کی حقیقت ومعرفت) آپ کے سینہ مبارک میں سب سے زیادہ ہے۔

(امام ابو نعیم حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، جلد ۱: ص ۷۲)

135 عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَأَقْضَى أُمَّتِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام.

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت کے سب سے بڑے قاضی (قرآن و حدیث سے فیصلہ کرنے والے) علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

(امام طبرانی المعجم الصغیر، جلد ۱: حدیث ۵۵۹)، (امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ و دمشق، جلد ۴۷: ص ۱۱۲)

136 عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَعْلَمُ أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام.

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، میری ساری اُمت میں میرے بعد سب سے بڑا عالم (علم والا) علی بن ابی طالب علیہ السلام ہے۔

(امام دیلمی مسند الفردوس، جلد ۱: حدیث ۱۴۹۱)، (امام ہندی کنز العمال، جلد ۱۱: حدیث ۳۲۹۷۷)

137 عَنْ هُبَيْرَةَ قَالَ: خَطَبَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عليه السلام فَقَالَ: لَقَدْ فَارَقَكُمْ رَجُلٌ بِالْأَمْسِ لَمْ يَسْبِقْهُ الْأَوَّلُوْنَ بِعِلْمٍ، وَلَا يُدْرِكُهُ الْآخِرُوْنَ. كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَبْعَثُهُ بِالرَّايَةِ، جِبْرِيْلُ عَنْ يَمِيْنِهِ، وَ مِيْكَائِيْلُ عَنْ شِمَالِهِ لَا يَنْصَرِفُ حَتّٰى يُفْتَحَ لَهُ.

حضرت ھُبیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ امام حسن بن علی علیہ السلام نے ہم کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا! تحقیق گذشتہ کل تم سے وہ شخص (مولا علیؑ) جدا ہو گیا ہے جن سے نہ تو پہلے لوگ (علم میں سبقت حاصل کر سکے اور نہ ہی بعد میں آنے والے اُنکے علمی مقام کو پا سکیں گے (اس کا ادراک نہ کر سکیں گے) جب رسول اللہ ﷺ اُن کو اپنا جھنڈا دے کر (جنگ پر) بھیجتے تھے تو جبریل علیہ السلام اُنکی دائیں اور میکائیل اُنکی بائیں طرف ہوتے تھے وہ (مولا علیؑ) فتح حاصل کرنے تک واپس نہیں پلٹتے تھے۔

(امام احمد بن حنبل مسند، جلد ۱، حدیث ۱۷۱۹)، (امام طبرانی المعجم الاوسط، جلد ۲: حدیث ۲۱۵۵)

138 سُئِلَ الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ الْبَصْرِيُّ رضي الله عنه عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام فَقَالَ: كَانَ عَلِيٌّ وَاللهِ سَهْمًا صَائِبًا مِنْ مَرَامِي اللهِ عَلَى عَدُوِّهِ، وَرَبَّانِيُّ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَذَا فَضْلِهَا وَذَا سَابِقَتِهَا، وَذَا قَرَابَتِهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم لَمْ يَكُنْ بِالنَّوْمَةِ عَنْ أَمْرِ اللهِ وَلَا بِالْمَلُومَةِ فِي دِينِ اللهِ وَلَا بِالسَّرُوقَةِ لِمَالِ اللهِ، أَعْطَى الْقُرْآنَ عَزَائِمَهُ فَفَازَ مِنْهُ بِرِيَاضٍ مُونِقَةٍ۔

حضرت حسن بن ابو الحسن البصری رضی اللہ عنہ سے حضرت علی بن ابی طالبؑ کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم حضرت علی علیہ السلام اللہ کے دشمنوں پر اللہ کے پھینکے ہوئے تیروں میں سے ایک (تیر) تھے اور وہ (علیؑ) اِس اُمت کے عالمِ ربانی اور صاحبِ افضلیت اور سبقت لے جانے والے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سب سے زیادہ قرابت والے، اور (علیؑ) اللہ کے امر (حکم) سے غافل نہ تھے اور نہ ہی اللہ کے دین (اسلام) میں ملامت زدوں میں سے تھے، اور نہ ہی اللہ کے مال کو چُرانے والوں میں سے تھے، انہوں (علیؑ) نے قرآن کو اپنے عزائم (ارادے) سونپ دیئے اور اُس میں سے رونق والے باغات کے ساتھ سُرخرو (کامیاب) ہوئے۔

(امام ابن عبد البر، الاستیعاب، جلد ۳: ص ۱۱۱۰)

139 عَنْ وَهْبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الطُّفَيْلِ رضي الله عنه قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَهُوَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ: سَلُونِي، فَوَاللهِ، لَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ يَكُونُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ بِهِ، وَسَلُونِي عَنْ كِتَابِ اللهِ، فَوَاللهِ مَا مِنْهُ آيَةٌ إِلَّا وَأَنَا أَعْلَمُ بِلَيْلٍ نَزَلَتْ أَمْ بِنَهَارٍ أَمْ بِسَهْلٍ أَمْ بِجَبَلٍ، فَقَامَ ابْنُ الْكَوَّاءِ، وَأَنَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ عَلِيٍّ عليه السلام وَهُوَ خَلْفِي، قَالَ: أَفَرَأَيْتَ الْبَيْتَ الْمَعْمُورَ، مَا هُوَ؟ قَالَ: ذَاكَ الضُّرَاحُ فَوْقَ سَبْعِ سَمٰوَاتٍ تَحْتَ الْعَرْشِ، يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ لَا يَعُودُونَ فِيهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

حضرت وھب بن عبد اللہ بن ابو طفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کو خطاب کرتے ہوئے دیکھا وہ فرما رہے تھے مجھ سے سوال کرو اللہ کی قسم قیامت تک جس چیز کے بارے میں تم کوئی سوال کرو گے میں تم کو اُسکے بارے میں بتادوں گا۔ اور مجھ سے اللہ کی کتاب (قرآن) کے بارے میں سوال کرو اللہ کی قسم کوئی ایک آیت ایسی نہیں جس کا مجھے علم نہ ہو وہ رات کو نازل ہوئی یا دن کو، میدان میں نازل ہوئی یا پہاڑ پر، ابن الکواء کھڑے ہوئے، راوی کہتے ہیں کہ میں حضرت علیؑ اور اُنکے درمیان بیٹھا تھا اور وہ میرے پیچھے تھے، ابن الکواء نے پوچھا کیا آپ بیت المعمور کے بارے میں جانتے ہیں؟ مولا علی علیہ السلام نے فرمایا وہ ایک سوراخ ہے۔ جو سات آسمانوں کے اُوپر اور عرش کے نیچے ہے اُس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں مگر وہ قیامت تک دوبارہ واپس نہیں آسکیں گے۔

(امام محمد بن عبد اللہ ازرقی، اخبار مکۃ، جلد ۱: ص ۵۰)

140 عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه مَرْفُوعًا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم عَلِيٌّ بَابُ عِلْمِي وَمُبَيِّنٌ لِأُمَّتِي، مَا أُرْسِلْتُ بِهِ مِنْ بَعْدِي، حُبُّهُ إِيمَانٌ وَبُغْضُهُ نِفَاقٌ، وَالنَّظَرُ إِلَيْهِ رَأْفَةٌ، وَمَوَدَّتُهُ عِبَادَةٌ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علی علیہ السلام میرے علم کا دروازہ ہے اور جو (دین) دے کر مجھے بھیجا گیا ہے، میرے بعد میری اُمت کیلئے اُسکی (دین) وضاحت کرنے والا ہے۔ اُس (علیؑ) کی محبت ایمان ہے اور اُس (علیؑ) کا بُغض نفاق ہے اور اس (علیؑ) کی طرف دیکھنا بھی باعثِ آرام و سکون ہے اور اس (علیؑ) کی مودت عبادت ہے۔

(امام ہندی کنز العمال، جلد ۱۱: حدیث ۳۲۹۸۱)، (امام دیلمی مُسند الفردوس، جلد ۳: حدیث ۳۱۸۱)

(امام ابن حجر مکی الصواعق المحرقۃ، جلد ۲: ص ۳۵۸ بیروت، لبنان)

141 عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم أَنَا دَارُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا۔

حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام سے روایت ہے آپؑ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں علم کا گھر ہوں اور علی علیہ السلام اس کا دروازہ ہے۔

(امام محب الدین طبری ذخائر العقبیٰ و مناقب ذوی القربیٰ، جلد ۱: ص ۷۷)

142 عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ النَّخْعِيِّ قَالَ: لَمَّا بُوْيِعَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام عَلَى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ وَهُوَ وَاقِفٌ بَيْنَ يَدَيِ الْمِنْبَرِ. إِذَا نَحْنُ بَايَعْنَا عَلِيًّا فَحَسْبُنَا. أَبُوْ حَسَنٍ مِمَّا يُخَافُ مِنَ الْفِتَنِ. وَجَدْنَاهُ أَوْلَى النَّاسِ بِالنَّاسِ أَنَّهُ. أَطَبُّ قُرَيْشٍ بِالْكِتَابِ وَبِالسُّنَنِ. وَإِنَّ قُرَيْشًا مَا تَشُقُّ غُبَارَهُ. إِذَا مَا جَرَى يَوْمًا عَلَى الضُّمْرِ الْبُدْنِ. وَفِيْهِ الَّذِي فِيْهِمْ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ. وَمَا فِيْهِمْ كُلُّ الَّذِي فِيْهِ مِنْ حَسَنٍ۔

حضرت ابو اسحاق، حضرت اسود بن یزید النخعی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبر پر بیعت کی گئی تو حضرت خزیمہ بن ثابت نے منبر کے سامنے کھڑے ہو کر یہ اشعار پڑھ کر سنائے۔

جب ہم نے مولا علی علیہ السلام کی بیعت کی تو ہم نے یقین کیا کہ ابو الحسن علیہ السلام (مولا علیؑ) ان افراد میں سے ہیں جن سے فتنے خوف کھاتے ہیں۔

ہم نے ان کو (حضرت علیؑ) تمام لوگوں سے بڑھ کر لوگوں کے قریب پایا بے شک وہ (مولا علیؑ) قریش میں سے سب سے بڑھ کر کتاب وسنت کے عالم تھے۔

بے شک قریش ان کی (مولا علیؑ) راہ کی دھول تک بھی نہیں پہنچ سکتے جب وہ کسی روز طاقت والے گھوڑے پر سوار ہوتے ہیں، ان (مولا علیؑ) میں ہر طرح کی خیر (بھلائی) موجود ہے۔ جبکہ باقی تمام قریش میں وہ خوبیاں (صفات) نہیں پائی جاتیں جو ان (مولا علیؑ) میں پائی جاتی ہیں۔

(امام حاکم المستدرک، جلد ۳: حدیث ۴۵۹۵)

143 عَنْ بَسَّامِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّيْرَفِيِّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: رَأَيْتُ أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ. فَقَالَ: سَلُوْنِي قَبْلَ أَنْ لَا تَسْأَلُوْنِي، وَلَنْ تَسْأَلُوْا بَعْدِي مِثْلِي. قَالَ: فَقَامَ ابْنُ الْكَوَّاءِ فَقَالَ: يَا

أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ. مَا ﴿وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ۙ﴾ قَالَ: الرِّيَاحُ. قَالَ: فَمَا ﴿فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ۙ﴾ قَالَ: السَّحَابُ. قَالَ: فَمَا ﴿فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ۙ﴾ قَالَ: السُّفُنُ. قَالَ: فَمَا ﴿فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ۙ﴾ قَالَ: الْمَلَائِكَةُ. قَالَ: فَمَنْ ﴿الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّ اَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ۙ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ؕ وَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴾ قَالَ: مُنَافِقُوْا قُرَيْشٍ۔

حضرت بسام بن عبد الرحمن الصیرفی حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں میں نے دیکھا امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام منبر پر کھڑے ارشاد فرمارہے تھے مجھ سے سوال کرو قبل اس کے کہ تم مجھ سے سوال نہ کر سکو اور نہ ہی میری مثل میرے بعد سوال کر سکو گے وہ (راوی) کہتے ہیں پس اس پر ابن الکواء کھڑے ہوئے اور کہا۔ اے امیر المومنین علیہ السلام:

(قسم ہے اڑا کر بکھیرنے والیوں کی سورۃ الذاریات: ۱) اس سے کیا مراد ہے؟

آپ (مولا علیؑ) نے فرمایا "ہوائیں" پھر پوچھا (بوجھ اٹھانے والیاں سورۃ الذاریات: ۲)" سے کیا مراد ہے۔ فرمایا (مولا علیؑ) "بادل" اور پھر پوچھا "آہستہ آہستہ چلنے والیاں (سورۃ الذاریات: ۳)" سے کیا مراد ہے؟ آپ (مولا علیؑ) نے جواب دیا "کشتیاں" پھر پوچھا (اور کام تقسیم کرنے والے سورۃ الذاریات: ۴) سے کیا مراد ہے؟ جواب فرمایا "فرشتے" پھر پوچھا (وہ لوگ جنہوں نے اللہ کی نعمت کو کفر سے بدل دیا اور انہوں نے اپنی قوم کو تباہی کے گھر میں اتار دیا، وہ دوزخ ہے جس میں ڈالیں جائیں گے اور وہ برا ٹھکانہ ہے۔ (سورۃ ابراہیم: ۲۸ تا ۲۹)، اس سے کون لوگ مراد ہیں؟ آپ (مولا علیؑ) نے جواب دیا اس سے قریش کے منافقین مراد ہیں۔

(امام حاکم المستدرک، جلد ۲: حدیث ۳۷۳۶)، (امام طبری جامع البیان فی تفسیر القرآن، جلد ۱۳: ص ۲۲۱)

144 عَنْ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ قَالَ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بِخَطِّ يَدِهِ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ. قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم لِفَاطِمَةَ عليها السلام: أَوَمَا تَرْضَيْنَ أَنِّي زَوَّجْتُكِ أَقْدَمَ أُمَّتِي سِلْمًا، وَأَكْثَرَهُمْ عِلْمًا، وَأَعْظَمَهُمْ حِلْمًا۔

حضرت ابو عبدالرحمن ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کی کتاب میں اُنکے ہاتھ سے لکھی ہوئی یہ حدیث پائی کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ بتول زہرا سلام اللہ علیہا سے فرمایا: کیا تم (فاطمہ سلام اللہ علیہا) اس پر راضی نہیں ہو کہ میں نے تیری شادی (نکاح) اس شخص (مولا علیؑ) سے کی ہے جو میری ساری اُمت میں سب سے پہلے اسلام لانے والا ہے اور ان (اُمت) میں سب سے زیادہ علم والا ہے، اور اُن سب سے بڑا حلم (نرم مزاج) والا ہے۔

(امام احمد بن حنبل مُسند، جلد ۵: حدیث ۲۰۳۲۲)، (امام طبرانی المعجم الکبیر، جلد ۲۰ حدیث ۵۳۸)۔
(امام ہیثمی مجمع الزوائد و منبع الفوائد، جلد ۹: ص ۱۰۱)

145 عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: زَوَّجْتُكِ يَا بُنَيَّةُ. أَعْظَمَهُمْ حِلْمًا. وَأَقْدَمَهُمْ سِلْمًا وَأَكْثَرَهُمْ عِلْمًا۔

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے میری بیٹی (فاطمہ سلام اللہ علیہا) میں نے تیری شادی اُس شخص (حضرت علیؑ) سے کی ہے جو سب سے بڑا حلم (نرم مزاج) والا ہے سب سے پہلے قبولِ اسلام (اعلان) کرنے والا ہے اور سب سے زیادہ اُن میں (ساری اُمت) سے علم والا ہے۔

(امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ و دمشق، جلد ۴۲: ص ۱۳۲)

146 عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ ﷺ قَالَتْ: حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا: زَوَّجْتُكِ أَعْلَمَ الْمُؤْمِنِينَ. وَأَقْدَمَهُمْ سِلْمًا. وَأَفْضَلَهُمْ حِلْمًا۔

حضرت مسروق اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ مجھ سے حضرت فاطمۃ الزہراءؑ نے یہ حدیث بیان کی کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اُن (فاطمہ بتولؑ) سے ارشاد فرمایا: (اے بیٹی) میں نے تیری شادی اُس شخص (مولا علیؑ) سے کی جو تمام ایمان والوں میں سب سے زیادہ علم والا ہے۔ اور اُن میں (ایمان والوں) سے سب سے پہلے اسلام لانے (اعلانِ اسلام) والا ہے اور حلم (نرم مزاج) میں ان (ایمان والوں) سب سے افضل و اعلیٰ ہے۔

(امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ و دمشق، جلد ۴۲: ص ۱۳۲)

147 عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ ﷺ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِفَاطِمَةَ ﷺ زَوَّجْتُكِ أَقْدَمَهُمْ سِلْمًا. وَأَعْظَمَهُمْ حِلْمًا. وَأَكْثَرَهُمْ عِلْمًا۔

حضرت اسماء بنتِ عمیسؓ سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا سے ارشاد فرمایا (اے بیٹی) میں نے تیری شادی اُس شخص (حضرت علیؑ) سے کی ہے جو میری اُمت میں سب سے پہلے قبولِ اسلام (اعلان) کرنے والا ہے اور اُن (میری اُمت) میں سب سے بڑا حلم (نرم مزاج) والا ہے اور اُن (میری اُمت) میں سب سے زیادہ علم والا ہے۔

(امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ و دمشق، جلد ۴۲: ص ۱۳۳)

148 عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ ﷺ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لِفَاطِمَةَ ﷺ: أَمَا تَرْضَيْنَ أَنِّي زَوَّجْتُكِ أَقْدَمَهُمْ سِلْمًا. وَأَكْثَرَهُمْ عِلْمًا وَأَفْضَلَهُمْ حِلْمًا. وَاللهِ إِنَّ ابْنَيْكِ لَمِنْ شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

حضرت سلیمان بن بریدہ اپنے والد (حضرت بریدہؓ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا سے ارشاد فرمایا (اے بیٹی) کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ میں نے تیری شادی اس شخص (حضرت علیؑ) سے کی ہے جو (میری ساری اُمت میں) سب سے پہلے اسلام (اعلانِ اسلام) لانے والا ہے۔ اور اُن میں (ساری اُمت میں) سب سے افضل و اعلیٰ ہے۔ اللہ کی قسم: بے شک تیرے بیٹے (حسنؑ و حسینؑ) جنت کے نوجوانوں میں سے ہیں۔

(امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ و دمشق جلد ۴۲: ص ۱۳۲)

149 عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْحَنَفِيِّ عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ أَبَا الْحَسَنِ. لَقَدْ شَرِبْتَ الْعِلْمَ شُرْبًا. وَنَهِلْتَهُ نَهْلًا۔

حضرت ابو صالح حنفی حضرت علی ابن ابی طالبؑ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوالحسنؑ (مولا علیؑ کی کنیت) تم کو علم مبارک ہو، تحقیق تم علم سے خوب سیراب ہوئے ہو اور تم نے (چشمۂ علم) سے خوب جی بھر کر پیا ہے۔

(امام ابو نعیم حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، جلد ۱: ص ۶۵)

150 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: أَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا. فَمَنْ أَرَادَ الْمَدِيْنَةَ فَلْيَأْتِ الْبَابَ۔

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی علیہ السلام اُس کا دروازہ ہے، پس جو اس شہر میں داخل ہونا چاہتا ہے اس کو چاہیے کہ وہ اس (مولا علیؑ) دروازے سے آئے۔

(امام حاکم المستدرک، جلد ۳: حدیث ۴۶۳۷)، (امام طبرانی المعجم الکبیر، جلد ۱۱: حدیث ۱۱۰۶۱)
(امام ابن عساکر تاریخ مدینة دمشق، جلد ۴۲: ص ۳۷۹)، (خطیب بغدادی تاریخ بغداد، جلد ۷: ص ۱۷۲)
(امام ابن عدي الکامل، جلد ۵: ص ۶۷)

151 عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ: يَقُوْلُ: أَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا. فَمَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيَأْتِ الْبَابَ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سُنا: میں علم کا شہر ہوں اور علی علیہ السلام اُس کا دروازہ ہے، پس جو علم حاصل کرنا چاہتا ہے اُس کو چاہیے کہ وہ اس (مولا علیؑ) دروازے پر آئے۔

(امام حاکم المستدرک، جلد ۳: حدیث ۴۶۳۹)، (امام ابن عساکر تاریخ مدینة دمشق، جلد ۴۲: ص ۳۷۹)
(خطیب بغدادی تاریخ بغداد، جلد ۳: حدیث ۲۱۸۶)، (امام ابن عدي الکامل، جلد ۳: ص ۴۱۲)

152 عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: أَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَأَنْتَ بَابُهَا يَا عَلِيُّ كَذَبَ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يَدْخُلُهَا مِنْ غَيْرِ بَابِهَا۔

حضرت اَصبغ بن نباتہ رضی اللہ عنہ حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور اے علی علیہ السلام تم اُس کا دروازہ ہو، جس نے یہ خیال کیا کہ وہ اس شہر علم میں دروازے (علیؑ) کے بغیر داخل ہو جائے گا تو اس نے جھوٹ بولا، (علیؑ کے بغیر کوئی محمد ﷺ تک نہیں پہنچ سکتا)

(امام جلال الدین سیوطی، اللآلي المصنوعة، جلد ۱: ص ۳۰۷)

آیت نمبر 09

❖ اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۝

بھلا اللہ نے جس شخص کا سینہ اسلام کے لیئے کھول دیا ہو تو وہ اپنے رب کی طرف سے نُور پر ہوتا ہے پس اُن لوگوں کے لیئے ہلاکت ہے جن کے دِل اللہ کے ذکر سے محروم ہو کر سخت ہو گئے یہی لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔

(سورۃ الزمر: آیت ۲۲)

اِس آیتِ کریمہ کے تحت امام محب طبری اپنی کتاب الریاض النضرۃ میں بیان کرتے ہیں۔

153 إِنَّ عَلِيًّا وَحَمْزَةَ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهُمَا لِلْإِسْلَامِ وَأَبُوْلَهَبٍ وَأَوْلَادُهٗ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ۔

بے شک علی علیہ السلام اور حمزہ علیہ السلام دونوں کے سینے اللہ نے اسلام کے لیئے کشادہ کر دیئے اور ابولہب اور اس کی اولاد کے دل سخت ہو گئے۔

(امام محب طبری الریاض النضرۃ، جلد ۲ صفحہ ۱۸۰)

154 قَالَ عَلِيٌّ وَأَشَارَ إِلٰى صَدْرِهٖ إِنَّ هَاهُنَا عُلُوْمًا جَمَّةً لَوْ وَجَدْتُ لَهَا حَمَلَةً۔

حضرت علی علیہ السلام نے اپنے سینہ مبارک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: بے شک یہاں (سینہ میں) علوم کا خزانہ جمع ہے کاش اس (خزانہ) کو اُٹھانے والا کوئی پاؤں (تو یہ علم کا خزانہ اُسے عطا کروں)

(امام غزالی احیاء علوم الدین، جلد ۱: ص ۹۹)

155 عَنْ عَلِيٍّ علیہ السلام قَالَ فِيْ رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ: أَلَا أَنَّ هَاهُنَا وَأَشَارَ إِلٰى صَدْرِهٖ لَعِلْمًا جَمًّا. لَوْ أَصَبْتُ لَهٗ حَمَلَةً۔

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے آپ نے ایک طویل روایت میں اپنے سینہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا، بے شک یہاں (سینہ میں علوم کا خزانہ جمع ہے۔ اگر میں اس خزانے (علم) کو اٹھانے والے کو پاؤں تو (یہ علم کا خزانہ اُسے عطا کر دوں)

(امام ابن عساکر، تاریخ مدینۃ و دمشق، جلد ۵۰: ص ۲۵۴)، (خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، جلد ۲: ص ۳۷۹)، (علامہ یعقوبی، التاریخ، جلد ۲: ص ۲۰۶)

156 عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام أَرْسَلَهُ إِلَى زَيْدِ بْنِ صُوْحَانَ. فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي مَا عَلِمْتُكَ لَبِذَاتِ اللهِ عَلِيْمٌ، وَ إِنَّ اللهَ لَفِي صَدْرِكَ عَظِيْمٌ۔

حضرت شعبی، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام نے اُنکو زید بن صوحان کی طرف روانہ کیا تو انہوں (عبداللہ بن عباسؓ) نے کہا اے امیر المومنین (مولا علی) بے شک میں آپؑ کو اللہ کی ذات کے بارے میں سب سے زیادہ علم رکھنے والا جانتا ہوں اور بے شک اللہ تعالیٰ (کی حقیقت و معرفت) آپ کے سینہ مبارک میں سب سے زیادہ ہے۔

(امام ابو نعیم حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، جلد ۱: ص ۶۷)

اس آیت اور احادیث سے بھی یہ بات روشن ہو گئی مولا علی علیہ السلام کی ذات کو اللہ نے جو مقام اور افضلیت عطا کی ہے وہ کسی اور کے حصہ میں نہیں آئی اسی لیئے تو ہم کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد افضل و اعلیٰ ذات مولا علی علیہ السلام کی ذات ہے۔

آیت نمبر 10

❖ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ۖ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝

اور جو لوگ ایمان لائے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسولوں پر وہی اللہ کے پاس صدیق اور شہید ہیں ان کے لیئے اجر اور اُنکا نُور ہے۔ اور وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی لوگ دوزخ والے ہیں۔

(سورۃ الحدید: آیت ۱۹)

اس آیت کے بارے میں امام احمد بن حنبلؒ، امام ثعلبیؒ روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت مولا علی علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے:

157 عَنْ عَبْدُ اللهِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ إِنَّهَا نَزَلَتْ فِي عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ یہ آیت مولا علی المرتضیٰ علیہ السلام کے شان میں نازل ہوئی۔

(علامہ عبید اللہ امرتسری، ارجح المطالب، ص ۹۵)

اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ پہلے مومن بھی مولا علی علیہ السلام ہیں اور صدیق اور شہید بھی مولا علی علیہ السلام ہی ہیں۔

یہ صفات مولا علی علیہ السلام کی افضلیت و عظمت کا منہ بولتا ثبوت ہے اب کسی منافق اور خارجی و ناصبی کو نظر نہ آئے تو ہمارا قصور نہیں۔

آیت نمبر 11

❖ هُوَ مَوْلٰهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ۝

وہ (اللہ تعالیٰ) آپ کا مدد گار ہے جبریل اور صالح (نیک) مومنین بھی آپ کے مددگار ہیں اور اس کے علاوہ سارے فرشتے بھی مدد کرنے والے ہیں۔

(سورۃ التحریم: آیت ۴)

حضرت اسماء بنتِ عمیس رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں۔

158 نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْ عَلِيِّ ابْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عليه السلام وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم صَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ هُوَ عَلِيُّ ابْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عليه السلام۔

(امام جلال الدین سیوطی در منثور جلد ۶ صفحہ ۲۴۵)

حضرت اسماء بنتِ عمیس رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ یہ آیتِ کریمہ مولا علی المرتضیٰ علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس آیت میں صالح المومنین سے مراد علی المرتضیٰ علیہ السلام کی ذات ہے۔

اس آیت میں اللہ رب العزت نے اپنی ذات کے لیے بھی مددگار کی صفت بیان کی اور مولا علی علیہ السلام کے لیے بھی مددگار کی صفت بیان کی ہے۔ اللہ بھی مولا ہے اور علی علیہ السلام بھی مولا ہیں مگر فرق یہ ہے کہ اللہ کی ذاتی صفات ہیں اور علی علیہ السلام کو اللہ نے عطا کی ہیں۔

آیت نمبر 12

❖ فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

سو تم اہلِ ذکر سے پوچھ لیا کرو اگر تمہیں خود معلوم نہ ہو۔

(سورۃ النحل: آیت ۴۳)

اس آیت کے ذیل میں امام طبری فرماتے ہیں۔

159 لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ﴿فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ قَالَ عَلِيُّ ابْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عليه السلام نَحْنُ أَهْلُ الذِّكْرِ۔

امام طبری بیان کرتے ہیں جب یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی تو مولا علی علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم (اہلِ بیتؑ) ہی اہلِ ذکر ہیں۔

(امام ابن جریر طبری۔ جامع البیان فی تفسیر القرآن جلد ۱۷ صفحہ ۵،۶)

حضرت حارث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

160 سَأَلْتُ عَلِيًّا عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ ﴿فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ فَقَالَ: وَاللّٰهِ إِنَّا لَنَحْنُ أَهْلُ الذِّكْرِ نَحْنُ أَهْلُ الْعِلْمِ، وَنَحْنُ مَعْدِنُ التَّأْوِيْلِ وَالتَّنْزِيْلِ، وَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: أَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا فَمَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيَأْتِهِ مِنْ بَابِهِ:

حضرت حارثؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم ہم اہلِ بیت علیہم السلام ہی اہلِ ذکر ہیں ہم اہلِ علم ہیں اور ہم ہی کلامِ الٰہی کی تاویل اور تنزیل کی کان ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا میں علم کا شہر ہوں اور علی علیہ السلام اس کا دروازہ ہے پس جو علم کا ارادہ رکھتا ہے وہ اس کے دروازے سے آئے۔

(امام حافظ حاکم الحسکانی۔ شواہد التنزیل جلد ۱ صفحہ ۳۳۴ حدیث ۴۵۹)

اسی روایت کو عثمان بن ابی شیبہ نے اپنے طریق سے اور امام طبرانیؒ نے بھی روایت کیا ہے۔

☆ عثمان بن ابی شیبہ روایت کرتے ہیں کہ امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا گیا اس آیت کے بارے میں تو آپؑ نے فرمایا:

161 وَنَحْنُ أَهْلُ الذِّكْرِ "اور ہم (اہلِ بیتؑ) ہی اہلِ ذکر ہیں"۔

(امام حافظ حاکم حسکانی شواہد التنزیل: جلد ۱ صفحہ ۳۳۵ حدیث: ۴۶۰)

ثابت ہوا کہ مولا علی علیہ السلام کی ذات ہی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب سے زیادہ علم، حلم رکھنے والی ذات ہے آپؑ کے بعد مولا علی علیہ السلام سے افضل کوئی نہیں ہو سکتا، ذکر قرآن کو بھی کہتے ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

❖ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحٰفِظُوْنَ۝ (سورۃ الحجر: آیت ۹)

بے شک ہم نے اس ذکر (قرآن) کو نازل کیا ہے اور بے شک ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ تو علی علیہ السلام کے بارے میں حضور ﷺ فرماتے ہیں۔

162 عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: عَلِيٌّ مَعَ الْقُرْآنِ وَالْقُرْآنُ مَعَ عَلِيٍّ لَا يَفْتَرِقَانِ حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ۔

حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا علی علیہ السلام قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علی علیہ السلام کے ساتھ ہے یہ دونوں کبھی جُدا نہیں ہونگے۔ یہاں تک کہ حوض کوثر پر دونوں اکٹھے آئیں گے۔

(امام طبرانی المعجم الاوسط: جلد ۵ حدیث ۴۸۸۰)، (امام طبرانی معجم الصغیر: جلد ۱ صفحہ ۲۵۵)
(امام ہیثمی مجمع الزوائد و منبع الفوائد: جلد ۹ صفحہ ۱۳۴، ۱۳۳)

163 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: إِذَا بَلَغَنَا شَيْءٌ تَكَلَّمَ بِهِ عَلِيٌّ عليه السلام مِنْ فُتْيَا وَقَضَاءٍ وَثَبَتَ لَمْ نُجَاوِزْهُ إِلٰى غَيْرِهِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب ہمارے پاس کوئی ایسی شے پہنچے گی جسکے بارے میں مولا علی علیہ السلام نے فتویٰ دیا ہو اور فیصلہ کیا ہو اور وہ ثابت ہو جائے (فیصلہ مولا علی علیہ السلام نے فرمایا ہے) تو ہم پھر اس مسئلہ کو کسی اور کے پاس نہیں لے جائیں گے۔

(امام ابن عساکر تاریخ دمشق الکبیر، جلد ۵ - ۴ حدیث ۹۸۰۳ طبع بیروت لبنان)

164 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: إِذَا حَدَّثَنَا ثِقَةٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عليه السلام بِقِيْنَا لَا نَعْدُوْهَا۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب کوئی ثقہ (سچا) راوی (حدیث بیان کرنے والا) ہمارے سامنے علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے حدیث بیان (روایت) کرے گا تو ہم اسی پہ ٹھہر جائیں گے۔ اُسے آگے (یعنی کسی اور کے پاس) نہیں لے کر جائیں گے۔

(امام ابن عساکر تاریخ دمشق الکبیر، جلد ۵ - ۴ حدیث ۹۸۰۴ طبع بیروت لبنان)

165 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: مَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ إِنَّمَا هُوَ عَلِيٌّ عليه السلام لَقَدْ كَانَ عَالِمًا بِالتَّفْسِيْرِ وَالتَّأْوِيْلِ وَالنَّاسِخِ وَالْمَنْسُوْخِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں آپؓ فرماتے ہیں کہ وہ (شخص) جس کے پاس کتاب (قرآن) کا علم ہے وہ صرف حضرت علی علیہ السلام ہیں۔ یقیناً وہ (علیؑ) تفسیر و تاویل اور ناسخ و منسوخ کے (سب سے بڑے) عالم ہیں۔

(شیخ سلیمان قندوزی حنفی ینابیع المودۃ، جلد ۱، ص: ۱۰۳)

166 عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةُ رضي الله عنها عَلِيٌّ أَعْلَمُ النَّاسِ بِالسُّنَّةِ۔

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا تمام لوگوں میں علی المرتضیٰ علیہ السلام سُنت کے سب سے بڑے (سب سے زیادہ علم رکھنے والے) عالم ہیں۔

(امام ابن عساکر تاریخ دمشق الکبیر، جلد ۵ - ۴ حدیث ۹۸۰۵ طبع بیروت لبنان)

167 وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها أُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ: أَمَا أَنَّهُ (عَلِيٌّ) أَعْلَمُ النَّاسِ بِالسُّنَّةِ۔

ایک روایت میں اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا ہاں بے شک وہ (حضرت علیؑ) تمام لوگوں میں سُنت کے سب سے بڑے عالم ہیں (یعنی تمام لوگوں سے زیادہ علم رکھتے ہیں)۔

(امام عبدالرؤف المناوی ذخائر العقبیٰ، ص ۷۸: دار الکتب مصر)

168 عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِيْ سُلَيْمَانَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَكَانَ فِيْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ أَعْلَمُ مِنْ عَلِيِّ ابْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عليه السلام؟ قَالَ: لَا وَاللّٰهِ مَا أَعْلَمُهُ۔

عبدالملک بن ابی سلیمان روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ سے چاہا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کوئی حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے بڑا عالم (یعنی زیادہ علم رکھنے والا) ہے؟ تو انہوں (عطاء) نے جواب دیا اللہ کی قسم نہیں (علیؑ سے زیادہ علم والے) کو میں نہیں جانتا (ان سے بڑا عالم میں نے نہیں دیکھا)

(امام ابن عساکر تاریخ دمشق الکبیر، جلد ۵ - ۴، حدیث ۹۸۱۱ بیروت لبنان)

169 عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه قَالَ: إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ مَا مِنْهَا حَرْفٌ إِلَّا لَهٗ ظَهْرٌ وَبَطْنٌ وَإِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام عِنْدَهٗ عِلْمُ الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بے شک قرآن سات قراءتوں (معانی) میں نازل ہوا ہے اسکے (قرآن) ہر ایک حرف کا ظاہر بھی ہے اور باطن بھی اور بے شک علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے پاس اسکے (قرآن کے ہر ایک حرف) ہر ظاہر اور ہر باطن کا علم ہے۔

(امام ابو نعیم حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، جلد ۱، ص ۶۵)

170 عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ عُمَرُ رضي الله عنه يَتَعَوَّذُ بِاللهِ مِنْ مُعْضَلَةٍ لَيْسَ لَهَا أَبُوْحَسَنٍ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرتے تھے ایسے مسئلہ میں جس میں ابو حسن علیہ السلام (مولا علی کی کنیت) موجود نہ ہوتے۔

(امام احمد بن حنبل فضائل صحابہ، جلد ۲: حدیث ۱۱۰۰)، (امام ابن سعد طبقات الکبریٰ، جلد ۲: ص ۳۳۹)
(امام ہندی کنز العمال، جلد ۵: ص ۸۳۲)، (امام بیہقی شعب الایمان، جلد ۵: ص ۳۸۰)

171 وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رضي الله عنه قَالَ: وَكَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ: لَوْلَا عَلِيٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ۔

ایک اور روایت میں حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے اگر علی علیہ السلام (مشکلات کے حل کیلئے) نہ ہوتے تو عمر رضی اللہ عنہ ہلاک ہو جاتا۔

(امام ابن عبد البر الاستیعاب، جلد ۳: ص ۱۱۰۲، ۱۱۰۳)،
(امام ابن عساکر تاریخ مدینہ و دمشق، جلد ۴۲: ص ۳۰۶)

172 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضي الله عنه عَلِيٌّ عليه السلام أَقْضَانَا۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام ہمارے ہاں سب سے بڑے قاضی (سب سے اچھا فیصلہ کرنے والے) ہیں۔

(امام احمد بن حنبل مسند، جلد ۵: حدیث ۲۱۱۲۳)، (امام ابن ابی شیبۃ المصنف، جلد ۶: حدیث ۳۰۱۲۹)
(امام حاکم المستدرک، جلد ۳: حدیث ۵۳۲۸)، (امام نسائی السنن الکبریٰ، جلد ۶: حدیث ۱۰۹۹۵)
(امام ابو نعیم حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، جلد ۱: ص ۶۵)

173 عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه قَالَ: أَقْضَى أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ تمام اہلِ مدینہ (مدینہ والوں) میں سب سے بڑے فیصلہ کرنے والے (قاضی) علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

(امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ و دمشق، جلد ۴۲: ص ۴۰۴)

174 عَنْ مُغِيْرَةَ قَالَ: لَيْسَ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَقْوٰى قَوْلًا فِي الْفَرَائِضِ مِنْ عَلِيٍّ عليه السلام۔

حضرت مغیرہ بیان کرتے ہیں کہ فرائض (میراث) کے مسائل میں حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام سے بڑھ کر کسی کا (اعلیٰ و مدلل) قول (فتویٰ) نہ ہوتا تھا۔

(امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ و دمشق، جلد ۴۲: ص ۴۰۵)

175 عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ رضي الله عنه قَالَ: لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَقُوْلُ سَلُوْنِيْ إِلَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام۔

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام کے سوا کوئی بھی یہ نہیں کہتا تھا سَلُوْنِيْ یعنی جو کچھ پوچھنا چاہتے ہو پوچھ لو مجھ سے۔

(امام احمد بن حنبل فضائل صحابہ، جلد ۲: حدیث ۱۰۹۸)، (امام ابن ابی شیبۃ المصنف، جلد ۵: حدیث ۲۶۳۲۰)
(امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ و دمشق، جلد ۴۲: ص ۳۹۹)

176 عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رضي الله عنه قَالَ: لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنَ الصَّحَابَةِ يَقُوْلُ: سَلُوْنِيْ إِلَّا عَلِيٌّ عليه السلام۔

حضرت سعید بن مسیب ؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں سارے صحابہ کرام ؓ میں سے کوئی ایک صحابی ؓ بھی حضرت علی ؑ کے سوا یہ نہیں کہتا تھا سَلُوْنِي یعنی جو کچھ پوچھنا چاہتے ہو پوچھ لو مجھ سے۔

(امام ذہبی تاریخ الاسلام، جلد ۳، ص ۶۳۸)، (امام ابن حجر مکی الصواعق المحرقة، جلد ۲: ص ۳۷۱)، (امام جلال الدین سیوطی تاریخ الخلفاء، جلد ۱: ص ۱۷۱)

177 عَنْ عَبْدِ اللهِ ؓ: قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ أَقْضَى أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ؑ۔

حضرت عبداللہ ؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم تمام صحابہ ؓ کہا کرتے تھے کہ تمام مدینہ کے لوگوں میں سے حضرت علی بن ابی طالب ؑ سب سے بہترین فیصلہ کرنے والے (قاضی) ہیں۔

(امام حاکم المستدرک، جلد ۳: حدیث ۴۶۵۶)، (امام ابن عساکر تاریخ مدینة دمشق، جلد ۴۲: ص ۴۰۳)، (امام جلال الدین سیوطی تاریخ الخلفاء جلد ۱: ص ۱۷۱)، (امام ذہبی تاریخ الاسلام، جلد ۳، ص ۶۳۸)

178 عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؓ قَالَ: مَا كَانَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يَقُوْلُ: سَلُوْنِي غَيْرَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ؑ۔

حضرت سعید بن مسیب ؓ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ لوگوں میں سے کوئی ایک (شخص) بھی ایسا نہیں تھا، حضرت علی ؑ کے علاوہ جو یہ کہتا ہو جو کچھ پوچھنا چاہتے ہو پوچھ لو مجھ سے (سلونی کا دعویٰ علی ؑ کے سوا کوئی نہ کرتا)

(امام ابن عبد البر الاستیعاب، جلد ۳: ص ۱۱۰۳)، (امام یحییٰ بن معین التاریخ، جلد ۳: حدیث ۱۰۱)

179 عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؓ قَالَ: مَا كَانَ أَحَدٌ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَعْلَمَ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ؑ۔

حضرت سعید بن مسیب ؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد حضرت علی بن ابی طالب ؑ سے بڑھ کر کوئی شخص بھی عالم (یعنی سب سے زیادہ علم والا) نہ تھا۔

(علامہ حافظ الدولابی، الکنیٰ والاسماء، جلد ۲: حدیث ۱۰۹۶)

180 عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ: وَاللهِ لَقَدْ أُعْطِيَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ؑ تِسْعَةَ أَعْشَارِ الْعِلْمِ۔ وَأَيْمُ اللهِ لَقَدْ شَارَكَكُمْ فِي الْعُشْرِ الْعَاشِرِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! تحقیق علی بن ابی طالب ؑ کو علم کے نو (۹) حصے دیے گئے ہیں اللہ کی قسم! تحقیق تم (سب) کو (علم کے) دسویں حصے میں شریک کیا گیا ہے۔

(امام ابن عبد البر الاستیعاب، جلد ۳: ص ۱۱۰۳)

181 عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ؓ قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيًّا ؑ وَ هُوَ يَخْطُبُ، وَهُوَ يَقُوْلُ: سَلُوْنِي، وَاللهِ، لَا تَسْأَلُوْنِي عَنْ شَيْءٍ يَكُوْنُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا حَدَّثْتُكُمْ بِهِ۔

حضرت ابو الطفیل ؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی ؑ کے پاس (بارگاہ) حاضر ہوا۔ اور وہ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اور وہ یہ فرما رہے تھے کہ مجھ سے جو کچھ پوچھنا چاہتے ہو پوچھ لو اللہ کی قسم تم قیامت تک کی جس چیز کے بارے میں بھی پوچھو گے میں تم کو اسکے بارے میں ضرور بتاؤں گا۔

(امام ابن حجر عسقلانی فتح الباری، جلد ۸: ص ۵۹۹)، (امام ابن عبد البر الاستیعاب، جلد ۳: ص ۱۱۰۷)، (امام عبد الرزاق تفسیر القرآن، جلد ۳: ص ۲۴۱)

182 قَالَ عَلِيٌّ ؑ وَأَشَارَ إِلَى صَدْرِهِ: إِنَّ هَاهُنَا عُلُوْمًا جَمَّةً لَوْ وَجَدْتُ لَهَا حَمَلَةً۔

حضرت علی ؑ نے اپنے سینہ مبارک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: بے شک یہاں (سینہ میں) علوم کا خزانہ جمع ہے کاش اس (خزانہ) کو اٹھانے والا کوئی پاؤں (تو یہ علم کا خزانہ اُسے عطا کروں)

(امام غزالی احیاء علوم الدین، جلد ۱: ص ۹۹)

183 عَنْ عَلِيٍّ ؑ قَالَ: لَوْ شِئْتُ لَأَوْقَرْتُ سَبْعِيْنَ بَعِيْرًا مِنْ تَفْسِيْرِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔

حضرت علی ؑ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ اگر میں (علیؑ) چاہوں تو سورہ فاتحہ کی تفسیر کروں اور اس سے ستر اونٹ لاد دوں۔

(امام جلال الدین سیوطی الاتقان فی علوم القرآن، جلد ۲: ص ۴۹۰)، (ملا علی قاری، مرقاۃ المفاتیح، جلد ۱: ص ۳۵۳)، (امام غزالی احیاء علوم الدین، جلد ۱: ص ۲۸۹)، (امام ابن الحاج الفاسی، المدخل، جلد ۲: ص ۳۰۶)

184 عَنْ عَلِيٍّ علیہ السلام قَالَ فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ: أَلَا أَنَّ هَاهُنَا وَأَشَارَ إِلَى صَدْرِهِ لَعِلْمًا جَمًّا. لَوْ أَصَبْتُ لَهُ حَمَلَةً.

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے آپؑ نے ایک طویل روایت میں اپنے سینہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا بے شک یہاں (سینہ میں علوم کا خزانہ جمع ہے۔ اگر میں اس خزانے (علم) کو اٹھانے والے کو پاؤں تو (یہ علم کا خزانہ اُسے عطا کر دوں)

(امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ دمشق، جلد ۵۰: ص ۲۵۴)، (خطیب بغدادی تاریخ بغداد، جلد ۶: ص ۳۷۹)، (علامہ یعقوبی التاریخ، جلد ۲: ص ۲۰۶)

185 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا إِذَا أَتَانَا الثَّبْتُ عَنْ عَلِيٍّ لَمْ نَعْدِلْ بِهِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب ہم کو کسی چیز کا ثبوت حضرت علی علیہ السلام سے مل جاتا تو پھر ہم کسی سے رجوع نہیں کرتے تھے۔

(امام ابن عبدالبر الاستیعاب، جلد ۳: ص ۱۱۰۴)

186 عَنْ قَيْسِ بْنِ السَّكَنِ رضی اللہ عنہ فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ عَلَى مِنْبَرِهِ: سَلُوْنِي. فَإِنَّكُمْ لَا تَسْأَلُوْنِي عَنْ شَيْءٍ فِيْمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ السَّاعَةِ وَلَا عَنْ فِئَةٍ تَهْدِي مِائَةً وَتُضِلُّ مِائَةً إِلَّا حَدَّثْتُكُمْ۔

حضرت قیس بن السکن رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: مجھ سے سوال کرو تم مجھ سے اپنے اس زمانہ سے لے کر قیامت تک کی جس چیز کے بارے میں پوچھو گے میں تم کو اسکے بارے میں آگاہ کروں گا اور اگر تم مجھ سے اس فتنے کے بارے میں پوچھو گے جو سینکڑوں لوگوں کو ہدایت پر لائے گا اور جو سینکڑوں لوگوں کو گمراہ کرے گا میں تم کو اسکے بارے میں بھی بتا دوں گا۔

(امام ابن ابی شیبۃ المصنف، جلد ۷: حدیث ۳۴۷۷۳)، (امام ابو نعیم حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، جلد ۴: ص ۱۸۶)

187 عَنْ عَلِيٍّ علیہ السلام قَالَ: لَوْ ثُنِيَتْ لِي وِسَادَةٌ لَحَكَمْتُ بَيْنَ أَهْلِ التَّوْرَاةِ بِتَوْرَاتِهِمْ. وَبَيْنَ أَهْلِ الْإِنْجِيْلِ بِإِنْجِيْلِهِمْ. وَلَقُلْتُ فِي الْبَاءِ مِنْ بِسْمِ اللهِ وِقْرَ سَبْعِيْنَ جَمَلًا۔

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے آپؑ فرماتے ہیں اگر میرے لئے مسند لگائی جائے تو میں تورات والوں (یہود) کے درمیان تورات کے مطابق فیصلہ کروں گا اور انجیل والوں (عیسائیوں) کے درمیان انجیل کے مطابق فیصلہ کروں گا اور میں بسم اللہ کی حرف "با" کی تفسیر میں وہ کچھ کہوں (لکھوں) جس سے ستر اُونٹ لادے جائیں۔

(امام زرقانی شرح الزرقانی فی المواھب الدنیۃ، جلد ۱: ص ۳۹)

188 عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: سَلُوْنِي عَنْ كِتَابِ اللهِ. فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ آيَةٍ إِلَّا وَقَدْ عَرَفْتُ بِلَيْلٍ نَزَلَتْ أَمْ بِنَهَارٍ فِي سَهْلٍ أَمْ فِي جَبَلٍ۔

حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: مجھ سے اللہ کی کتاب (قرآن) کے بارے میں جو کچھ پوچھنا چاہتے ہو پوچھ لو۔ بے شک اُس میں (قرآن) کی کوئی ایک آیت بھی ایسی نہیں جس کا مجھے علم (معرفت) نہ ہو کہ وہ رات کو نازل ہوئی یا دن کو، میدان میں نازل ہوئی یا پہاڑ (غار) میں۔

(امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ دمشق جلد ۴۲: ص ۳۹۸)، (امام ابن سعد طبقات الکبریٰ، جلد ۲: ص ۳۳۸)، (امام ابن عبدالبر جامع بیان العلم وفضلہ، جلد ۱: ص ۱۱۴)

189 عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: سَلُوْنِي قَبْلَ أَنْ تَفْقِدُوْنِي. سَلُوْنِي عَنْ طُرُقِ السَّمَاءِ. فَإِنِّي أَعْرَفُ بِهَا مِنْ طُرُقِ الْأَرْضِ۔

حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: مجھ سے پوچھو (یعنی سوال کرو) اس سے پہلے کہ تم مجھ کو اپنے درمیان نہ پاؤ۔ مجھ سے آسمان کے راستوں کے بارے میں پوچھو بے شک میں اُنہیں زمین کے راستوں سے بڑھ کر جانتا ہوں۔

(امام ذہبی المنتقی من منہاج الاعتدال، جلد ۱: ص ۳۳۲)

190 عَنْ ضِرَارِ بْنِ ضَمْرَةَ الْكِنَانِيِّ ﷺ فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ قَالَ: إِنَّ عَلِيًّا كَانَ وَاللّٰهِ بَعِيدَ الْمَدٰى، شَدِيدَ الْقُوٰى، يَقُولُ فَصْلًا وَيَحْكُمُ عَدْلًا، يَتَفَجَّرُ الْعِلْمُ مِنْ جَوَانِبِهِ، وَتَنْطِقُ الْحِكْمَةُ مِنْ نَوَاحِيهِ۔

حضرت ضرار بن ضمرہ کنانی ﷺ ایک طویل روایت میں فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم، بے شک حضرت علی علیہ السلام دور اندیش، بہت زیادہ قوت (طاقت) والے، قولِ فیصل والے، اور عدل کے ساتھ فیصلہ کرنے والے تھے۔ ان کے پہلوؤں سے علم پھوٹتا تھا اور اُنکے جوانب (اطراف) سے حکمت بولتی تھی۔

(امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ ودمشق، جلد ۴۲: ص ۴۰۵)،

(امام ابو نعیم حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، جلد ۱: ص ۸۴)

191 عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَكَانَ فِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَحَدٌ أَعْلَمَ مِنْ عَلِيٍّ علیہ السلام؟ قَالَ: لَا وَاللّٰهِ مَا أَعْلَمُهُ۔

عبدالملک بن ابی سلیمان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء بن ابی رباح ﷺ سے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ کے تمام صحابہ اکرام ﷺ میں کوئی حضرت علی علیہ السلام سے بڑھ کر بھی علم والا تھا؟ انہوں (عطاء) نے فرمایا نہیں اللہ کی قسم میں ایسے کسی صحابی کو نہیں جانتا (جو حضرت علیؑ سے بڑھ کر علم رکھتا ہو)۔

(امام ابن ابی شیبۃ المصنف، جلد ۶، حدیث ۳۲۱۰۹)، (امام محب طبری ذخائر العقبیٰ، جلد ۱: ص ۷۸)،
(امام ابن عبد البر الاستیعاب، جلد ۳: ص ۱۱۰۴)

192 عَنْ نُصَيْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْأَحْمَسِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ علیہ السلام قَالَ: وَاللّٰهِ مَا نَزَلَتْ آيَةٌ إِلَّا وَقَدْ عَلِمْتُ فِيمَا نَزَلَتْ وَأَيْنَ نَزَلَتْ وَعَلٰى مَنْ نَزَلَتْ، إِنَّ رَبِّي وَهَبَ لِي قَلْبًا عَقُولًا وَلِسَانًا طَلِقًا۔

حضرت نصیر بن سلیمان الاحمسی اپنے والد سے اور وہ مولا علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ مولا علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اللہ کی قسم میں (قرآن کی) ہر آیت کا علم رکھتا ہوں کہ وہ (آیت) کس کے بارے میں نازل ہوئی، اور کہاں نازل ہوئی، اور کس موقع پہ نازل ہوئی۔ بے شک میرے رب نے مجھے فہم و فراست والا دل اور فصاحت و بلاغت والی زبان عطا کی ہے۔

(امام ابن سعد طبقات الکبریٰ، جلد ۲: ص ۳۳۸)، (امام ابو نعیم حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، جلد ۱: ص ۶۸)

193 عَنْ جُنْدَبٍ التَّيْمِيِّ قَالَ، سَمِعْتُ عَطَاءً، قَالَتْ عَائِشَةُ ﷺ عَلِيٌّ أَعْلَمُ النَّاسِ بِالسُّنَّةِ۔

حضرت جندب التیمی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے سنا کہ ام المومنین حضرت عائشہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علی علیہ السلام تمام لوگوں میں سب سے زیادہ سنتِ (رسول ﷺ) کا علم رکھنے والے ہیں۔

(امام بخاری التاریخ الکبیر، جلد ۲، حدیث ۲۳۷۷، جلد ۳: حدیث ۷۶۷)،
(امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ و دمشق، جلد ۴۲: ص ۴۰۸)

194 عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام أَرْسَلَهُ إِلٰى زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ، فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي مَا عَلِمْتُكَ لَبِذَاتِ اللّٰهِ عَلِيمٌ، وَإِنَّ اللّٰهَ لَفِي صَدْرِكَ عَظِيمٌ۔

حضرت شعبی، حضرت عبداللہ بن عباس ﷺ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام نے اُنکو زید بن صوحان کی طرف روانہ کیا تو انہوں (عبداللہ بن عباسؓ) نے کہا اے امیر المومنین (مولا علیؑ) بے شک میں آپؑ کو اللہ کی ذات کے بارے میں سب سے زیادہ علم رکھنے والا جانتا ہوں اور بے شک اللہ تعالیٰ (کی حقیقت و معرفت) آپ کے سینہ مبارک میں سب سے زیادہ ہے۔

(امام ابو نعیم حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، جلد ۱: ص ۴۲)

195 عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْأَنْصَارِيِّ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَقْضٰى أُمَّتِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری ؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میری اُمت کے سب سے بڑے قاضی (قرآن وحدیث سے فیصلہ کرنے والے) علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

(امام طبرانی المعجم الصغیر، جلد ۱: حدیث ۵۵۶)، (امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ دمشق، جلد ۴۲: ص ۱۱۲)

196 عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَعْلَمُ أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام۔

حضرت سلمان فارسی ؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، میری ساری اُمت میں میرے بعد سب سے بڑا عالم (علم والا) علی بن ابی طالب علیہ السلام ہے۔

(امام دیلمی مسند الفردوس، جلد ۱: حدیث ۱۴۹۱)، (امام ہندی کنزالعمال، جلد ۱۱: حدیث ۳۲۹۷۷)

197 عَنْ هُبَيْرَةَ قَالَ: خَطَبَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ علیہ السلام فَقَالَ: لَقَدْ فَارَقَكُمْ رَجُلٌ بِالْأَمْسِ لَمْ يَسْبِقْهُ الْأَوَّلُوْنَ بِعِلْمٍ، وَلَا يُدْرِكُهُ الْآخِرُوْنَ، كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَبْعَثُهُ بِالرَّايَةِ، جِبْرِيْلُ عَنْ يَمِيْنِهِ، وَ مِيْكَائِيْلُ عَنْ شِمَالِهِ لَا يَنْصَرِفُ حَتّٰى يُفْتَحَ لَهُ۔

حضرت ھُبیرہ ؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ امام حسن بن علی علیہ السلام نے ہم کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا! تحقیق گذشتہ کل تم سے وہ شخص (مولا علیؑ) جدا ہو گیا ہے جن سے نہ تو پہلے لوگ (علم میں) سبقت حاصل کر سکے اور نہ ہی بعد میں آنے والے انکے علمی مقام کو پا سکیں گے (اس کا ادراک نہ کر سکیں گے) جب رسول اللہ ﷺ ان کو اپنا جھنڈا دے کر (جنگ پر) بھیجتے تھے تو جبرئیل علیہ السلام انکی دائیں اور میکائیلؑ انکی بائیں طرف ہوتے تھے وہ (مولا علیؑ) فتح حاصل کرنے تک واپس نہیں پلٹتے تھے۔

(امام احمد بن حنبل مسند، جلد ۱، حدیث ۱۷۱۹)، (امام طبرانی المعجم الاوسط، جلد ۲: حدیث ۲۱۵۵)

198 سُئِلَ الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ الْبَصْرِيُّ ؓ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام فَقَالَ: كَانَ عَلِيٌّ وَاللهِ سَهْمًا صَائِبًا مِنْ مَرَامِي اللهِ عَلٰى عَدُوِّهِ، وَرَبَّانِيُّ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَذَا فَضْلِهَا وَذَا سَابِقَتِهَا، وَذَا قَرَابَتِهَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ بِالنَّوْمَةِ عَنْ أَمْرِ اللهِ وَلَا بِالْمَلُوْمَةِ فِي دِيْنِ اللهِ وَلَا بِالسَّرُوْقَةِ لِمَالِ اللهِ، أَعْطَى الْقُرْآنَ عَزَائِمَهُ فَفَازَ مِنْهُ بِرِيَاضٍ مُوْنِقَةٍ۔

حضرت حسن بن ابو الحسن البصری ؓ سے حضرت علی بن ابی طالبؑ کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم حضرت علی علیہ السلام اللہ کے دشمنوں پر اللہ کے پھینکے ہوئے تیروں میں سے ایک (تیر) تھے اور وہ (علیؑ) اس اُمت کے عالم ربانی اور صاحب افضلیت اور سبقت لے جانے والے، اور رسول اللہ ﷺ سے سب سے زیادہ قرابت والے، اور (علیؑ) اللہ کے امر (حکم) سے غافل نہ تھے اور نہ ہی اللہ کے دین (اسلام) میں ملامت زدوں میں سے تھے، اور نہ ہی اللہ کے مال کو چرانے والوں میں سے تھے، انہوں (علیؑ) نے قرآن کو اپنے عزائم (ارادے) سونپ دیئے اور اُس میں سے رونق والے باغات کے ساتھ سُرخرو (کامیاب) ہوئے۔

(امام ابن عبد البر، الاستیعاب، جلد ۳: ص ۱۱۱۰)

199 عَنْ وَهْبِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي الطُّفَيْلِ ؓ قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام وَ هُوَ يَخْطُبُ وَ هُوَ يَقُوْلُ: سَلُوْنِي، فَوَاللهِ، لَا تَسْأَلُوْنِي عَنْ شَيْءٍ يَكُوْنُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ بِهِ، وَسَلُوْنِي عَنْ كِتَابِ اللهِ، فَوَاللهِ مَا مِنْهُ آيَةٌ إِلَّا وَأَنَا أَعْلَمُ بِلَيْلٍ نَزَلَتْ أَمْ بِنَهَارٍ أَمْ بِسَهْلٍ أَمْ بِجَبَلٍ، فَقَامَ ابْنُ الْكَوَّاءِ، وَأَنَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ عَلِيٍّ علیہ السلام وَهُوَ خَلْفِي، قَالَ: أَفَرَأَيْتَ الْبَيْتَ الْمَعْمُوْرَ، مَا هُوَ؟ قَالَ: ذَاكَ الضُّرَاحُ فَوْقَ سَبْعِ سَمٰوَاتٍ تَحْتَ الْعَرْشِ، يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ لَا يَعُوْدُوْنَ فِيْهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

حضرت وھب بن عبداللہ بن ابو طفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کو خطاب کرتے ہوئے دیکھا وہ فرما رہے تھے مجھ سے سوال کرو اللہ کی قسم قیامت تک جس چیز کے بارے میں تم کوئی سوال کرو گے میں تم کو اسکے بارے میں بتا دوں گا۔ اور مجھ سے اللہ کی کتاب (قرآن) کے بارے میں سوال کرو اللہ کی قسم کوئی ایک آیت ایسی نہیں جس کا مجھے علم نہ ہو وہ رات کو نازل ہوئی یا دن کو، میدان میں نازل ہوئی یا پہاڑ پر، ابن الکواء کھڑے ہوئے، راوی کہتے ہیں کہ میں حضرت علیؑ اور انکے درمیان بیٹھا تھا اور وہ میرے پیچھے تھے، ابن الکواء نے پوچھا کیا آپ بیت المعمور کے بارے میں جانتے ہیں؟ مولا علی علیہ السلام نے فرمایا وہ ایک سوراخ ہے۔ جو سات آسمانوں کے اوپر اور عرش کے نیچے ہے اس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں مگر وہ قیامت تک دوبارہ واپس نہیں آسکیں گے۔

(امام محمد بن عبداللہ ازرقی، اخبار مکۃ، جلد ۱: ص ۵۰)

200 عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ مَرْفُوْعًا. قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلِيٌّ بَابُ عِلْمِي وَ مُبَيِّنٌ لِأُمَّتِي. مَا أُرْسِلْتُ بِهِ مِنْ بَعْدِي. حُبُّهُ إِيْمَانٌ وَ بُغْضُهُ نِفَاقٌ. وَالنَّظَرُ إِلَيْهِ رَأْفَةٌ. وَ مَوَدَّتُهُ عِبَادَةٌ.

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علی علیہ السلام میرے علم کا دروازہ ہے اور جو (دین) دے کر مجھے بھیجا گیا ہے، میرے بعد میری اُمت کیلئے اسکی (دین) وضاحت کرنے والا ہے۔ اس (علیؑ) کی محبت ایمان ہے اور اس (علیؑ) کا بُغض نفاق ہے اور اس (علیؑ) کی طرف دیکھنا بھی باعثِ آرام و سکون ہے اور اس (علیؑ) کی مودّت عبادت ہے۔

(امام ہندی کنز العمال، جلد ۱۱: حدیث ۳۲۹۸۱)، (امام دیلمی مسند الفردوس، جلد ۳: حدیث ۳۱۸۱)

(امام ابن جوزی، جلد ۲: ص ۳۵۸، بیروت، لبنان)

201 عَنْ عَلِيٍّ علیہ السلام قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنَا دَارُ الْعِلْمِ وَ عَلِيٌّ بَابُهَا۔

حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں علم کا گھر ہوں اور علی علیہ السلام اس کا دروازہ ہے۔

(امام محب الدین طبری، ذخائر العقبیٰ و مناقب ذوی القربیٰ، جلد ۱: ص ۷۷)

202 عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ النَّخَعِيِّ قَالَ: لَمَّا بُوْيِعَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام عَلَى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ وَ هُوَ وَاقِفٌ بَيْنَ يَدَيِ الْمِنْبَرِ۔ إِذَا نَحْنُ بَايَعْنَا عَلِيًّا فَحَسْبُنَا. أَبُوْ حَسَنٍ مِمَّا يُخَافُ مِنَ الْفِتَنِ. وَجَدْنَاهُ أَوْلَى النَّاسِ بِالنَّاسِ أَنَّهُ. أَطَبُّ قُرَيْشٍ بِالْكِتَابِ وَبِالسُّنَنِ. وَإِنَّ قُرَيْشًا مَا تَشُقُّ غُبَارَهُ. إِذَا مَا جَرَى يَوْمًا عَلَى الضُّمَّرِ الْبُدْنِ. وَفِيْهِ الَّذِي فِيْهِمْ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ. وَمَا فِيْهِمْ كُلُّ الَّذِي فِيْهِ مِنْ حَسَنٍ۔

حضرت ابو اسحاق، حضرت اسود بن یزید النخعی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی رسول اللہ ﷺ کے منبر پہ بیعت کی گئی تو حضرت خزیمہ بن ثابت نے منبر کے سامنے کھڑے ہو کر یہ اشعار پڑھ کر سنائے۔

جب ہم نے مولا علی علیہ السلام کی بیعت کی تو ہم نے یقین کیا کہ ابوالحسن علیہ السلام (مولا علیؑ) اُن افراد میں سے ہیں جن سے فتنے خوف کھاتے ہیں۔

ہم نے اُن کو (حضرت علیؑ) تمام لوگوں سے بڑھ کر لوگوں کے قریب پایا بے شک وہ (مولا علیؑ) قریش میں سے سب سے بڑھ کر کتاب و سنت کے عالم تھے۔

بے شک قریش اُن کی (مولا علیؑ) راہ کی دھول تک بھی نہیں پہنچ سکتے جب وہ کسی روز طاقت والے گھوڑے پر سوار ہوتے ہیں، ان (مولا علیؑ) میں ہر طرح کی خیر (بھلائی) موجود ہے۔ جبکہ باقی تمام قریش میں وہ خوبیاں (صفات) نہیں پائی جاتیں جو ان (مولا علیؑ) میں پائی جاتی ہیں۔

(امام حاکم المستدرک، جلد ۳: حدیث ۴۵۹۵)

203 عَنْ بَسَّامِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّيْرَفِيِّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: رَأَيْتُ أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ. فَقَالَ: سَلُوْنِي قَبْلَ أَنْ لَا تَسْأَلُوْنِي، وَلَنْ تَسْأَلُوْا بَعْدِي مِثْلِي. قَالَ: فَقَامَ ابْنُ الْكَوَّاءِ فَقَالَ: يَا

أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. مَا ﴿وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ۝﴾ قَالَ: الرِّيَاحُ. قَالَ: فَمَا ﴿فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ۝﴾ قَالَ: السَّحَابُ. قَالَ: فَمَا ﴿فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ۝﴾ قَالَ: السُّفُنُ. قَالَ: فَمَا ﴿فَالْمُقَسِّمٰتِ أَمْرًا ۝﴾ قَالَ: الْمَلَائِكَةُ. قَالَ: فَمَنْ ﴿الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّ اَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ۝ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ وَبِئْسَ الْقَرَارُ ۝﴾ قَالَ مُنَافِقُوا قُرَيْشٍ۔

حضرت بسام بن عبدالرحمن الصیرفی حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں میں نے دیکھا امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام منبر پہ کھڑے ارشاد فرمارہے تھے مجھ سے سوال کرو قبل اس کے کہ تم مجھ سے سوال نہ کر سکو اور نہ ہی میری مثل میرے بعد سوال کر سکو گے وہ (راوی) کہتے ہیں پس اس پہ ابن الکواء کھڑے ہوئے اور کہا۔اے امیر المومنین علیہ السلام:

(قسم ہے اڑا کر بکھیرنے والیوں کی سورۃ الذاریات: ۱) اس سے کیا مراد ہے؟

آپ (مولا علیؑ) نے فرمایا "ہوائیں" پھر پوچھا (بوجھ اٹھانے والیاں سورۃ الذاریات: ۲)" سے کیا مراد ہے۔ فرمایا (مولا علیؑ) "بادل" اور پھر پوچھا "آہستہ آہستہ چلنے والیاں (سورۃ الذاریات: ۳)" سے کیا مراد ہے؟ آپ (مولا علیؑ) نے جواب دیا "کشتیاں" پھر پوچھا (اور کام تقسیم کرنے والے سورۃ الذاریات: ۴) سے کیا مراد ہے؟ جواب فرمایا "فرشتے" پھر پوچھا (وہ لوگ جنہوں نے اللہ کی نعمت کو کفر سے بدل دیا اور انہوں نے اپنی قوم کو تباہی کے گھر میں اتار دیا، وہ دوزخ ہے جس میں ڈالیں جائیں گے اور وہ برا ٹھکانہ ہے۔ (سورۃ ابراہیم: ۲۸، ۲۹)، اس سے کون لوگ مراد ہیں؟ آپ (مولا علیؑ) نے جواب دیا اس سے قریش کے منافقین مراد ہیں۔

(امام حاکم المستدرک، جلد ۲: حدیث ۳۷۴۶)، (امام طبری جامع البیان فی تفسیر القرآن، جلد ۱۳: ص ۲۲۱)

204 عَنْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ قَالَ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بِخَطِّ يَدِهِ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِفَاطِمَةَ عليها السلام: أَوَمَا تَرْضَيْنَ أَنِّي زَوَّجْتُكِ أَقْدَمَ أُمَّتِي سِلْمًا. وَأَكْثَرَهُمْ عِلْمًا. وَأَعْظَمَهُمْ حِلْمًا۔

حضرت ابو عبدالرحمٰن ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کی کتاب میں انکے ہاتھ سے لکھی ہوئی یہ حدیث پائی کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ بتول زہرا سلام اللہ علیہا سے فرمایا: کیا تم (فاطمہ سلام اللہ علیہا) اس پہ راضی نہیں ہو کہ میں نے تیری شادی (نکاح) اس شخص (مولا علیؑ) سے کی ہے جو میری ساری اُمت میں سب سے پہلے اسلام لانے والا ہے اور ان (اُمت) میں سب سے زیادہ علم والا ہے، اور ان سب سے بڑا حلم (نرم مزاج) والا ہے۔

(امام احمد بن حنبل مسند، جلد ۵: حدیث ۲۰۳۲۲)، (امام طبرانی المعجم الکبیر، جلد ۲۰ حدیث ۵۳۸)،
(امام ہیثمی مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، جلد ۹: ص ۱۰۱)

205 عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: زَوَّجْتُكِ يَا بُنَيَّةُ. أَعْظَمَهُمْ حِلْمًا. وَأَقْدَمَهُمْ سِلْمًا وَأَكْثَرَهُمْ عِلْمًا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے میری بیٹی (فاطمہ سلام اللہ علیہا) میں نے تیری شادی اس شخص (حضرت علیؑ) سے کی ہے جو سب سے بڑا حلم (نرم مزاج) والا ہے سب سے پہلے قبول اسلام (اعلان) کرنے والا ہے اور سب سے زیادہ ان میں (ساری اُمت) سے علم والا ہے۔

(امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ ودمشق، جلد ۴۲: ص ۱۳۲)

206 عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ عليها السلام أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا: زَوَّجْتُكِ أَعْلَمَ الْمُؤْمِنِينَ. وَأَقْدَمَهُمْ سِلْمًا. وَأَفْضَلَهُمْ حِلْمًا۔

حضرت مسروق ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ مجھ سے حضرت فاطمۃ الزہراء علیہا السلام نے یہ حدیث بیان کی کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ان (فاطمہ بتول علیہا السلام) سے ارشاد فرمایا: (اے بیٹی) میں نے تیری شادی اس شخص (مولا علیؑ) سے کی جو تمام ایمان والوں میں سب سے زیادہ علم والا ہے۔ اور ان میں (ایمان والوں) سے سب سے پہلے اسلام لانے (اعلانِ اسلام) والا ہے اور حلم (نرم مزاج) میں ان (ایمان والوں) سب سے افضل و اعلیٰ ہے۔

(امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ ودمشق، جلد ۴۲: ص ۱۳۲)

207 عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِفَاطِمَةَ عليها السلام: زَوَّجْتُكِ أَقْدَمَهُمْ سِلْمًا، وَأَعْظَمَهُمْ حِلْمًا، وَأَكْثَرَهُمْ عِلْمًا۔

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا سے ارشاد فرمایا (اے بیٹی) میں نے تیری شادی اُس شخص (حضرت علی) سے کی ہے جو میری اُمت میں سب سے پہلے قبولِ اسلام (اعلان) کرنے والا ہے اور ان (میری امت) میں سب سے بڑا حلیم (نرم مزاج) والا ہے اور ان (میری اُمت) میں سب سے زیادہ علم والا ہے۔

(امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ و دمشق، جلد ۴۲: ص ۱۳۳)

208 عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لِفَاطِمَةَ عليها السلام: أَمَا تَرْضَيْنَ أَنِّي زَوَّجْتُكِ أَقْدَمَهُمْ سِلْمًا، وَأَكْثَرَهُمْ عِلْمًا، وَأَفْضَلَهُمْ حِلْمًا، وَاللهِ إِنَّ ابْنَيْكِ لَمِنْ شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

حضرت سلیمان بن بریدہ اپنے والد (حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا سے ارشاد فرمایا (اے بیٹی) کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ میں نے تیری شادی اس شخص (حضرت علی) سے کی ہے جو (میری ساری اُمت میں) سب سے پہلے اسلام (اعلانِ اسلام) لانے والا ہے۔ اور ان میں (ساری اُمت میں) سب سے افضل و اعلیٰ ہے۔ اللہ کی قسم: بے شک تیرے بیٹے (حسنؑ و حسینؑ) جنت کے نوجوانوں میں سے ہیں۔

(امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ و دمشق جلد ۴۲: ص ۱۳۲)

209 عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْحَنَفِيِّ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ أَبَا الْحَسَنِ، لَقَدْ شَرِبْتَ الْعِلْمَ شُرْبًا، وَنَهِلْتَهُ نَهْلًا۔

حضرت ابو صالح حنفی حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابو الحسن علیہ السلام (مولا علی کی کنیت) تم کو علم مبارک ہو، تحقیق تم علم سے خوب سیراب ہوئے ہو اور تم نے (چشمۂ علم) سے خوب جی بھر کر پیا ہے۔

(امام ابو نعیم حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، جلد ۱: ص ۶۵)

210 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا، فَمَنْ أَرَادَ الْمَدِيْنَةَ فَلْيَأْتِ الْبَابَ۔

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی علیہ السلام اُس کا دروازہ ہے، پس جو اس شہر میں داخل ہونا چاہتا ہے اس کو چاہیے کہ وہ اس (مولا علی) دروازے سے آئے۔

(امام حاکم المستدرک، جلد ۳: حدیث ۴۶۳۷)، (امام طبرانی المعجم الکبیر، جلد ۱۱: حدیث ۱۱۰۶۱)
(امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ و دمشق، جلد ۴۲: ص ۳۷۹)، (خطیب بغدادی تاریخ بغداد، جلد ۷: ص ۱۷۲)
(امام ابن عدی الکامل، جلد ۵: ص ۶۷)

211 عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: أَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا، فَمَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيَأْتِ الْبَابَ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سُنا: میں علم کا شہر ہوں اور علی علیہ السلام اُس کا دروازہ ہے، پس جو علم حاصل کرنا چاہتا ہے اس کو چاہیے کہ وہ اس (مولا علی) دروازے پر آئے۔

(امام حاکم المستدرک، جلد ۳: حدیث ۴۶۳۹)، (امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ و دمشق، جلد ۴۲: ص ۳۷۹)
(خطیب بغدادی تاریخ بغداد، جلد ۲: حدیث ۲۱۸۶)، (امام ابن عدی الکامل، جلد ۳: ص ۲۱۳)

212 عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَأَنْتَ بَابُهَا يَا عَلِيُّ كَذَبَ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يَدْخُلُهَا مِنْ غَيْرِ بَابِهَا۔

حضرت اَصبغ بن نباتہ رضی اللہ عنہ حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور اے علی علیہ السلام تم اُس کا دروازہ ہو، جس نے یہ خیال کیا کہ وہ اس شہر علم میں دروازے (علیؑ) کے بغیر داخل ہو جائے گا تو اس نے جھوٹ بولا، (علیؑ) کے بغیر کوئی محمد ﷺ تک نہیں پہنچ سکتا)

(امام جلال الدین سیوطی اللآلی المصنوعۃ، جلد ۱: ص ۳۰۷)

❖ لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِھِمْ ۝

یقیناً راضی ہو گیا اللہ اُن ایمان والوں سے جب وہ بیعت کر رہے تھے آپؐ کی اس درخت کے نیچے پس جان لیا اس نے جو کچھ ان کے دلوں میں تھا۔

(سورۃ الفتح: آیت ۱۸)

اس آیتِ کریمہ کے بارے میں امام موفق بن احمد مکی المعروف امام خوارزمی روایت کرتے ہیں حضرت جابر بن عبد اللہ ؓ سے کہ یہ آیت اہلِ حدیبیہ کے بارے میں نازل ہوئی:

213 عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ ؓ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لِصَحَابَۃِ أَنْتُمُ الْیَوْمَ خِیَارُ أَھْلِ الْاَرْضِ: فَقَالَ جَابِرٌ وَ أَوْلَی النَّاسِ بِھٰذِہِ الْاٰیَۃِ عَلِیٌّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ ؑ:

حضرت جابر بن عبد اللہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے صحابہ ؓ سے فرمایا آج تم تمام اہلِ زمین سے بہتر ہو حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ اس آیت کے سب سے زیادہ حقدار علی ابن ابی طالب ؑ ہیں۔

(امام موفق بن احمد مکی حنفی خوارزمی: مناقب خوارزمی صفحہ ۲۷۵)

214 عَنْ أَبُوْ مُوْسٰی حُمَیْدِیْ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَا أَبَا بَکْرٍ ھٰذَا الَّذِیْ تَرَاہُ وَزِیْرِیْ فِی السَّمَآءِ وَوَزِیْرِیْ فِی الْاَرْضِ یَعْنِیْ عَلِیَّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ ؑ فَإِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ تَلْقَی اللّٰہَ وَ ھُوَ عَنْکَ رَاضٍ فَأَرْضِ عَلِیًّا فَإِنَّ رِضَاہُ رِضَا اللّٰہِ وَغَضَبُہٗ غَضَبُ اللّٰہِ۔

حضرت ابو موسیٰ حمیدی ؓ روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

فرمایا اے ابو بکر ؓ یہ (علیؑ) وہ شخص ہے جس کو تُو دیکھ رہا ہے یہ میرا آسمان میں بھی وزیر ہے اور یہ میرا زمین میں بھی وزیر ہے یعنی علی ابنِ ابی طالب ؑ۔ اگر تُو چاہتا ہے اللہ تعالیٰ سے تیری ملاقات ہو اور وہ (اللہ تعالیٰ) تجھ سے راضی ہو تو تم علی ؑ کو راضی کر لو۔ کیونکہ اس کی (علیؑ) رضا اللہ کی رضا ہے اور اس کا غصب اللہ کا غضب ہے۔

(امام شیخ سلیمان قندوزی حنفی ینابیع المودۃ: ص 75، بیروت لبنان)

اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ رب العزت سب سے زیادہ پورے صحابہ ؓ کی جماعت میں مولا علی ؑ سے راضی ہے۔ آپؑ کا ہر عمل اللہ کی بارگاہ میں مقبول ہے۔ اور علیؑ کی رضا کو اللہ نے اپنی رضا اور علیؑ کی ناراضگی کو اللہ نے اپنی ناراضگی قرار دیا ہے۔ اب ایسی افضلیت علیؑ کے سوا کسی صحابی کو عطا نہیں ہوئی۔

آیت نمبر 14-15

❖ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ۝ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ ۭ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

جو شخص (اس دن) نیکی لے کر آئے گا اس کے لیئے اس سے بہتر (جزا) ہوگی اور وہ لوگ اس دن گھبراہٹ سے محفوظ و مامون ہوں گے۔ اور جو شخص برائی لے کر آئے گا تو اُن کے منہ آگ میں اوندھے ڈالے جائیں گے۔ بس تمہیں وہی بدلہ دیا جائے گا جو تم کیا کرتے تھے۔

(سورۃ النمل: آیات ۸۹، ۹۰)

اِن آیاتِ کریمہ کے ذیل میں امام ثعلبیؒ اپنی تفسیر میں روایت لے کر آئے ہیں:

215 عَنْ أَبُوْدَاوُدَ السَّبِيْعِيُّ عَنْ أَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ الْهُذَلِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ، أَلَا أُنَبِّئُكَ بِالْحَسَنَةِ الَّتِي مَنْ جَاءَ بِهَا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ. وَالسَّيِّئَةِ الَّتِي مَنْ جَاءَ بِهَا أَكَبَّهُ اللّٰهُ فِي النَّارِ. وَلَمْ يُقْبَلْ مَعَهَا عَمَلٌ؟ قُلْتُ: بَلٰى. قَالَ: الْحَسَنَةُ حُبُّنَا وَالسَّيِّئَةُ بُغْضُنَا۔

ابو داؤد السبیعی نے ابو عبداللہ الہذلی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا کہ میں حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا: اے عبداللہ کیا میں تم کو اس نیکی کی خبر نہ دوں جو اُسے پورا کرے گا اللہ اُس کو جنت میں داخل کرے گا اور اُس برائی کی جو اُسے کرے گا اللہ اس کو جہنم میں اوندھے منہ ڈالے گا اور اِس برائی کے ساتھ اس کا عمل قبول نہیں ہوگا میں نے کہا کیوں نہیں آپ بتائیں انہوں نے فرمایا نیکی ہم سے محبت کرنا ہے اور برائی ہم سے بغض رکھنا ہے۔

(امام ثعلبی۔ الکشف والبیان جلد ۷ صفحہ ۲۳۰، ۲۳۱)
(شیخ اسماعیل حقی، روح البیان، جلد ۶ صفحہ ۲۷۴، ۲۷۵)
(امام ابنِ ابی حاتم تفسیر: جلد ۹ حدیث ۱۷۱۹۱)

ایک اور روایت میں مولا علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

216 وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام: الْحَسَنَةُ حُبُّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ. وَالسَّيِّئَةُ بُغْضُنَا مَنْ جَاءَ بِهَا أَكَبَّهُ اللّٰهُ عَلٰى وَجْهِهِ فِي النَّارِ۔

ایک اور روایت میں مولا علی علیہ السلام فرماتے ہیں نیکی سے مراد ہم اہل بیت علیہم السلام سے محبت کرنا ہے اور برائی سے مراد ہم سے بغض رکھنا ہے چنانچہ جو اس برائی کے ساتھ آئے گا اللہ اس کو منہ کے بل آگ میں ڈالے گا۔

(امام ثعلبی تفسیر الکشف والبیان، جلد ۷ صفحہ ۲۲۹)

ایک اور روایت اِن الفاظ کے ساتھ ملتی ہے۔

217 أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِحَسَنَةٍ لَا تَضُرُّ مَعَهَا مَعْصِيَةٌ فَقِيْلَ: وَمَا هِيَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ قَالَ: حُبُّ أَهْلِ الْبَيْتِ (آلِ الْبَيْتِ عليهم السلام) قَالَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِسَيِّئَةٍ لَا تَنْفَعُ مَعَهَا طَاعَةٌ قِيْلَ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ بُغْضُهُمْ۔

کیا میں تم کو اس نیکی کی خبر نہ دوں اس کے ساتھ کوئی نافرمانی نقصان نہیں پہنچائے گی اُن سے کہا گیا اللہ آپ پر رحمت فرمائے وہ کیا ہے انہوں نے فرمایا: اہل بیت علیہم السلام کی محبت پھر فرمایا کیا میں تمہیں اس برائی کی خبر نہ دوں اُس کے ساتھ کوئی طاعت نفع نہ پہنچائے گی عرض کیا گیا وہ کیا ہے؟ فرمایا اُن (اہل بیت علیہم السلام) سے بغض رکھنا۔

(امام رویانی مسند: جلد ۲ صفحہ ۲۵۵ حدیث ۱۵۲)،
(امام ابنِ حجر عسقلانی مطالب العالیۃ، جلد ۱۶ صفحہ ۲۱۶ حدیث ۳۹۷۳)

اِسی طرح کا مضمون آقا کی ایک اور حدیث مبارکہ میں بھی بیان ہوا ہے۔

218 عَنْ أَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ. لَا يُبْغِضُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ أَحَدٌ إِلَّا أَكَبَّهُ اللّٰهُ فِي النَّارِ عَلٰى وَجْهِهٖ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے ہم اہلبیت عَلَيْهِمُ السَّلَامُ سے جو بھی بغض رکھے گا اللہ اس کو جہنم میں اوندھے منہ ڈالے گا۔

(امام حافظ حاکم حسکانی شواہد التنزیل صفحہ ۲۰۳)

ایک اور حدیث میں بھی آقا کا اسی طرح کا ارشاد ہے۔

219 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَوْ أَنَّ رَجُلاً صَفَنَ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ ثُمَّ لَقِيَ اللّٰهَ مُبْغِضًا لِبَنِي هَاشِمٍ لَأَكَبَّهُ اللّٰهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي النَّارِ۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی شخص حجر اسود اور مقام ابراہیمؑ کے درمیان ایک ٹانگ پر کھڑا رہا اور پھر اللہ سے اس حال میں ملا کہ وہ بنی ہاشم سے بغض رکھتا تھا تو اللہ عزوجل اسے منہ کے بل جہنم میں ڈالے گا۔

(امام حافظ حاکم حسکانی شواہد التنزیل صفحہ ۲۰۲)

ایک اور حدیث ہے جس کو سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

220 عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النُّجُوْمُ أَمَانٌ لِأَهْلِ السَّمَاءِ وَأَهْلُ بَيْتِي أَمَانٌ لِأُمَّتِي۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ستارے اہل آسمان کے لیے امان (پناہ) ہیں اور میری اہل بیتؑ میری اُمت کے لیے امان (پناہ) ہیں۔

(امام رویانی مسند، جلد ۲ حدیث ۱۵۲)، (امام ابن حجر عسقلانی مطالب العالیۃ: جلد ۱۶ حدیث ۳۹۷۰)

آقا نے متعدد مرتبہ اپنی اہلبیت عَلَيْهِمُ السَّلَامُ کی محبت کا صلہ اور ان سے بغض کی سزا اور انجام بیان کیا ہے۔ آقا کی اہل بیت عَلَيْهِمُ السَّلَامُ میں مولا علی علیہ السلام کا نام سر فہرست ہے۔ ایک اور حدیث میں آپ نے ارشاد فرمایا:

221 عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: النُّجُوْمُ جُعِلَتْ أَمَانًا لِأَهْلِ السَّمَاءِ وَإِنَّ أَهْلَ بَيْتِي أَمَانٌ لِأُمَّتِي:

ایاس بن سلمہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ستاروں کو آسمان والوں کے لئے پناہ بنایا گیا ہے۔ اور میری اہلبیت عَلَيْهِمُ السَّلَامُ میری امت کے لئے پناہ (امان) ہے۔

(امام طبرانی معجم الکبیر جلد ۷ حدیث ۶۲۶۰)، (امام دیلمی مسند الفردوس جلد ۴ حدیث ۶۹۱۳)

(امام ہیثمی مجمع الزوائد و منبع الفوائد، جلد ۹ صفحہ ۱۷۵)

ایک اور حدیث پاک مولا علی علیہ السلام سے روایت ہے آقا نے فرمایا:

222 عَنْ عَلِيٍّ علیہ السلام قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: النُّجُوْمُ أَمَانٌ لِأَهْلِ السَّمَاءِ إِذَا ذَهَبَتِ النُّجُوْمُ ذَهَبَ أَهْلُ السَّمَاءِ وَأَهْلُ بَيْتِي أَمَانٌ لِأَهْلِ الْأَرْضِ. فَإِذَا ذَهَبَ أَهْلُ بَيْتِي ذَهَبَ أَهْلُ الْأَرْضِ۔

مولا علی علیہ السلام روایت کرتے ہیں کہ آقا نے فرمایا: ستارے اہل آسمان کے لیے پناہ ہیں، جب ستارے مٹ جائیں گے تو اہل آسمان بھی مٹ جائیں گے اور میری اہل بیت عَلَيْهِمُ السَّلَامُ زمین والوں (اہل زمین) کے لئے پناہ ہیں۔ لہٰذا جب میری اہل بیت عَلَيْهِمُ السَّلَامُ رُخصت ہو جائے گی تو زمین والے بھی ختم ہو جائیں گے۔

(امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ فضائل صحابہ جلد ۲ حدیث ۱۱۴۵)

ایک اور حدیث پاک میں یہی مضمون بیان ہوا ہے جس کو امام حاکم مستدرک میں لیکر آئے ہیں۔

223 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: النُّجُوْمُ أَمَانٌ لِأَهْلِ الْأَرْضِ مِنَ الْغَرَقِ، وَأَهْلُ بَيْتِي أَمَانٌ لِأُمَّتِي مِنَ الْاِخْتِلَافِ. فَإِذَا خَالَفَتْهَا قَبِيلَةٌ مِنَ الْعَرَبِ اخْتَلَفُوْا فَصَارُوْا حِزْبَ إِبْلِيْسَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ستارے اہلِ زمین کو غرق ہونے سے بچانے کے لیے پناہ گاہ ہیں اور میری اہلِ بیت عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اختلاف میں میری اُمّت کے لیے پناہ گاہ ہیں جب عرب کا کوئی قبیلہ ان کی مخالفت کرے گا تو وہ بٹ جائیں گے اور شیطان کا گروہ بن جائیں گے۔

(امام حاکم المستدرک جلد ۳ حدیث ۴۷۱۵)

224 عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا عَلِيُّ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أُتِيْتَ أَنْتَ وَوَلَدُكَ عَلَى خَيْلٍ بُلْقٍ بِالدُّرِّ وَالْيَاقُوْتِ فَيَأْمُرُ اللّٰهُ بِكُمْ إِلَى الْجَنَّةِ وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ۔

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے علی علیہ السلام جب قیامت کا دن ہو گا تم اور تمہاری اولاد رنگ برنگ (چمکدار) گھوڑوں پہ سوار ہو کر موتی اور یاقوت کے ساتھ آؤ گے پس اللہ تم لوگوں کو جنت کی طرف (اسی حال میں) جانے کا حکم دے گا اور لوگ (یہ منظر و عظمت) دیکھ رہے ہونگے۔

(منتخب کنز العمال علی ہامش مسند احمد: جلد ۵، ص ۵۱، ۵۲)

225 عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا عَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَعَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَصًا مِنْ عَصَا الْجَنَّةِ تَذُوْدُ بِهَا الْمُنَافِقِيْنَ عَنْ حَوْضِيْ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے علی علیہ السلام قیامت کے دن تیرے پاس جنت کی لاٹھیوں میں سے ایک لاٹھی (عصا) ہو گی اس کے ساتھ تم منافقین کو میرے حوض (کوثر) سے بھگا رہے ہو گے۔

(امام دیلمی مسند الفردوس: جلد ۵، ص ۳۱۷، حدیث ۸۳۰۵)

226 عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنِّيْ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ أَنَا أَذُوْدُ عَنْ حَوْضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ الْقَصِيْرَتَيْنِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِيْنَ كَمَا تَذُوْدُ السُّقَاةُ غَرِيْبَةَ الْإِبِلِ عَنْ حِيَاضِهِمْ۔

حضرت عبد اللہ بن اجارہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سُنا، میں (علیؑ) اپنے دونوں (ظاہرًا) چھوٹے ہاتھوں سے کفار اور منافقین کو رسول اللہ ﷺ کے حوض (کوثر) سے بھگاؤں گا۔ جیسے پانی پلانے والے اجنبی اونٹوں کو اپنے حوضوں سے بھگاتے ہیں۔

(امام ہیثمی مجمع الزوائد و منبع الفوائد: جلد ۹ صفحہ ۱۳۸،۱۳۷ بیروت لبنان)

227 عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ إِنَّهُ يُحِلُّ لَكَ فِي الْمَسْجِدِ مَا يُحِلُّ لِيْ يَا عَلِيُّ تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى إِلَّا النُّبُوَّةَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ إِنَّكَ تَذُوْدَنَّ عَنْ حَوْضِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رِجَالًا كَمَا يُذَادُ الْبَعِيْرُ الضَّالُّ عَنِ الْمَاءِ بِعَصًا مَعَكَ مِنْ عَوْسَجٍ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى مَقَامِكَ مِنْ حَوْضِيْ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام کیلئے ارشاد فرمایا اے علی علیہ السلام بے شک مسجد میں جو کچھ کرنا میرے لیے حلال ہے وہی کچھ تیرے لیے بھی حلال ہے۔ اے علی علیہ السلام کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ سوائے نبوت کے تم میرے لیئے وہی درجہ و مقام رکھتے ہو جو ہارون علیہ السلام کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کیلئے تھا قسم ہے اسکی (اللہ) جسکے ہاتھ میں میری جان ہے بے شک تم قیامت کے دن میرے حوض (کوثر) سے لوگوں (منافقین) کو اپنی عوسج (کانٹوں کے درخت کی لاٹھی) سے اس طرح بھگاؤ گے جیسے گم شدہ اونٹ کو پانی کے گھاٹ (تالاب) سے بھگایا جاتا ہے جیسا کہ میں اپنے حوض (کوثر) پہ تیرے مقام و مرتبہ کو یہاں سے دیکھ رہا ہوں۔

(امام ابن عساکر تاریخ دمشق الکبیر: جلد ۳۵ صفحہ ۱۰۶،۱۰۷ بیروت لبنان)

228 عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِيٍّ أَنَا وَهٰذَا (عَلِيٌّ) حُجَّةٌ عَلٰى أُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی ؑ کیلئے ارشاد فرمایا: میں اور یہ (علیؑ) قیامت کے دن میری اُمت پر حجت (وکیل) ہوں گے۔

(امام ابن عساکر تاریخ دمشق الکبیر: جلد ۵، حدیث ۷۷۵۹)

229 عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ أَعْطَانِيْ مَفَاتِيْحَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ. فَقَالَ يَاسَلْمَانُ قُلْ لِعَلِيٍّ إِنَّكَ تُخْرِجُ مَنْ تَشَآءُ وَتُدْخِلُ مَنْ تَشَآءُ۔

حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے جنت اور جہنم کی چابیاں مجھ کو عطا کر دی ہیں پھر فرمایا اے سلمان ؓ علی ؑ سے کہہ دو بے شک تم جس کو چاہو گے داخل کرو گے اور جس کو چاہو گے خارج کرو گے۔

(شیخ سلیمان قندوزی حنفی ینابیع المودۃ، جلد ۲ صفحہ ۸۰)

230 عَنْ عَلِيٍّ ؑ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا عَلِيُّ: إِنَّكَ تَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ وَتَدْخُلُهَا بِلَا حِسَابٍ وَمَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهِ الصَّلَاةُ عَلَيَّ وَعَلٰى عَلِيٍّ يُدْخِلُهُ ذٰلِكَ الْجَنَّةَ۔

حضرت علی المرتضیٰ ؑ سے روایت ہے آپ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے علی ؑ بے شک تم جنت کے دروازے پر دستک دو (کھٹکھٹاؤ) گے اور تم اس میں بغیر حساب وکتاب کے داخل ہو جاؤ گے اور جس شخص کا آخری کلام مجھؐ پر اور علیؑ پر درود پڑھتا ہوا تو یہ کام جنت میں داخل کردے گا۔

(شیخ سلیمان قندوزی حنفی ینابیع المودۃ، جلد ۲ صفحہ ۸۲)

231 عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا فَرَغَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ الْحِسَابِ لِلْعِبَادِ يَأْمُرُ الْمَلَكَيْنِ فَيَقِفَانِ عَلَى الصِّرَاطِ فَلَا يَجُوْزُ الصِّرَاطَ أَحَدٌ إِلَّا بِبَرَاءَةٍ فِيْ وِلَايَةِ عَلِيٍّ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ أَكَبَّهُ اللّٰهُ عَلٰى وَجْهِهِ فِي النَّارِ۔

حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا (قیامت کے دن) جب اللہ تعالیٰ بندوں کے حساب سے فارغ ہو جائیگا تو وہ دو فرشتوں کو حکم دے گا کہ وہ پُل صراط پر کھڑے ہو جائیں (تصدیق کرتے جائیں) پُل صراط سے صرف وہی شخص گزرے جس کے پاس ولایتِ علی ؑ کی سند ہو گی پس جس کے پاس یہ سند (پروانہ) نہ ہو گی اللہ اس کو منہ کے بل جہنم میں گرادے گا۔

(شیخ سلیمان قندوزی حنفی ینابیع المودۃ، جلد ۲ صفحہ ۷۵)

232 عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ ؓ فِيْ رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِأَبِيْ بَرْزَةَ ؓ يَا أَبَا بَرْزَةَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ ؑ أَمِيْنِيْ غَدًا فِي الْقِيَامَةِ وَصَاحِبُ رَايَتِيْ فِي الْقِيَامَةِ عَلِيٌّ مَفَاتِيْحُ خَزَائِنِ رَحْمَةِ رَبِّيْ۔

حضرت انس بن مالک ؓ ایک طویل روایت میں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو برزہ ؓ سے ارشاد فرمایا: اے ابو برزہ علی بن ابی طالب ؑ کل قیامت کے دن میرا امین ہو گا اور قیامت میں میرا (لوائے حمد) جھنڈا اُٹھانے والا ہو گا علی ؑ میرے رب کی رحمت کے خزانوں کی چابی ہے۔

(امام ابو نُعیم حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، جلد ۱، صفحہ ۶۶، ۲۵)

233 عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيٌّ يَزْهَرُ فِي الْجَنَّةِ كَكَوْكَبِ الصُّبْحِ لِأَهْلِ الدُّنْيَا۔

حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علی ؑ جنت میں ایسے چمکے گا جیسے دُنیا والوں (اہلِ دُنیا) کیلئے صبح کے ستارے چمکتے ہیں۔

(امام عبد الرؤف المناوی کنوز الحقائق: جلد ۲، ص ۱۹۱ بیروت لبنان)

234 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَقَامَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ جِبْرَائِيْلَ وَمُحَمَّدًا عَلَى الصِّرَاطِ فَلَا يَجُوْزُهُ أَحَدٌ إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ بَرَاءَةٌ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ ؑ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ جبرائیل علیہ السلام اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پُل صراط پر کھڑا کر دیں گے۔ پس پُل صراط سے وہی شخص گزرے گا جس کے پاس علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا اجازت نامہ ہوگا۔

(امام موفق بن احمد مکی حنفی خوارزمی مناقب خوارزمی: صفحہ ۳۲۱)

235 عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَا عَلِيُّ أَنْتَ أَخِيْ وَصَاحِبِيْ وَرَفِيْقِيْ فِي الْجَنَّةِ۔

حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی تُو میرا بھائی ہے اور میرا (صاحب) ساتھی اور جنت میں میرا رفیق ہے۔

(منتخب کنز العمال علی ہامش مسند امام احمد: جلد ۵ ص ۳۲)

236 عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يُنَادُوْنَ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ عليه السلام بِسَبْعَةِ أَسْمَاءَ يَا صِدِّيْقُ، يَا دَالُّ، يَا عَابِدُ، يَا هَادِيُ يَا مَهْدِيُّ، يَا فَتٰى، يَا عَلِيُّ مُرُّوْا أَنْتَ وَشِيْعَتُكَ إِلَى الْجَنَّةِ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو علی بن ابی طالب علیہ السلام کو سات ناموں کے ساتھ پکارا جائے گا، اے صدیق (سچا اور تصدیق کرنے والا)، اے رہنمائی کرنے والے، اے عبادت کرنے والے، اے ہدایت دینے والے، اے ہدایت یافتہ اے (مرد) جوان، اے علی علیہ السلام (بلندی والے) تُو اور تیرے پیروکار (گروہ) بغیر حساب کے جنت کی طرف جاؤ (داخل ہو جاؤ)

(امام ابو نعیم حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء: جلد ۱ صفحہ ۸۵)

237 عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ رضي الله عنه: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ لِعَلِيٍّ: أَنْتَ وَشِيْعَتُكَ تَرِدُوْنَ عَلَيَّ الْحَوْضَ رِوَاءً مَرْوِيِّيْنَ مُبْيَضَّةً وُجُوْهُكُمْ وَإِنَّ عَدُوَّكَ يَرِدُوْنَ عَلَيَّ ظِمَاءً مُقْبَحِيْنَ۔

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام کیلئے ارشاد فرمایا: (اے علیؑ) تم اور تمہارے مددگار (گروہ، جماعت) میرے پاس حوضِ کوثر پہ چہرے کی تازگی وشادابی اور سیراب ہو کر آئیں گے اور تم سب کے چہرے (نور سے) سفید ہوں گے اور بے شک تمہارے دشمن میرے پاس (حوض کوثر) پہ بدنما (برے) چہروں اور شدید پیاس کے ساتھ آئیں گے۔

(امام طبرانی المعجم الکبیر، جلد ۱ حدیث ۹۴۸، امام ہیثمی مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: جلد ۹ صفحہ ۱۳۰)

238 عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: عَلِيٌّ مَعَ الْقُرْآنِ وَالْقُرْآنُ مَعَ عَلِيٍّ لَا يَفْتَرِقَانِ حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ۔

حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا علی علیہ السلام قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علیؑ کے ساتھ ہے یہ دونوں کبھی جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوضِ کوثر پہ بھی دونوں اکٹھے آئیں گے۔

(امام طبرانی المعجم الاوسط، جلد ۵ حدیث ۴۸۸۰)، (امام ہیثمی مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: جلد ۹ صفحہ ۱۳۴، ۱۳۳)

239 عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم: إِذَا جَمَعَ اللّٰهُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَنُصِبَ الصِّرَاطُ عَلٰى جِسْرِ جَهَنَّمَ مَا جَازَهَا أَحَدٌ حَتّٰى كَانَتْ مَعَهُ بَرَاءَةٌ بِوَلَايَةِ عَلِيِّ ابْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عليه السلام۔

حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام روایت کرتے ہیں آپؑ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب اللہ تعالیٰ اولین اور آخرین کو قیامت کے دن جمع کرے گا اور جہنم کے اوپر پل صراط نصب کرے گا تو اس کو کوئی (شخص) پار نہ کر سکے گا جب تک اسکے پاس علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت کی سند نہ ہوگی۔

(امام محب طبری الریاض النضرۃ، جلد ۲: ص ۱۳۰)

اِن آیاتِ کریمہ اور احادیثِ مبارکہ سے ثابت ہو گیا کہ مولا علی علیہ السلام کی محبت ایسی نیکی ہے جس کے ہوتے ہوئے کوئی گناہ نقصان دہ نہیں اور مولا علی علیہ السلام کا بغض ایسا گناہ ہے جس کے ہوتے ہوئے کوئی نیکی نفع مند نہیں۔ لہٰذا یہ بات تسلیم کرنا پڑے گی کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جس ہستی، وجود، پیکر، ذات، کی محبت لازم و ملزوم اور فرض و واجب ہے وہ علی المرتضیٰ علیہ السلام کی ذات ہے۔ اور یہ مولا علی علیہ السلام کی افضلیت کی سب سے بڑی دلیل ہے۔

آیت نمبر 16

❖ اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ۚ لَا يَسْتَوٗنَ ۝

بھلا وہ شخص جو صاحبِ ایمان ہو اُس کی مثل ہو سکتا ہے جو نافرمان (فاسق و فاجر) ہو یہ (دونوں) برابر نہیں ہو سکتے۔

(سورۃ السجدہ، آیت ۱۸)

اِس آیتِ کریمہ کے بارے میں امام خازن، امام سیوطی، امام محب طبری روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت مولا علی علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی۔

240 نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ علیہ السلام

"یہ آیت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی"۔

(امام خازن تفسیر خازن جلد ۲ ص ۴۸۲)

241 مولائے کائنات علی علیہ السلام اور ولید بن عقبیٰ آپس میں بات چیت کر رہے تھے۔ ولید بن عقبیٰ نے کہا کہ اے علی علیہ السلام چُپ کر (معاذ اللہ) میں تم سے زیادہ عقل والا ہوں اور تم سے بڑا بھی ہوں اور تم سے زیادہ بہادر بھی ہوں، مولا علی المرتضیٰ علیہ السلام نے اس کی اِن لغویات کے جواب میں ارشاد فرمایا:

❖ اُسْكُتْ فَاِنَّكَ فَاسِقٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنْتَ فَاسِقٌ تَقُوْلُ الْكِذْبَ:

تُو خاموش ہو جا بے شک تُو فاسق و فاجر ہے، ایک اور روایت میں ہے تو فاسق و فاجر ہے اور جھوٹ بولتا ہے۔

❖ ثُمَّ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْ عَلِيٍّ ﴿اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ۚ لَا يَسْتَوٗنَ ۝﴾

پھر یہ آیت مولا علی علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی (: بھلا وہ شخص جو صاحبِ ایمان ہو اُس کی مثل ہو سکتا ہے جو نافرمان (فاسق و فاجر) ہو یہ (دونوں) برابر نہیں ہو سکتے)

(امام خازن، تفسیر خازن، جلد ۳ صفحہ ۴۸۲، ۴۸۳)، (امام جلال الدین سیوطی تفسیر دُرِّ منثور، جلد ۵ صفحہ ۱۸۲، ۱۸۵)، (امام محب طبری الریاض النضرۃ، جلد ۱ ص ۸۹)

آیت نمبر 17

❖ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ۝

اے ایمان والو اللہ سے ڈرتے رہو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

(سورۃ التوبہ، آیت ۱۱۹)

اس آیتِ مبارکہ کے ذیل میں امام جلال الدین سیوطی اور ابنِ عساکر روایات لے کر آئے ہیں کہ صادقین کے ساتھ ہونے کا جو حکم دیا گیا ہے صادق سے مراد مولا علی المرتضیٰ علیہ السلام کی ذات ہے وہ صدیق اور سچے ہیں۔

242 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ ﴿مَعَ الصّٰدِقِيْنَ﴾ وَهُوَ عَلِيُّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ علیہ السلام يَعْنِيْ مَعَ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ علیہ السلام۔

حضرت ابنِ عباسؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس آیت میں ارشاد فرمایا ہے سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ اس سے مراد وہ سچا علی بن ابی طالب علیہ السلام ہے اس کا مطلب ہے (اللہ کا حکم ہے) کہ علی بن ابی طالب علیہ السلام کے ساتھ ہو جاؤ۔

(امام جلال الدین سیوطی دُرِّ منثور جلد ۳ صفحہ ۴۱۵)

اِس میں کوئی شک نہیں کہ صدیقِ اکبر کی ذات مولا علی علیہ السلام کی ذات ہے ابنِ ماجہ کی معروف روایت ہے۔

243 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، أَنْبَأَنَا الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: "أَنَا عَبْدُ اللهِ وَأَخُو رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا الصِّدِّيقُ الْأَكْبَرُ لَا يَقُولُهَا بَعْدِي إِلَّا كَذَّابٌ، صَلَّيْتُ قَبْلَ النَّاسِ بِسَبْعِ سِنِينَ"۔

حضرت عباد ابن عبداللہؓ مولائے کائنات علی المرتضیٰ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ مولا علی علیہ السلام فرماتے ہیں: میں اللہ کا بندہ اور اس کے رسول ﷺ کا بھائی ہوں اور میں صدیقِ اکبر (سب سے بڑا سچا) ہوں۔ میرے بعد یہ دعویٰ (یا بات) سوائے جھوٹے کے کوئی نہیں کرے گا میں نے لوگوں سے سات سال پہلے نماز ادا کی۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب المقدمہ، صفحہ ۱۹ حدیث: ۱۲۰ دار السلام الریاض)
(امام احمد بن حنبل فضائل صحابہ، جلد ۲ حدیث ۹۹۳)

یہ حدیث پوری سند کے ساتھ بیان کر دی ہے تاکہ کسی کو شک و شبہ کی گنجائش نہ رہے اور جو ہمارا موقف ہے اس کو براہین مل جائیں۔

ایک اور حدیث میں بھی یہی مضمون بیان ہوا ہے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

244 عَنْ أَبُوذَرٍّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم لِعَلِيٍّ أَنْتَ الصِّدِّيقُ الْأَكْبَرُ وَأَنْتَ الْفَارُوقُ الَّذِي تُفَرِّقُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا اے علی علیہ السلام تُو صدیقِ اکبر (سب سے بڑا سچا) ہے اور تُو وہ فاروق ہے جو حق اور باطل کے درمیان فرق (تمیز) کرتا ہے۔

(امام محب طبری الریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۱۱۰)

ایک اور روایت ہے جس میں مولا علی علیہ السلام نے بصرہ کے منبر پر ارشاد فرمایا:

245 قَالَ عَلِيٌّ أَنَا الصِّدِّيقُ الْأَكْبَرُ آمَنْتُ قَبْلَ أَنْ يُؤْمِنَ أَبُو بَكْرٍ وَأَسْلَمْتُ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ أَبُو بَكْرٍ رضي الله عنه۔

حضرت علیؑ نے فرمایا میں صدیقِ اکبر (سب سے بڑا سچا) ہوں میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے سے پہلے ایمان لایا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے سے پہلے اسلام لایا۔

(امام محب طبری الریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۱۱۲)

اسی طرح کی ایک اور روایت میں رسول اللہ ﷺ نے مولا علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا:

246 قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم إِنَّ هٰذَا أَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِي وَهٰذَا أَوَّلُ مَنْ يُصَافِحُنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَهٰذَا الصِّدِّيقُ الْأَكْبَرُ وَهٰذَا فَارُوقُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ يُفَرِّقُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ وَهٰذَا يَعْسُوبُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَالُ يَعْسُوبُ الظَّالِمِينَ۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک یہ (علی) پہلا شخص ہے جو میرے ساتھ ایمان لایا۔ اور یہ وہ پہلا شخص ہے جو قیامت کے دن میرے ساتھ مصافحہ کرے گا اور یہ صدیقِ اکبر (سب سے بڑا سچا) ہے اور یہ اس اُمت کا فاروق ہے۔ حق و باطل کے درمیان فرق (تمیز) کرتا ہے اور یہ ایمان والوں کا سردار ہے اور مال ظالموں کا سردار ہے۔

(امام ہیثمی مجمع الزوائد و منبع الفوائد، جلد ۹ صفحہ ۱۰۸)(امام محب طبری الریاض النضرۃ، جلد ۲ صفحہ ۱۱۳)

ایک اور روایت جو امام نسائی اپنی خصائص علی ابن ابی طالبؑ میں لے کر آئے اس کے الفاظ یہ ہیں۔

247 قَالَ عَلِيٌّ أَنَا عَبْدُ اللهِ وَأَخُو رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَأَنَا الصِّدِّيقُ الْأَكْبَرُ لَا يَقُولُهَا بَعْدِي إِلَّا كَاذِبٌ آمَنْتُ قَبْلَ النَّاسِ سَبْعَ سِنِينَ۔

مولا علی علیہ السلام فرماتے ہیں۔ میں اللہ کا بندہ ہوں اور رسول اللہ ﷺ کا بھائی ہوں اور میں صدیقِ اکبر (سب سے بڑا سچا) ہوں میرے بعد یہ بات سوائے جھوٹے کے کوئی نہیں کہہ سکتا میں لوگوں سے سات سال پہلے ایمان لایا ہوں۔

(امام نسائی خصائص علی، صفحہ [illegible])

248 ایک اور روایت ہے جس کو امام احمد بن حنبلؒ اپنی مسند میں لے کر آئے ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن علیؑ ناقہ پر سوار ہوگا اس کے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا۔ لوگ کہیں گے یہ کوئی مقرب فرشتہ، یا نبی یا کوئی حاملِ عرش ہے۔ پھر ایک فرشتہ صدا دے گا۔

❖ يَا مَعْشَرَ الْآدَمِيِّيْنَ لَيْسَ هٰذَا مَلَكًا مُقَرَّبًا وَلَا نَبِيًّا مُرْسَلًا وَلَا حَامِلَ عَرْشٍ هٰذَا الصِّدِّيْقُ الْأَكْبَرُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام

اے آدمؑ کی اولاد کے گروہ یہ نہ تو کوئی مقرب فرشتہ ہے اور نہ کوئی نبی مرسل ہے نہ ہی حاملِ عرش ہے بلکہ یہ صدیقِ اکبر (سب سے بڑا سچا) علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہے۔

(منتخب کنز العمال علی ہامش مسند احمد بن حنبل جلد ۵ صفحہ ۸۱)

ایک اور حدیث میں اس طرح یہ مضمون بیان ہوا ہے۔

249 عَنْ أَبُو لَيْلَى غِفَارِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَتَكُوْنُ بَعْدِيْ فِتْنَةٌ فَإِذَا كَانَ ذَالِكَ فَأَلْزِمُوْا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام فَإِنَّهُ أَوَّلُ مَنْ يَرَانِي وَأَوَّلُ مَنْ يُصَافِحُنِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ الصِّدِّيْقُ الْأَكْبَرُ وَهُوَ الْفَارُوْقُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ يُفَرِّقُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ وَهُوَ يَعْسُوْبُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔

حضرت ابو لیلیٰ غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا عنقریب میرے بعد ایک فتنہ اٹھے گا پس یہ فتنہ ظاہر ہو تو علی علیہ السلام کا دامن تھام لو۔ کیونکہ یقیناً وہ پہلے شخص ہیں جو قیامت کے دن میری زیارت کریں گے اور میرے ساتھ مصافحہ کریں گے اور وہ صدیقِ اکبر ہیں اور اس امت کے فاروق ہیں جو حق و باطل کے درمیان فرق کرتے ہیں اور وہ مومنوں کے سردار ہیں۔

(امام ابن اثیر اسد الغابہ، جلد ۵ صفحہ ۲۹۰)

مولا علی علیہ السلام کی شانِ صدیقیت پر ایک اور حدیث پیشِ خدمت ہے جس کو امام جلال الدین سیوطی دُرِ منثور میں لے کر آئے ہیں۔

250 عَنْ أَبِي يَعْلٰى رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الصِّدِّيْقُوْنَ ثَلَاثَةٌ حَبِيْبُ النَّجَّارِ مُؤْمِنُ آلِ يٰسِيْنَ الَّذِيْ قَالَ: يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ وَحِزْقِيْلُ مُؤْمِنُ آلِ فِرْعَوْنَ الَّذِيْ قَالَ: أَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا أَنْ يَقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَهُوَ أَفْضَلُهُمْ۔

حضرت ابو یعلیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ صدیق تین ہیں حبیب نجار جو آلِ یاسین کا مومن ہے جس نے کہا تھا کہ اے میری قوم کے لوگو رسولوں کی پیروی کرو۔ اور حزقیل جو آلِ فرعون کا مومن ہے۔ جس نے کہا تھا کہ اے میری قوم کیا تم ایسے شخص کو قتل کرتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا پروردگار اللہ ہے اور تیسرا صدیق علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہے جو ان سب سے افضل ہے۔

(امام جلال الدین سیوطی الدر منثور، جلد ۵، صفحہ ۲۶۲ طبع بیروت، لبنان)

پس اس آیتِ کریمہ اور احادیثِ مبارکہ سے بات بالکل واضح ہوگئی کہ اللہ نے جو کہا کہ اے ایمان والو سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ حضور نبی اکرم ﷺ کی امت میں سب سے بڑا سچا اور صدیقِ اکبر مولا علیؑ ہے۔ آپ کی معیت اور سنگت اختیار کرنے کا صحابہ رضی اللہ عنہم کو حکم مل رہا ہے۔ اسی لیے ہمارا موقف بھی یہی ہے کہ حضور ﷺ کے بعد چونکہ مولا علی علیہ السلام سے بڑا سچا، رہبر، عالم کوئی نہیں تو پھر علیؑ سے افضل کوئی کیسے ہو سکتا ہے۔ بعد از مصطفیٰؐ جو افضل و اعلیٰ ہستی ہے وہ مولا علی علیہ السلام کی ذات ہی ہے اور ہمیشہ رہے گی۔

مولا علی علیہ السلام کے یہ جو دو القاب ہیں صدیقِ اکبر اور فاروقِ اعظم یہاں قرآن و حدیث سے مزید ان پر روشنی ڈالتے ہیں۔

علی علیہ السلام صدیقِ اکبر ہیں علی علیہ السلام فاروقِ اعظم ہیں

یہ دونوں القابات مولائے کائنات علی علیہ السلام کے ہیں صدیقِ اکبر کہتے ہیں سب سے بڑے سچے کو اور تصدیق کرنے والے کو اور فاروقِ اعظم کہتے ہیں حق اور باطل کے درمیان سب سے بڑا فرق اور تمیز کرنے والا ان دونوں القابات پر غور کیا جائے تو بالکل بات واضح ہو جائے گی، حضور نبی اکرم ﷺ کی رسالت و نبوت کی سب سے پہلے جس ذات نے تصدیق کی وہ مولا علی علیہ السلام ہیں بلکہ آپ کی نبوت و رسالت کے گواہ بھی مولا علی علیہ السلام ہی ہیں۔ آپ نے جیسے ہی اپنی رسالت کا اعلان کیا تو سب سے پہلے مولا علی علیہ السلام نے اور پاک بی بی خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا نے تصدیق کی اسکے بعد دوسروں نے باری باری تصدیق کی اور سچائی کے لحاظ سے بھی دیکھا جائے تو مولائے کائنات کی ذات ایسی ہے جو زندگی بھر مشکل حالات کے باوجود بھی سچائی اور صداقت کی پہچان بنی رہی۔ ایسے سچے ہیں کہ آیتِ مباہلہ میں اللہ رب العزت اور اسکے رسولؐ نے مولا علی علیہ السلام کا انتخاب کیا یعنی اللہ کی توحید کی اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت و نبوت کی گواہی کیلئے مولا علی علیہ السلام کا انتخاب ہوا، جب کبھی بھی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کوئی فیصلہ کرتے تو اُنکے فیصلے کو مولا علی علیہ السلام حضور پاک کی حدیث سنا کر بدل دیتے تو حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ بھی یہی کہتے کہ مولا علی علیہ السلام سے بڑھ کر کوئی نہیں اس لیئے یہ سچے ہیں صادق ہیں جو فرماتے ہیں سچ ہوتا ہے وہ مولا علی علیہ السلام کا فیصلہ تسلیم کیا کرتے تھے بلکہ یہ بھی کہا کرتے تھے کہ اے علی علیہ السلام اس فیصلہ میں اگر آپؑ نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو گیا ہوتا۔

251 عَنْ أَبِي يَعْلٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلصِّدِّيْقُوْنَ ثَلَاثَةٌ: حَبِيْبُ النَّجَّارِ مُؤْمِنُ اٰلِ يٰسِيْنَ الَّذِيْ. قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ وَحِزْقِيْلُ مُؤْمِنُ اٰلِ فِرْعَوْنَ الَّذِيْ قَالَ: أَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا أَنْ يَقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ، وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام وَهُوَ أَفْضَلُهُمْ۔

حضرت ابو یعلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ صدیق تین ہیں، آلِ یاسین کا مومن حبیب نجار جس نے کہا تھا کہ اے میری قوم رسولوں کی پیروی کرو، اور حزقیل جو آلِ فرعون کا مومن ہے، جس نے کہا تھا (اے میری قوم) کیا تم ایسے شخص کو قتل کرتے ہو؟ جو یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور تیسرا صدیق علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام ہے جو ان سب سے افضل ہے۔

(امام احمد بن حنبل فضائل صحابہ، جلد ۲ حدیث ۱۰۷۲)، (امام ابن حجر مکی الصواعق المحرقہ صفحہ ۷۴)
امام ابن عساکر تاریخ دمشق الکبیر، جلد ۱ حدیث ۱۲۹)، (امام ہندی کنز العمال، جلد ۶ صفحہ ۱۵۲)
(امام جلال الدین سیوطی الدر منثور، جلد ۵ صفحہ ۲۹۱، ۲۶۱ بیروت، لبنان)

اس روایت میں حضور نبی اکرم ﷺ نے تین صدیق بیان فرمائے اور اُن میں سب سے افضل مولائے کائنات علی المرتضیٰ علیہ السلام کو قرار دیا۔ یہی میں محمد یاسین قادری جو کہ مولائے کائنات کے در کا منگتا ہوں، میں بھی یہ کہنا چاہتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کی تصدیق کرنے والے صدیق بے شمار ہیں اور حق کا ساتھ دے کر باطل کا انکار کرنے والے فاروق بھی بہت ہیں میں یہ نہیں کہتا کہ مولا علی علیہ السلام کے علاوہ کوئی صدیق اور فاروق نہیں ہو سکتا بلکہ جن صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم نے آپؐ کی رسالت کی تصدیق کی وہ سارے صدیق ہی تھے اور جن صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم نے حق کیلئے تلوار چلائی آپؐ کا ساتھ دیا وہ فاروق ہی تھے میں بات یہ کرتا ہوں کہ سرکار علی المرتضیٰ علیہ السلام سے بڑا صدیق کوئی نہیں اور آپؑ سے بڑا فاروق بھی کوئی نہیں یعنی مولا علی علیہ السلام صدیقِ اکبر بھی ہیں اور آپ فاروقِ اعظم بھی ہیں نہ آپؑ سے پہلے کوئی آپ جیسا صدیقِ اکبر اور فاروقِ اعظم تھا اور نہ آپکے بعد کوئی ہوگا۔ عبداللہ ابن عباسؓ ان الفاظ کے ساتھ روایت کرتے ہیں۔

252 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِيٍّ علیہ السلام هٰذَا أَوَّلُ مَنْ اٰمَنَ بِيْ وَأَوَّلُ مَنْ يُصَافِحُنِيْ وَهُوَ الْفَارُوْقُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ يُفَرِّقُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ، وَهُوَ يَعْسُوْبُ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَالْمَالُ يَعْسُوْبُ الظَّلَمَةِ، وَهُوَ صِدِّيْقُ الْأَكْبَرُ وَهُوَ بَابِيَ الَّذِيْ أُوْتِيَ مِنْهُ، وَهُوَ خَلِيْفَتِيْ مِنْ بَعْدِيْ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی کیلئے ارشاد فرمایا کہ یہ وہ پہلا شخص ہے جو مجھ پر ایمان لایا اور سب سے پہلے مجھ سے مصافحہ (قیامت کے دن سب سے پہلے کرنے والا ہے) کرے گا اور یہ اس اُمت کا فاروق ہے جو حق اور باطل کے درمیان فرق کرتا ہے اور یہ ایمان والوں کا سردار ہے اور مال ظلمت کا سردار ہے، اور یہ صدیق اکبر ہے اور یہ میرا وہ دروازہ ہے جس سے (میرے تک آنے کیلئے) داخل ہوا جاتا ہے اور یہ میرے بعد میرا خلیفہ ہے۔

(امام ابن عساکر تاریخ دمشق الکبیر، جلد ۴۵ صفحہ ۴۳، ۴۲، بیروت لبنان)

253 عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَا عَلِيُّ أَنْتَ أَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِيْ وَأَنْتَ أَوَّلُ يُصَافِحُنِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَنْتَ صِدِّيْقُ الْأَكْبَرُ وَأَنْتَ الْفَارُوْقُ الَّذِيْ يُفَرِّقُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ وَأَنْتَ يَعْسُوْبُ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَالْمَالُ يَعْسُوْبُ الْكُفَّارِ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے علی علیہ السلام تم وہ ہو جو سب سے پہلے مجھ پر ایمان لائے اور تم قیامت کے دن سب سے پہلے مجھ سے مصافحہ کرو گے، اور تم صدیق اکبر ہو، اور تم وہ فاروق ہو جو حق و باطل کے درمیان فرق (تمیز) کرتے ہو اور تم ایمان والوں کے سردار ہو، اور مال کافروں کا سردار ہے۔

(امام ابن عساکر تاریخ دمشق الکبیر، جلد ۴۵ صفحہ ۴۲، ۴۱، بیروت لبنان)

254 عَنْ سَلْمَانَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِعَلِيٍّ: أَلَا إِنَّ هٰذَا أَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِيْ وَهٰذَا أَوَّلُ مَنْ يُصَافِحُنِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهٰذَا الصِّدِّيْقُ الْأَكْبَرُ وَهٰذَا الْفَارُوْقُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ يُفَرِّقُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ وَهٰذَا يَعْسُوْبُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمَالُ يَعْسُوْبُ الظَّالِمِيْنَ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام کیلئے فرمایا، خبردار (آگاہ ہو جاؤ) بے شک یہ وہ شخص ہے جو سب سے پہلے مجھ پر ایمان لایا اور

یہی وہ شخص ہے جو قیامت کے دن سب سے پہلے مجھ سے مصافحہ کرے گا، اور یہ صدیق اکبر ہے اور یہ اُمت کا فاروق ہے جو حق اور باطل کے درمیان فرق کرتا ہے اور یہ ایمان والوں کا سردار ہے اور مال ظالموں کا سردار ہے۔

(امام ابن عساکر تاریخ دمشق الکبیر، جلد ۴۵ صفحہ ۴۲، ۴۱؛ مطبوعہ دار الاحیاء)
(امام طبرانی معجم الکبیر، جلد ۶، حدیث ۶۰۶۱)

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے بیعت لیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

255 عَنْ زَيْدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِنْ تَحْفَظُوْنِيْ وَتَمْنَعُوْنِيْ عَمَّا تَمْنَعُوْنَ أَنْفُسَكُمْ عَنْهُ وَتَمْنَعُوْا عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ عَمَّا تَمْنَعُوْنَ أَنْفُسَكُمْ عَنْهُ وَتَحْفَظُوْهُ فَإِنَّهُ الصِّدِّيْقُ الْأَكْبَرُ يَزِيْدُ اللهُ دِيْنَكُمْ وَإِنَّ اللهَ أَعْطٰى مُوْسَى الْعَصَا وَإِبْرَاهِيْمَ بَرْدَ النَّارِ وَعِيْسَى الْكَلِمَاتِ يُحْيِيْ بِهَا الْمَوْتٰى وَأَعْطَانِيْ هٰذَا عَلِيًّا وَلِكُلِّ نَبِيٍّ آيَةٌ وَهٰذَا آيَةُ رَبِّيْ وَالْأَئِمَّةُ الطَّاهِرُوْنَ مِنْ وَلَدِهٖ آيَاتُ رَبِّيْ لَنْ تَخْلُوَ الْأَرْضُ مِنْ أَهْلِ الْإِيْمَانِ مَا أَبْقَى اللهُ أَحَدًا مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ وَاحِدًا۔

حضرت زید بن حارثہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا (صحابہ اکرامؓ سے) میری (ظاہراً) حفاظت کرنا اور مجھے ان چیزوں سے بچانا (یعنی میرے نزدیک آنے سے روکنا) جن سے خود کو بچاتے ہو، اور علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو بھی اُن چیزوں سے بچاؤ (علی کے نزدیک نہ کرنا) جن سے اپنی جانوں کو بچاتے ہو اور اُنکی (علی) حفاظت کرو اور بے شک وہ صدیق اکبر ہے اللہ تمہارے دین کو زیادہ کریگا، اور بے شک اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کو عصا عطا کیا اور ابراہیم علیہ السلام کو آگ ٹھنڈا کرنے کا معجزہ عطا کیا اور عیسیٰ علیہ السلام کو کلمات عطا کیے جن کے ذریعے وہ مُردوں کو زندہ کرتے تھے اور مجھے (اللہ نے) علی علیہ السلام عطا کیا ہے (ہر نبی کیلئے نشانی ہے اور یہ میرے رب کی میرے لیے نشانی ہے)

اس کے (علی) بیٹے سے پیدا ہونے والے آئمہ علیہم السلام میرے رب کی آیات (نشانیاں) ہیں جب تک اس کی اولاد میں سے اللہ ایک فرد کو بھی باقی (زندہ) رکھے گا تو دنیا ایمان والوں سے خالی نہ ہو گی۔

(شیخ سلیمان قندوزی حنفی ینابیع المودۃ، جلد ۲، صفحہ ۸۳، ۸۴)

256 عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَنَّ عَلِيًّا وَذُرِّيَّتَهُ وَمُحِبِّيهِمُ السَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ إِلَى الْجَنَّةِ وَهُمْ جِيرَانُ أَوْلِيَاءِ اللّٰهِ. وَأَوْلِيَاءُ اللّٰهِ. حَمْزَةُ. وَجَعْفَرٌ. وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَأَمَّا عَلِيٌّ فَهُوَ الصِّدِّيقُ الْأَكْبَرُ لَا يَخْشَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ أَحَبَّهُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا بے شک علی علیہ السلام اور اُنکی اولاد اور اُن سے محبت کرنے والے اگلے اور پچھلے (پہلے اور بعد والے) جنت کی طرف (یعنی جنت میں) ہوں گے اور وہ سب اولیاء اللہ کے پڑوسی (ہمسائے) ہوں گے اور اولیاء اللہ امیر حمزہ علیہ السلام، جعفر طیار علیہ السلام، امام حسن علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام ہیں۔ بہر حال علی علیہ السلام صدیقِ اکبر ہیں، جو اس سے محبت کرے گا وہ قیامت کے دن خوف زدہ نہ ہو گا۔

(امام موفق بن احمد بن محمد مکی حنفی مقتل الحسین جلد ۱، صفحہ ۷۶، ۷۵)

257 عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُولُ: يَا عَلِيُّ أَنْتَ أَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِي وَصَدَّقَنِي وَأَنْتَ أَوَّلُ مَنْ يُصَافِحُنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَنْتَ الْفَارُوقُ الَّذِي يُفَرِّقُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ وَأَنْتَ يَعْسُوبُ الْمُسْلِمِينَ وَالْمَالُ يَعْسُوبُ الظَّلَمَةِ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اے علی علیہ السلام تم وہ پہلے شخص ہو جو مجھ پر ایمان لائے اور میری تصدیق کی اور تم ہی وہ پہلے شخص ہو جو قیامت کے دن مجھ سے مصافحہ کرو گے، اور تم فاروق ہو جس نے سب سے پہلے حق اور

باطل کے درمیان (تمیز) فرق کیا اور تم مسلمانوں کے سردار ہو اور مال ظالموں کا سردار ہے۔

(امام ابراہیم بن محمد الجوینی فرائد السمطین، جلد ۱، صفحہ ۱۰۱)

ان احادیثِ مبارکہ سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ مولائے کائنات علی المرتضیٰ علیہ السلام وہ واحد شخصیت ہیں جن کیلئے صدیقِ اکبر اور فاروقِ اعظم جیسے القاب استعمال ہوئے ہیں اور خود حضور نبی اکرمؐ نے مولا علی علیہ السلام کو ان القابات سے نوازا ہے۔

قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

❖ وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الصِّدِّيقُونَ ۝ (سورۃ الحدید: آیت ۱۹)

"اور جو لوگ ایمان لائے اللہ پر اور اُنکے رسولوں پر وہی لوگ صدیقین ہیں"۔

اس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو صدیق کہا ہے جو اللہ اور اُنکے رسولوں پر ایمان لائے گویا اس آیت سے یہ بات واضح ہو گی کہ حضور نبی اکرمؐ کے وہ صحابہ رضی اللہ عنہم جو آپؐ پر ایمان لائے اور مرتے دم تک اس پر قائم رہے وہ سارے صدیق ہیں، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کیلئے بھی صدیق کا لقب استعمال ہوا ہے جب انہوں نے معجزۂ معراج کی تصدیق کی مگر اُنکے لیئے بھی صرف صدیق کا لقب استعمال ہوا ہے صدیقِ اکبر کا نہیں اسی طرح قرآن مجید میں انبیاء اکرام علیہم السلام کیلئے بھی صدیق کا لقب استعمال کیا گیا ہے مگر صدیقِ اکبر کا لقب انبیاء کیلئے بھی استعمال نہیں ہوا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

❖ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ ۚ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا ۝ (سورۃ المریم: آیت ۴۱)

"اور آپ کتاب (قرآن مجید) میں ابراہیم علیہ السلام کا ذکر کریں بے شک وہ صدیق نبی تھے"

اس آیتِ کریمہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو صدیق کہا گیا ہے مگر صدیقِ اکبر کا لقب اُنکے لیئے بھی استعمال نہیں ہوا۔ ایک اور آیتِ کریمہ میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

❖ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِدْرِيسَ ۚ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا ۝ (سورۃ المریم: آیت ۵۶)

"اور آپ کتاب (قرآن مجید) میں ادریس علیہ السلام کا ذکر کریں بے شک وہ صدیق نبی تھے"

اس آیتِ کریمہ میں بھی اللہ رب العزت نے حضرت ادریس علیہ السلام کو صدیق نبی کہہ کر مقام و مرتبہ بیان کیا ہے مگر صدیقِ اکبر کا لقب اُنکے لیئے بھی استعمال نہیں کیا۔ یہاں ہم انبیاء کرام اور مولا علیؑ کا تقابل پیش نہیں کر رہے بلکہ صدیقِ اکبر کی صفت پر بات کر رہے ہیں۔

الغرض کوئی بھی نبی ہو یا حضور نبی اکرمؐ کے صحابہ رضی اللہ عنہم ہوں ہم اُنکی شانِ صدیقیت کے منکر نہیں ہیں بلکہ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ آپؐ کے وہ سارے صحابہؓ صدیق ہیں جو آپؐ پر ایمان لائے اور آپؐ کی رسالت کی تصدیق کی اور مرتے دم تک اس پر قائم رہے یہی قرآن کا حکم بھی ہے اور انبیاء کرام علیہم السلام بھی صدیق ہیں مگر صدیقِ اکبر کا لقب صرف اور صرف مولائے کائنات علی المرتضیٰ علیہ السلام کیلئے استعمال ہوا ہے صدیق کہتے ہیں سچے اور تصدیق کرنے والے کو سارے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سب سے پہلے مولا علیؑ نے رسول اللہ ﷺ کی نبوت و رسالت کی تصدیق کی اور سچائی آپؐ کی آیتِ مباہلہ سے واضح ہو چکی ہے اس لیئے ہم کہتے ہیں کہ مولا علیؑ صدیقِ اکبر ہیں۔

فاروقِ اعظم کا معنیٰ ہوتا ہے حق اور باطل کے درمیان فرق کرنے والی سب سے بڑی ذات اگر ہم حسد و بغض نکال کر کتبِ احادیث و تاریخ کا مطالعہ کریں تو یہ بات بالکل اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ مولا علی علیہ السلام کی ذات ہی سب سے پہلے حق اور باطل کے درمیان فرق اور تمیز کرنے والی ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کیلئے بھی فاروقِ اعظم کا لقب استعمال کیا جاتا ہے مگر وہ چھ یا سات نبوی کو ایمان لائے یعنی چھ سات سال تک اُنہوں نے اسلام کو دینِ حق تسلیم نہیں کیا مگر مولا علی علیہ السلام اس وقت سے اسلام کو حق اور کفر کو باطل تسلیم کر چکے تھے جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اسلام کی مخالفت کر رہے تھے بعد میں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کلمہ پڑھا تو وہ فاروق ہو گئے مگر فاروقِ اعظم مولا علی علیہ السلام ہی ہیں، جیسے کسی شخص کے تین بیٹے ہوں تو ہم اس سے پوچھیں ان میں سب سے بڑا کون ہے تو وہ اس کو سب سے بڑا کہے گا جو تینوں میں سب سے پہلے پیدا ہوا ہو، بالکل اسی طرح حق اور باطل میں فرق کرنے والے تو سارے صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں جنہوں نے اسلام کو حق سمجھا اور کُفر کو باطل جانا اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے اور مرتے دم تک اس پر قائم رہے اور سارے فاروق ہو گئے مگر ان میں فاروقِ اعظم یعنی سب سے بڑا حق اور باطل کے درمیان فرق کرنے والا وہی ہو گا جو ان میں سب سے

پہلے ایمان لایا، کلمہ پڑھا، نماز پڑھی، اللہ کی توحید کو اور آپؐ کی رسالت کو تسلیم کیا ایسی ذات اور شخصیت صرف اور صرف مولا علی علیہ السلام کی ذات ہے، آپؑ نے سب سے پہلے حضور نبی اکرم ﷺ کے دین کو تسلیم کیا اور اسکے نفاذ کیلئے جہاد کرنا شروع کیا اسی لیئے آپؐ نے متعدد احادیثِ مبارکہ بیان فرمائیں جن میں مولا علی علیہ السلام کو فاروق اور حق اور باطل کے درمیان فرق کرنے والی ہستی قرار دیا ہے۔

258 عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ: أَنْتَ تُبَيِّنُ لِأُمَّتِي مَا اخْتَلَفُوا فِيهِ بَعْدِي۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام سے فرمایا اے علیؑ تم واضح (وضاحت) کرو گے میری اُمت کیلئے جس میں وہ میرے بعد اختلاف کریں گے۔

(امام حاکم المستدرک، جلد ۳، حدیث ۴۶۲۰)، (امام ابن عساکر تاریخ دمشق الکبیر: جلد ۳۵، حدیث ۹۷۶۲)

اس حدیثِ مبارکہ سے بھی ثابت ہو رہا ہے کہ حق اور باطل کو واضح کرنے والی ذات مولا علی علیہ السلام کی ہے، پس میرا موقف واضح ہو چکا ہے جس ہستی کو اللہ اور اسکے رسولؐ نے یہ مقام عطا کیا ہو وہ صدیقِ اکبر بھی ہو، فاروقِ اعظم بھی ہو تو پھر رسول اللہ ﷺ کے بعد علی علیہ السلام کے علاوہ کوئی اور افضل کیسے ہو سکتا ہے۔ اگر آپ کسی کی افضلیت پر کہتے ہیں تو اسکے فضائل و مناقب سے ہی پرکھتے ہیں جو لوگ کہتے ہیں کہ فضائل سے کوئی افضل نہیں ہوتا تو میرا ان سے سوال ہے؟ کہ نہ میں نے کسی کے فضائل میں احادیث پڑھنے دینی ہیں اور نہ قرآنی آیات پڑھنے دینی ہیں اسکے علاوہ کسی کی افضلیت ثابت کریں ساری دُنیا بھی مل جائے تو نہیں ثابت کر سکتی پتہ چلا فضائل و مناقب سے انسان افضل ہوتا ہے پوری دُنیا میں حضور نبی اکرمؐ کے بعد سب سے زیادہ قرآن و حدیث میں جس کے فضائل و مناقب بیان ہوئے ہیں وہ مولا علی علیہ السلام کی ذات ہے تو پھر اسی لیئے ہم کہتے ہیں کہ حضورؐ کے بعد جو افضل و اعلیٰ ہستی ہے وہ مولائے کائنات علی المرتضیٰ علیہ السلام ہیں۔

آیت نمبر 18

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِیْنِهٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّهُمْ وَ یُحِبُّوْنَهٗۤ

اے ایمان والو! تم میں سے جو شخص اپنے دین سے پھر جائے گا۔ تو عنقریب اللہ (ان کی جگہ) ایسی قوم کو لائے گا جن سے وہ (خود) محبت کرتا ہوگا اور وہ اس سے محبت کرتے ہوں گے۔

(سورۃ المائدہ، آیت ۵۴)

اس آیت کے ذیل میں امام فخر الدین رازی اپنی تفسیر الکبیر میں فرماتے ہیں کہ

259 نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ فِیْ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ علیہ السلام

"یہ آیت مولا علی علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے"

(امام فخر الدین رازی تفسیر الکبیر جلد ۱۲، صفحہ ۲۴)

کیونکہ خیبر کے روز آقا نے فرمایا تھا۔

260 عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ فِیْ رِوَایَةٍ طَوِیْلَةٍ قَالَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ یَوْمَ خَیْبَرَ: لَاُعْطِیَنَّ هٰذِهِ الرَّایَةَ رَجُلًا یَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰی یَدَیْهِ، یُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَیُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کے دن فرمایا میں یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھوں پر اللہ فتح عطا کرے گا وہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ عزوجل اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔

(امام بخاری صحیح صفحہ ۷۱۵، حدیث ۴۲۱۰ دار السلام الریاض)

آقا نے مولا علی علیہ السلام کو جھنڈا عطا کیا۔ امام رازی فرماتے ہیں:

261 هٰذَا هُوَ الصِّفَةُ الْمَذْکُوْرَةُ فِی الْاٰیَةِ۔

یہی وہ صفت ہے جس کو آیت کے اندر بیان کیا گیا ہے۔

(امام فخر الدین رازی تفسیر الکبیر، جلد ۱۲ صفحہ ۲۵)

ثابت ہوا کہ یہ آیت مولا علی علیہ السلام کی شان اور افضلیت میں نازل ہوئی مولا علی علیہ السلام اللہ اور اس کے رسول کے محب بھی ہیں اور محبوب بھی ہیں۔

حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام اللہ اور اس کے رسول کے محبوب ہیں اس پر بے شمار احادیث ملتی ہیں۔ جیسا کہ امام ترمذی اپنی جامع میں یہ حدیث لے کر آئے ہیں۔

262 عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ عِنْدَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طَیْرٌ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ ائْتِنِیْ بِاَحَبِّ خَلْقِكَ اِلَیْكَ یَاْكُلُ مَعِیَ هٰذَا الطَّیْرَ. فَجَاءَ عَلِیٌّ فَاَكَلَ مَعَهٗ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پرندے کا گوشت تھا آپ نے فرمایا اے ہمارے اللہ اپنی ساری مخلوق میں سے محبوب ترین شخص کو (جس کو تو محبت کرتا ہے) میرے پاس بھیج تاکہ وہ میرے ساتھ اس پرندے کا گوشت کھائے۔ چنانچہ حضرت علی علیہ السلام آئے اور آپ کے ساتھ وہ گوشت تناول کیا۔

(جامع ترمذی، باب مناقب علی بن ابی طالب حدیث ۳۷۲۱، امام طبرانی معجم الاوسط، جلد ۹ حدیث ۹۳۷۲)

اس حدیث مبارکہ سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ مولا علی علیہ السلام اللہ تعالیٰ عزوجل کے محبوب ہیں۔ اب ہم ایک اور حدیث بیان کرتے ہیں جس سے پتہ چل جائے گا کہ مولا علی علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھی محبوب ہیں۔

263 عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ، عَنْ اَبِیْهِ، قَالَ: كَانَ اَحَبَّ النِّسَاءِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ سلام اللہ علیہا، وَمِنَ الرِّجَالِ عَلِیٌّ علیہ السلام

حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عورتوں میں سب سے زیادہ محبوب حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا تھیں اور مردوں میں سب سے زیادہ محبوب حضرت علی علیہ السلام تھے۔

(امام ترمذی جامع، صفحہ ۸۷۳، حدیث ۳۸۶۸ دار السلام الریاض).
(طبرانی معجم الاوسط جلد ۸ حدیث ۷۲۵۸)

آیت نمبر 19

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا ۝

بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو اذیت دیتے ہیں اللہ ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت بھیجتا ہے اور اس نے ان کے لیے ذلت انگیز عذاب تیار کر رکھا ہے۔
(سورۃ الاحزاب: آیت ۵۷)

اس آیت کے ذیل میں امام حاکم مستدرک میں حدیث مبارکہ لے کر آئے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ جو مولا علی علیہ السلام کو اذیت دیتا ہے وہ سمجھ لے اس نے اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دی ہے۔ اس آیت سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ مولا علی علیہ السلام کو برا کہنے سے حضورؐ کو اذیت ہوتی ہے اور حضور نبی اکرم ﷺ کی اذیت ہی اللہ کی اذیت ہے۔

264 عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ رضی اللہ عنہ. قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ فَسَبَّ عَلِيًّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَحَصَبَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ: يَا عَدُوَّ اللّٰهِ آذَيْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ﴿إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا﴾ (سورہ الاحزاب۔ ۵۷) لَوْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَيًّا لَآذَيْتَهُ.

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہل شام سے ایک شخص آیا اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے سامنے (پاس) مولا علی علیہ السلام کو برا کہا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اسکو ایسا کہنے سے روکا اور فرمایا اے اللہ کے دشمن تو نے رسول اللہ ﷺ کو اذیت دی ہے اور پھر یہ آیت پڑھی (ترجمہ: بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دیتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ لعنت بھیجتا ہے اور ان کیلئے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ سورہ الاحزاب۔ ۵۷)
پھر فرمایا اگر رسول اللہ ﷺ ظاہراً زندہ ہوتے تو یقیناً تو آپ کی اذیت کا باعث بنتا۔

(امام حاکم مستدرک جلد ۳ حدیث ۳۶۱۸)

اس حدیث اور آیت سے ثابت ہوا کہ مولا علی علیہ السلام کو برا کہنے سے آپکو اذیت ہوتی ہے تو جو منبروں پر مولا علی علیہ السلام کو گالیاں نکلواتے رہے ایسے لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو اذیت دی اور آپؐ کی اذیت میں ہی اللہ کی اذیت ہے۔ اس پر مزید دلائل جلد دوم میں بیان کیے ہیں۔

آیت نمبر 20

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ ۝

بے شک تمہارا مددگار اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہے اور وہ ایمان والے ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ ادا کرتے ہیں اور وہ ہر (حال) میں اللہ کے حضور جھکنے والے ہیں۔
(سورۃ المائدہ: آیت ۵۵)

علی علیہ السلام اللہ کے ولی ہیں

اس آیت کریمہ کے ذیل میں امام احمد بن محمود نسفیؒ روایت لے کر آئے۔

265 إِنَّهَا نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ عليه السلام حِينَ سَأَلَهُ سَائِلٌ وَهُوَ رَاكِعٌ فِي صَلَاتِهِ فَطَرَحَ لَهُ خَاتَمَهُ كَأَنَّهُ مَرِجًا فِي خِنْصَرِهِ فَلَمْ يَتَكَلَّفْ لِخَلْعِهِ كَثْرَ عَمَلٍ يُفْسِدُ صَلَاتَهُ.

بے شک یہ آیت ﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ﴾ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی۔ آپ سے ایک سائل نے سوال کیا (کچھ مانگا) آپؑ اس وقت نماز میں رکوع کی حالت میں تھے۔ تو آپؑ نے اس کی طرف اپنی انگوٹھی پھینک دی۔ گویا کہ وہ انگوٹھی آپؑ کی چھنگلی انگلی مبارک میں ڈھیلی تھی اسی لیے آپ کو اس کے اتارنے میں ایسا عمل (تکلف) نہیں کرنا پڑا جو آپ کی نماز کو فاسد کر دے۔

(امام عبداللہ بن احمد بن محمود نسفیؒ، مدارک التنزیل و حقائق التاویل جلد ۱ صفحہ ۲۱۱)

علامہ محمود آلوسی اپنی تفسیر روح المعانی میں یہ مضمون اس طرح لے کر آئے ہیں۔

266 ایک سائل مسجد نبوی میں آیا حضور نبی اکرم ﷺ نے اُس سائل سے پوچھا کہ کیا تم کو کسی نے کچھ دیا ہے۔ اس سائل نے عرض کی آقا مولا علی علیہ السلام نے یہ انگوٹھی عطا کی ہے۔ حالانکہ وہ نماز میں حالتِ رکوع میں تھے آپ نے سائل کی یہ بات سُن کر۔

❖ فَكَبَّرَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةِ (اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ) (سورۃ المائدہ: آیت ۵۵)

حضور نبی اکرم ﷺ نے نعرہ بلند کیا اور پھر یہ آیت تلاوت کی۔ (بے شک تمہارا مددگار اللہ اور اس کا رسول ہیں اور وہ ایمان والے ہیں جو نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ (حالتِ رکوع میں) ادا کرتے ہیں اور وہ اللہ کے حضور جھکنے والے ہیں)

(علامہ آلوسی روح المعانی۔ جلد ۶ صفحہ ۱۸۱)

اسی طرح قاضی ثناء اللہ پانی پتی اپنی تفسیر مظہری میں بھی یہ روایت کچھ اس طرح لے کر آئے ہیں۔

267 وَقَفَ عَلٰى عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عليه السلام سَائِلٌ وَهُوَ رَاكِعٌ وَنَزَعَ خَاتَمَهٗ وَاَعْطَاهُ السَّائِلَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ ﴿اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ﴾۔

ایک سائل مولا علی علیہ السلام کے پاس آکر کھڑا ہوا وہ نماز میں حالتِ رکوع میں تھے آپ علیہ السلام نے اپنی انگوٹھی اُتار کر سائل کو عطا کر دی اس پر یہ آیت (بے شک تمہارا مددگار اللہ اور اس کا رسول ہیں) اور وہ ایمان والے ہیں جو نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ (حالتِ رکوع میں) ادا کرتے ہیں اور وہ اللہ کے حضور جھکنے والے ہیں) نازل ہوئی۔

(قاضی ثناء اللہ پانی پتی، تفسیر مظہری، جلد ۳ صفحہ ۱۴۱)

اسی آیت کریمہ کے بارے میں امام خازن فرماتے ہیں کہ:

268 نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ ﴿اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ﴾ فِيْ شَخْصٍ مُعَيَّنٍ وَهُوَ عَلِيُّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عليه السلام۔

یہ آیت (بے شک تمہارا مددگار اللہ اور اس کا رسول ہیں اور وہ ایمان والے ہیں جو نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ (حالتِ رکوع میں) ادا کرتے ہیں اور وہ اللہ کے حضور جھکنے والے ہیں) ایک معین شخص کے بارے میں نازل ہوئی اور وہ شخص علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہے۔

(امام خازن تفسیر خازن، جلد ۲، صفحہ ۵۲)

ایک اور مقام پر امام خازن یعنی علاؤ الدین علی بن محمد بن ابراہیم بغدادی فرماتے ہیں۔

269 مَرَّ بِعَلِيٍّ سَائِلٌ وَهُوَ رَاكِعٌ فِي الْمَسْجِدِ فَاَعْطَاهُ خَاتَمَهٗ ثُمَّ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ ﴿اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ﴾ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ۔

ایک سائل مولا علی علیہ السلام کے پاس سے گزرا اس وقت آپ حالتِ رکوع میں تھے مسجد میں اس نے سوال کیا آپ نے اپنی انگوٹھی اس کو عطا کر دی پھر یہ آیت حضور نبی اکرم ﷺ پر نازل ہوئی۔

(امام خازن تفسیر خازن، جلد ۲ صفحہ ۱۲۱)

امام جلال الدین سیوطی اپنی تفسیر دُرِّ منثور میں یہ روایت کچھ اس طرح بیان کرتے ہیں۔

270 حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضور ﷺ سے ملنے کے لیے گیا آپ نیند میں تھے لگتا تھا آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ تھوڑی دیر بعد آپ بیدار ہوئے۔

❖ وَتَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هٰذِهِ الْاٰيَةِ ﴿اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ﴾ ثُمَّ تَلَا هٰذَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَتَمَّ لِعَلِيٍّ نِعْمَةً وَهَنِيْئًا لِعَلِيٍّ بِفَضْلِ اللّٰهِ اِيَّاهُ۔

رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت ﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ﴾ تلاوت کی اور پھر یہ فرمایا حمد و ثنا ہے اس اللہ کیلئے جس نے علی علیہ السلام کیلئے نعمتوں کو مکمل کیا اور علی علیہ السلام کیلئے فضل تیار کیا۔

(امام جلال الدین سیوطی درِ منثور، جلد ۲ صفحہ ۵۷۱)

امام فخر الدین رازی اپنی تفسیر الکبیر میں یہ روایت کچھ اس طرح لے کر آئے ہیں۔

271 حضرت ابوذر غفاریؓ روایت کرتے ہیں کہ میں مسجدِ نبوی میں تھا تو ایک سائل آیا اس نے سوال کیا تو کسی نے اس کو کچھ نہ دیا تو۔

❖ فَرَفَعَ السَّائِلُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ أَنِّيْ سَأَلْتُ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِكَ ﷺ يَوْمًا مِنَ الْأَيَّامِ فَلَمْ يُعْطِنِيْ أَحَدٌ. وَكَانَ عَلِيٌّ رَاكِعًا فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ نَحْوَهُ بِخِنْصَرِهِ الْيُمْنٰى وَكَانَ فِيْهَا خَاتَمٌ. فَأَخَذَ السَّائِلُ الْخَاتَمَ مِنْ خِنْصَرِهِ وَذٰلِكَ بِحَضْرَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ۔

سائل نے آسمان کی طرف اپنا سر اٹھا کر کہا اے ہمارے اللہ تو گواہ رہنا کہ میں نے ایک روز تیرے رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں سوال کیا مگر مجھے کسی نے کچھ نہیں دیا۔ اور اس وقت مولا علی علیہ السلام نماز کے دوران حالتِ رکوع میں تھے تو آپ نے اپنے دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے اشارہ کیا۔ اس انگلی میں انگوٹھی تھی تو سائل نے آپ کی اس انگلی سے انگوٹھی اتار لی۔ یہ مسئلہ حضور ﷺ کے سامنے پیش ہوا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو یہ آیات تلاوت کیں۔

❖ وَتَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هٰذِهِ الْآيَاتِ: وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ أَهْلِيْ ۝ هٰرُوْنَ أَخِي ۝ اشْدُدْ بِهٖ أَزْرِيْ ۝ وَأَشْرِكْهُ فِيْ أَمْرِيْ ۝

(سورہ طٰہٰ آیات ۲۹ تا ۳۲)

یعنی موسیٰ علیہ السلام کی دعا والی آیات پڑھیں جس میں موسیٰ علیہ السلام دعا مانگتے ہیں۔ (اے اللہ) میرے گھر والوں میں سے میرا وزیر بنا دے۔ ہارون علیہ السلام میرے بھائی کو اس کے ذریعہ میری کمر مضبوط فرما۔ اور اس کو میرے امر (کام) میں شریک کر۔ یہ آیات پڑھ کر آقا نے پھر فرمایا:

ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. اَللّٰهُمَّ أَنَا مُحَمَّدٌ نَبِيُّكَ وَصَفِيُّكَ اَللّٰهُمَّ فَاشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ أَمْرِيْ. وَاجْعَلْ لِيْ وَزِيْرًا مِنْ أَهْلِيْ عَلِيًّا اشْدُدْ بِهٖ ظَهْرِيْ. ثُمَّ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ آمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ﴾۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا کی۔ اے ہمارے اللہ میں محمد ﷺ ہوں، تیرا نبی ﷺ ہوں، اور تیرا چُنا ہوا ہوں، اے ہمارے اللہ میرے لئے میرا سینہ کھول دے اور میرے کام کو میرے لیے آسان فرما۔ اور میرے گھر والوں میں سے علی علیہ السلام کو میرا وزیر بنا۔ اور اس کے ذریعہ سے میری کمر کو مضبوط فرما۔ پھر یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی۔ ﴿بے شک تمہارا مددگار اللہ اور اس کا رسول ہیں اور وہ ایمان والے ہیں جو نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ (حالتِ رکوع) ادا کرتے ہیں اور وہ اللہ کے حضور جھکنے والے ہیں﴾

(امام فخر الدین رازی تفسیر الکبیر جلد ۲ صفحہ ۳۲۰، امام طبرانی مجم الکبیر جلد ۳ صفحہ ۵۷)

اس روایت سے بھی یہ بات اظہر من الشمس ہو گئی کہ یہ آیت مولا علی علیہ السلام کی ولایت پر نازل ہوئی، اور مولا علی علیہ السلام کی عظمت و رفعت اور افضلیت بھی ثابت ہو گئی، حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد جو سب سے اعلیٰ ذات ہے وہ علی المرتضیٰ علیہ السلام کی ذات ہے۔ جب تک کوئی مولا علی علیہ السلام کو مولا، آقا نہ تسلیم کرے تب تک کوئی مومن اور مسلمان نہیں ہو سکتا۔

ایک اور حدیث مبارکہ اس آیتِ کریمہ کے تحت امام حاکم اور امام طبرانی لے کر آئے ہیں۔

272 عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضي الله عنه يَقُوْلُ: وَقَفَ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عليه السلام سَائِلٌ وَهُوَ رَاكِعٌ فِيْ تَطَوُّعٍ فَنَزَعَ خَاتَمَهٗ فَأَعْطَاهُ السَّائِلَ. فَأَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَأَعْلَمَهٗ ذٰلِكَ. فَنَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ آمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ﴾ فَقَرَأَهَا

...اللہ ﷺ ثُمَّ قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ:

حضرت عمار بن یاسرؓ سے روایت ہے کہ ایک سائل حضرت علی علیہ السلام کے پاس آکر کھڑا ہوا۔ آپ نماز میں رکوع کی حالت میں تھے آپ نے انگوٹھی کھینچی پر سائل کو عطا کر دی۔ مولا علی علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو ساری بات بتائی۔ اس موقع پر حضور نبی اکرم ﷺ پر یہ آیت۔ ﴿بے شک تمہارا مددگار اللہ اور اس کا رسول ہیں اور وہ ایمان والے ہیں جو نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ (حالتِ رکوع میں) ادا کرتے ہیں اور وہ اللہ کے حضور جھکنے والے ہیں﴾ نازل ہوئی۔ آپ نے اِس آیت کو پڑھا اور فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی علیہ السلام مولا ہے اے اللہ تُو بھی اس کا مولا بن جو اسے (علیؑ) کو مولا مانے اور جو اس سے عداوت رکھے تُو اس سے عداوت رکھ۔

(امام طبرانی مجم الاوسط: جلد ۷ حدیث ۶۲۲۸)، (امام طبرانی مجم الکبیر، جلد ۲، حدیث ۴۰۵۳، ۲۸، ۵۰۲۸، ۵۰۹۷)

(امام ہیثمی مجمع الزوائد، جلد ۷ صفحہ ۲۰)، امام ہیثمی موارد الظمآن: حدیث ۲۲۰۵۰)،

(امام احمد بن حنبل مسند، جلد ۱، جلد ۴، صفحات ۱۲۶، ۳۸۴)، (خطیب بغدادی تاریخ بغداد جلد ۷ صفحہ ۳۸۵)

❖ سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ۙ

طلب کیا ایک سائل نے ایسا عذاب جو ہو کر رہے۔

(سورۃ المعارج: آیت ۱)

273 اس آیتِ کریمہ کے بارے میں امام ثعلبیؒ اپنی تفسیر میں روایت کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے غدیر خُم کے مقام پر مولا علیؑ کی ولایت کا اعلان کیا تو ایک شخص حارث بن نعمان فہری اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا اے محمد ﷺ آپ نے ہمیں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی گواہی کا کہا ہم نے یہ گواہی دی آپ نے ہمیں مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی گواہی کا کہا ہم نے یہ شہادت بھی دی۔ آپ نے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کا کہا ہم نے عمل کیا اب آپ کہہ رہے ہیں آپ کے چچازاد بھائی کی ولایت کی گواہی عَلِیٌّ وَلِیُّ

اللہ کی شہادت بھی دیں۔ یہ آپ خود کہہ رہے ہیں یا اللہ کی طرف سے حکم آیا ہے۔ یہ روایت امام جعفر صادق علیہ السلام سے لی گئی ہے۔ تو آپ نے فرمایا:

❖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنَّ هٰذَا مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اُس (اللہ) کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اُس کے سوا کوئی معبود نہیں مجھے یہ حکم اللہ کی طرف سے ہی ملا ہے۔ کیونکہ نبی ﷺ خود سے کوئی کام نہیں کرتے۔

❖ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ يُّوْحٰى ۝ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ۝

"اور وہ اپنی خواہش سے کلام نہیں کرتے وہ تو بس وحی ہے جو ان کی طرف کی جاتی ہے۔ ان کو ایک زبردست قوت والے نے تعلیم دی ہے"۔

(سورۃ النجم: آیت: ۳،۵)

یعنی آقا یہ سمجھانا چاہ رہے تھے کہ میں نے علی علیہ السلام کی ولایت کا اعلان نہیں کیا اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے خود کروایا ہے۔ اب میری اطاعت میں ہی اللہ کی اطاعت ہے۔ جیسا کہ سورۃ النساء میں اللہ رب العزت کا فرمان ہے۔

❖ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ

"جس نے رسول اللہ ﷺ کا حکم مانا بے شک اُس نے اللہ ہی کا حکم مانا"۔

(سورۃ النساء: آیت ۸۰)

جب آپ نے اس کو یہ فرمادیا کہ یہ اعلان اللہ کی طرف سے ہوا ہے تو حارث بن نعمان فہری نے کہا اگر یہ سچ ہے تو یَارَبِّ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ۔

اے رب ہم پر آسمان سے پتھروں کی بارش برسادے یا پھر عذاب نازل کر دے۔ اس کے فوراً بعد آسمان سے اس کے سر پر ایک پتھر گرا اور وہ وہیں مر گیا۔

(امام شبلنجی نور الابصار، صفحہ ۱۹۶ بیروت، لبنان)

اس سے ثابت ہوا کہ جو مولا علی علیہ السلام کی ولایت و امامت اور افضلیت کا منکر ہے وہ حضور ﷺ کی ولایت کا منکر ہے اور جو حضور ﷺ کی ولایت کا منکر ہے وہ اللہ کی ولایت کا منکر ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے یہ بات ثابت بھی کر دی اور اس کا اعلان بھی کر دیا کہ علیؑ کو آقا مان لو جو اس کا انکار کرے گا اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا اعلانِ جنگ ہے۔ اسی لئے صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم نے مولا علی علیہ السلام کو مولا مان کر اپنے سر تسلیم خم کر لیئے تھے مولا علی علیہ السلام کی ولایت کے آگے۔ تو آج ہم مولا علی علیہ السلام کو افضلیت میں چوتھا نمبر دے کر کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں جو ترتیب خلافت ہے وہی ترتیب افضلیت ہے تو ان لوگوں سے میرا یہ سوال ہے اگر یہ فارمولہ مان لیا جائے تو پھر حضور نبی اکرم ﷺ افضلیت میں آخری نبی ﷺ ہیں معاذ اللہ کیونکہ وہ نبوت کے اعلان میں آخری جو ہیں۔

آیت نمبر 22، 23، 24

❖ فَالْيَوْمَ الَّذِينَ آمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ ۝ عَلَى الْأَرَائِكِ يَنظُرُونَ ۝ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝

آج (قیامت کے دن) ایمان والے کافروں پر ہنس رہے ہیں۔ سجے ہوئے تختوں پر بیٹھے نظارہ کر رہے ہیں۔ سو کیا کافروں کو اس (مذاق) کا پورا بدلہ ملا جو وہ (ایمان والوں سے) کیا کرتے تھے۔

(سورۃ المطففین، آیت ۳۴ تا ۳۶)

274 ان آیات کے ذیل میں امام موفق بن احمد بن محمد مکی خوارزمی روایت کرتے ہیں۔ ایک روز مولا علیؑ آقا سے ملنے کے لیئے جا رہے تھے تو راستے میں کچھ کفار و منافقین بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے مولا علیؑ اور ان کے ساتھیوں کا مذاق اڑایا۔

❖ فَسَخِرَ بِهِ الْمُنَافِقُونَ وَتَضَاحَكُوا وَتَغَامَزُوا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَاتُ فِي عَلِيٍّ۔

منافقین نے حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام اور آپ کے ساتھیوں کا مذاق اڑایا اور ان پر ہنسے اور آنکھوں سے ایک دوسرے کی طرف اشارے کیے تو پھر یہ آیات مولا علیؑ کی شان میں نازل ہوئیں۔

(امام موفق بن احمد مکی حنفی مناقب خوارزمی، صفحہ ۲۸۵، بیروت لبنان)

ان آیاتِ کریمہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ مولا علی علیہ السلام کا مذاق اڑانا منافقین و کفار کا طریقہ ہے اور ان کو قیامت کے دن پتہ چلے گا جب یہ لوگ ذلیل و رسوا ہو رہے ہوں گے اور مولا علی علیہ السلام اور ان کے چاہنے والے جنت میں تختوں پر بیٹھے ان کے مذاق کا جواب دے رہے ہونگے۔ اور علی علیہ السلام کے دشمنوں کو سزا مل رہی ہوگی ابھی وقت ہے علی علیہ السلام کا مذاق اڑانے کی توبہ کر کے مان لو یہ بات کہ علی علیہ السلام جیسا کوئی نہیں۔

آیت نمبر 25

❖ مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ ۚ

جس نے رسول اللہ ﷺ کا حکم مانا بے شک اس نے اللہ ہی کا حکم مانا۔

(سورۃ النساء، آیت ۸۰)

اس آیتِ کریمہ میں اللہ رب العزت نے فرمایا ہے کہ جس نے رسول ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کر دی۔ یعنی اللہ نے آقا کی اطاعت اور حکم کو اپنی اطاعت اور حکم کہہ دیا۔ حضرت ابوذرؓ سے امام حاکم مستدرک میں حدیث لے کر آئے ہیں۔

اطاعتِ مرتضیٰ علیہ السلام ہی اطاعتِ مصطفیٰ ﷺ ہے

275 عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ أَطَاعَكَ (يَا عَلِيُّ) فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَاكَ فَقَدْ عَصَانِي۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (حضرت علی علیہ السلام کیلئے) فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس

نے اللہ کی نافرمانی کی۔ اور جس نے (اے علیؓ) تیری اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے تیری نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

(امام حاکم المستدرک جلد ۳: حدیث ۴۶۴۱)

276 عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللهَ، وَمَنْ أَطَاعَ عَلِيًّا فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَى عَلِيًّا فَقَدْ عَصَانِي۔

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی، اور جس نے علیؓ کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے علیؓ کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

(امام حاکم المستدرک جلد ۳: حدیث ۴۶۱۷)

277 عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَا عَلِيُّ مَنْ فَارَقَنِي فَقَدْ فَارَقَ اللهَ، وَمَنْ فَارَقَكَ يَا عَلِيُّ فَقَدْ فَارَقَنِي۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے علی علیہ السلام جس نے مجھے چھوڑا تحقیق اس نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ دیا اور جس نے اے علی علیہ السلام تجھے چھوڑا تحقیق اس نے مجھے چھوڑ دیا۔

(امام حاکم المستدرک، جلد ۳: حدیث ۴۶۲۴)

278 عَنْ عَلِيٍّ علیہ السلام فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا عَلِيُّ أَنْتَ وَصِيِّيْ وَوَارِثِيْ، وَأَبُوْ وَلَدِيْ وَزَوْجُ اِبْنَتِيْ أَمْرُكَ أَمْرِيْ وَنَهْيُكَ نَهْيِيْ۔

حضرت علی علیہ السلام ایک طویل روایت میں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے علی علیہ السلام تم میرے وصی ہو اور میرے وارث ہو اور میرے بیٹوں کے باپ ہو اور میری بیٹی کے شوہر ہو تمہارا حکم دینا میرا حکم دینا ہے اور تمہارا روکنا میرا روکنا ہے۔

(شیخ سلیمان قندوزی حنفی ینابیع المودۃ، جلد ۱ صفحہ ۵۰، ۵۱ بیروت لبنان)

279 عَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلَيْكُمْ بِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام فَإِنَّهُ مَوْلَاكُمْ فَأَحِبُّوْهُ وَكَبِيْرُكُمْ فَأَكْرِمُوْهُ وَعَالِمُكُمْ فَاتَّبِعُوْهُ وَقَائِدُكُمْ إِلَى الْجَنَّةِ فَعَزِّرُوْهُ إِذَا دَعَاكُمْ فَأَجِيْبُوْهُ وَإِذَا أَمَرَكُمْ فَأَطِيْعُوْهُ أَحِبُّوْهُ بِحُبِّيْ وَأَكْرِمُوْهُ بِكَرَامَتِيْ مَا قُلْتُ لَكُمْ فِي عَلِيٍّ إِلَّا مَا أَمَرَنِيْ بِهِ رَبِّيْ جَلَّتْ عَظَمَتُهُ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم پر علی بن ابی طالب علیہ السلام کو (بطور حاکم مقرر کر دیا گیا ہے) بے شک وہ (علیؓ) تمہارا مولا ہے پس اس سے محبت کرو، وہ تم میں سب سے بڑا ہے اس کا احترام کرو، اور وہ تم میں سے بڑا عالم ہے اسکی اتباع کرو، اور وہ جنت کی طرف تمہارا رہنما ہے اسکی تعظیم کرو، جب وہ تم کو بلائے تو فوراً اسکے پاس حاضر ہو جاؤ اور جب وہ تم کو حکم دے تو اسکی اطاعت کرو اس سے محبت کرو میری محبت کی وجہ سے اور اس کا احترام کرو میرے احترام کی وجہ سے میں نے جو کچھ تم کو علی علیہ السلام کے بارے میں فرمایا ہے وہ میرے عظمت و جلالت والے رب نے مجھے حکم دیا ہے۔

(امام موفق بن احمد بن محمد مکی حنفی مقتل الحسین، جلد ۱ صفحہ ۷۳، ۷۲)

280 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ فَهَلَّا اتَّخَذْتَ لِنَفْسِكَ خَلِيْفَةً يُؤَدِّيْ عَنْكَ أَحْكَامَكَ وَيُعَلِّمُ عِبَادِيْ مِنْ كِتَابِيْ مَا لَا يَعْلَمُوْنَ قُلْتُ اِخْتَرْ فَإِنَّ خِيَرَكَ خِيَرِيْ قَالَ اِخْتَرْتُ لَكَ عَلِيًّا فَاتَّخِذْهُ لِنَفْسِكَ خَلِيْفَةً وَوَصِيًّا وَهُوَ نَحَلْتُهُ عِلْمِيْ وَحِلْمِيْ وَهُوَ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ حَقًّا لَمْ يَنَلْهَا أَحَدٌ قَبْلَهُ وَلَيْسَتْ لِأَحَدٍ بَعْدَهُ يَا مُحَمَّدُ: عَلِيٌّ رَايَةُ الْهُدٰى وَإِمَامُ مَنْ أَطَاعَنِيْ وَنُوْرُ أَوْلِيَائِيْ وَهُوَ الْكَلِمَةُ الَّتِيْ أَلْزَمْتُهَا لِلْمُتَّقِيْنَ مَنْ أَحَبَّهُ فَقَدْ أَحَبَّنِيْ وَمَنْ أَبْغَضَهُ فَقَدْ أَبْغَضَنِيْ. فَبَشِّرْهُ بِذٰلِكَ يَا مُحَمَّدُ: قُلْتُ لَقَدْ أَبْشَرْتُهُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا اے محمد ﷺ کیا تُو نے اپنے لیئے کسی کو خلیفہ نہیں بنایا؟ جو تیرے احکام کو تیری طرف سے (تیرے بعد) ادا کرے۔ اور میرے بندوں کو میری کتاب (قرآن مجید) میں سے وہ کچھ پڑھائے جو وہ نہیں جانتے۔ آپؐ فرماتے ہیں میں نے کہا (میرے اللہ) تُو ہی (اس کا) انتخاب فرمادے بے شک تیری پسند میری پسند ہے۔ اللہ رب العزت نے فرمایا میں نے تیرے لیئے علی علیہ السلام کو منتخب کر لیا پس تو بھی اس کو اپنی جان کے لیئے خلیفہ اور وصی مقرر کر دے اور وہ (علیؑ) میرے علم اور حکمت کا محل ہے اور وہ ایمان والوں کا امیر برحق ہے۔ نہیں پہنچا کوئی اس مقام (امارت) کو نہ کوئی اس سے پہلے اور نہ کوئی اسکے بعد پہنچ سکے گا۔ اے محمدؐ، علی علیہ السلام ہدایت کا علَم (جھنڈا) ہے اور اطاعت گزاروں کا پیشوا ہے اور میرے اولیاء کا نُور ہے اور وہ کلمہ (نشانی) ہے جو میں نے پرہیزگاروں کیلئے لازم کیا ہے۔ جو اس سے محبت کرتا ہے بے شک وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور جو کوئی اس (علی علیہ السلام) سے بغض رکھتا ہے بے شک وہ مجھ سے بغض رکھتا ہے پس اس کو خوشخبری سنادو اس بات کی اے محمدؐ میں نے کہا (اے اللہ) یقیناً میں اس (علیؑ) کو اس بات کی خوشخبری دوں گا۔

(امام ابو نُعیم حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، جلد ۲ صفحہ ۶۷)

281 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَلَيْكَ بِعَلِيٍّ فَإِنَّ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِهِ وَجَنَانِهِ وَإِنَّهُ قُفْلُ الْجَنَّةِ وَ مِفْتَاحُهَا وَقُفْلُ النَّارِ وَ مِفْتَاحُهَا بِهِ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَبِهِ يَدْخُلُوْنَ النَّارَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے مجھے ارشاد فرمایا اے ابن عباسؓ علی علیہ السلام کی اتباع و پیروی اور فرماں برداری کرنا کیونکہ حق علی علیہ السلام کی زبان اور دل پر ہے اور بے شک وہ (علیؑ) جنت کا تالہ ہے اور جنت کی چابی ہے اور دوزخ کا تالہ ہے اور اسکی چابی ہے۔ علی علیہ السلام کے ذریعے سے ہی (یعنی علیؑ سے محبت کرنے والے) لوگ جنت میں جائیں گے اور علی علیہ السلام کی وجہ سے (یعنی علیؑ سے بغض رکھ کر) لوگ دوزخ میں جائیں گے۔

(سید علی ہمدانی مودۃ القربیٰ، صفحہ ۱۶، ۱۵، بیروت لبنان)

282 عَنْ عَلِيٍّ علیہ السلام قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا عَلِيُّ مَنْ أَنْكَرَ إِمَامَتَكَ فَقَدْ أَنْكَرَ نُبُوَّتِي. أَمْرُكَ أَمْرِيْ وَ نَهْيُكَ نَهْيِيْ۔

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے آپؑ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے علی علیہ السلام جس نے تمہاری امامت کا انکار کیا اس نے میری نبوت کا انکار کیا، تمہارا حکم دینا میرا حکم دینا ہے اور تمہارا روکنا میرا روکنا ہے۔

(شیخ سلیمان قندوزی حنفی ینابیع المودۃ، جلد ۱ صفحہ ۵۱، ۵۰)

283 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِذَا حَدَّثَنَا ثِقَةٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ علیہ السلام بِفُتْيَا لَا نَعْدُوْهَا۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی ثقہ (سچا) راوی (حدیث بیان کرنے والا) ہمارے سامنے علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے حدیث بیان (روایت) کرے گا تو ہم اسی پر ٹھہر جائیں گے۔ اسے آگے (یعنی کسی اور کے پاس) نہیں لے کر جائیں گے۔

(امام ابن عساکر تاریخ دمشق الکبیر، جلد ۵ حدیث ۹۸۰۳ طبع بیروت لبنان)

284 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ إِنَّمَا هُوَ عَلِيٌّ علیہ السلام لَقَدْ كَانَ عَالِمًا بِالتَّفْسِيْرِ وَالتَّأْوِيْلِ وَالنَّاسِخِ وَالْمَنْسُوْخِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں آپؓ فرماتے ہیں کہ وہ (شخص) جس کے پاس کتاب (قرآن) کا علم ہے وہ صرف حضرت علی علیہ السلام ہیں۔ یقیناً وہ (علیؑ) تفسیر و تاویل اور ناسخ و منسوخ کے (سب سے بڑے) عالم ہیں۔

(شیخ سلیمان قندوزی حنفی ینابیع المودۃ، جلد ۱، ص: ۱۰۳)

285 عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا عَلِيٌّ أَعْلَمُ النَّاسِ بِالسُّنَّةِ۔

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا تمام لوگوں میں علی المرتضیٰ علیہ السلام سنت کے سب سے بڑے (سب سے

زیادہ علم رکھنے والے) عالم ہیں۔

(امام ابن عساکر تاریخ دمشق الکبیر، جلد ۴۵ حدیث ۹۰۰۵ طبع بیروت لبنان)

286 عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ فَقَالَ: يَا اٰدَمُ إِرْفَعْ بَصَرَكَ وَانْظُرْ. فَنَظَرَ فَإِذَا مَكْتُوْبٌ عَلَى الْعَرْشِ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ. هُوَ نَبِيُّ الرَّحْمَةِ وَعَلِيٌّ مُقِيْمُ الْحُجَّةِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو تخلیق کیا تو ارشاد فرمایا اے آدم علیہ السلام اپنی نگاہوں کو بلند کر کے اوپر دیکھو: پس جب آدمؑ نے نظریں اٹھا کر دیکھا تو اللہ کے عرش پہ یہ لکھا ہوا دیکھا: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد ﷺ اللہ کے رسولؐ ہیں وہ نبی رحمت ہیں اور علی علیہ السلام حجت کو قائم کرنے والے ہیں۔

(شیخ سلیمان قندوزی حنفی، ینابیع المودۃ: جلد ۱ صفحہ ۱۰ بیروت لبنان)

287 عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِيٍّ: يَا أَنَسُ أَنَا وَهٰذَا (عَلِيٌّ) حُجَّةُ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام کیلئے ارشاد فرمایا: اے انسؓ میں اور یہ (علیؑ) اللہ تعالیٰ کی مخلوق پہ اللہ تعالیٰ کی حجت ہیں۔

(امام ابن عساکر تاریخ دمشق الکبیر، جلد ۴۵، حدیث ۹۵۷۸ بیروت، لبنان)

288 عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِيٍّ: أَنَا وَهٰذَا (عَلِيٌّ) حُجَّةٌ عَلٰى أُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام کیلئے ارشاد فرمایا کہ میں اور یہ (علیؑ) قیامت کے دن میری اُمت پہ حجت ہوں گے۔

(امام ابن عساکر تاریخ دمشق الکبیر، جلد ۴۵، حدیث ۹۵۷۷ بیروت، لبنان)

289 عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَنَا وَعَلِيٌّ حُجَّةُ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں اور علیؑ اللہ تعالیٰ کے بندوں پہ اللہ تعالیٰ کی حجت (دلیل) ہیں۔

(امام ابن عساکر تاریخ دمشق الکبیر، جلد ۴۵، حدیث ۹۵۷۹ بیروت، لبنان)

یہ بات بالکل واضح ہو گئی کہ اللہ کی اطاعت رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا نام ہے اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت مولا علی علیہ السلام کی اطاعت کا نام ہے۔ یہ افضلیت اور یہ عظمت جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے مولا علی المرتضیٰ علیہ السلام کو عطا کی ہے۔ یہ کائنات میں کسی اور کے حصہ میں نہیں آئی۔ یہ انفرادیت اور عظمت صرف اور صرف علی علیہ السلام کو ملی ہے۔

❖ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝

وہی ذات ہے جس نے آپؐ کو مضبوط (تائید کی) کیا اپنی اور ایمان والوں کی مدد سے۔

(سورۃ الانفال: آیت ۶۲)

اللہ رب العزت نے رسول اللہ ﷺ کی مدد کی اور اہلِ ایمان میں جنہوں نے اللہ کے دین کو اور آقا کو نصرت دلائی اور مضبوط کیا اور تائید کی اُن میں سب سے پہلا نام اور نمبر مولا علی علیہ السلام کا ہے۔ جب کبھی بھی رسول اللہ ﷺ پہ مشکل وقت آیا تو مولا علی علیہ السلام سب سے آگے نظر آتے ہیں۔ ہجرت کی رات کفار آقا کو معاذ اللہ قتل کرنے کے ارادہ سے آئے مولا علی علیہ السلام ہی تھے جو آپ کے بستر پہ چادر لے کر موت کے ڈر کے بغیر سو گئے۔ بدر ہو، اُحد ہو، خندق و حنین اور خیبر کی لڑائیاں سب

سے آگے مولا علی علیہ السلام ہی نظر آئیں گے۔ مولا علی علیہ السلام کو اللہ نے رسول اللہ ﷺ کا ناصر و مددگار بنا کر بھیجا تھا۔ انس ابن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔

290 عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا عُرِجَ بِيْ رَأَيْتُ عَلٰى سَاقِ الْعَرْشِ مَكْتُوْبًا لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَيَّدْتُهٗ بِعَلِيٍّ وَنَصَرْتُهٗ بِعَلِيٍّ۔

حضرت انس ابنِ مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب مجھے معراج کی رات اُوپر لے جایا گیا تو میں نے ساقِ (پایہ) عرش پر لکھا ہوا دیکھا۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد اللہ کے رسول ہیں اور میں نے ان کی (رسول اللہ ﷺ) علی علیہ السلام کے ذریعہ تائید اور نصرت فرمائی یعنی مضبوط کیا۔

(خطیب بغدادی، تاریخ بغداد جلد ۱۱ صفحہ ۱۸۳، امام جلال الدین سیوطی دُرِّ منثور، جلد ۴ صفحہ ۱۹۳)

ایک اور حدیث میں جس کو ابونعیم نے روایت کیا ہے اسی طرح کا مضمون بیان ہوا ہے۔

291 عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنِّيْ رَأَيْتُ عَلٰى سَاقِ الْعَرْشِ مَكْتُوْبًا إِنِّيْ أَنَا اللّٰهُ لَآ إِلٰهَ غَيْرِيْ خَلَقْتُ جَنَّةَ عَدْنٍ بِيَدِيْ. مُحَمَّدٌ صَفْوَتِيْ مِنْ خَلْقِيْ، أَيَّدْتُهٗ بِعَلِيٍّ وَنَصَرْتُهٗ بِعَلِيٍّ علیہ السلام۔

حضرت انس ابنِ مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ معراج کی رات میں نے اللہ کے ساقِ عرش (عرش کے پایوں) پر لکھا ہوا دیکھا۔

بے شک میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں میں نے جنتِ عدن کو اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا اور محمد ﷺ میری مخلوق میں سے ہیں میرے چنے ہوئے محبوب ہیں۔ میں نے علی علیہ السلام کے ذریعے ان کی تائید اور امداد فرمائی۔

(ابونعیم حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء جلد ۳ صفحہ ۳۰ بیروت لبنان)

اللہ کے دین اور رسول اللہ ﷺ کی مدد جتنی مولا علی علیہ السلام کے گھرانے کی کسی اور نے نہیں کی اسی لیے حضورؐ نے فرمایا تھا:

292 مَا قَامَ الْإِسْلَامُ إِلَّا بِسَيْفِ عَلِيٍّ وَثَرْوَةِ خَدِيْجَةَ۔

اسلام قائم ہی نہیں ہو سکتا تھا اگر علی علیہ السلام کی تلوار نہ چلتی اور خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا کی دولت نہ خرچ ہوتی۔ جب اسلام کی ابتداء تھی تب بھی گھر ابو طالب علیہ السلام کا تھا اور جب اسلام کی ڈگرگوں کشتی ہچکولے کھا رہی تھی اس وقت بھی ۷۲ تن دے کر جس نے اسلام کو بچایا وہ بھی گھر ابو طالب علیہ السلام ہی کا تھا۔ اسلام کی ابتداء بھی ابوطالب علیہ السلام کا گھر اور اسلام کی بقا بھی ابو طالب علیہ السلام کا گھر۔ اس گھر نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مدد کی ہے اور ایسی کوئی اور نہ کر سکا۔

آیت نمبر 27

وَإِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَإِذَا خَلَوْا إِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا إِنَّا مَعَكُمْ ۙ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ۝

اور جب ایمان والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اور جب اپنے شیطانوں سے تنہائی میں ملتے ہیں تو کہتے ہیں بے شک ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم تو محض ان کا مذاق اُڑاتے ہیں۔

(سورۃ البقرہ، آیت ۱۴)

اس آیتِ کریمہ کے تحت شیخ اسماعیل حقیؒ اپنی معروف تفسیر روح البیان میں یہ روایت لے کر آئے ہیں کہ ایک دن منافقین کا سردار عبداللہ بن اُبی اپنے ساتھیوں کو کہتا ہے کہ جس طرح میں مسلمانوں کو دھوکہ دیتا ہوں کوئی نہیں دے سکتا میرے دھوکے کی ان کو خبر بھی نہیں ہونے پائی اتنے میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے تو عبداللہ بن اُبی نے ان کی بہت زیادہ خوشامد کی ان کا ہاتھ پکڑ کر وہ چلے گئے تو تھوڑی دیر بعد حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ آئے عبداللہ بن اُبی ان کی بھی خوشامد کرنے لگا وہ بھی چلے گئے تھوڑی دیر بعد مولائے کائنات علی علیہ السلام تشریف لائے تو عبداللہ بن اُبی مولا علی علیہ السلام کا ہاتھ مبارک پکڑ کر کہنے لگا۔

293 قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ أُبَيّ لِعَلِيٍّ مَرْحَبًا يَا ابْنَ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَخَتَنَهُ وَسَيِّدِ بَنِيْ هَاشِمٍ مَا خَلَا رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ عَلِيُّ ابْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عليه السلام: يَا عَبْدَ اللّٰهِ إِتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُنَافِقْ فَإِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ شَرُّ خَلْقِ اللّٰهِ. فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ أُبَيّ مَهْلًا يَا أَبَا الْحَسَنِ أَنِّيْ تَقُوْلُ هٰذَا وَاللّٰهِ إِنَّ إِيْمَانَنَا كَإِيْمَانِكُمْ وَتَصْدِيْقَنَا كَتَصْدِيْقِكُمْ ثُمَّ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةِ ﴿وَإِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَإِذَا خَلَوْا إِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا إِنَّا مَعَكُمْ ۙ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ﴾

عبد اللہ بن ابی مولا علی علیہ السلام سے کہنے لگا مرحبا اے رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد بھائی اور ان کے داماد اور رسول اللہ ﷺ کے بعد تمام بنو ہاشم کے سردار پھر مولائے کائنات علی علیہ السلام فرماتے ہیں اے عبد اللہ بن ابی اللہ سے ڈرو اور منافقت چھوڑ دو اس لئے کہ منافقین ساری مخلوق سے بدترین ہیں پھر عبد اللہ بن ابی کہتا ہے۔ رہنے دیں اے ابو الحسن بات نہ بڑھائیں خدا کی قسم ہم لوگ بھی آپ کی طرح ایمان والے ہیں اور آپ لوگوں کی طرح ہم بھی (رسول اللہ ﷺ) کی تصدیق کرنے والے ہیں۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی (اور جب ایمان والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اور جب اپنے شیطانوں سے تنہائی میں ملتے ہیں تو کہتے ہیں بے شک ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم تو محض ان کا مذاق اڑاتے ہیں)۔

(شیخ اسماعیل حقی روح البیان جلد ۱ صفحہ ۷۲)

جب مولا علی علیہ السلام تشریف لے کر چلے گئے تو عبد اللہ بن ابی کے ساتھی اس کو کہنے لگے کہ اے عبد اللہ بن ابی تو سب کو تو دھوکا دے سکتا ہے۔ مگر علی المرتضیٰ علیہ السلام کو دھوکا نہیں دے سکا اس لیئے علی علیہ السلام جو کچھ تیرے دل میں ہے وہ سب کچھ بتا کر چلے گئے۔

اس سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ مولا علی علیہ السلام دلوں کے بھید بھی جانتے ہیں۔ مومن اور منافق کی پہچان بھی مولا علی علیہ السلام اچھی طرح کر لیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لیئے اللہ رب العزت نے اس آیت کریمہ کو نازل کر کے علی علیہ السلام کی عظمت و افضلیت پہ مہر ثبت کر دی۔

آیت نمبر 28

وَلَوْ أَنَّ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ۗ إِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○

اور اگر زمین میں جتنے درخت ہیں قلمیں بن جائیں اور سمندر سیاہی بن جائے اور اس کے بعد سات سمندر اسے مزید سیاہی مہیا کریں گے تو پھر بھی ختم نہیں ہوں گے اللہ کے کلمات، بے شک اللہ سب پہ غالب ہے اور بڑا حکمت والا ہے۔

(سورۃ لقمان: آیت ۲۷)

اس آیت کریمہ میں جو کچھ اللہ رب العزت نے بیان کیا ہے۔ وہ سب کچھ ایک حدیث کے ذریعے مولا علی علیہ السلام کے لیئے ثابت کرتے ہیں۔ امام سبط ابن جوزی اپنی معروف کتاب تذکرۃ الخواص میں عبد اللہ ابن عباسؓ کا فرمان لے کر آئے ہیں۔

294 قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنه: لَوْ أَنَّ الشَّجَرَ أَقْلَامٌ وَالْبُحُوْرُ مِدَادٌ وَالْإِنْسُ وَالْجِنُّ مَا أَحْصُوْا فَضَائِلَ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ ابْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عليه السلام۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تمام درخت قلمیں بن جائیں اور سارے سمندر سیاہی بن جائیں اور تمام انسان اور جن ان کو لکھنا شروع کر دیں تب بھی علی علیہ السلام کے فضائل شمار نہیں کیئے جا سکتے۔

(امام سبط ابن جوزی تذکرۃ الخواص صفحہ ۳۵)

295 مَا اكْتَسَبَ مُكْتَسِبٌ مِثْلَ فَضْلِ عَلِيٍّ عليه السلام۔

نہیں کمائی کسی کمانے والے نے علی علیہ السلام جیسی فضیلت۔

(امام محب طبری ریاض النضرۃ، جلد ۲ صفحہ ۱۸۹)

امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

296 مَا جَاءَ لِأَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْفَضَائِلِ مَا جَاءَ لِعَلِيٍّ۔

رسول اللہ ﷺ کے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے جتنے فضائل مولا علی علیہ السلام کے بیان ہوئے ہیں اتنے کسی اور کے بیان نہیں ہوئے۔

(امام حاکم مستدرک، جلد ۳ صفحہ ۱۰۷ بیروت لبنان)،(امام ابن عساکر تاریخ دمشق الکبیر، جلد ۴ صفحہ ۳۲۰)

امام ابو علی اسماعیل بن اسحاق نیشاپوریؒ فرماتے ہیں۔

297 لَمْ يَرِدْ فِيْ حَقِّ أَحَدٍ مِنَ الصَّحَابَةِ بِالْأَسَانِيْدِ الْحِسَانِ أَكْثَرُ مَا جَاءَ فِيْ عَلِيٍّ عليه السلام۔

جتنی احادیث صحیح اسناد کے ساتھ مولا علی علیہ السلام کے حق میں ملتی ہیں یا وارد ہوئی ہیں اتنی کسی اور صحابی کے حق میں نہیں ملتی۔ (امام محب طبری الریاض النضرة، جلد ۳ ص ۲۸۲)

پتہ چلا مولا علی علیہ السلام کے فضائل اتنے ہیں جو شمار نہیں ہو سکتے یہی بات امام احمد بن حنبل بھی فرماتے ہیں تو پھر جب علی علیہ السلام کے فضائل سب سے زیادہ ہیں تو یہ بھی ماننا پڑے گا کہ حضور ﷺ کے بعد افضل مولا علی علیہ السلام ہی ہیں۔

آیت نمبر 29-30

❖ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ۭ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

(سورة المجادلہ: آیت ۱۲)

"اے ایمان والو: جب تم رسول اللہ ﷺ سے کوئی بات کرنا چاہو تنہائی میں تو اپنی بات سے پہلے صدقہ دیا کرو۔ یہ بات تمہارے لیئے بہتر ہے اور (دلوں) کو پاک کرنے والی ہے۔ اور اگر تم (اس کی طاقت) نہیں رکھتے تو بے شک اللہ معاف کرنے والا، رحم کرنے والا ہے"۔

اس آیت مبارکہ کے ذیل میں امام نسفیؒ اپنی تفسیر مدارک التنزیل میں روایت لے کر آئے ہیں۔

298 قَالَ عَلِيٌّ: هٰذِهِ الْاٰيَةُ ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ۭ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴾ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ. مَا عَمِلَ بِهَا أَحَدٌ قَبْلِيْ وَلَا عَمِلَ بِهَا أَحَدٌ بَعْدِيْ۔

مولا علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہ قرآن مجید کی وہ آیت ہے (اے ایمان والو: جب تم رسول اللہ ﷺ سے کوئی بات کرنا چاہو تنہائی میں تو اپنی بات سے پہلے صدقہ دیا کرو۔ یہ بات تمہارے لیئے بہتر ہے اور (دلوں) کو پاک کرنے والی ہے۔ اور اگر تم (اس کی طاقت) نہیں رکھتے تو بے شک اللہ معاف کرنے والا، رحم کرنے والا ہے) جس پر مجھ سے پہلے کسی نے عمل نہیں کیا اور نہ ہی میرے بعد کوئی اس پر عمل کرے گا۔

(امام نسفی مدارک التنزیل۔ جلد ۳ صفحہ ۴۹۸)

اس لیئے مولا علی علیہ السلام ہی وہ ذات ہیں جنہوں نے آقا سے گفتگو کرنے سے پہلے صدقہ دیا۔ آپ کے بعد کوئی یہ عمل نہ کر سکا کیونکہ زیادہ تر صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم غریب تھے تو اس پر عمل کرنے کی حالت میں نہ تھے۔ تو اس لیئے صرف مولائے کائنات علی علیہ السلام نے اس پر عمل کیا تھا اس کے بعد یہ آیت کا حکم منسوخ ہو گیا اور نیا حکم آ گیا۔ اگلی آیت نازل ہو گئی۔ جس سے یہ حکم ہٹا دیا گیا۔ مولائے کائنات علی علیہ السلام کے علاوہ کوئی اس پر عمل نہ کر سکا اور نہ بعد میں کسی نے کیا اسی لیئے مولا علی علیہ السلام نے فرمایا تھا نہ مجھ سے پہلے کسی نے عمل کیا اور نہ میرے بعد کوئی یہ عمل کرے گا۔ اگلا حکم اس سے اگلی آیت میں اس طرح آ گیا۔

❖ ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ۭ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

کیا تُم (اس حکم سے) ڈر گئے کہ تمہیں سرگوشی سے پہلے صدقہ دینا چاہیے پس جب تم ایسا نہیں کر سکے تو اللہ نے تُم پر نظرِ کرم فرمائی۔ پس اب تم نماز ادا کیا کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور اطاعت کرو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اور اللہ خوب جانتا ہے۔ جو تُم کرتے ہو۔

(سورۃ المجادلہ: آیت ۱۳)

اس آیتِ کریمہ نے وہ پہلی آیت کا حکم منسوخ کر دیا اسی لیئے مولا علیؑ فرماتے ہیں کہ میرے علاوہ رسول اللہ ﷺ سے بات کرنے سے پہلے کوئی اور صدقہ نہ دے سکا اور نہ میرے بعد کوئی دے گا۔ اس لیئے جب صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم غربت کی وجہ سے پریشان ہوگئے تو اللہ نے پھر یہ آیت نازل کی۔

اس سے یہ بات رُخِ روشن کی طرح واضح ہوگئی مولا علی المرتضیٰ علیہ السلام ہی وہ ہستی ہیں جو سب سے بڑھ کر قرآن جانتے بھی تھے اور اس پر سب سے زیادہ عمل بھی کرتے تھے۔ اور حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سب سے زیادہ لگاؤ اور محبت بھی مولا علی علیہ السلام کو ہی تھی۔ اپنا سب کچھ قربان کرنے میں تھوڑی سی بھی تاخیر نہیں کرتے تھے اسی لیئے جب آقاؐ سے بات کرنے سے پہلے صدقہ کرنے کا حکم آیا تو آپ علیہ السلام نے فوراً اس پر عمل کیا اور حضور ﷺ سے بات کرنے سے پہلے صدقہ کر دیا دوسروں کو موقع ہی نہیں ملا۔ اسی لیئے تو حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ علی قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علیؑ کے ساتھ ہے۔

آیت نمبر 31

❖ فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَ اَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَ اَنْفُسَنَا وَ اَنْفُسَكُمْ ۣ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ○

پس آپکے پاس علم آجانے کے بعد جو شخص عیسیٰ علیہ السلام کے معاملے میں آپ سے جھگڑا کرے تو آپ فرمادیں کہ آجاؤ ہم (مل کر) اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو اور اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو اور اپنے آپ کو (اپنے نفس کو) بھی اور تمہیں بھی (ایک جگہ پر) بُلا لیتے ہیں پھر ہم مباہلہ کرتے ہیں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت بھیجتے ہیں۔

(سورۃ آلِ عمران: آیت ۶۱)

اس آیتِ مبارکہ کے ذیل میں کثرت کے ساتھ احادیث ملتی ہیں ہر مفسر اور محدث، مورخ، نے اس کے تحت روایات بیان کرتے ہوئے ثابت کیا ہے کہ یہ آیتِ مبارکہ پنجتن پاک عَلَيْهِمُ السَّلَام کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ امام مسلم اپنی صحیح میں روایت لے کر آئے ہیں۔ یہاں ہم پوری سند کے ساتھ حدیث بیان کرتے ہیں۔

299 حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ حَاتِمٍ وَهُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَ اَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَ اَنْفُسَنَا وَ اَنْفُسَكُمْ ۣ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ﴾ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَ حُسَيْنًا فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلِي۔

حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیتِ مبارکہ ﴿آجاؤ ہم (مل کر) اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو اور اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو اور اپنے آپ کو (اپنے نفس

کی) بھی اور تمہیں بھی (ایک جگہ پر) بلا لیتے ہیں پھر ہم مباہلہ کرتے ہیں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت بھیجتے ہیں﴾ نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام، فاطمہ علیہا السلام، اور حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام کو بلایا اور فرمایا مولا یہ میری اہل بیت علیہم السلام ہیں۔

(صحیح مسلم، صفحہ ۱۰۵۹، حدیث ۶۲۲۰ دارالسلام الریاض)، (امام احمد بن حنبل مسند، جلد ۱، حدیث ۱۶۰۸)، (امام نسائی السنن الکبریٰ، جلد ۵، حدیث ۸۳۹۹)، (امام حاکم مستدرک، جلد ۳ حدیث ۴۷۱۹)، (امام بیہقی السنن الکبریٰ، جلد ۷ حدیث ۱۳۱۷۰، ۱۳۱۹۹)

اسی طرح کی روایت جامع ترمذی میں بھی موجود ہے وہ بھی ہم پوری سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔

300 حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مِسْمَارٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ قَالَ: أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿نَدْعُ أَبْنَآءَنَا وَأَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ﴾ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلِي۔

حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے والد سے ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت ﴿آجاؤ ہم (مل کر) اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو اور اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو اور اپنے آپ کو (اپنے نفس کو) بھی اور تمہیں بھی (ایک جگہ پر) بلا لیتے ہیں پھر ہم مباہلہ کرتے ہیں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت بھیجتے ہیں﴾ اتری تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام، فاطمہ علیہا السلام اور حسن و حسین عَلَيْهِمَا السَّلَامُ کو بلایا اور فرمایا مولا یہ میری اہل بیت عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ہیں۔

(جامع ترمذی، صفحہ ۸۴۷ حدیث ۳۷۲۴ دارالسلام الریاض)

ان احادیث سے یہ بات واضح ہوئی کہ جب آیتِ مباہلہ نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کو اللہ نے حکم دیا کہ اپنے بیٹوں کے طور پر حسن و حسین عَلَيْهِمَا السَّلَامُ کو لے جائیں اور عورتوں میں پاک بی بی فاطمہ زہرا بتول سلام اللہ علیہا کو لے جائیں اور اپنی جان یعنی نفس و روح کے لیے مولا علی علیہ السلام کو لے

جائیں۔ اس آیت مبارکہ سے ثابت ہوتا ہے کہ مولا علی علیہ السلام نفسِ رسول ﷺ ہیں۔ ایک اور حدیث مبارکہ ہم بیان کرتے ہیں جس سے بھی یہ بات اظہر من الشمس ہو جائے گی کہ مولا علی علیہ السلام نفسِ رسول ہیں۔ حضرت ابوذرؓ روایت کرتے ہیں کہ بنو ربیعہ کو خبردار کرتے ہوئے حضورؐ نے فرمایا...؟

301 عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَوْلَا بُعِثَنَّ عَلَيْهِمْ رَجُلًا كَنَفْسِي يَنْفُذُ فِيهِمْ أَمْرِي فَيَقْتُلُ الْمُقَاتِلَةَ وَيَسْبِي الذُّرِّيَّةَ وَهُوَ عَلِيُّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (قبیلہ بنو ربیعہ کو خبردار کرتے ہوئے) فرمایا کہ میں ان پر ایک ایسے آدمی کو مقرر کروں گا جو میری جان (نفس) کی طرح ہے اور میرا حکم ان پر نافذ کرے گا اور ان کی اولاد کو قیدی بنائے گا اور وہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

(امام نسائی خصائص، صفحہ ۸۱ بیروت لبنان)

امام فخر الدین رازیؒ ہوں، قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ، امام جلال الدین سیوطیؒ علامہ آلوسیؒ ہر ایک مفسر نے لکھا ہے کہ یہ آیتِ مباہلہ جب نازل ہوئی تو آقاؐ نے اپنے ساتھ ان چار نفوسِ قدسیہ کو لیا اور اہل نجران کے ساتھ مباہلے کے لیے تشریف لے گئے۔ حسنین کریمینؑ آپؐ کے بیٹے بن کر آئے پاک بی بی فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا عورتوں میں سے منتخب ہوئیں اور مولا علی علیہ السلام آپؐ کی جان نفس بن کر گئے۔ اس پر کسی گھر کا بھی اختلاف نہیں گویا پوری کائنات میں مولائے کائنات علی المرتضیٰ علیہ السلام وہ ہستی ہیں جن کو رسول اللہؐ نے اپنی جان اور اپنے نفس کے طور پر پیش کیا ہے۔ مولا علی علیہ السلام نفسِ رسولؐ ہیں۔ اس پر بے شمار احادیث موجود ہیں۔ ایک بات یہاں کرنا بے حد ضروری ہے کہ جب نجران کے عیسائیوں نے ان پانچ کو دیکھا تو مباہلے سے دستبردار ہو گئے۔ اگر وہ ایسا نہ کرتے تو تباہ و برباد ہو جاتے۔ نیست و نابود ہو جاتے پتہ چلا جو مولا علی علیہ السلام کے مقابلے میں آئیں وہ تباہ بھی ہوتے ہیں اور حق پر بھی نہیں رہتے۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ نے رسول اللہ ﷺ کا فرمان روایت کیا ہے۔

302 قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنَّ الْعَذَابَ قَدْ تَدَلّٰی عَلٰی اَهْلِ نَجْرَانَ وَلَوْ تَلَاعَنُوْا لَمُسِخُوْا قِرَدَةً وَّ خَنَازِیْرَ وَلَا ضْطَرَمَ عَلَیْهِمُ الْوَادِیْ نَارًا وَّ لَا اسْتَاْصَلَ اللّٰهُ نَجْرَانَ وَاَهْلَهٗ حَتّٰی الطَّیْرِ عَلَی الشَّجَرِ وَمَا حَالَ الْحَوْلُ عَلَی النَّصَارٰی كُلِّهِمْ حَتّٰی هَلَكُوْا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اہلِ نجران پر عذاب آہی گیا تھا اگر وہ مباہلہ کرتے تو ان کی شکلیں مسخ ہو کر بندروں اور سوروں جیسی ہو جاتیں اور سارا علاقہ بھڑکتی ہوئی آگ سے بھر جاتا اور اللہ نجران اور اہلِ نجران کو جڑ سے اکھاڑ دیتا یہاں تک کہ درختوں پر پرندے بھی تباہ ہو جاتے اور ایک سال بھی نہ گزرتا کہ سارے عیسائی ہلاک ہو جاتے۔

(قاضی ثناء اللہ پانی پتی، تفسیر مظہری، جلد ۲ صفحہ ۶۵،۶۶)

303 اسی طرح کی روایت عماد الدین ابنِ کثیر نے بھی اپنی تفسیر میں بیان کی ہے۔

لَرَجَعُوْا لَا یَجِدُوْنَ مَالًا وَّلَا اَهْلًا۔ لوٹ کر اپنے مال اور گھر والوں کو نہ پاتے۔

(امام عماد الدین ابنِ کثیر جلد ۱، ص ۳۷۰)

پتہ چلا مولا علی علیہ السلام کی دشمنی انسان کو تباہ و برباد کر دیتی ہے۔ اس کو راہِ حق سے گمراہ کر دیتی ہے۔

آیت نمبر 32-33-34

اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَؕ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْؕ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ۠

بے شک ہم نے آپ کو کوثر (ہر خیر کی کثرت) عطا کر دی ہے۔ پس آپ اپنے رب کے لیے نماز پڑھا کریں اور قربانی دیا کریں بے شک آپ کا دشمن ہی بے نسل (ابتر) ہو گا۔

(سورۂ کوثر: آیات ۱،۲،۳)

علی علیہ السلام معدۂ آلِ رسول ﷺ ہیں

بے شمار مفسرین نے لفظ کوثر کا ترجمہ کوثر، حوضِ کوثر، نہر اور ہر خیر کی کثرت کیا ہے۔ اس کا انکار نہیں ہے مگر کوثر کا معنیٰ شانِ نزول کو دیکھ کر کرنا ہو گا۔ کوثر کا معنیٰ کفار کے طعنہ اور الزام کو دیکھ کر کرنا ہو گا۔ ہر ایک مفسر نے اِس سورۃ کا شانِ نزول یہی لکھا ہے کہ جب آقا کے صاحبزادے کا وصال ہو گیا تو کفار، منافقین نے طعنہ دیا معاذ اللہ محمد ﷺ ابتر ہو گیا ہے۔ اس کی نسل ختم ہو گئی ہے اور معاذ اللہ اس کا نام لینے والا اب کوئی نہیں رہے گا۔ کیونکہ دستور اس وقت بھی یہی تھا اور آج بھی یہی ہے کہ انسان کی نسل ہمیشہ بیٹے سے آگے بڑھتی ہے اِسی لیئے جب آقا کے صاحبزادے کا وصال ہو گیا تو عاص بن وائل بدبخت اور دیگر نے یہی طعنہ دیا کہ اب محمد ﷺ کی آل، اولاد، اہلِ بیت علیہم السلام آگے پروان نہیں چڑھے گی تو اس طعنہ کے رد میں اللہ رب العزت نے سورۃ کوثر کو نازل کیا، یہی شانِ نزول ہر ایک مفسر نے بیان کیا ہے۔

اب شانِ نزول اور طعنہ کو دیکھ کر کوثر کا معنیٰ کرنا ہو گا۔ اب یہ نہیں ہو سکتا کہ طعنہ اور الزام تو یہ ہو کہ محمد ﷺ کی معاذ اللہ نسل ختم ہو گئی اور اللہ اس کا جواب یہ دے کہ ہم نے آپ کو نہرِ کوثر یا حوضِ کوثر دے دی ہے اس جواب کا کوئی تُک نہیں بنتا۔ کیونکہ جس طرح کا سوال ہو اسی طرح کا جواب دیا جاتا ہے۔ چھوٹا سا بچہ بھی یہ بات جانتا ہے اگر آپ اس سے پانچ نمازوں کے نام پوچھیں گے تو وہ نمازوں کے نام ہی بتائے گا بے شک وہ غلط بتادے۔ مگر وہ مہینوں کے نام نہیں بتائے گا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ سوال نمازوں کے نام کا ہے تو وہ نام نمازوں کے ہی بتائے گا۔ تو جب اعتراض و الزام اور طعنہ کفار و منافقین یہ دے رہے تھے کہ معاذ اللہ محمد ﷺ کی نسل ختم ہو گئی اس کا نام لینے والا باقی کوئی نہیں رہے گا تو اللہ اِس کا جواب دے کہ ہم نے آپ کو نہر دے دی یہ کوئی تُک نہیں بنتا۔

اِس لئے امام فخر الدین رازیؒ، اور امام جلال الدین سیوطیؒ اپنی اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ کوثر کا معنیٰ کثرتِ اولاد بھی ہے۔ اِس لیئے طعنہ کو دیکھ کر کوثر کا معنیٰ کرنا ہو گا۔

اگر آپ قرآنِ مجید کا مطالعہ کریں تو پتہ چلتا ہے جس طرح کا طعنہ اور الزام دیا گیا کفار و مشرکین کی طرف سے تو اسی طرح کا اللہ رب العزت کی طرف سے جواب آیا۔

مثلاً کچھ دیر کے لیئے وحی کے نزول میں تاخیر ہو گئی دیر ہو گئی تو کفار و مشرکین اور مخالفین نے طعنہ دیا کہ معاذ اللہ محمد کا رب محمدؐ سے روٹھ گیا ہے اور اس نے محمد ﷺ کو چھوڑ دیا ہے۔ اب اس طعنہ اور الزام کا اللہ رب العزت نے جب جواب دیا تو کچھ اس طرح دیا۔

❖ وَالضُّحٰى ۙ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۙ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ؕ

"قسم ہے چاشت (کی طرح آپ کے چہرہ انور) کی اور قسم ہے سیاہ رات (کی طرح آپ کی زلفِ عنبریں) کی جب وہ (آپ کے مکھڑے پر بکھر جائے۔ (اور رات ہو جائے) آپ کے رب نے آپ کو نہیں چھوڑا اور نہ ہی ناراض ہوا"۔

(الضحیٰ: ۱تا۳ آیات)

پتہ چلا کہ انہوں نے طعنہ دیا کہ محمد ﷺ کا رب محمدؐ سے ناراض ہو گیا ہے اور اس نے محمد ﷺ کو چھوڑ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے جس طرح کا طعنہ تھا اسی طرح کا جواب دیا اللہ نے فرمایا کہ جھوٹ بولتے ہیں یہ آپ کا رب نہ آپ سے ناراض ہوا ہے اور نہ ہی اس نے آپ کو چھوڑا ہے اسی طرح جب کفار نے یہ طعنہ دیا کہ معاذ اللہ محمد ﷺ دیوانہ اور مجنوں ہے۔

❖ وَقَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ؕ

"اور (کفار) کہتے ہیں اے وہ شخص جس پر قرآن اتارا گیا ہے، بے شک تم دیوانے ہو"۔

(سورۃ الحجر: آیت ۶)

گویا اس آیت میں کفار کا طعنہ بیان کیا گیا ہے کہ کس طرح انہوں نے معاذ اللہ آقا کو دیوانہ کہا اب اللہ جل جلالہ نے کفار کے اس طعنہ کا جواب دیا۔

❖ نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۙ مَاۤ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ۚ وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ۚ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۞ فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ ۙ بِاَيِّىكُمُ الْمَفْتُوْنُ ۞

"نون قلم کی قسم اور اس مضمون کی قسم جو فرشتے لکھتے ہیں۔ آپ اپنے رب کے فضل سے دیوانے نہیں ہیں۔ اور بے شک آپ کے لیئے ایسا اجر ہے جو کبھی ختم نہ ہو گا۔ اور بے شک آپ عظیم

خلق پر فائز ہیں۔ پس عنقریب آپ بھی دیکھ لیں گے اور وہ بھی دیکھ لیں گے۔ کہ تم میں سے کون دیوانہ ہے"۔

(سورۃ القلم: آیات ۱تا۶)

اِن آیات سے بھی قرآنِ مجید کی نص مل گئی کہ جس طرح کا الزام ہو اسی طرح کا جواب آتا ہے۔ یہاں انہوں نے کہا کہ معاذ اللہ نبیؐ دیوانہ ہے۔ اللہ رب العزت نے چھ آیات اتار کر جواب دیا کہ میرا نبیؐ دیوانہ نہیں ہاں مگر میرے نبیؐ کو دیوانہ کہنے والے ہی دیوانے اور پاگل ہیں۔

کفار نے طعنہ دیا کہ محمد ﷺ کا رب روٹھ گیا ہے اور اس نے معاذ اللہ محمد ﷺ کو چھوڑ دیا ہے اللہ نے جواب دیا آپ کا رب نہ آپ سے ناراض ہوا اور نہ ہی اس نے آپ کو چھوڑا ہے۔ یہاں طعنہ ہے کہ محمد ﷺ کی نسل ختم ہو گئی اور اللہ جواب دے کہ میں نے نہر دے دی۔ کوئی جوڑ نہیں بنتا تو پھر ثابت ہوا کہ اللہ نے فرمایا کوثر کے ذیل میں اے رسول اللہ ﷺ ہم نے آپ کو فاطمہ سلام اللہ علیہا اور علی علیہ السلام عطا کر دیئے ہیں۔ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے بطنِ پاک سے اور علی علیہ السلام کے صلبِ پاک سے ہم آپ کی آل کو اولاد کو اہلِ بیت عَلَيْهِمُ السَّلَامُ کو پوری دُنیا میں وہ کثرت دیں گے۔ وہ بقاء اور دوام دیں گے کہ ساری کائنات کو آپ کی اہلِ بیت عَلَيْهِمُ السَّلَامُ سے مزین کر دیں گے۔

ثابت ہوا کہ کوثر سے مراد مولا علی علیہ السلام اور فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کی ذواتِ مقدسہ ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ کی حدیث ہے۔

304 قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ ذُرِّيَّةَ كُلِّ نَبِيٍّ فِي صُلْبِهِ وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جَعَلَ ذُرِّيَّتِيْ فِيْ صُلْبِ عَلِيِّ ابْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عليه السلام۔

حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ جل جلالہ نے ہر نبی کی ذریت (اولاد) کو اسی کے صلب میں رکھا ہے اور میری ذریت کو اللہ جل جلالہ نے علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے صلب میں رکھا ہے۔

(امام ابن حجر مکی صواعق المحرقہ۔ صفحہ ۲۳۱ بیروت، لبنان)

گویا اس حدیثِ پاک سے بھی ثابت ہو گیا کہ رسول اللہ ﷺ کی آل و اولاد اور اہلِ بیت عَلَيْهِمُ السَّلَامُ و نسل کو مولا علی علیہ السلام کے صلب سے آگے بڑھایا ہے۔ یعنی دُنیا میں جو آپ کی اہلِ بیت

عَلَيْهِمُ السَّلَام نظر آ رہی ہے وہ مولا علی علیہ السلام کے صلب پاک سے اور فاطمۃ الزہراء علیہا السلام کے بطن پاک سے ہے، ایک اور حدیثِ پاک میں آپ کا ارشاد مبارک کچھ اس طرح سے ہے۔

305 عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لِكُلِّ بَنِي أُمٍّ عُصْبَةٌ يَنْتَمُوْنَ إِلَيْهِمْ إِلَّا ابْنَيْ فَاطِمَةَ، فَأَنَا وَلِيُّهُمَا وَعُصْبَتُهُمَا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر ماں کی اولاد کا عصبہ (باپ) ہوتا ہے۔ جس کی طرف وہ منسوب (اس کے نام سے) ہوتی ہے۔ سوائے فاطمہ سلام اللہ علیہا کے بیٹوں (اولاد) کے۔ میں ہی اُن کا ولی اور میں ہی اُن کا نسب (باپ) ہوں۔

(امام حاکم مستدرک، جلد ۳ حدیث ۴۷۷۰)

پس ثابت ہوا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی آل اولاد، اہلِ بیت عَلَيْهِمُ السَّلَام جو دنیا بھر میں نظر آ رہی ہے وہ مولا علی علیہ السلام کے صلب سے اور فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کے بطن پاک سے اللہ نے آگے بڑھائی ہے۔ اور حضور ﷺ کا نسب پاک کبھی ختم نہیں ہوگا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔

306 عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: كُلُّ نَسَبٍ وَسَبَبٍ يَنْقَطِعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَا كَانَ مِنْ سَبَبِي وَنَسَبِي۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سُنا۔ ہر نسب اور رشتہ قیامت کے دن منقطع ہو جائے گا سوائے میرے نسب اور رشتے کے۔

(امام حاکم مستدرک۔ جلد ۳ حدیث ۴۶۸۴)، (امام احمد بن حنبل فضائل صحابہ۔ جلد ۲ حدیث ۱۰۶۹، ۱۰۷۰)،
(امام طبرانی معجم الکبیر، جلد ۳ حدیث ۲۶۳۳، ۲۶۳۴)، (امام طبرانی معجم الاوسط، جلد ۵ حدیث ۵۶۰۶)،
(امام بزار مسند جلد ۱ حدیث ۲۷۴)

مولا علی علیہ السلام کی اولاد سے رسول اللہ ﷺ کی نسل آگے بڑھی۔ اسی لیے آقا جب بھی حسن و حسین عَلَيْهِمَا السَّلَام کو مخاطب کرتے تو ہمیشہ بیٹے کہہ کر بلاتے تھے۔

307 عَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ابْنَايَ، مَنْ أَحَبَّهُمَا أَحَبَّنِي۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سُنا۔ حسن اور حسین عَلَيْهِمَا السَّلَام میرے بیٹے ہیں جس نے ان دونوں سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی۔

(امام حاکم مستدرک، جلد ۳ حدیث ۴۷۷۶)

پتہ چلا کہ حضور ﷺ حسنین کریمین عَلَيْهِمَا السَّلَام کو اسی لئے بیٹے کہہ کر پکارتے تھے کیونکہ آپ کی نسل اور اولاد ان سے آگے بڑھنے والی تھی۔ ایک اور روایت میں آپ کا ارشاد کچھ یوں ہے۔

308 عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: كُلُّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ مُنْقَطِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا خَلَا سَبَبِي وَنَسَبِي وَكُلُّ وَلَدِ أَبٍ فَإِنَّ عُصْبَتَهُمْ لِأَبِيْهِمْ مَا خَلَا وَلَدِ فَاطِمَةَ فَإِنِّي أَنَا أَبُوْهُمْ وَعُصْبَتُهُمْ۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سُنا ہر حسب و نسب قیامت کے دن منقطع ہو جائے گا سوائے میرے حسب و نسب کے۔ ہر بیٹے کی نسبت باپ کی طرف ہوتی ہے سوائے فاطمہ سلام اللہ علیہا کی اولاد کے اُن کا باپ بھی میں ہوں اور اُن کا نسب بھی میں ہی ہوں۔

(امام عبد الرزاق المصنف، جلد ۶ حدیث۔ ۱۰۳۵۴)،
(امام بیہقی السنن الکبریٰ، جلد ۷ حدیث ۱۳۱۷۲)،
(امام طبرانی معجم الاوسط، جلد ۶ حدیث ۶۶۰۹)

ثابت ہوا کہ مولا علی علیہ السلام و فاطمہ سلام اللہ علیہا کی اولاد ہی سے حضور ﷺ کی اولاد کو اللہ نے کثرت عطا کی ہے۔

آیت نمبر 35

❖ قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ۝

فرمادیں میں اِس (تبلیغِ رسالت) پر تُم سے کوئی اُجرت نہیں مانگتا مگر اپنی قرابت سے محبت چاہتا ہوں۔

(سورۃ الشوریٰ، آیت ۲۳)

مودّتِ علی علیہ السلام واجب ہے

اس آیتِ کریمہ کے ذیل میں مفسرین و محدثین بے شمار احادیث لے کر آئے ہیں کہ اس آیت میں اللہ رب العزت نے آپؐ کی اہلِ بیت عَلَيْهِمُ السَّلَامُ سے محبت کرنے کا حکم دیا ہے۔ ان میں مولا علیؑ و فاطمہ سلام اللہ علیہا اور حسن و حسین عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اور ان کی آل اولاد سرِ فہرست ہیں۔

309 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى﴾ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَرَابَتُكَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ وَجَبَتْ عَلَيْنَا مَوَدَّتُهُمْ؟ قَالَ: عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَابْنَاهُمَا۔

حضرت عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ (فرمادیں میں اِس (تبلیغِ رسالت) پر تم سے کوئی اُجرت نہیں مانگتا مگر اپنی قرابت سے محبت چاہتا ہوں) تو ہم نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ کی وہ کونسی قرابت (آل اولاد) ہے جن کی محبت ہم پر واجب کی گئی ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا علی علیہ السلام، فاطمہ سلام اللہ علیہا، اور ان کے دونوں بیٹے۔ (حسن و حسین عَلَيْهِمَا السَّلَامُ)

(امام احمد بن حنبل فضائلِ صحابہ، جلد ۲ حدیث ۱۱۴۱)، (امام طبرانی معجم الکبیر، جلد ۳، حدیث ۲۶۴۱، ۱۲۲۵۹)، امام ہیثمی مجمع الزوائد و منبع الفوائد، جلد ۹ صفحہ ۱۷۰)

ایک اور روایت میں یہ الفاظ ملتے ہیں۔

310 عَنْ عَلِيٍّ علیہ السلام قَالَ: فِيْنَا فِيْ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فِيْ حٰمٓ آيَةٌ لَا يَحْفَظُ مَوَدَّتَنَا اِلَّا كُلُّ مُؤْمِنٍ ثُمَّ قَرَأَ ﴿قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى﴾

مولا علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا ہم آلِ محمد عَلَيْهِمُ السَّلَامُ کے بارے میں سورۃ حٰم میں ایک آیت ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ صرف ایمان والے ہی ہماری محبت کی حفاظت کرتے ہیں۔ پھر آپؑ نے یہ آیت پڑھی۔ (فرمادیں میں اِس (تبلیغِ رسالت) پر تم سے کوئی اُجرت نہیں مانگتا مگر اپنی قرابت سے محبت چاہتا ہوں)۔

(امام طبرانی معجم الاوسط، جلد ۳ حدیث ۲۲۳۰)، امام ہیثمی مجمع الزوائد و منبع الفوائد، جلد ۹ صفحہ ۱۷۵)

اِسی طرح کی ایک اور حدیث علامہ شوکانیؒ نے بھی بیان کی ہے۔

311 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ (قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَرَابَتُكَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ وَجَبَتْ عَلَيْنَا مَوَدَّتُهُمْ؟ قَالَ عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَوَلَدَاهُمَا۔

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ (فرمادیں میں اِس (تبلیغِ رسالت) پر تُم سے کوئی اُجرت نہیں مانگتا مگر اپنی قرابت سے محبت چاہتا ہوں) تو ہم نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ آپؐ کے وہ کونسے قرابت دار (اہلِ بیتؑ) ہیں۔ جن سے محبت کرنا ہم پر واجب کیا گیا ہے تو آپؐ نے فرمایا کہ وہ علی علیہ السلام فاطمہ سلام اللہ علیہا اور ان کے دونوں بیٹے (حسن و حسین عَلَيْهِمَا السَّلَامُ) ہیں۔

(علامہ شوکانی فتح القدیر جلد ۴ صفحہ ۵۳۵)، (امام ابن ابی حاتم رازی تفسیر، جلد ۱۰، ۳۲۷۰)، (امام جلال الدین سیوطی الدر المنثور، جلد ۷، صفحہ ۳۵۴)، (امام ثعلبی الکشف والبیان، جلد ۸ صفحہ ۳۰۸)

ایک اور روایت حافظ ابنِ کثیر اپنی تفسیر میں لے کر آئے ہیں اس کے الفاظ یہ ہیں۔

312 عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: لَمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿قُلْ لَّآ أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى﴾ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ تَوَدُّهُمْ؟ قَالَ عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَأَبْنَاؤُهُمَا۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ جب اللہ نے یہ آیت نازل کی (فرمادیں میں اس (تبلیغِ رسالت) پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا مگر اپنی قرابت سے محبت چاہتا ہوں) تو ہم نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ وہ کونسے لوگ ہیں جن سے ہم محبت کریں آپ نے فرمایا: علی علیہ السلام فاطمہ سلام اللہ علیہا اور ان کے دونوں بیٹے (حسن و حسین عَلَيْهِمَا السَّلَامُ) ہیں۔

(امام قرطبی جامع الاحکام القرآن، جلد ۱۶ صفحہ ۲۵، ۲۶)، (امام بغوی معالم التنزیل، جلد ۴ صفحہ ۱۲۷)،
(امام ابن حجر مکی صواعق المحرقہ، جلد ۲ صفحہ ۴۸۹)

امام طبرانی مولا حسنِ مجتبیٰ علیہ السلام کا ایک خطبہ اپنی معجم میں لے کر آئے ہیں۔

313 عَنِ الْحَسَنِ علیہ السلام أَنَّهُ خَطَبَ خُطْبَةً: مَنْ عَرَفَنِي فَقَدْ عَرَفَنِي، وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْنِي فَأَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثُمَّ تَلَا: (وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَآءِيْ إِبْرٰهِيْمَ وَإِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ) (سورۃ یوسف: آیت ۳۸) ثُمَّ قَالَ أَنَا ابْنُ الْبَشِيْرِ، أَنَا ابْنُ النَّذِيْرِ، ثُمَّ قَالَ وَأَنَا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ الَّذِيْنَ افْتَرَضَ اللّٰهُ مَوَدَّتَهُمْ وَمُوَالَاتَهُمْ، فَقَالَ فِيْمَا أُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ (قُلْ لَّآ أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى) (سورۃ الشوریٰ: آیت ۲۳)۔

حضرت امام حسن علیہ السلام سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک خطبہ دیا جس کا لبِ لباب یہ ہے جو مجھے جانتا ہے سو جانتا ہے اور جو مجھے نہیں جانتا وہ جان لے کہ میں محمد کا بیٹا حسنؑ ہوں پھر یہ آیت تلاوت کی (اور میں نے تو اپنے باپ دادا ابراہیمؑ اور اسحاقؑ اور یعقوبؑ کے دین کی پیروی کر رکھی ہے) سورۃ یوسف: ۳۸) پھر فرمایا میں خوشخبری سنانے والے نبی کا بیٹا ہوں۔ میں ڈر سنانے والے نبی کا بیٹا ہوں پھر کہا میں اُن اہلبیت عَلَيْهِمُ السَّلَامُ میں سے ہوں جن سے محبت اور دوستی کرنے کو اللہ نے

واجب کر دیا ہے۔ پھر فرمایا اس نے (اللہ) محمد ﷺ پر نازل کردہ کتاب میں فرمایا ہے۔ (فرمادیں میں اس تبلیغِ رسالت پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا مگر اپنی قرابت سے محبت چاہتا ہوں) (سورۃ الشوریٰ: ۲۳)

(امام طبرانی المعجم الاوسط جلد ۲ حدیث ۲۱۵۵)، (امام ہیثمی مجمع الزوائد و منبع الفوائد، جلد ۹ صفحہ ۱۳۵، ۱۳۶)

اسی آیتِ کریمہ کے بارے میں ایک اور روایت ہے جس میں امام زین العابدین علیہ السلام کا فرمان بیان کیا گیا ہے وہ یہ ہے:

314 عَنْ أَبِي الدَّيْلَمِ قَالَ: لَمَّا جِيْءَ بِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ علیہ السلام أَسِيْرًا، فَأُقِيْمَ عَلٰى دَرَجِ دِمَشْقَ، قَامَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ قَتَلَكُمْ وَاسْتَأْصَلَكُمْ وَقَطَعَ قَرْنَيِ الْفِتْنَةِ۔ فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ علیہ السلام أَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ: أَقَرَأْتَ آلَ حٰمٓ؟ قَالَ قَرَأْتُ الْقُرْآنَ وَلَمْ أَقْرَأْ آلَ حٰمٓ قَالَ مَا قَرَأْتَ ﴿قُلْ لَّآ أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى﴾ (الشوریٰ ۲۳) قَالَ وَإِنَّكُمْ لَأَنْتُمْ هُمْ؟ قَالَ نَعَمْ۔

حضرت ابو الدیلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا جب (کربلا کے بعد) امام علی بن حسین علیہ السلام (امام زین العابدینؑ) کو قیدی (اسیر) بنایا گیا تو ان کو دمشق کی سیڑھی (زینہ) پر کھڑا کیا گیا تو اہلِ شام میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا (امام زین العابدین علیہ السلام کو) حمد ہے اللہ جل جلالہ کی جس نے تمہیں قتل کیا تمہارا خاتمہ کر دیا اور (معاذ اللہ) فتنہ کی کوکھ کو کاٹ دیا امام علی بن حسین علیہ السلام نے اس سے فرمایا کیا تُو نے قرآن پڑھا ہے؟ اس نے کہا ہاں، انہوں نے فرمایا کیا تُو نے آلِ حٰمٓ (کی سورتیں) پڑھی ہیں؟ اس نے کہا جب میں نے قرآن پڑھا ہے تو کیا آلِ حٰمٓ نہیں پڑھیں؟ انہوں نے فرمایا کیا تُو نے قرآن میں یہ نہیں پڑھا (فرمادیں میں اس تبلیغِ رسالت پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا مگر میری قرابت سے محبت (کی اُمید رکھتا ہوں) وہ کہنے لگا کیا اُن سے مراد آپ ہیں؟ انہوں نے فرمایا جی ہاں۔

(امام عماد الدین ابن کثیر تفسیر القرآن العظیم، جلد ۳ صفحہ ۵۱۵، ۵۱۶)،
(امام جلال الدین سیوطی الدر منثور، جلد ۷ صفحہ ۳۴۷)،

(امام ابن جریر طبری جامع البیان، جلد ۲۰ صفحہ ۴۹۷،۴۹۸،۴۹۹)،

(امام ثعلبی الکشف والبیان، جلد ۸، صفحہ ۳۱۱)

اس روایت سے بھی پتہ چلتا ہے کہ یہ آیت آقا کی اہلِ بیت عَلَیْہِمُ السَّلَامُ سے محبت کرنے پر نازل ہوئی اور ان سے مراد مولا علی علیہ السلام اور فاطمة الزهراء سلام اللہ علیہا اور اُنکی اولاد ہے۔ وہ کیسا مومن ہے جو ان سے حسد و بغض رکھے اور خود کو مومن بھی کہے۔ مومن بنے گا ہی وہ جو ان کی محبت اپنے اوپر واجب اور لازم کرے گا۔

ایک اور حدیثِ پاک ہے جس کے الفاظ یہ ہیں جس کو ابنِ کثیر اور ابن ابی حاتم نے بیان کیا ہے۔

315 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ ﴿قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى﴾ (سورۃ الشوریٰ: ۲۳) قَالُوْا . يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَنْ هٰٓؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَأْمُرُنَا اللّٰهُ بِمَوَدَّتِهِمْ؟ قَالَ عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَوَلَدَاهُمَا۔

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا جب یہ آیت اُتری (فرما دیں میں اِس تبلیغِ رسالت پر تم سے کوئی اُجرت نہیں مانگتا مگر میری قرابت سے محبت چاہتا ہوں) تو ہم نے کہا یا رسول اللہ ﷺ یہ کون لوگ ہیں جن سے محبت کرنے کا اللہ تعالیٰ ہمیں حکم دے رہا ہے آپؐ نے فرمایا: علی علیہ السلام فاطمہ سلام اللہ علیہا اور ان کے دونوں بیٹے (حسن وحسین عَلَيْهِمَا السَّلَامُ) ہیں۔

(امام ابن ابی حاتم تفسیر القرآن العظیم۔ جلد ۱۰ صفحہ ۳۲۷۶،۳۲۷۷)،

(امام حافظ عماد الدین ابن کثیر، تفسیر جلد ۴ صفحہ ۱۱۵)،(علامہ مبارکپوری تحفۃ الاحوذی۔ ج ۹ صفحہ ۸۹)

یہ آیتِ کریمہ مولا علیؑ اور ان کی اولاد کے لئے نازل ہوئی۔ اِسی حدیث کو امام ابنِ حجر عسقلانی نے بھی بیان کیا ہے۔

316 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَرَابَتُكَ هٰٓؤُلَاءِ الَّذِيْنَ وَجَبَتْ عَلَيْنَا مَوَدَّتُهُمْ؟ قَالَ عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَابْنَاهُمَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ۔

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا رسول اللہ ﷺ آپؐ کی قرابت والے وہ کونسے لوگ ہیں جن کی محبت ہم پر واجب کی گئی ہے تو آپؐ نے ارشاد فرمایا علی علیہ السلام، فاطمہ سلام اللہ علیہا اور ان کے دونوں بیٹے حسن اور حسین عَلَيْهِمَا السَّلَامُ۔

(امام ابن حجر عسقلانی، الكافي الشاف في تخريج أحاديث الكشاف صفحہ ۱۴۱ حدیث ۵۰ بیروت لبنان)

(علامہ زمخشری، تفسیر الکشاف۔ جلد ۴ صفحہ ۲۱۹)

یہاں ہم ایک بڑی اہم بات بیان کرنا چاہتے ہیں اس آیتِ کریمہ میں اللہ رب العزت نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرمایا کہ اپنی امت کو یہ پیغام دیں کہ وہ آپؐ کی قرابت سے محبت کریں اور مودت کا رشتہ استوار کریں اس آیتِ پاک میں 'الْقُرْبٰى' کا لفظ استعمال کیا گیا ہے یہ مؤنث کا واحد صیغہ ہے۔ پتہ چلا اس آیت میں کسی ایک عورت کی محبت، تعظیم اور مودّت کا حکم مل رہا ہے اوپر جو احادیث ہم نے بیان کیں ہیں ان سے ثابت ہو گیا کہ وہ ایک عورت پاک بی بی سیدہ کائنات فاطمة الزهراء سلام اللہ علیہا ہیں اور اُن کے ساتھ جن مردوں کی محبت و مودّت کا حکم مل رہا ہے ان کی نسبت بھی فاطمة الزهراء سلام اللہ علیہا کے ساتھ ہے یعنی ایک مرد مولا علی السلام کی ذات وہ آپؑ کے شوہر ہیں اور دوسرے مرد حسنین کریمین عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ہیں وہ آپؑ کے بیٹے ہیں پتہ چلا کہ یہاں اللہ رب العزت نے فاطمة الزهراء سلام اللہ علیہا کی مودّت کا حکم دیا اور دیگر اہلِ بیت عَلَيْهِمُ السَّلَامُ کی مودّت کی نسبت بھی فاطمة الزهراء سلام اللہ علیہا سے رکھی۔

ان کے علاوہ بھی بے شمار احادیث موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ آیتِ کریمہ مولا علی علیہ السلام و فاطمة سلام اللہ علیہا اور ان کی اُولاد سے محبت کرنے کے حکم کے ساتھ نازل ہوئی۔

آیت نمبر 36 تا 39

هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِیْ رَبِّهِمْ ۡ فَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِیَابٌ مِّنْ نَّارٍ ؕ یُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِیْمُ ۚ یُصْهَرُ بِهٖ مَا فِیْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ ؕ وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِیْدٍ ۝ كُلَّمَاۤ اَرَادُوْۤا اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِیْدُوْا فِیْهَا ۗ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ ۝

یہ دو فریق ہیں جو جھگڑ رہے ہیں اپنے رب کے بارے میں تو وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا تیار کر دیئے گئے ہیں ان کے لیئے کپڑے آتش جہنم سے انڈیلا جائے گا ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی۔ گل جائے گا اُس کھولتے پانی سے جو کچھ اُن کے شِکموں میں ہے اور کھالیں (چمڑیاں) بھی گل جائیں گی۔ اور اُن کو مارنے کے لئے لوہے کے ہتھوڑے (گُرز) ہونگے۔ جب بھی ارادہ کریں گے اس سے نکلنے کا فرطِ رنج والم کے باعث تو انہیں لوٹا دیا جائے گا اس میں اور کہا جائے گا کہ چکھو جلتی ہوئی آگ کا عذاب۔

(سورۃ الحج: آیت ۱۹ تا ۲۲)

قرآنِ مجید فرقانِ حمید کی یہ مقدس آیات غزوہ بدر کے دو گروہوں کے بارے میں نازل ہوئیں تھیں۔ کفار کی طرف سے عتبہ، شیبہ، ولید مقابلے کے لیئے آئے تھے اور مولا علیؑ نے ولید کو قتل کیا عتبہ کو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے قتل کیا اور شیبہ نے حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ کو زخمی کر دیا تو شیبہ کو بھی مولائے کائنات علی المرتضیٰ علیہ السلام نے واصلِ جہنم کیا اور حضرت عبیدہ بن حارثؓ کو مولا علی علیہ السلام اپنے کندھوں پر اٹھا کر حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس لے آئے۔ اِن دو گروہوں کا ذکر کیا ہے۔ یعنی قرآنِ مجید کی یہ آیات بھی مولا علی علیہ السلام کی عظمت و رفعت کا ڈنکا بجا رہی ہیں۔ صحیح مسلم کی آخری دو احادیث میں بھی انہیں آیات کا ذکر ہے ہم پوری سند کے ساتھ حدیث بیان کرتے ہیں۔

317 حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُقْسِمُ قَسَمًا إِنَّ: ﴿هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِیْ رَبِّهِمْ ۡ فَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِیَابٌ مِّنْ نَّارٍ ؕ یُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِیْمُ ۝ یُصْهَرُ بِهٖ مَا فِیْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ ۝ وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِیْدٍ ۝ كُلَّمَاۤ اَرَادُوْۤا اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِیْدُوْا فِیْهَا ۗ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ ۝﴾ (سورۃ الحج: ۱۹تا۲۲) إِنَّهَا نَزَلَتْ فِي الَّذِينَ بَرَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ: حَمْزَةُ، وَعَلِيٌّ، وَعُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، وَعُتْبَةُ، وَشَيْبَةُ ابْنَا رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ.

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ اس بات پر قسم اُٹھاتے تھے کہ یہ آیات ﴿یہ دو فریق ہیں جو جھگڑ رہے ہیں اپنے رب کے بارے میں تو وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا تیار کر دیئے گئے ہیں ان کے لیئے کپڑے آتش جہنم سے انڈیلا جائے گا ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی۔ گل جائے گا اس کھولتے پانی سے جو کچھ اُن کے شِکموں میں ہے اور کھالیں (چمڑیاں) بھی گل جائیں گی۔ اور اُن کو مارنے کے لئے لوہے کے ہتھوڑے (گُرز) ہونگے۔ جب بھی ارادہ کریں گے اس سے نکلنے کا فرطِ رنج و الم کے باعث تو انہیں لوٹا دیا جائے گا اس میں اور کہا جائے گا کہ چکھو جلتی ہوئی آگ کا عذاب﴾ اُن کے بارے میں نازل ہوئی جنہوں نے غزوہ بدر کے روز ایک دوسرے کو مبارزت کی دعوت دی (اسلامی لشکر سے) حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ، مولا علی علیہ السلام، عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ اور (کفار کی طرف سے) ربیعہ کے دونوں بیٹے عتبہ و شیبہ اور عتبہ کا بیٹا ولید۔

(امام مسلم صحیح مسلم۔ صفحہ ۱۳۱۱، حدیث ۷۵۶۲، ۷۵۶۳۔ دار السلام الریاض)

یعنی اسلام اور کُفر کا پہلا معرکہ کہ پہلی مبارزت میں تین آنے والے کفار کو واصل جہنم کرنے والی ذات کا نام مولائے کائنات شیرِ خدا علی المرتضیٰ علیہ السلام ہے۔ یہ آیات بھی مولا علی علیہ السلام کی عظمت و افضلیت بیان کر رہی ہیں۔

آیت نمبر 40

❖ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ۝

پھر ضرور پوچھا جائے گا تم سے اس دن تمام نعمتوں کے بارے میں۔ (سورۃ التکاثر، آیت ۸)

اِس آیتِ کریمہ کے بارے میں ابونعیمؒ روایت بیان کرتے ہیں کہ یہ آیت مولا علی علیہ السلام کی ولایت کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ یعنی قیامت کے دِن مولا علی علیہ السلام کی ولایت کا سوال کیا جائے گا جس کو اس آیت میں نعمت کہا گیا ہے۔

318 قَالَ أَبُوْ نُعَيْمٍ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِيْ وَلَايَةِ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عليه السلام

حضرت ابونعیمؒ روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت امیر المومنین علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام کی ولایت کے بارے میں نازل ہوئی۔ یعنی مولا علی علیہ السلام کی ولایت کو نعمت کہا گیا ہے۔ جن کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

319 قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى "النَّعِيْمِ" هٰذَا وَلَايَةُ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ ابْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عليه السلام

اللہ تبارک وتعالیٰ عزوجل نے فرمایا: یہ "نعمت" امیر المومنین علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام کی ولایت ہے۔

(امام سلیمان قندوزی حنفی، ینابیع المودۃ، جلد ۱ صفحہ ۱۱۴، ۱۱۵)

نعمت سے مراد مولا علی علیہ السلام کی ولایت ہے اس کا ثبوت قرآنِ مجید کی ایک اور آیتِ کریمہ سے بھی ملتا ہے جو ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ جب آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مولا علی علیہ السلام کی ولایت کا غدیر خم میں اعلان کر دیا تو پھر یہ آیت نازل ہوئی۔

❖ اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ۔

"آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی"۔

(سورۃ المائدہ، آیت ۳)

گویا اس آیت میں بھی علی کی ولایت کو نعمت کہا گیا اس کی تفصیل آپ پیچھے پڑھ سکتے ہیں۔

(خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، جلد ۸ صفحہ ۲۹۲)، (امام سیوطی، دُرِّ منثور جلد ۲ صفحہ ۲۹۱)

تفصیل آپ پچھلے صفحات پہ پڑھ سکتے ہیں مگر یہاں ہم ایک حدیث ضرور بیان کر دیتے ہیں۔

320 عَنْ أَبُوْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه: لَمَّا نَصَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم عَلِيًّا يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ فَنَادٰى لَهٗ بِالْوَلَايَةِ هَبَطَ جِبْرِيْلُ عليه السلام بِهٰذَا الْآيَةِ ﴿اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ﴾ (سورۃ المائدہ، آیت ۳)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم کے دِن مولا علی علیہ السلام کو کھڑا کر کے اُن کی ولایت کا اعلان فرمایا تو اس وقت پھر جبریل امین علیہ السلام یہ آیت لے کر اُترے۔ (آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی)۔

(امام جلال الدین سیوطی، دُرِّ منثور جلد ۲ صفحہ ۲۶۱، ۳۶۲)

اِن آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ جس کو اللہ جل جلالہ اپنی نعمت فرما رہا ہے یہاں اُس سے مراد مولا علی علیہ السلام کی ولایت ہے۔ جس سے میرے مولا علی علیہ السلام کی عظمت اور افضلیت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ساری کائنات پر ثابت ہو رہی ہے۔

علامہ محمود آلوسیؒ بھی فرماتے ہیں کہ "نعیم" سے مراد آلِ محمد عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ہیں۔

321 قَالَ آلُوْسِيْ 'النَّعِيْمِ' وَهُوَ مُحَمَّدٌ وَعِتْرَتُهٗ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ۔

امام آلوسیؒ فرماتے ہیں کہ 'نعیم' سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی عترت علیہ السلام ہے۔

(علامہ آلوسی، تفسیر روح المعانی، جلد ۱۵ صفحہ ۱۱۰)

322 عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِذَا فَرَغَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ الْحِسَابِ لِلْعِبَادِ يَأْمُرُ الْمَلَكَيْنِ فَيَقِفَانِ عَلَى الصِّرَاطِ فَلَا يَجُوْزُ الصِّرَاطَ أَحَدٌ إِلَّا بِبَرَاءَةٍ فِيْ وِلَايَةِ عَلِيٍّ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ أَكَبَّهُ اللّٰهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فِي النَّارِ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا (قیامت کے دن) جب اللہ تعالیٰ بندوں کے حساب سے فارغ ہو جائیگا تو وہ دو فرشتوں کو حکم دے گا کہ وہ پُل صراط پر کھڑے ہو جائیں (تصدیق کرتے جائیں) پُل صراط سے صرف وہی شخص گزر سکے جس کے پاس ولایتِ علی علیہ السلام کی سند ہوگی پس جس کے پاس یہ سند (پروانہ) نہ ہوگی اللہ اس کو منہ کے بل جہنم میں گرادے گا۔

(شیخ سلیمان قندوزی حنفی، ینابیع المودۃ، جلد ۲ ص ۷۵،۷۶)

323 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَقَامَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ جِبْرَائِيْلَ وَمُحَمَّدًا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَلَى الصِّرَاطِ فَلَا يَجُوْزُهُ أَحَدٌ إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ بَرَاءَةٌ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ جبرائیل علیہ السلام اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پُل صراط پر کھڑا کر دیں گے۔ پس پُل صراط سے وہی شخص گزرے گا جس کے پاس علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام کا اجازت نامہ ہوگا۔

(امام موفق بن احمد مکی حنفی، مناقب خوارزمی: صفحہ ۳۲۱)

324 عَنْ عَلِيٍّ علیہ السلام قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِذَا جَمَعَ اللّٰهُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَنَصَبَ الصِّرَاطَ عَلٰى جِسْرِ جَهَنَّمَ مَا جَازَهَا أَحَدٌ حَتّٰى كَانَتْ مَعَهُ بَرَاءَةٌ بِوِلَايَةِ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام۔

حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام روایت کرتے ہیں آپ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب اللہ تعالیٰ اولین اور آخرین کو قیامت کے دن جمع کرے گا اور جہنم کے اوپر پل صراط

نصب کرے گا تو اس کو کوئی (شخص) پار نہ کر سکے گا جب تک اُسکے پاس علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام کی ولایت کی سند نہ ہوگی۔

(امام محب طبری، الریاض النضرۃ، جلد ۲: ص ۱۳۰)

آیت نمبر 41

❖ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ إِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝

ہم نے ہر چیز گن رکھی ہے ایک بتانے والی (روشن) کتاب میں۔

(سورۃ یٰسین: آیت ۱۲)

325 اس آیت کریمہ کے ذیل میں امام حسن علیہ السلام سے روایت ہے۔ آپؑ نے فرمایا صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امامِ مبین سے مراد، قرآن ہے یا تورات و انجیل؟ آپ نے مولا علی علیہ السلام کی طرف اشارہ کر کے فرمایا:

❖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم هُوَ هٰذَا الْإِمَامُ الَّذِيْ أَحْصَى اللّٰهُ فِيْهِ عِلْمَ كُلِّ شَيْءٍ۔

پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ امام مبین ہے جس میں اللہ جل جلالہ نے گن رکھا ہے ہر چیز کا علم۔

(امام شیخ سلیمان قندوزی حنفی، ینابیع المودۃ جلد ۱ صفحہ ۶۷،۶۸)

326 ایک اور روایت میں عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر پر مولا علی علیہ السلام کے ساتھ تھا راستے میں بے شمار چیونٹیاں نظر آئیں۔ میں نے مولا علی علیہ السلام سے پوچھا دنیا میں کوئی ایسا شخص ہوگا جو ان چیونٹیوں کی تعداد بتا سکے۔ مولا علی علیہ السلام نے فرمایا ہاں ایک بندہ ہے جو یہ بھی بتا سکتا ہے ان کی تعداد کتنی ہے اور ان میں نر اور مادہ کتنی ہیں حضرت عمار بن یاسرؓ کہتے ہیں میں نے پوچھا وہ کون ہیں؟

❖ مِن ذٰلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ عَلِيّ ابنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام يَا عَمَّارُ مَا قَرَأْتَ فِي سُوْرَةِ يٰسٓ ﴿وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ﴾ فَقُلْتُ: بَلٰى يَا مَوْلَايَ فَقَالَ أَنَا ذٰلِكَ الْإِمَامُ الْمُبِيْنُ۔

وہ کون شخص ہے؟ پس علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا اے عمار تم نے سورۃ یٰسین کی اس آیت کو نہیں پڑھا۔ (وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ) میں نے کہا ہاں میرے مولا میں نے پڑھا ہے۔ آپؑ نے فرمایا میں وہ امام مبین ہوں۔

(شیخ سلیمان قندوزی حنفی ینابیع المودہ، جلد ا، صفحہ ۷۲)

ان روایات سے ثابت ہوا کہ یہ آیت مولا علی علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی۔

آیت نمبر 42

❖ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ

تم بہترین اُمت ہو جو لوگوں کے لیئے ظاہر کی گئی ہے تم بھلائی (نیکی) کا حکم دیتے ہو اور بُرائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

(سورۃ آل عمران، آیت ۱۱۰)

اس آیتِ کریمہ کے تحت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہلبیت عَلَیۡہِمُ السَّلَامُ اور بالخصوص مولا علی علیہ السلام کے لیئے نازل ہوئی ہے۔ کیونکہ مولا علی علیہ السلام سے لے کر آپؑ کے آخری امام محمد مہدی علیہ السلام تک یہ سارے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کی رہنمائی کرتے رہیں گے لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے رہیں گے اور بُرائی سے منع کرتے رہیں گے۔ اللہ کے دین کیلئے جان بھی قربان کرتے رہیں گے۔ دیکھا جائے تو ہوا بھی ایسا ہی ہے۔ مولا علی علیہ السلام سے لے کر ہر امام حق شہید ہی ہوا ہے۔ اللہ کے دین کے لیئے لوگوں کو سیدھا راستہ بتاتے رہے۔ کربلا کا معرکہ

آپ کے سامنے ہے۔ یہی خاندان اور گھرانہ ایسا ہے جنہوں نے سب کچھ قربان کر دیا اللہ کے دین پر قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ فرماتے ہیں۔

327 وَكَانَ قُطْبُ الْإِرْشَادِ كَمَالَاتِ الْوَلَايَةِ عَلِيٌّ عليه السلام مَا بَلَغَ أَحَدٌ مِنَ الْأُمَمِ السَّابِقَةِ دَرَجَةَ الْأَوْلِيَاءِ إِلَّا بِتَوَسُّطِ رُوْحِهٖ ثُمَّ كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْصَبِ الْأَئِمَّةِ الْكِرَامِ أَبْنَاؤُهٗ إِلٰى حَسَنِ الْعَسْكَرِيِّ عليه السلام وَ مُحَمَّدُ الْمَهْدِيُّ عليه السلام۔

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام ولایت کے کمالات کے قطب ارشاد ہیں سابقہ اُمم میں سے کوئی بھی آپؑ کی روح کے وسیلہ (واسطہ) کے بغیر درجہ (رتبہ) ولایت کو نہیں پہنچا۔ پھر اس منصب پر آپؑ کی اولاد میں سے فائز ہوئے اور بات امام حسن عسکری اور محمد مہدی عَلَیۡہِمَا السَّلَامُ تک جائے گی۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی، تفسیر مظہری، جلد ۵، ص ۷۶)

حضور شیخ عبد القادر جیلانیؒ فرماتے ہیں۔

328 وَقَالَ عَبْدُ الْقَادِرِ الْجِيْلَانِيُّ رحمة الله عليه: وَوَفَّقَ قَبْلَ قَلْبِيْ قَدْ صَفَائِيْ وَهُوَ عَلٰى ذٰلِكَ الْمَنْصَبِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْأَوَّلِيْنَ وَ شَمْسُنَا أَبَدًا عَلٰى أُفُقِ الْعُلٰى لَا تَغْرُبُ۔

مولا علی علیہ السلام کی آل اولاد ہمیشہ اس منصب پر فائز رہے گی اور قیامت تک رہے گی۔ پہلے تمام لوگوں کے سورج ڈوب گئے ہمارا (آلِ رسولؐ و علیؑ) سورج ہمیشہ اُفق (آسمان) پر چمکتا رہے گا اور کبھی غروب نہیں ہو گا۔

(قاضی ثناء اللہ پانی پتی تفسیر مظہری۔ جلد ۲ صفحہ ۱۱۸، ۱۲۵)

ثابت ہوا کہ قیامت تک مولا علی علیہ السلام کی اولاد بنی نوع انسان کی رشد و ہدایت کے لیئے محنت کرتی رہے گی لوگوں کو نیکی کا حکم دیتی رہے گی اور بُرائی سے منع کرتی رہے گی۔

آیت نمبر 43

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًاۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ۝

کہہ دو کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ اور وہ شخص جس کے پاس کتاب (آسمانی) کا علم ہے گواہ کافی ہیں۔

(سورۃ الرعد: آیت ۴۳)

رسالتِ مصطفیٰ ﷺ کے گواہ علی المرتضیٰ ؑ

اس آیتِ کریمہ کے تحت کچھ مفسرین نے لکھا ہے کہ یہ آیت عبد اللہ بن سلام ؓ کے حق میں نازل ہوئی کیونکہ وہ اسلام لانے سے پہلے یہود کے بہت بڑے عالم تھے۔ آقا کے ساتھ مناظرہ کرنے کے لیے آئے تھے مگر جب آپؐ کے مکھڑے پر نظر پڑی تو مناظرہ بھول گئے اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔ کچھ مفسرین نے کہا کہ یہ آیت اُن کے لیے نازل ہوئی۔ مگر امام فخر الدین رازی اور امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن سلام ؓ مدنی صحابی ہیں اور یہ آیتِ کریمہ مکی ہے اِس لیے اِس آیت کا شانِ نزول عبد اللہ بن سلامؓ نہیں ہو سکتے۔

329 وَقَوْلُهٗ "وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتَابِ" قِيْلَ نَزَلَتْ فِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ ؓ قَالَهٗ مُجَاهِدٌ هٰذَا قَوْلٌ غَرِيْبٌ لِأَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ مَكِّيَّةٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ ؓ إِنَّمَا أَسْلَمَ فِيْ أَوَّلِ مَقْدَمِ النَّبِيِّ الْمَدِيْنَةَ

اللہ تعالیٰ عزوجل کا ارشاد ہے کہ وہ جس کے پاس کتاب کا علم ہے، کہا گیا یہ آیت عبد اللہ بن سلام ؓ کے لیے نازل ہوئی۔ تو اس پر حضرت مجاہد ؓ نے فرمایا کہ یہ غریب (ضیف) قول ہے کیونکہ بے شک یہ آیتِ کریمہ مکی ہے اور حضرت عبد اللہ بن سلام ؓ اُس وقت ایمان لائے جب رسول اللہ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے۔

(امام حافظ عماد الدین ابن کثیر تفسیر ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۴۷۳،۴۷۲)

330 وَأَخْرَجَ سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَابْنُ جَرِيْرٍ وَابْنُ الْمُنْذِرِ وَابْنِ أَبِيْ حَاتِمٍ عَنْ جُبَيْرٍ ؓ أَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهٖ "وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتَابِ" أَهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ ؓ قَالَ وَكَيْفَ وَهٰذِهِ السُّوْرَةُ الْمَكِّيَّةُ۔

نقل کی ہے سعید بن منصور اور ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن ابی حاتم سے انہوں نے حضرت جبیر ؓ سے، ان سے پوچھا گیا کہ "مَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتَابِ" حضرت عبد اللہ بن سلامؓ کے حق میں نازل ہوئی۔ تو انہوں نے ارشاد فرمایا یہ کیسے ہو سکتا ہے یہ سورۃ تو مکی ہے۔

(امام جلال الدین سیوطی تفسیر دُرِّ منثور، جلد ۴ صفحہ ۶۹،۶۸)

ایک اور روایت میں امام سیوطی ہی بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن سلام ؓ کے لیے قرآنِ مجید میں کوئی ایک آیت بھی نازل نہیں ہوئی۔

331 وَأَخْرَجَ ابْنُ الْمُنْذِرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ ؓ قَالَ مَا نَزَلَ فِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ ؓ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ۔

ابن المنذر حضرت شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ حضرت عبد اللہ بن سلام ؓ کے بارے میں قرآن میں کوئی چیز بھی (آیت) نازل نہیں ہوئی۔

(امام جلال الدین سیوطی دُرِّ منثور، جلد ۴ صفحہ ۷۰،۶۹)

اِن روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ آیتِ کریمہ عبد اللہ بن سلام ؓ کے حق میں نازل نہیں ہوئی اور نہ ہی یہ آیت حضرت سلمان فارسی ؓ کے لیے نازل ہوئی ہے کیونکہ حضرت سلمان فارسی ؓ بھی مدینہ میں اسلام لائے تھے اور یہ آیت مکی ہے۔ اس کا حق دار تو وہی ہو سکتا ہے جو مکی بھی ہو اور اُس کے پاس کتاب کا علم بھی ہو یعنی وہ آپؐ کے بعد سب سے بڑا عالم بھی ہو اور وہ ہستی مولا علیؑ کی ذات ہے۔ عبد اللہ ابنِ عباس ؓ فرماتے ہیں یہ آیت مولا علی ؑ کی شان میں نازل ہوئی۔

332 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ: وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتَابِ إِنَّمَا هُوَ عَلِيٌّ لَقَدْ كَانَ عَالِمًا بِالتَّفْسِيْرِ وَالتَّأْوِيْلِ وَالنَّاسِخِ وَالْمَنْسُوْخِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپؓ فرماتے ہیں کہ وہ شخص جس کے پاس کتاب کا علم ہے وہ صرف مولا علی علیہ السلام ہیں یقیناً وہ تفسیر و تاویل اور ناسخ و منسوخ کے عالم تھے۔

(امام شیخ سلیمان قندوزی حنفی، ینابیع المودۃ، جلد۱، ص۱۰۱)

333 عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطَاءٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ مَعَ مُحَمَّدٍ الْبَاقِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْمَسْجِدِ فَرَأَيْتُ ابْنَ الَّذِيْ (ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ) وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتَابِ قَالَ مُحَمَّدُ الْبَاقِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّمَا ذَالِكَ عَلِيُّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام

حضرت عبداللہ بن عطا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں امام محمد الباقر علیہ السلام کے ساتھ مسجد میں تھا تو وہاں عبداللہ بن سلامؓ کے بیٹے کو دیکھا گیا اور کہا گیا یہ اس شخص کا بیٹا ہے جس کے لیئے یہ آیت (وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتَابِ) نازل ہوئی تو امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بے شک یہ آیت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

(امام شیخ سلیمان قندوزی حنفی، ینابیع المودۃ، جلد۱، ص۱۱۲)

اِسی روایت کو امام ثعلبیؒ، امام ابو نعیمؒ صاحبِ حلیۃ الاولیاء اور علامہ ابن مغازلیؒ نے بھی بیان کیا ہے کہ یہ آیت کریمہ مولا علی علیہ السلام کے حق میں نازل ہوئی ہے اور مولائے کائنات ہی وہ ہستی ہیں جو سب سے زیادہ علم والے بھی ہیں اور حکمت والے بھی ہیں۔

مولا علی علیہ السلام وہ ایسی ہستی ہیں جو کہ تورات و انجیل و زبور اور قرآنِ مجید کا سب سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔ عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

334 عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ مَا مِنْهَا حَرْفٌ إِلَّا لَهٗ ظَهْرٌ وَّبَطْنٌ وَإِنَّ عَلِيًّا عِنْدَهٗ عِلْمُ الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک قرآنِ مجید سات قرآتوں (معانی) میں نازل ہوا۔ ہر ایک قرأت (معنی) کا ظاہر بھی ہے اور باطن بھی۔ اور بے شک مولا علی علیہ السلام کے پاس قرآن کے ہر حرف کے ظاہر و باطن کا علم ہے۔

(امام ابو نعیم حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء۔ جلد ۱ صفحہ ۶۵)

ایک اور روایت شیخ قندوزی بیان کرتے ہیں۔

335 أَنَّ جَمِيْعَ أَسْرَارِ الْكُتُبِ السَّمَاوِيَّةِ فِي الْقُرْآنِ وَجَمِيْعُ مَا فِي الْقُرْآنِ فِي الْفَاتِحَةِ وَجَمِيْعُ مَا فِي الْفَاتِحَةِ فِي الْبَسْمَلَةِ وَجَمِيْعُ مَا فِي الْبَسْمَلَةِ فِي بَاءِ الْبَسْمَلَةِ وَجَمِيْعُ مَا فِي بَاءِ الْبَسْمَلَةِ فِي النُّقْطَةِ الَّتِي تَحْتَ الْبَاءِ وَقَالَ عَلِيُّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنَا النُّقْطَةُ الَّتِي تَحْتَ الْبَاءِ۔

تمام آسمانی کتب کے راز و اسرار (مجید) قرآنِ مجید میں ہیں اور تمام قرآن کے علوم سورۃ فاتحہ میں ہیں اور فاتحہ کے تمام علوم و اسرار بسم اللہ میں ہیں۔ اور بسم اللہ کے تمام علوم بسم اللہ کی با میں ہیں۔ اور بسم اللہ کی با کے تمام علوم و اسرار بسم اللہ کے نیچے والے نقطہ میں ہیں۔ امام علی ابن ابی طالب علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں وہ نقطہ ہوں جو بسم اللہ کی با کے نیچے موجود ہے۔

(امام شیخ سلیمان قندوزی حنفی، ینابیع المودۃ، جلد۱، صفحہ ۶۵)

336 عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام سَلُوْنِيْ عَنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَإِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ آيَةٍ إِلَّا وَقَدْ عَرَفْتُ بِلَيْلٍ نَزَلَتْ أَمْ بِنَهَارٍ فِي سَهْلٍ أَمْ فِي جَبَلٍ

حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا۔ مجھ سے اللہ کی کتاب (قرآنِ مجید) کے بارے میں سوال کرو (پوچھ لو) بے شک کوئی بھی آیت ایسی نہیں جس کے بارے میں (متعلق) میں نہ جانتا ہوں کہ وہ دن کو نازل ہوئی یا رات کو وہ پہاڑ میں نازل ہوئی یا میدان میں (نازل) ہوئی۔

(امام ابن سعد طبقات الکبریٰ، جلد ۲ صفحہ ۳۳۵ بیروت لبنان)،
(امام ابن حجر کی صواعق المحرقہ، صفحہ ۱۹۲، ذخائر العقبیٰ صفحہ ۸۱)

337 عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِّنَ الصَّحَابَةِ يَقُوْلُ سَلُوْنِيْ إِلَّا عَلِيًّا۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہ تھا جو یہ کہتا ہو کہ مجھ سے پوچھ لو سوائے علی المرتضیٰ علیہ السلام کے۔

(امام ابن حجر مکی صواعق المحرقہ، صفحہ ۱۹۴)

338 قَالَ سَعِيدُ بْنِ الْمُسَيَّبِ رضی اللہ عنہ مَا كَانَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يَقُولُ: سَلُونِي غَيْرَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگوں میں سے کسی ایک نے بھی یہ نہیں کہا مجھ سے پوچھ لو (جو کچھ پوچھنا چاہتے ہو) سوائے علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے۔

(امام ابن اثیر اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابہ، جلد ۴ صفحہ ۲۰)

ایک اور روایت کے الفاظ یہ ہیں۔

339 عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: وَاللّٰهِ مَا نَزَلَتْ آيَةٌ إِلاَّ وَقَدْ عَلِمْتُ فِيمَا نَزَلَتْ وَأَيْنَ نَزَلَتْ وَعَلَى مَنْ نَزَلَتْ إِنَّ رَبِّي وَهَبَ لِي قَلْبًا عَقُولاً وَلِسَانًا طَلْقًا۔

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں اللہ کی قسم کوئی آیت ایسی نازل نہیں ہوئی جس کا مجھے علم نہ ہو وہ کس کے بارے میں نازل ہوئی، اور کہاں نازل ہوئی اور کس پر نازل ہوئی۔ بے شک میرے رب نے مجھے سمجھ والا دل (قلبِ سلیم) عقل و حکمت، اور زبانِ ناطق عطا کی ہے۔

(امام ابو نعیم حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، جلد ۱ صفحہ ۶۷،۶۶)،

(امام ابن سعد طبقات الکبریٰ، جلد ۲ صفحہ ۳۳۸، ۱۰۱)، (امام ابن عساکر دمشق الکبیر، جلد ۲ صفحہ ۱۷۶)،

(امام ہندی کنز العمال، جلد ۶ صفحہ ۳۹۵)، (امام ابن حجر مکی صواعق محرقہ، صفحہ ۱۲۶)

340 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِذَا بَلَغَنَا شَيْءٌ تَكَلَّمَ بِهِ عَلِيٌّ علیہ السلام مِنْ فُتْيَا وَقَضَاءٍ وَثَبَتَ لَمْ نُجَاوِزْهُ مِنْ غَيْرِهِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہمارے پاس کوئی ایسی شے پہنچے گی جسکے بارے میں مولا علی علیہ السلام نے فتویٰ دیا ہو اور فیصلہ کیا ہو اور وہ ثابت ہو جائے (فیصلہ مولا علیؑ نے فرمایا ہے) تو ہم پھر اس مسئلہ کو کسی اور کے پاس نہیں لے جائیں گے۔

(امام ابن عساکر تاریخ دمشق الکبیر، جلد ۵ ۴ حدیث ۹۸۰۳ طبع بیروت لبنان)

341 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِذَا حَدَّثَنَا ثِقَةٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام بِفُتْيَا لَا نَعْدُوهَا۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی ثقہ (سچا) راوی (حدیث بیان کرنے والا) ہمارے سامنے علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے حدیث بیان (روایت) کرے گا تو ہم اسی پر ٹھہر جائیں گے۔ اسے آگے (یعنی کسی اور کے پاس) نہیں لے کر جائیں گے۔

(امام ابن عساکر تاریخ دمشق الکبیر، جلد ۵ ۴ حدیث ۹۸۰۳ طبع بیروت لبنان)

342 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ إِنَّمَا هُوَ عَلِيٌّ علیہ السلام لَقَدْ كَانَ عَالِمًا بِالتَّفْسِيرِ وَالتَّأْوِيلِ وَالنَّاسِخِ وَالْمَنْسُوخِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں آپؓ فرماتے ہیں کہ وہ (شخص) جس کے پاس کتاب (قرآن) کا علم ہے وہ صرف حضرت علی علیہ السلام ہیں۔ یقیناً وہ (علیؑ) تفسیر و تاویل اور ناسخ و منسوخ کے (سب سے بڑے) عالم ہیں۔

(شیخ سلیمان قندوزی حنفی ینابیع المودۃ، جلد ۱، ص: ۱۰۳)

343 عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا عَلِيٌّ أَعْلَمُ النَّاسِ بِالسُّنَّةِ۔

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا تمام لوگوں میں علی المرتضیٰ علیہ السلام سُنّت کے سب سے بڑے (سب سے زیادہ علم رکھنے والے) عالم ہیں۔

(امام ابن عساکر تاریخ دمشق الکبیر، جلد ۳۵ حدیث ۹۸۰۵ طبع بیروت لبنان)

344 وَفِي رِوَايَةٍ قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ: أَمَا أَنَّهُ (عَلِيٌّ) أَعْلَمُ النَّاسِ بِالسُّنَّةِ۔

ایک روایت میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا ہاں بے شک وہ (حضرت علیؑ) تمام لوگوں میں سُنّت کے سب سے بڑے عالم ہیں (یعنی تمام لوگوں سے زیادہ علم رکھتے ہیں)۔

(امام عبد الرؤف المناوی، ذخائر العقبیٰ، ص ۷۸: دار الکتب مصر)

345 عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَكَانَ فِي أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ أَعْلَمُ مِنْ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام؟ قَالَ: لَا وَاللّٰهِ مَا أَعْلَمُهُ۔

عبد الملک بن ابی سلیمان روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کوئی حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے بڑا عالم (یعنی زیادہ علم رکھنے والا) ہے؟ تو انہوں (عطاء) نے جواب دیا اللہ کی قسم نہیں (علی سے زیادہ علم والے) کو میں نہیں جانتا (ان سے بڑا عالم میں نے نہیں دیکھا)

(امام ابن عساکر تاریخ دمشق الکبیر، جلد ۴۵، حدیث ۹۸۱۱ بیروت لبنان)

346 عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ مَا مِنْهَا حَرْفٌ إِلَّا لَهُ ظَهْرٌ وَبَطْنٌ وَإِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام عِنْدَهُ عِلْمُ الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بے شک قرآن سات قراءتوں (معانی) میں نازل ہوا ہے اسکے (قرآن) ہر ایک حرف کا ظاہر بھی ہے اور باطن بھی اور بے شک علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے پاس اسکے (قرآن کے ہر ایک حرف) ہر ظاہر اور ہر باطن کا علم ہے۔

(امام ابو نعیم حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، جلد ۱، ص ۶۵)

347 عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ يَتَعَوَّذُ بِاللّٰهِ مِنْ مُعْضَلَةٍ لَيْسَ لَهَا أَبُوْ حَسَنٍ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرتے تھے ایسے مسئلہ میں جس میں ابو حسن علیہ السلام (مولا علی کی کنیت) موجود نہ ہوتے۔

(امام احمد بن حنبل فضائل صحابہ، جلد ۲: حدیث ۱۱۰۰)، (امام ابن سعد طبقات الکبریٰ، جلد ۲: ص ۳۳۹)
(امام ہندی کنز العمال، جلد ۵: ص ۸۳۲)، (امام بیہقی شعب الایمان، جلد ۵: ص ۳۸۰)

348 وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رضی اللہ عنہ قَالَ: وَكَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ: لَوْلَا عَلِيٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ۔

ایک اور روایت میں حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے اگر علی علیہ السلام (مشکلات کے حل کیلئے) نہ ہوتے تو عمر رضی اللہ عنہ ہلاک ہو جاتا۔

(امام ابن عبد البر الاستیعاب، جلد ۳: ص ۱۱۰۲، ۱۱۰۳)،
(امام ابن عساکر تاریخ مدینہ ودمشق، جلد ۴۲: ص ۳۰۶)

349 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ عَلِيٌّ عليه السلام أَقْضَانَا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام ہمارے ہاں سب سے بڑے قاضی (سب سے اچھا فیصلہ کرنے والے) ہیں۔

(امام احمد بن حنبل مسند، جلد ۵: حدیث ۲۱۱۲۲)، (امام ابن ابی شیبۃ المصنف، جلد ۶: حدیث ۳۰۱۲۹)
(امام حاکم المستدرک، جلد ۳: حدیث ۵۳۲۸)، (امام نسائی السنن الکبریٰ، جلد ۶: حدیث ۱۰۹۹۵)
(امام ابو نعیم حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، جلد ۱: ص ۶۵)

350 عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَقْضٰى أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ تمام اہل مدینہ (مدینہ والوں) میں سب سے بڑے فیصلہ کرنے والے (قاضی) علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

(امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ ودمشق، جلد ۴۲: ص ۴۰۴)

351 عَنْ مُغِيْرَةَ قَالَ: لَيْسَ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَقْوٰى قَوْلًا فِي الْفَرَائِضِ مِنْ عَلِيٍّ عليه السلام۔

حضرت مغیرہ بیان کرتے ہیں کہ فرائض (میراث) کے مسائل میں حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام سے بڑھ کر کسی کا (اعلیٰ ومدلل) قول (فتویٰ) نہ ہوتا تھا۔

(امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ ودمشق، جلد ۴۲: ص ۴۰۵)

352 عَنْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَقُوْلُ سَلُوْنِي إِلَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام۔

حضرت یحیٰ بن سعیدؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے تمام صحابہ کرامؓ میں حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام کے سوا کوئی بھی یہ نہیں کہتا تھا سَلُونِي یعنی جو کچھ پوچھنا چاہتے ہو پوچھ لو مجھ سے۔

(امام احمد بن حنبل فضائل صحابہ، جلد ۲: حدیث ۱۰۹۸)، (امام ابن أبي شيبة المصنف، جلد ۵: حدیث ۲۶۳۲۰)
(امام ابن عساکر تاریخ مدینة و دمشق، جلد ۴۲: ص ۳۹۹)

353 عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِؓ قَالَ: لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنَ الصَّحَابَةِ يَقُوْلُ: سَلُوْنِي إِلَّا عَلِيٌّؑ۔

حضرت سعید بن مسیبؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں سارے صحابہ کرامؓ میں سے کوئی ایک صحابیؓ بھی حضرت علی علیہ السلام کے سوا یہ نہیں کہتا تھا سَلُونِي یعنی جو کچھ پوچھنا چاہتے ہو پوچھ لو مجھ سے۔

(امام ذہبی تاریخ الاسلام، جلد ۳، ص ۶۳۸)، (امام ابن حجر مکی الصواعق المحرقة، جلد ۲: ص ۳۷۱)،
(امام جلال الدین سیوطی تاریخ الخلفاء جلد ۱: ص ۱۷۱)

354 عَنْ عَبْدِ اللهِؓ: قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ أَقْضَى أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍؑ۔

حضرت عبد اللہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم تمام صحابہؓ کہا کرتے تھے کہ تمام مدینہ کے لوگوں میں سے حضرت علی بن أبي طالب علیہ السلام سب سے بہترین فیصلہ کرنے والے (قاضی) ہیں۔

(امام حاکم المستدرک، جلد ۳: حدیث ۴۶۵۶)، (امام ابن عساکر تاریخ مدینة و دمشق، جلد ۴۲: ص ۴۰۴)
(امام جلال الدین سیوطی تاریخ الخلفاء جلد ۱: ص ۱۷۱)، (امام ذہبی تاریخ الاسلام، جلد ۳، ص ۶۳۸)

355 عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِؓ قَالَ: مَا كَانَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يَقُوْلُ: سَلُوْنِي غَيْرَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍؑ۔

حضرت سعید بن مسیبؓ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ لوگوں میں سے کوئی ایک

(شخص) بھی ایسا نہیں تھا، حضرت علی علیہ السلام کے علاوہ جو یہ کہتا ہو جو کچھ پوچھنا چاہتے ہو پوچھ لو مجھ سے (سَلُونِي کا دعویٰ علی علیہ السلام کے سوا کوئی نہ کرتا)

(امام ابن عبد البر الاستیعاب، جلد ۳: ص ۱۱۰۳)، (امام یحیٰ بن معین التاریخ، جلد ۳: حدیث ۶۰۱)

356 عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِؓ قَالَ: مَا كَانَ أَحَدٌ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَعْلَمَ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍؑ۔

حضرت سعید بن مسیبؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام سے بڑھ کر کوئی شخص بھی عالم (یعنی سب سے زیادہ علم والا) نہ تھا۔

(علامہ حافظ الدولابی، الکنی والاسماء، جلد ۲: حدیث ۱۰۹۶)

357 عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ: وَاللهِ لَقَدْ أُعْطِيَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍؑ تِسْعَةَ أَعْشَارِ الْعِلْمِ. وَأَيْمُ اللهِ لَقَدْ شَارَكَكُمْ فِي الْعُشْرِ الْعَاشِرِ۔

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! تحقیق علی بن أبي طالب علیہ السلام کو علم کے نو (۹) حصے دیئے گئے ہیں اللہ کی قسم! تحقیق تم (سب) کو (علم کے) دسویں حصے میں شریک کیا گیا ہے۔

(امام ابن عبد البر الاستیعاب، جلد ۳: ص ۱۱۰۴)

358 عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِؓ قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيًّاؑ وَ هُوَ يَخْطُبُ. وَهُوَ يَقُوْلُ: سَلُوْنِي. وَاللهِ لَا تَسْأَلُوْنِي عَنْ شَيْءٍ يَكُوْنُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا حَدَّثْتُكُمْ بِهِ۔

حضرت ابو الطفیلؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی علیہ السلام کے پاس (بارگاہ) حاضر ہوا۔ اور وہ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اور وہ یہ فرما رہے تھے کہ مجھ سے جو کچھ پوچھنا چاہتے ہو پوچھ لو اللہ کی قسم تم قیامت تک کی جس چیز کے بارے میں بھی پوچھو گے میں اس کے بارے میں ضرور بتاؤں گا۔

(امام ابن حجر عسقلانی فتح الباری، جلد ۸: ص ۵۹۹)، (امام ابن عبد البر الاستیعاب، جلد ۳: ص ۱۱۰۷)
(امام عبد الرزاق تفسیر القرآن، جلد ۳: ص ۲۴۱)

359 قَالَ عَلِيٌّ عليه السلام وَأَشَارَ إِلَى صَدْرِهِ: إِنَّ هَاهُنَا عُلُوْمًا جَمَّةً لَوْ وَجَدْتُ لَهَا حَمَلَةً۔

حضرت علی علیہ السلام نے اپنے سینہ مبارک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: بے شک یہاں (سینہ میں) علوم کا خزانہ جمع ہے کاش اس (خزانہ) کو اُٹھانے والا کوئی پاؤں (تو یہ علم کا خزانہ اُسے عطا کروں)

(امام غزالی احیاء علوم الدین، جلد ۱: ص ۹۹)

360 عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ: لَوْ شِئْتُ لَأَوْقَرْتُ سَبْعِيْنَ بَعِيْرًا مِنْ تَفْسِيْرِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ اگر میں (علیؑ) چاہوں تو سورہ فاتحہ کی تفسیر کروں اور اس سے ستر اُونٹ لاد دوں۔

(امام جلال الدین سیوطی الاتقان فی علوم القرآن، جلد ۲: ص ۳۹۰)،
(ملاں علی قاری، مرقاۃ المفاتیح، جلد ۱: ص ۳۵۳)، (امام غزالی احیاء علوم الدین، جلد ۱: ص ۲۸۹)،
(امام ابن الحاج الفاسی، المدخل، جلد ۲: ص ۳۰۶)

361 عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ: أَلَا أَنَّ هَاهُنَا وَأَشَارَ إِلَى صَدْرِهِ لَعِلْمًا جَمًّا، لَوْ أَصَبْتُ لَهُ حَمَلَةً۔

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے آپ نے ایک طویل روایت میں اپنے سینہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا بے شک یہاں (سینہ میں علوم کا خزانہ جمع ہے۔ اگر میں اس خزانے (علم) کو اُٹھانے والے کو پاؤں تو (یہ علم کا خزانہ اُسے عطا کر دوں)

(امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ دمشق، جلد ۵۰: ص ۲۵۲)، (خطیب بغدادی تاریخ بغداد، جلد ۶: ص ۳۷۹)،
(علامہ یعقوبی التاریخ، جلد ۲: ص ۲۰۶)

362 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه قَالَ: كُنَّا إِذَا أَتَانَا الثَّبْتُ عَنْ عَلِيٍّ لَمْ نَعْدِلْ بِهِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب ہم کو کسی چیز کا ثبوت حضرت علی علیہ السلام سے مل جاتا تو پھر ہم کسی سے رجوع نہیں کرتے تھے۔

(امام ابن عبد البر الاستیعاب، جلد ۳: ص ۱۱۰۴)

363 عَنْ قَيْسِ بْنِ السَّكَنِ رضي الله عنه فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ عَلَى مِنْبَرِهِ: سَلُوْنِي، فَإِنَّكُمْ لَا تَسْأَلُوْنِي عَنْ شَيْءٍ فِيْمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ السَّاعَةِ وَلَا عَنْ فِئَةٍ تَهْدِي مِائَةً وَتُضِلُّ مِائَةً إِلَّا حَدَّثْتُكُمْ۔

حضرت قیس بن السکن رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: مجھ سے سوال کرو تم مجھ سے اپنے اس زمانہ سے لے کر قیامت تک کی جس چیز کے بارے میں پوچھو گے میں تم کو اُسکے بارے میں آگاہ کروں گا اور اگر تم مجھ سے اس فتنے کے بارے میں پوچھو گے جو سینکڑوں لوگوں کو ہدایت پر لائے گا اور جو سینکڑوں لوگوں کو گمراہ کرے گا میں تم کو اُسکے بارے میں بھی بتاؤں گا۔

(امام ابن ابی شیبۃ المصنف، جلد ۷: حدیث ۳۳۷۷۳)،
(امام ابو نعیم حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، جلد ۴: ص ۱۸۶)

364 عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ: لَوْ طُوِيَتْ لِي وِسَادَةٌ لَحَكَمْتُ بَيْنَ أَهْلِ التَّوْرَاةِ بِتَوْرَاتِهِمْ وَبَيْنَ أَهْلِ الْإِنْجِيْلِ بِإِنْجِيْلِهِمْ، وَلَقُلْتُ فِي الْبَاءِ مِنْ بِسْمِ اللّٰهِ وِقْرَ سَبْعِيْنَ جَمَلًا۔

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں اگر میرے لئے مسند لگائی جائے تو میں تورات والوں (یہود) کے درمیان تورات کے مطابق فیصلہ کروں گا اور انجیل والوں (عیسائیوں) کے درمیان انجیل کے مطابق فیصلہ کروں گا اور میں بسم اللہ کی حرف "ب" کی تفسیر میں وہ کچھ کہوں (لکھوں) جس سے ستر اُونٹ لادے جائیں۔

(امام زرقانی شرح الزرقانی فی المواهب اللدنیۃ، جلد ۱: ص ۳۹)

365 عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: سَلُوْنِي عَنْ كِتَابِ اللّٰهِ، فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ آيَةٍ إِلَّا وَقَدْ عَرَفْتُ بِلَيْلٍ نَزَلَتْ أَمْ بِنَهَارٍ فِي سَهْلٍ أَمْ فِي جَبَلٍ۔

حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: مجھ سے اللہ کی کتاب (قرآن) کے بارے میں جو کچھ پوچھنا چاہتے ہو پوچھ لو۔ بے شک اس میں (قرآن)

کی کوئی ایک آیت بھی ایسی نہیں جس کا مجھے علم (معرفت) نہ ہو کہ وہ رات کو نازل ہوئی یا دن کو، میدان میں نازل ہوئی یا پہاڑ (غار) میں۔

(امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ دمشق، جلد ۴۲: ص ۳۹۸)، (امام ابن سعد طبقات الکبریٰ، جلد ۲: ص ۳۳۸)
(امام ابن عبدالبر جامع بیان العلم وفضلہ، جلد ۱: ص ۱۱۴)

366 عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: سَلُوْنِي قَبْلَ أَنْ تَفْقِدُوْنِي سَلُوْنِي عَنْ طُرُقِ السَّمَاءِ، فَإِنِّي أَعْرَفُ بِهَا مِنْ طُرُقِ الْأَرْضِ۔

حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: مجھ سے پوچھو (یعنی سوال کرو) اس سے پہلے کہ تم مجھ کو اپنے درمیان نہ پاؤ۔ مجھ سے آسمان کے راستوں کے بارے میں پوچھو بے شک میں انہیں زمین کے راستوں سے بڑھ کر جانتا ہوں۔

(امام ذہبی المنتقی من منہاج الاعتدال، جلد ۱: ص ۳۳۲)

367 عَنْ ضِرَارِ بْنِ ضَمْرَةَ الْكِنَانِيِّ رضي الله عنه فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ قَالَ: إِنَّ عَلِيًّا كَانَ وَاللّٰهِ، بَعِيْدَ الْمَدٰى، شَدِيْدَ الْقُوٰى، يَقُوْلُ فَصْلًا وَيَحْكُمُ عَدْلًا يَتَفَجَّرُ الْعِلْمُ مِنْ جَوَانِبِهِ، وَتَنْطِقُ الْحِكْمَةُ مِنْ نَوَاحِيْهِ۔

حضرت ضرار بن ضمرہ کنانی رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم، بے شک حضرت علی علیہ السلام دور اندیش، بہت زیادہ قوت (طاقت) والے، قولِ فیصل والے، اور عدل کے ساتھ فیصلہ کرنے والے تھے۔ اُن کے پہلوؤں سے علم پھوٹتا تھا اور اُنکے جوانب (اطراف) سے حکمت بولتی تھی۔

(امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ دمشق، جلد ۴۲: ص ۴۰۵)،
(امام ابو نعیم حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، جلد ۱: ص ۸۴)

368 عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَكَانَ فِي أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم أَحَدٌ أَعْلَمَ مِنْ عَلِيٍّ عليه السلام؟ قَالَ: لَا وَاللّٰهِ مَا أَعْلَمُهُ۔

عبدالملک بن ابی سلیمان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم میں کوئی حضرت علی علیہ السلام سے بڑھ کر بھی علم والا تھا؟ انہوں (عطاء) نے فرمایا نہیں اللہ کی قسم میں ایسے کسی صحابی کو نہیں جانتا (جو حضرت علیؑ سے بڑھ کر علم رکھتا ہو)۔

(امام ابن ابی شیبۃ المصنف، جلد ۶، حدیث ۳۲۱۰۹)، (امام محب طبری ذخائر العقبیٰ، جلد ۱: ص ۷۸)،
(امام ابن عبدالبر الاستیعاب، جلد ۳: ص ۱۱۰۴)

369 عَنْ نَصِيْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْأَحْمَسِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ: وَاللّٰهِ مَا نَزَلَتْ آيَةٌ إِلَّا وَقَدْ عَلِمْتُ فِيْمَا نَزَلَتْ وَأَيْنَ نَزَلَتْ وَعَلٰى مَنْ نَزَلَتْ، إِنَّ رَبِّي وَهَبَ لِي قَلْبًا عَقُوْلًا وَلِسَانًا طَلْقًا۔

حضرت نصیر بن سلیمان الاحمسی اپنے والد سے اور وہ مولا علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ مولا علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اللہ کی قسم میں (قرآن کی) ہر آیت کا علم رکھتا ہوں کہ وہ (آیت) کس کے بارے میں نازل ہوئی، اور کہاں نازل ہوئی، اور کس موقع پر نازل ہوئی۔ بے شک میرے رب نے مجھے فہم و فراست والا دل اور فصاحت و بلاغت والی زبان عطا کی ہے۔

(امام ابن سعد طبقات الکبریٰ، جلد ۲: ص ۳۳۸)، (امام ابو نعیم حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، جلد ۱: ص ۶۸)

370 عَنْ جُنْدُبِ التَّيْمِيِّ قَالَ، سَمِعْتُ عَطَاءً، قَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها عَلِيٌّ عليه السلام أَعْلَمُ النَّاسِ بِالسُّنَّةِ۔

حضرت جندب التیمی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے سنا کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: علی علیہ السلام تمام لوگوں میں سب سے زیادہ سنتِ (رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا علم رکھنے والے ہیں۔

(امام بخاری التاریخ الکبیر، جلد ۲، حدیث ۲۳۷۷، جلد ۳: حدیث ۶۷۷)،
(امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ دمشق، جلد ۴۲: ص ۴۰۹)

371 عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام أَرْسَلَهُ إِلَى زَيْدِ بْنِ صُوْحَانَ. فَقَالَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ إِنِّي مَا عَلِمْتُكَ لَبِذَاتِ اللهِ عَلِيْمٌ، وَ إِنَّ اللهَ لَفِي صَدْرِكَ عَظِيْمٌ۔

حضرت شعبی، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام نے انکو زید بن صوحان کی طرف روانہ کیا تو انہوں (عبداللہ بن عباسؓ) نے کہا اے امیر المومنین (مولا علیؑ) بے شک میں آپ کو اللہ کی ذات کے بارے میں سب سے زیادہ علم رکھنے والا جانتا ہوں اور بے شک اللہ تعالیٰ (کی حقیقت و معرفت) آپ کے سینہ مبارک میں سب سے زیادہ ہے۔

(امام ابو نعیم حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، جلد ۱: ص ۶۷)

372 عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَأَقْضَى أُمَّتِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت کے سب سے بڑے قاضی (قرآن و حدیث سے فیصلہ کرنے والے) علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

(امام طبرانی المعجم الصغیر، جلد ۱: حدیث ۵۵۶)، (امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ و دمشق، جلد ۴۲: ص ۱۱۲)

373 عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم أَعْلَمُ أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری ساری امت میں میرے بعد سب سے بڑا عالم (علم والا) علی بن ابی طالب علیہ السلام ہے۔

(امام دیلمی مسند الفردوس، جلد ۱: حدیث ۱۴۹۱)، (امام ہندی کنز العمال، جلد ۱۱: حدیث ۳۲۹۷۷)

374 عَنْ هُبَيْرَةَ قَالَ: خَطَبَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عليه السلام فَقَالَ: لَقَدْ فَارَقَكُمْ رَجُلٌ بِالْأَمْسِ لَمْ يَسْبِقْهُ الْأَوَّلُوْنَ بِعِلْمٍ، وَلَا يُدْرِكُهُ الْآخِرُوْنَ. كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَبْعَثُهُ بِالرَّايَةِ، جِبْرِيْلُ عَنْ يَمِيْنِهِ، وَ مِيْكَائِيْلُ عليه السلام عَنْ شِمَالِهِ لَا يَنْصَرِفُ حَتّٰى يُفْتَحَ لَهُ۔

حضرت ھُبیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ امام حسن بن علی علیہ السلام نے ہم کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا! تحقیق گذشتہ کل تم سے وہ شخص (مولا علیؑ) جدا ہو گیا ہے جن سے نہ تو پہلے لوگ (علم میں سبقت حاصل کر سکے اور نہ ہی بعد میں آنے والے انکے علمی مقام کو پا سکیں گے (اس کا ادراک نہ کر سکیں گے) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو اپنا جھنڈا دے کر (جنگ پر) بھیجتے تھے تو جبریل علیہ السلام انکی دائیں اور میکائیلؑ انکی بائیں طرف ہوتے تھے وہ (مولا علیؑ) فتح حاصل کرنے تک واپس نہیں پلٹتے تھے۔

(امام احمد بن حنبل مسند، جلد ۱، حدیث ۱۷۱۹)، (امام طبرانی المعجم الاوسط، جلد ۲: حدیث ۲۱۵۵)

375 سُئِلَ الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ الْبَصْرِيُّ رضي الله عنه عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام فَقَالَ: كَانَ عَلِيٌّ وَاللهِ سَهْمًا صَائِبًا مِنْ مَرَامِي اللهِ عَلٰى عَدُوِّهِ. وَرَبَّانِيُّ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَذَا فَضْلِهَا وَذَا سَابِقَتِهَا. وَذَا قَرَابَتِهَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم لَمْ يَكُنْ بِالنَّوْمَةِ عَنْ أَمْرِ اللهِ وَلَا بِالْمَلُوْمَةِ فِي دِيْنِ اللهِ وَلَا بِالسَّرُوْقَةِ لِمَالِ اللهِ. أَعْطَى الْقُرْآنَ عَزَائِمَهُ فَفَازَ مِنْهُ بِرِيَاضٍ مُوْنِقَةٍ۔

حضرت حسن بن ابوالحسن البصری رضی اللہ عنہ سے حضرت علی بن ابی طالبؑ کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم حضرت علی علیہ السلام اللہ کے دشمنوں پر اللہ کے پھینکے ہوئے تیروں میں سے ایک (تیر) تھے اور وہ (علیؑ) اس امت کے عالم ربانی اور صاحب افضلیت اور سبقت لے جانے والے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سب سے زیادہ قرابت والے، اور (علیؑ) اللہ کے امر (حکم) سے غافل نہ تھے اور نہ ہی اللہ کے دین (اسلام) میں ملامت زدوں میں سے تھے، اور نہ ہی اللہ کے مال

کو چرانے والوں میں سے تھے، انہوں (علی) نے قرآن کو اپنے عزائم (ارادے) سونپ دیئے اور اس میں سے رونق والے باغات کے ساتھ سُرخرو (کامیاب) ہوئے۔

(امام ابن عبد البر، الاستیعاب، جلد ۳: ص ۱۱۱۰)

376 عَنْ وَهْبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الطُّفَيْلِ رضي الله عنه قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَ هُوَ يَخْطُبُ وَ هُوَ يَقُوْلُ: سَلُوْنِي. فَوَاللهِ، لَا تَسْأَلُوْنِي عَنْ شَيْءٍ يَكُوْنُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ بِهِ. وَ سَلُوْنِي عَنْ كِتَابِ اللهِ. فَوَاللهِ مَا مِنْهُ آيَةٌ إِلَّا وَ أَنَا أَعْلَمُ بِلَيْلٍ نَزَلَتْ أَمْ بِنَهَارٍ أَمْ بِسَهْلٍ أَمْ بِجَبَلٍ. فَقَامَ ابْنُ الْكَوَّاءِ، وَ أَنَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ عَلِيٍّ عليه السلام وَ هُوَ خَلْفِي. قَالَ: أَفَرَأَيْتَ الْبَيْتَ الْمَعْمُوْرَ. مَا هُوَ؟ قَالَ: ذَاكَ الضُّرَاحُ فَوْقَ سَبْعِ سَمٰوَاتٍ تَحْتَ الْعَرْشِ. يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ لَا يَعُوْدُوْنَ فِيْهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

حضرت وھب بن عبد اللہ بن ابو طفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کو خطاب کرتے ہوئے دیکھا وہ فرمارہے تھے مجھ سے سوال کرو اللہ کی قسم قیامت تک جس چیز کے بارے میں تم کوئی سوال کروگے میں تم کو اُسکے بارے میں بتادوں گا۔ اور مجھ سے اللہ کی کتاب (قرآن) کے بارے میں سوال کرو اللہ کی قسم کوئی ایک آیت ایسی نہیں جس کا مجھے علم نہ ہو وہ رات کو نازل ہوئی یا دن کو، میدان میں نازل ہوئی یا پہاڑ پر، ابن الکواء کھڑے ہوئے، راوی کہتے ہیں کہ میں حضرت علیؑ اور اُنکے درمیان بیٹھا تھا اور وہ میرے پیچھے تھے، (ابن الکواء نے پوچھا کیا آپؑ بیت المعمور کے بارے میں جانتے ہیں؟ مولا علی علیہ السلام نے فرمایا وہ ایک سوراخ ہے۔ جو سات آسمانوں کے اُوپر اور عرش کے نیچے ہے اس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں مگر وہ قیامت تک دوبارہ واپس نہیں آسکیں گے۔

(امام محمد بن عبد اللہ ازرقی، اخبار مکۃ، جلد ۱: ص ۵۰)

377 عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه مَرْفُوْعًا. قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم عَلِيٌّ عليه السلام بَابُ عِلْمِي وَ مُبَيِّنٌ لِأُمَّتِي. مَا أُرْسِلْتُ بِهِ مِنْ بَعْدِي. حُبُّهُ إِيْمَانٌ وَ بُغْضُهُ نِفَاقٌ. وَ النَّظَرُ إِلَيْهِ رَأْفَةٌ. وَ مَوَدَّتُهُ عِبَادَةٌ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علی علیہ السلام میرے علم کا دروازہ ہے اور جو (دین) دے کر مجھے بھیجا گیا ہے، میرے بعد میری اُمت کیلئے اُسکی (دین) وضاحت کرنے والا ہے۔ اُس (علیؑ) کی محبت ایمان ہے اور اُس (علیؑ) کا بغض نفاق ہے اور اس (علیؑ) کی طرف دیکھنا بھی باعثِ آرام و سکون ہے اور اس (علیؑ) کی مودّت عبادت ہے۔

(امام ہندی کنز العمال، جلد ۱۱: حدیث ۳۲۹۸۱)، (امام دیلمی مسند الفردوس، جلد ۳: حدیث ۳۱۸۱)
(امام ابن حجر مکی الصواعق المحرقة، جلد ۲: ص ۵۸ بیروت، لبنان)

378 عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم أَنَا دَارُ الْعِلْمِ وَ عَلِيٌّ بَابُهَا۔

حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام سے روایت ہے آپؑ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں علم کا گھر ہوں اور علی علیہ السلام اس کا دروازہ ہے۔

(امام محب الدین طبری، ذخائر العقبیٰ و مناقب ذوی القربی، جلد ۱: ص ۷۷)

379 عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ النَّخَعِيِّ قَالَ: لَمَّا بُوْيِعَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام عَلَى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ وَ هُوَ وَاقِفٌ بَيْنَ يَدَيِ الْمِنْبَرِ۔ إِذَا نَحْنُ بَايَعْنَا عَلِيًّا فَحَسْبُنَا. أَبُوْ حَسَنٍ مِمَّا يُخَافُ مِنَ الْفِتَنِ. وَجَدْنَاهُ أَوْلَى النَّاسِ بِالنَّاسِ أَنَّهُ. أَطَبُّ قُرَيْشٍ بِالْكِتَابِ وَ بِالسُّنَنِ. وَ إِنَّ قُرَيْشًا مَا تَشُقُّ غُبَارَهُ. إِذَا مَا جَرَى يَوْمًا عَلَى الضُّمْرِ الْبُدْنِ. وَ فِيْهِ الَّذِي فِيْهِمْ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ. وَ مَا فِيْهِمْ كُلُّ الَّذِي فِيْهِ مِنْ حُسْنٍ۔

حضرت ابو اسحاق، حضرت اسود بن یزید النخعی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جب

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی رسول اللہ ﷺ کے منبر پر بیعت کی گئی تو حضرت خزیمہ بن ثابت نے منبر کے سامنے کھڑے ہو کر یہ اشعار پڑھ کر سنائے۔

جب ہم نے مولا علی علیہ السلام کی بیعت کی تو ہم نے یقین کیا کہ ابو الحسن علیہ السلام (مولا علیؑ) ان افراد میں سے ہیں جن سے فتنے خوف کھاتے ہیں۔

ہم نے اُن کو (حضرت علیؑ) تمام لوگوں سے بڑھ کر لوگوں کے قریب پایا بے شک وہ (مولا علیؑ) قریش میں سے سب سے بڑھ کر کتاب و سنت کے عالم تھے۔

بے شک قریش ان کی (مولا علیؑ) راہ کی دھول تک بھی نہیں پہنچ سکتے جب وہ کسی روز طاقت والے گھوڑے پر سوار ہوتے ہیں، ان (مولا علیؑ) میں ہر طرح کی خیر (بھلائی) موجود ہے۔ جبکہ باقی تمام قریش میں وہ خوبیاں (صفات) نہیں پائی جاتیں جو ان (مولا علیؑ) میں پائی جاتی ہیں۔

(امام حاکم المستدرک، جلد ۳: حدیث ۴۵۹۵)

380 عَنْ بَسَّامِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّيْرَفِيِّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: رَأَيْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ؑ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ. فَقَالَ: سَلُونِي قَبْلَ أَنْ لَاتَسْأَلُونِي، وَلَنْ تَسْأَلُوا بَعْدِي مِثْلِي، قَالَ: فَقَامَ ابْنُ الْكَوَّاءِ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. مَا ﴿وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ﴾ قَالَ: الرِّيَاحُ. قَالَ: فَمَا ﴿فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ﴾ قَالَ: السَّحَابُ. قَالَ: فَمَا ﴿فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ﴾ قَالَ: السُّفُنُ. قَالَ: فَمَا ﴿فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ﴾ قَالَ: الْمَلَائِكَةُ. قَالَ: فَمَنْ ﴿الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّ اَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ۝ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ وَبِئْسَ الْقَرَارُ ۝﴾ قَالَ: مُنَافِقُوا قُرَيْشٍ۔

حضرت بسام بن عبد الرحمن الصیرفی حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں میں نے دیکھا امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام منبر پر کھڑے ارشاد فرما رہے تھے مجھ سے

سوال کرو قبل اس کے کہ تم مجھ سے سوال نہ کر سکو اور نہ ہی میری مثل میرے بعد سوال کر سکو گے وہ (راوی) کہتے ہیں پس اس پر ابن الکواء کھڑے ہوئے اور کہا۔ اے امیر المومنین علیہ السلام:

(قسم ہے اڑا کر بکھیرنے والیوں کی سورۃ الذاریات: ۱) اس سے کیا مراد ہے؟

آپؑ (مولا علیؑ) نے فرمایا "ہوائیں" پھر پوچھا (بوجھ اُٹھانے والیاں سورۃ الذاریات: ۲)" سے کیا مراد ہے۔ فرمایا (مولا علیؑ) "بادل" اور پھر پوچھا "آہستہ آہستہ چلنے والیاں (سورۃ الذاریات: ۳)" سے کیا مراد ہے؟ آپ (مولا علیؑ) نے جواب دیا "کشتیاں" پھر پوچھا (اور کام تقسیم کرنے والے سورۃ الذاریات: ۴) سے کیا مراد ہے؟ جواب فرمایا "فرشتے" پھر پوچھا (وہ لوگ جنہوں نے اللہ کی نعمت کو کفر سے بدل دیا اور اُنہوں نے اپنی قوم کو تباہی کے گھر میں اُتار دیا، وہ دوزخ ہے جس میں ڈالیں جائیں گے اور وہ بُرا ٹھکانہ ہے۔ (سورۃ ابراہیم: ۲۸تا۲۹)، اس سے کون لوگ مراد ہیں؟ آپؑ (مولا علیؑ) نے جواب دیا اس سے قریش کے منافقین مراد ہیں۔

(امام حاکم المستدرک، جلد ۲: حدیث ۳۷۳۶)، (امام طبری جامع البیان فی تفسیر القرآن، جلد ۱۳: ص ۲۲۱)

381 عَنْ أَبُوعَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ قَالَ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بِخَطِّ يَدِهِ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِفَاطِمَةَ عليها السلام: أَوَمَا تَرْضَيْنَ أَنِّي زَوَّجْتُكِ أَقْدَمَ أُمَّتِي سِلْمًا، وَأَكْثَرَهُمْ عِلْمًا، وَأَعْظَمَهُمْ حِلْمًا۔

حضرت ابو عبد الرحمن ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کی کتاب میں اُنکے ہاتھ سے لکھی ہوئی یہ حدیث پائی کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ بتول زہرا سلام اللہ علیہا سے فرمایا: کیا تم (فاطمہ سلام اللہ علیہا) اس پر راضی نہیں ہو کہ میں نے تیری شادی (نکاح) اس شخص (مولا علیؑ) سے کی ہے جو میری ساری اُمت میں سب سے پہلے اسلام لانے والا ہے اور اُن (اُمت) میں سب سے زیادہ علم والا ہے، اور اُن سب سے بڑا حلم (نرم مزاج) والا ہے۔

(امام احمد بن حنبل مسند، جلد ۵: حدیث ۲۰۳۲۲)، (امام طبرانی المعجم الکبیر، جلد ۲۰ حدیث ۵۳۸)، (امام ہیثمی مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، جلد ۹: ص ۱۰۱)

382 عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: زَوَّجْتُكِ يَا بُنَيَّةُ، أَعْظَمَهُمْ حِلْمًا، وَأَقْدَمَهُمْ سِلْمًا وَأَكْثَرَهُمْ عِلْمًا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے میری بیٹی (فاطمہ سلام اللہ علیہا) میں نے تیری شادی اُس شخص (حضرت علیؑ) سے کی ہے جو سب سے بڑا حلم (نرم مزاج) والا ہے سب سے پہلے قبولِ اسلام (اعلان) کرنے والا ہے اور سب سے زیادہ اُن میں (ساری اُمت) سے علم والا ہے۔

(امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ ودمشق، جلد ۴۲: ص ۱۳۲)

383 عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ عليها السلام أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا: زَوَّجْتُكِ أَعْلَمَ الْمُؤْمِنِينَ، وَأَقْدَمَهُمْ سِلْمًا، وَأَفْضَلَهُمْ حِلْمًا۔

حضرت مسروق ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ مجھے حضرت فاطمۃ الزھراء علیہا السلام نے یہ حدیث بیان کی کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اُن (فاطمہ بتول علیہا السلام) سے ارشاد فرمایا: (اے بیٹی) میں نے تیری شادی اُس شخص (مولا علیؑ) سے کی جو تمام ایمان والوں میں سب سے زیادہ علم والا ہے۔ اور اُن میں (ایمان والوں) سے سب سے پہلے اسلام لانے (اعلانِ اسلام) والا ہے اور حلم (نرم مزاج) میں اُن (ایمان والوں) سب سے افضل و اعلیٰ ہے۔

(امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ ودمشق، جلد ۴۲: ص ۱۳۲)

384 عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِفَاطِمَةَ عليها السلام: زَوَّجْتُكِ أَقْدَمَهُمْ سِلْمًا، وَأَعْظَمَهُمْ حِلْمًا، وَأَكْثَرَهُمْ عِلْمًا۔

حضرت اسماء بنتِ عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمۃ الزھراء سلام اللہ علیہا سے ارشاد فرمایا (اے بیٹی) میں نے تیری شادی اس شخص (حضرت علیؑ) سے کی ہے جو میری اُمت میں سب سے پہلے قبولِ اسلام (اعلان) کرنے والا ہے اور اُن (میری اُمت) میں سب سے بڑا حلم (نرم مزاج) والا ہے اور اُن (میری اُمت) میں سب سے زیادہ علم والا ہے۔

(امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ ودمشق، جلد ۴۲: ص ۱۳۲)

385 عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لِفَاطِمَةَ عليها السلام: أَمَا تَرْضَيْنَ أَنِّي زَوَّجْتُكِ أَقْدَمَهُمْ سِلْمًا، وَأَكْثَرَهُمْ عِلْمًا، وَأَفْضَلَهُمْ حِلْمًا، وَاللهِ إِنَّ ابْنَيْكِ لَمِنْ شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

حضرت سلیمان بن بریدہ اپنے والد (حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمۃ الزھراء سلام اللہ علیہا سے ارشاد فرمایا (اے بیٹی) کیا تم اس بات پہ راضی نہیں ہو کہ میں نے تیری شادی اُس شخص (حضرت علیؑ) سے کی ہے جو (میری ساری اُمت میں) سب سے پہلے اسلام (اعلانِ اسلام) لانے والا ہے۔ اور اُن میں (ساری اُمت میں) سب سے افضل و اعلیٰ ہے۔ اللہ کی قسم: بے شک تیرے بیٹے (حسنؑ و حسینؑ) جنت کے نوجوانوں میں سے ہیں۔

(امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ ودمشق، جلد ۴۲: ص ۱۳۲)

386 عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْحَنَفِيِّ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ أَبَا الْحَسَنِ، لَقَدْ شَرِبْتَ الْعِلْمَ شُرْبًا، وَنَهِلْتَهُ نَهْلًا۔

حضرت ابو صالح حنفی حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابو الحسن علیہ السلام (مولا علیؑ کی کنیت) تم کو علم مبارک ہو، تحقیق تم علم سے خوب سیراب ہوئے ہو اور تم نے (چشمہ علم) سے خوب جی بھر کر پیا ہے۔

(امام ابو نعیم حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، جلد ۱: ص ۶۵)

387 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا، فَمَنْ أَرَادَ الْمَدِينَةَ فَلْيَأْتِ الْبَابَ۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی علیہ السلام اُس کا دروازہ ہے، پس جو اس شہر میں داخل ہونا چاہتا ہے اُس کو چاہیے کہ وہ اس (مولا علیؑ) دروازے سے آئے۔

(امام حاکم المستدرک، جلد ۳: حدیث ۴۶۳۷)، (امام طبرانی المعجم الکبیر، جلد ۱۱: حدیث ۱۱۰۶۱)

(امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ و دمشق، جلد ۴۲: ص ۳۷۹)، (خطیب بغدادی تاریخ بغداد، جلد ۷: ص ۱۷۲)
(امام ابن عدی الکامل، جلد ۵: ص ۶۷)

388 عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: أَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَ عَلِيٌّ بَابُهَا، فَمَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيَأْتِ الْبَابَ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سُنا: میں علم کا شہر ہوں اور علی علیہ السلام اُس کا دروازہ ہے، پس جو علم حاصل کرنا چاہتا ہے اُس کو چاہیے کہ وہ اس (مولا علی) دروازے پر آئے۔

(امام حاکم المستدرک، جلد ۳: حدیث ۴۶۳۹)، (امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ و دمشق، جلد ۴۲: ص ۳۷۹)
(خطیب بغدادی تاریخ بغداد، جلد ۴: حدیث ۲۱۸۶)، (امام ابن عدی الکامل، جلد ۳: ص ۴۱۲)

389 عَنِ الأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَأَنْتَ بَابُهَا يَا عَلِيُّ كَذَبَ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يَدْخُلُهَا مِنْ غَيْرِ بَابِهَا۔

حضرت اُصبغ بن نباتہ رضی اللہ عنہ حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور اے علی علیہ السلام تم اُس کا دروازہ ہو، جس نے یہ خیال کیا کہ وہ اس شہر علم میں دروازے (علی) کے بغیر داخل ہو جائے گا تو اُس نے جھوٹ بولا، (علی کے بغیر کوئی محمد ﷺ تک نہیں پہنچ سکتا)

(امام جلال الدین سیوطی، اللآلی المصنوعۃ، جلد ۱: ص ۳۰۷)

اِن ساری روایات سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ یہ آیت کریمہ مولا علی علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی اور علی علیہ السلام ہی وہ شخصیت ہیں جن کے پاس کتاب کا علم ہے۔

میں فقیر محمد یاسین قادری یہاں ایک بات کرنا بے حد ضروری سمجھتا ہوں وہ یہ ہے کہ جب سلیمان علیہ السلام نے اپنے درباریوں سے فرمایا کہ مجھے ملکہ بلقیس کا تخت چاہیے جس کا ذکر قرآن مجید کی سورۃ نمل میں موجود ہے۔

قَالَ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ۞ قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَاِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ ۞ قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ ۚ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ ۖ لِيَبْلُوَنِيْۤ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ۖ وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ ۞

(سورۃ النمل، آیات ۳۸ تا ۴۰)

فرمایا (سلیمان علیہ السلام) اے دربار والو تم میں سے کون اُس (ملکہ) کا تخت میرے پاس لا سکتا ہے قبل اِس کے کہ وہ فرمانبردار ہو کر میرے پاس آ جائیں۔ ایک قوی ہیکل جن نے کہا میں اُسے آپ کے پاس لا سکتا ہوں قبل اس کے آپ اپنے مقام سے اُٹھیں، بے شک میں اس پر طاقتور اور امانت دار ہوں۔ (پھر) ایک ایسے شخص نے کہا جس کے پاس (آسمانی) کتاب کا کچھ علم تھا کہ میں اسے آپ کے پاس لا سکتا ہوں قبل اس کے کہ آپ کی نگاہ آپ کی طرف پلٹے۔ جب سلیمانؑ نے تخت کو اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا تو کہا کہ یہ میرے پروردگار کا فضل ہے تاکہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا کفرانِ نعمت کرتا ہوں اور جو شکر کرتا ہے تو اپنے ہی فائدے کیلئے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو میرا پروردگار بے پرواہ (اور) کرم کرنے والا ہے۔

اِن آیات مقدسہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اس بندے کہ پاس کتاب کا تھوڑا سا علم تھا تو اس کی طاقت کا یہ عالم ہے کہ نو سو میل کی مسافت پر پڑا تخت آنکھ جھپکنے سے پہلے سلیمان علیہ السلام کے سامنے لا سکتا ہے تو میرے مولا علی علیہ السلام کی طاقت اور اختیار کا کیا عالم ہو گا آپ کے پاس کتاب کا تھوڑا علم نہیں تھا بلکہ سارا علم تھا۔ میں اگر یہ کہوں کہ علم مولا علی علیہ السلام کے در پہ آ کر خیرات مانگتا ہے۔ تو یہ غلط نہ ہو گا۔ اِسی لیے تو میں کہتا ہوں کہ آقا ﷺ کے بعد علی علیہ السلام جیسا کوئی اور نہیں۔

آیت نمبر 44

❖ اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ لِیُذۡہِبَ عَنۡکُمُ الرِّجۡسَ اَہۡلَ الۡبَیۡتِ وَ یُطَہِّرَکُمۡ تَطۡہِیۡرًا ﴿ۚ۳۳﴾

بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول اللہ ﷺ) کی اہلِ بیت عَلَیۡہِمُ السَّلَام تم سے ہر قسم کے گناہ کا میل (رجس) دور کردے اور تمہیں طہارت دے کر بالکل صاف کردے۔

(سورۃ الاحزاب: آیت ۳۳)

نفاست و طہارتِ علی المرتضیٰ علیہ السلام

اِس آیتِ کریمہ کے ذیل میں ہم احادیث سے ثابت کرتے ہیں کہ یہ آیت مولا علی علیہ السلام، فاطمہ سلام اللہ علیہا، حسن علیہ السلام، حسین علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی۔ ہم پوری سند کے ساتھ حدیث بیان کرتے ہیں۔

390 حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سُلَیْمَانَ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ، عَنْ یَحْیَی بْنِ عُبَیْدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَبِیبِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآیَةُ عَلَی النَّبِيِّ ﷺ ﴿اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ لِیُذۡہِبَ عَنۡکُمُ الرِّجۡسَ اَہۡلَ الۡبَیۡتِ وَ یُطَہِّرَکُمۡ تَطۡہِیۡرًا﴾ فِي بَیْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فَدَعَا فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَ حُسَیْنًا فَجَلَّلَهُمْ بِکِسَاءٍ وَ عَلِيٌّ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَجَلَّلَهُ بِکِسَاءٍ ثُمَّ قَالَ: ''اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَیْتِي فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِیرًا'' قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: وَأَنَا مَعَهُمْ یَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ: أَنْتِ عَلَی مَکَانِكِ وَأَنْتِ عَلَی خَیْرٍ۔

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ (پروردہ رسول اللہ ﷺ) سے روایت ہے۔

جب یہ آیت رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی (بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول اللہ کی) اہلِ بیت عَلَیۡہِمُ السَّلَام تم سے ہر قسم کے گناہ کا میل (رجس) دور کردے اور تمہیں طہارت دے کر بالکل پاک صاف کردے) اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا اور حسن اور حسین عَلَیۡہِمَا السَّلَام کو بلایا اور اُن پر چادر پھیلا دی (ڈھانپ لیا) اور علی علیہ السلام کو اپنی پُشت مبارک کے پیچھے کھڑا کر کے اُن پر بھی چادر پھیلا دی۔ پھر فرمایا اے ہمارے اللہ یہ میری اہلِ بیت عَلَیۡہِمُ السَّلَام ہے اِن سے ہر قسم کے گناہ کا میل (رجس) دور کردے اور انہیں طہارت سے نواز کر پاک صاف کردے۔

حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: اے اللہ کے نبی ؐ میں بھی ان کے ساتھ آجاؤں (چادر کے نیچے) آپ ؐ نے فرمایا۔ تم اپنی جگہ پر رہو اور تم خیر پر ہی ہو۔

(امام ترمذی، جامع ترمذی صفحہ ۸۴۷، حدیث ۳۲۰۵، مطبوعہ دار السلام الریاض السعودیہ)،
(امام ترمذی، جامع ترمذی صفحہ ۹۵۹ حدیث ۳۷۸۷، مطبوعہ دار السلام الریاض السعودیہ)،
(امام حاکم مستدرک، جلد ۳ حدیث ۴۷۰۵)

امام ترمذی اپنی جامع میں ایک اور روایت ان الفاظ کے ساتھ لائے ہیں ہم پوری سند کے ساتھ حدیث بیان کرتے ہیں۔

391 حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَیْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ کَانَ یَمُرُّ بِبَابِ فَاطِمَةَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ إِذَا خَرَجَ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ یَقُولُ: الصَّلَاةَ یَا أَهْلَ الْبَیْتِ ﴿اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ لِیُذۡہِبَ عَنۡکُمُ الرِّجۡسَ اَہۡلَ الۡبَیۡتِ وَ یُطَہِّرَکُمۡ تَطۡہِیۡرًا﴾

حضرت انس ابنِ مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (جب یہ آیت نازل ہوئی تو) رسول اللہ ﷺ چھ ماہ تک نمازِ فجر کے وقت حضرتِ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کے دروازے پر آکر فرماتے نماز کا وقت ہوگیا اے اہلِ بیت عَلَیۡہِمُ السَّلَام اور پھر یہ آیت پڑھتے (بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول اللہ ﷺ کی) اہلِ بیت عَلَیۡہِمُ السَّلَام تم سے ہر قسم کے گناہ کا میل (رجس) دور کردے اور تمہیں طہارت دے کر بالکل صاف کردے۔)

(امام ترمذی، جامع ترمذی، صفحہ ۸۴۷، حدیث ۳۲۰۶، مطبوعہ دار السلام الریاض السعودیہ)

ایک اور روایت اِسی آیتِ کریمہ کے بارے میں ہم بیان کرتے ہیں جس کو امام مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔ ہم پوری سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔

392 حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ زَكَرِيَّاءَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ: قَالَتْ عَائِشَةُ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَأَدْخَلَهُ. ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهُ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَدْخَلَهَا ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَدْخَلَهُ. ثُمَّ قَالَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾

(سورۃ الاحزاب: آیت ۳۳)

اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپؓ فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ صبح کے وقت باہر تشریف لائے آپ نے (سیاہ رنگ کی اُون کے کجاووں سے منقش) چادر اوڑھ رکھی تھی۔ حضرت حسن بن علی علیہ السلام آئے تو آپ نے اُنہیں چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت حسین علیہ السلام آئے تو وہ خود چادر میں داخل ہو گئے اور پھر حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا آئیں تو آپ نے اُنہیں بھی چادر میں داخل کر لیا پھر حضرت علی علیہ السلام آئے تو آپ نے اُن کو بھی چادر میں داخل کر لیا پھر آپ نے یہ آیتِ مبارکہ پڑھی۔

(بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول اللہ ﷺ کی) اہلِ بیت عَلَيْهِمُ السَّلَامُ تم سے ہر قسم کے گناہ کا میل (رجس) دُور کر دے اور تمہیں طہارت دے کر بالکل صاف کر دے۔)

(امام مسلم صحیح صفحہ ۱۰۶۷ حدیث ۶۲۶۱، ۲۴۲۴ مطبوعہ دار السلام ریاض)،
(امام ابن ابی شیبۃ المصنف: جلد ۲- حدیث ۳۶۱۰۲)،
(امام ابن راھویہ مسند، جلد ۳ حدیث ۱۲۷۱)

ایک اور روایت اِس آیتِ کریمہ کے بارے میں حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا ان الفاظ میں روایت کرتی ہیں۔

393 عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي بَيْتِهَا فَأَتَتْهُ فَاطِمَةُ بِبُرْمَةٍ فِيهَا خَزِيرَةٌ فَدَخَلَتْ بِهَا عَلَيْهِ فَقَالَ لَهَا: ادْعِي زَوْجَكِ وَابْنَيْكِ قَالَتْ: فَجَاءَ عَلِيٌّ وَالْحُسَيْنُ وَالْحَسَنُ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَجَلَسُوا يَأْكُلُونَ مِنْ تِلْكَ الْخَزِيرَةِ وَهُوَ عَلَى مَنَامَةٍ لَهُ عَلَى دُكَّانٍ تَحْتَهُ كِسَاءٌ لَهُ خَيْبَرِيٌّ قَالَتْ: وَ أَنَا أُصَلِّي فِي الْحُجْرَةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْآيَةَ - ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ (سورۃ الاحزاب: آیت ۳۳) قَالَتْ: فَأَخَذَ فَضْلَ الْكِسَاءِ فَغَشَّاهُمْ بِهِ ثُمَّ أَخْرَجَ يَدَهُ فَأَلْوَى بِهَا إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي وَ خَاصَّتِي فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَ طَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا. اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي وَخَاصَّتِي فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا. قَالَتْ: فَأَدْخَلْتُ رَأْسِي الْبَيْتَ فَقُلْتُ: وَأَنَا مَعَكُمْ يَارَسُولَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ إِنَّكِ إِلَى خَيْرٍ. إِنَّكِ إِلَى خَيْرٍ۔

اُمّ المومنین حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ ان کے گھر (اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا) تشریف فرما تھے۔ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا آپ کے پاس ہانڈی میں خزیرہ (گوشت اور روٹی سے بنا سالن) لے کر آئیں آپ نے اُن سے فرمایا اپنے شوہر (علیؑ) اور بیٹوں (حسن و حسین عَلَيْهِمَا السَّلَامُ) کو بلاؤ پس حضرت علیؑ اور حسین اور حسن عَلَيْهِمَا السَّلَامُ آگئے اور داخل ہو کر آپ کے پاس بیٹھ کر اس خزیرہ سے کھانے لگے۔ آپ بالا خانہ پر اپنی خوابگاہ میں تشریف فرما تھے آپ کے نیچے آپ کی خیبری چادر تھی۔ (اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا) کہتی ہیں کہ میں حجرہ میں نماز پڑھ رہی تھی پس اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے یہ آیت نازل کی۔

(اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول اللہ ﷺ کی) اہلِ بیت عَلَیْہِمُ السَّلَام تم سے ہر قسم کے گناہ کا میل (رجس) دور کر دے اور تمہیں طہارت دے کر بالکل صاف کر دے۔)
(سورۃ الاحزاب، آیت ۳۳)

آپ نے چادر کا بچا ہوا حصہ لیا اور اس سے انہیں ڈھانپ دیا پھر آپ نے اپنا ہاتھ مبارک چادر سے باہر نکالا اور اسے آسمان کی طرف بلند کر کے فرمایا اے اللہ یہ میری اہلِ بیت عَلَیْہِمُ السَّلَام ہے اور میرے خاص کردہ ہیں (منتخب کردہ) پس تُو ان سے رجس کو دُور کر دے اور ان کو اچھی طرح سے بالکل پاک صاف کر دے۔ اے اللہ یہ میری اہلِ بیت عَلَیْہِمُ السَّلَام ہے اور میرے منتخب کردہ ہیں پس تُو ان کو طہارت دے کر بالکل پاک صاف کر دے (ہر قسم کے گناہ کا میل دُور کر دے) حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے حجرہ کے اندر اپنا سر داخل کیا اور کہا یا رسول اللہ ﷺ میں بھی آپ لوگوں کے ساتھ آ جاؤں تو آپ نے فرمایا بے شک تُو (بھی) خیر پر ہی ہے، بے شک تو خیر پر ہی ہے۔

(امام احمد بن حنبل مسند، جلد ۶ حدیث ۲۶۵۵۱، امام احمد بن حنبل فضائل صحابہ جلد ۲ حدیث ۹۹۴، امام طبرانی معجم الکبیر جلد ۳ حدیث ۲۶۶۲، امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ و دمشق جلد ۱۳، صفحہ ۲۰۳، ۲۰۲)

اِس حدیث مبارک سے یہ بات واضح ہو گئی کہ یہ آیت مولا علی علیہ السلام و فاطمہ سلام اللہ علیہا اور حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی۔ اور دوسری بات یہ ثابت ہوئی کہ ان جیسا کائنات میں کوئی اور نہیں ہو سکتا کیونکہ اُم المومنین اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے جب چادر کے نیچے آنے کی اجازت مانگی تو حضورؐ نے اجازت نہیں دی بلکہ فرمایا کہ تُو جہاں کھڑی ہے وہ بھی اچھی جگہ اور اعلیٰ مقام ہے یعنی میری زوجیت میں ہو یہ فضیلت کیا کم ہے مگر اس چادرِ تطہیر کے نیچے نہیں آ سکتی پتہ چلا جو چادرِ تطہیر کے نیچے آئے ہیں وہ پوری کائنات میں سب سے افضل و اعلیٰ ہستیاں ہیں۔

ایک اور روایت ہے جس کے الفاظ یہ ہیں۔

394 عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ مَعَهُ عَلِيٌّ عليه السلام وَ حَسَنٌ عليه السلام وَ حُسَيْنٌ عليه السلام آخِذٌ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِيَدِهِ. حَتّٰى دَخَلَ فَأَدْنٰى عَلِيًّا وَ فَاطِمَةَ فَأَجْلَسَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَ أَجْلَسَ حَسَنًا وَ حُسَيْنًا كُلَّ وَاحِدٍ

مِنْهُمَا عَلٰى فَخِذِهٖ. ثُمَّ لَفَّ عَلَيْهِمْ ثَوْبَهٗ أَوْ قَالَ كِسَاءً ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ. ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ (سورۃ الاحزاب: آیت ۳۳) وَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِيْ وَ أَهْلُ بَيْتِيْ أَحَقُّ.

حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ آئے تو آپ کے ساتھ حضرت علی علیہ السلام اور حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام بھی ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے ہوئے آئے یہاں تک کہ آپ (حجرہ میں) داخل ہوئے تو آپ نے حضرت علی علیہ السلام اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کو نزدیک کر کے سامنے بٹھا لیا اور حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام ہر ایک کو اپنی ران پر بٹھا لیا پھر آپ نے انہیں اپنے کپڑے یا چادر سے ڈھانپ لیا اور پھر یہ آیت تلاوت کی (اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول اللہ کی) اہلِ بیت عَلَیْہِمُ السَّلَام کہ تم سے دُور کر دے ہر قسم کی ناپاکی کو اور تمہیں پوری طرح سے پاک و صاف کر دے) آپ نے فرمایا اے اللہ یہ میری اہلِ بیت عَلَیْہِمُ السَّلَام ہے اور میری اہلِ بیت عَلَیْہِمُ السَّلَام زیادہ حق دار ہے۔

(امام احمد بن حنبل مُسند، جلد ۴ حدیث ۱۷۰۲۹)، (امام ابن ابی شیبۃ المصنف، جلد ۶ حدیث ۳۲۱۰۳)، (امام طبرانی معجم الکبیر جلد ۳ حدیث ۲۶۷۰)، (امام بیہقی السنن الکبریٰ، جلد ۲ حدیث ۲۶۹۰)، (امام حاکم المستدرک جلد ۲ حدیث ۳۵۵۹)

ایک اور روایت جس کو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے اس کے الفاظ کچھ یوں ہیں۔

395 عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ (سورۃ الاحزاب آیت ۳۳) قَالَ: نَزَلَتْ فِيْ خَمْسَةٍ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ، وَالْحَسَنِ، وَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے اس فرمان (اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول اللہؐ) کی اہلِ بیت عَلَیْہِمُ السَّلَام تم سے دُور کر دے ہر قسم کی ناپاکی کو اور تمہیں

پوری طرح سے پاک وصاف کر دے) کے بارے فرماتے ہیں کہ یہ پانچ ذواتِ مقدسہ کے بارے میں نازل ہوئی: رسول اللہ ﷺ حضرت علی علیہ السلام، حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا، اور حضرت حسن علیہ السلام اور حضرت حسین علیہ السلام۔

(امام طبرانی معجم الاوسط جلد ۳ حدیث ۳۴۵۶)، (امام طبرانی معجم الصغیر، جلد ۱ حدیث ۳۷۵)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی اس روایت کے مطابق یہ آیتِ کریمہ پنجتن پاک کے لیے اللہ رب العزت نے نازل کی ہے اور پنجتن پاک میں مولا علی علیہ السلام کا دوسرا نمبر ہے۔ اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے ان چار نفوسِ قدسیہ کو فرمایا تھا کہ تم لوگ جب بھی چاہو جس حالت میں بھی ہو اللہ کے گھر یعنی مسجد نبوی میں آسکتے ہو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ نے ان کو ایسا پاک وصاف کیا ہے کہ یہ کبھی ناپاک ہوتے ہی نہیں۔

حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرما کر مولائے کائنات علی علیہ السلام کی نفاست و طہارت پر مہر ثبت کر دی۔

396 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِعَلِيٍّ: يَا عَلِيُّ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يُجْنِبُ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِي وَغَيْرُكَ۔

(پوری سند کے ساتھ حدیث ہم نے روایت کر دی)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مولا علی علیہ السلام سے فرمایا اے علی علیہ السلام کسی شخص کیلئے حلال نہیں تیرے اور میرے سوا کہ وہ حالتِ جنابت (ظاہراً) میں اس مسجد (نبوی) میں رہے۔

(امام ترمذی جامع، صفحہ ۸۴۸، حدیث ۳۷۲۷ مطبوعہ دار السلام ریاض)، (امام بزار مسند جلد ۴، حدیث ۱۱۹۷، امام ابو یعلی مسند، جلد ۲، حدیث ۱۰۴۲)، (امام بیہقی السنن الکبری، جلد ۷، حدیث ۳۱۸۱)

ایک اور روایت ہے جس میں پنجتن پاک کا ذکر ہے۔

397 عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَلَا لَا يَحِلُّ هَذَا الْمَسْجِدُ لِجُنُبٍ وَلَا لِحَائِضٍ إِلَّا لِرَسُولِ اللهِ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ أَلَا قَدْ بَيَّنْتُ لَكُمُ الْأَسْمَاءَ أَنْ لَا تَضِلُّوا۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خبردار (آگاہ ہو جاؤ) کسی جنبی اور حائضہ کے لیے یہ مسجد حلال نہیں سوائے (مگر) رسول اللہ ﷺ علی علیہ السلام، فاطمہ سلام اللہ علیہا، حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام کے۔ آگاہ ہو جاؤ (جان لو) تحقیق میں نے نام تم کو بتا دیے ہیں تاکہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ۔

(امام بیہقی السنن الکبری جلد ۷ حدیث ۱۳۱۷۸، ۱۳۱۷۹)

ایک اور روایت جس کو بھی ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں اس کے الفاظ یہ ہیں۔

398 عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يُجْنِبَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ إِلَّا أَنَا وَعَلِيٌّ عليه السلام۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کسی ایک کے لیے بھی جائز نہیں کہ وہ اس مسجد میں جنابت کی حالت میں داخل ہو۔ سوائے میرے اور علی علیہ السلام کے (یعنی میں اور علی کسی بھی حالت میں مسجد میں آسکتے ہیں)

(امام طبرانی معجم الکبیر جلد ۲۳ صفحہ ۳۵۰، ۳۵۱)

ایک اور روایت ہے اس کے الفاظ کچھ یوں ہیں۔

399 عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَلَا إِنَّ مَسْجِدِي هَذَا حَرَامٌ عَلَى كُلِّ حَائِضٍ مِنَ النِّسَاءِ وَكُلِّ جُنُبٍ مِنَ الرِّجَالِ إِلَّا عَلَى أَهْلِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ۔

ام المومنین حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنھا سے روایت ہے آپؑ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خبردار (آگاہ ہو جاؤ) بے شک میری یہ مسجد (نبوی) حرام ہے عورتوں پر جو حیض والی ہیں اور مردوں پر جو جنبی ہیں سوائے اھلِ محمدؐ اور آلِ محمد علیہم السلام اور اہلبیت علیہم السلام محمد ﷺ علی علیہ السلام اور فاطمہ سلام اللہ علیہا اور حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام کے۔

(امام جلال الدین سیوطی مسند فاطمۃ الزھراء صفحہ ۱۲۳، ۱۲۴)، (امام ہندی کنز العمال جلد ۱۲، صفحہ ۲۵)

پنجتن پاک کا گھرانہ ہی ایسا ہے کہ نجس ان سے دُور کر دیا گیا ہے یہ کسی بھی حالت میں ناپاک نہیں ہوتے۔

اِسی لیے تاجدارِ کائنات کا فرمان ہے۔

400 قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اِبْنَتِیْ فَاطِمَةُ حُوْرَاءِ آدَمِيَّةٌ لَمْ تَحِضْ وَلَمْ تَطْمُثْ۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک میری بیٹی فاطمہ سلام اللہ علیہا انسانی حور ہے اور حیض و نفاس سے پاک ہے۔

(امام یوسف بن اسماعیل نبہانی الشرف المؤبد لآل محمد صفحہ ۷۱)

اِسی طرح ایک اور روایت جس کو امام جلال الدین سیوطیؒ نے بھی خصائص الکبریٰ میں روایت کیا ہے کہ رسول اللہ کی بیٹی سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا پاک ہیں۔

401 اِبْنَتُهٗ فَاطِمَةُ اَنَّهَا كَانَتْ لَا تَحِيْضُ وَكَانَتْ اِذَا وَلَدَتْ طَهُرَتْ مِنْ نِفَاسِهَا بَعْدَ سَاعَةٍ حَتّٰى لَا تَفُوْتُهَا صَلَاةٌ وَكَذٰلِكَ سُمِّيَتِ الزَّهْرَاءَ سَلَامُ اللّٰهِ عَلَيْهَا۔

ان کی (رسول اللہ ﷺ) بیٹی فاطمۃ الزھراء سلام اللہ علیہا حیض سے پاک تھیں اور بچے کی ولادت سے ایک ساعت بعد نفاس سے پاک ہو جاتیں یہاں تک کہ آپؑ کی کوئی نماز قضا نہ ہوئی اِسی لیے آپؑ کا نام زہراء سلام اللہ علیہا ہے۔

(امام یوسف بن اسماعیل نبہانی الشرف المؤبد لآلِ محمد۔ صفحہ ۷۳، ۷۲)

پتہ چلا یہ گھرانہ ایسا ہے اِس گھر کا ہر ایک فرد پاک ہے صاف ہے طاہر و مطاہر ہے۔ علی علیہ السلام فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر سے اللہ نے نجس و رجس کو دُور کر دیا ہے اور ان کو ایسا پاک کر دیا ہے جیسا کہ پاک کرنے کا حق ہے۔ یہاں ایک اور نقطہ ہم بیان کرنا چاہتے ہیں۔

بر سبیلِ تذکرہ اِس آیت کی روشنی میں جس آیت کا ذکر چل رہا ہے۔

اللہ رب العزت نے قرآنِ مجید میں مشرک کی پہچان ایسے بیان کی فرمایا:

❖ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ

"اے ایمان والو! بے شک مشرکین سراپا نجاست ہیں"۔ (سورۃ توبہ: آیت ۲۸)

اِس آیتِ کریمہ میں اللہ رب العزت نے فرمایا ہے کہ مشرک کی پہچان یہ ہے کہ وہ نجس ہوتا ہے یعنی پلید، ناپاک، ہوتا ہے اِس کا مطلب جس کے نجس قریب آ جائے وہ مشرک ہوتا ہے۔ اب حضور نبی اکرم ﷺ کی اہلِ بیت علیہم السلام کے بارے میں ارشاد ہوا۔

❖ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا

(سورۃ الاحزاب: آیت ۳۳)

"بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول اللہ ﷺ کی) اہلِ بیت علیہم السلام تم سے ہر قسم کے گناہ کا مَیل (رجس) دُور کر دے اور تمہیں طہارت دے کر بالکل صاف کر دے"۔

پتہ چلا نجس ناپاکی جس کے قریب ہو وہ مشرک جس سے دُور ہو وہ حضور ﷺ کی اہلِ بیت علیہم السلام ہے تو اِس کا مطلب یہ ہوا کہ نجس اور رجس وہ ہے جو آقا کی اہلِ بیت علیہم السلام سے دُور ہو جائے بے شک وہ مفتی ہو علامہ ہو، حاجی ہو، زاہد، عابد، متقی، پرہیزگار ہو مگر جو حضور نبی اکرم ﷺ کی اہلِ بیت علیہم السلام سے دُور ہو جائے اللہ اور قرآن کی نظر میں وہی نجس اور رجس ہے۔ وہی پلید اور ناپاک ہے یا جس کو خود اہلِ بیت علیہم السلام دُور کر دیں وہی پلید اور نجس ہیں۔ اِسی لیے ہم آج تک کہتے ہیں یزید پلید یزید پلید اِسی لیے ہوا اُس نے خود کو آقا کی اہلِ بیت علیہم السلام سے جو دُور کر لیا۔ اب ہم کو سوچنا ہو گا کہ ہم کہاں کھڑے ہیں ہمارے دلوں میں آپؐ کی اہلِ بیت علیہم السلام کی محبت ہے یا بغض ہے۔

اِسی آیتِ کریمہ کے ذیل میں حضرت حکیم بن سعد رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے اُس کے الفاظ یہ ہیں۔

402 عَنْ حَكِيمِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: ذَكَرْنَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام عِنْدَ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: فِيهِ نَزَلَتْ ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ (سورۃ الاحزاب: آیت ۳۳)

حضرت حکیم بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا ذکر ام المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنھا کے سامنے (پاس) کیا تو انہوں (ام سلمہؓ) نے فرمایا: ان کے بارے میں (علیؑ) یہ آیت نازل ہوئی۔ (بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول اللہؐ کی) اہلِ بیت علیہم السلام تم سے ہر قسم کے گناہ کا میل (رجس) دُور کر دے اور تمہیں طہارت دے کر بالکل صاف کر دے۔)

(امام ابن جریر طبری جامع البیان فی تفسیر القرآن جلد ۸ صفحہ ۱۸۱)

ایک اور روایت بیان کرتے ہیں۔

403 عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: إِنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي بَيْتِي ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ (سورۃ الاحزاب: آیت ۳۳) قَالَتْ: وَأَنَا جَالِسَةٌ عِنْدَ الْبَابِ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، أَلَسْتُ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ؟ فَقَالَ إِنَّكِ عَلَى خَيْرٍ. أَنْتِ مِنْ أَزْوَاجِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ: وَفِي الْبَيْتِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَعَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ، وَحَسَنٌ وَحُسَيْنٌ فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ وَقَالَ: اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا۔

اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنھا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا بے شک یہ آیت کریمہ میرے گھر میں نازل ہوئی تھی (اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول اللہؐ کی) اہلِ بیت علیہم السلام تم سے دُور کر دے ہر قسم کی ناپاکی کو اور تمہیں پوری طرح سے پاک وصاف کر دے) انہوں نے کہا میں دروازے کے پاس بیٹھی تھی میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا میں اہلِ بیتؑ میں سے

نہیں۔؟ آپؐ نے فرمایا بے شک تو خیر پر ہے تم رسول اللہؐ کی ازواج میں سے ہو آپؓ فرماتی ہیں۔ اس وقت گھر میں رسول اللہ ﷺ علی علیہ السلام فاطمہ سلام اللہ علیہا، حسن و حسین علیہما السلام تھے۔ پس آپؐ نے انہیں چادر میں ڈھانپ لیا اور فرمایا اے اللہ یہ میری اہلِ بیت علیہم السلام ہیں پس تو ان سے ہر قسم کی ناپاکی کو دُور کر دے اور انہیں بالکل پاک وصاف کر دے۔

(امام ابن اثیر، جامع الاصول، جلد ۹ حدیث ۶۷۰۲)

ایک اور روایت ہے جو صحاح ستہ میں موجود ہے ہم پوری سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں جس کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

404 حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ "أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَلَّلَ عَلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ كِسَاءً ثُمَّ قَالَ: "اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي وَخَاصَّتِي أَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا" فَقَالَتْ: أُمُّ سَلَمَةَ "وَأَنَا مَعَهُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ إِنَّكِ عَلَى خَيْرٍ۔

حضرت اُم المومنین اُم سلمہ رضی اللہ عنھا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسن علیہ السلام اور حضرت حسین علیہ السلام اور مولا علی علیہ السلام اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کو اپنی چادر سے ڈھانپ لیا پھر فرمایا اے اللہ یہ میری اہلِ بیت علیہم السلام ہے اور میرے حامی ہیں تو ان سے ہر قسم کی ناپاکی کو دُور کر دے اور ان کو پاک وصاف کر دے حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں بھی ان کے ساتھ آجاؤں یا رسول اللہ ﷺ؟ آپؐ نے فرمایا بے شک تو (بھی) خیر پر ہے۔

(امام ترمذی جامع ترمذی صفحہ ۸۷۳ حدیث ۳۸۷۱، مطبوعہ دار السلام الریاض)

ایک اور روایت اِسی آیتِ کریمہ کے بارے میں ہے جس کو ابو جمیلہ نے روایت کیا ہے۔ ہم اُسے بیان کرتے ہیں تاکہ مزید ہماری بات کو تقویت مل جائے۔

405 عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ. أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عليه السلام حِينَ قُتِلَ عَلِيٌّ اسْتُخْلِفَ فَبَيْنَمَا هُوَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ إِذْ وَثَبَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَطَعَنَهُ بِخَنْجَرٍ فِي وَرِكِهِ

فَتَمَرَّضَ مِنْهَا أَشْهُرًا ثُمَّ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ. فَقَالَ: يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ. اتَّقُوا اللّٰهَ فِيْنَا فَإِنَّا أُمَرَاؤُكُمْ وَضِيْفَانُكُمْ وَنَحْنُ أَهْلُ الْبَيْتِ الَّذِي قَالَ اللّٰهُ (إِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا) (سورۃ الاحزاب: آیت ۳۳) فَمَا زَالَ يَوْمَئِذٍ يَتَكَلَّمُ حَتّٰى مَا يُرٰى فِي الْمَسْجِدِ إِلَّا بَاكِيًا۔

حضرت ابو جمیلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب حضرت علی علیہ السلام کی شہادت ہوئی تو حضرت حسن بن علی علیہ السلام کو خلیفہ چُنا گیا وہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے ایک آدمی نے چھلانگ لگائی آپ پر اور خنجر سے اُن کے کولہے (پیٹھ) پر ضرب لگائی (وار کیا) اِسی مرض کی وجہ سے وہ کئی ماہ بستر پر رہے۔ پھر (ایک دِن صحت یاب ہونے کے بعد) وہ منبر پر کھڑے ہوئے لوگوں سے خطاب کیا پس فرمایا اے عراق والو: تم ہمارے معاملے میں اللہ سے ڈرو بے شک ہم تمہارے امیر ہیں اور تمہارے مہمان ہیں اور ہم ہی وہ اہلِ بیت عَلَیْهِمُ السَّلَامُ ہیں جن کے بارے میں اللہ نے فرمایا ہے (اللہ تو یہی چاہتا ہے اے (رسول اللہ ﷺ کی) اہلِ بیت عَلَیْهِمُ السَّلَامُ تم سے دور کردے ہر قسم کی ناپاکی کو اور تمھیں پوری طرح سے پاک وصاف کردے) اس دِن وہ مسلسل گفتگو فرماتے رہے حتیٰ کہ سوائے رونے والوں کے مسجد میں کوئی نظر نہ آیا۔

(امام طبرانی معجم الکبیر، جلد ۳ حدیث ۲۷۶۱)، امام ہیثمی مجمع الزوائد و منبع الفوائد جلد ۹ صفحہ ۱۸۰، ۱۸۱)،
(امام ذہبی سیر اعلام النبلاء جلد ۳ صفحہ ۲۶۸)، (امام ابنِ کثیر تفسیر القرآن العظیم جلد ۳ صفحہ ۴۸۵)،
(امام حلبی سیرۃ الحلبیۃ جلد ۳ صفحہ ۳۵۵)، امام ابنِ عساکر تاریخ دمشق الکبیر جلد ۱۳ صفحہ ۲۶۵)

ایک اور روایت ہے جس کو علامہ شوکانیؒ نے روایت کیا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں۔

406 عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي بَيْتِهَا عَلَى مَنَامَةٍ لَهُ عَلَيْهِ كِسَاءٌ خَيْبَرِيٌّ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ بِبُرْمَةٍ فِيْهَا خَزِيْرَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أُدْعِي زَوْجَكِ وَابْنَيْكِ حَسَنًا وَحُسَيْنًا. فَدَعَتْهُمْ فَبَيْنَمَا هُمْ يَأْكُلُوْنَ إِذْ

نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ۔ ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ (سورۃ الاحزاب: آیت ۳۳) فَأَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ بِفَضْلَةِ كِسَائِهِ فَغَشَّاهُمْ إِيَّاهَا. ثُمَّ أَخْرَجَ يَدَهُ مِنَ الْكِسَاءِ وَأَلْوٰى بِهَا إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي وَخَاصَّتِي فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا. قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا: فَأَدْخَلْتُ رَأْسِي فِي السِّتْرِ. فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ أَنَا مَعَكُمْ؟ فَقَالَ إِنَّكِ إِلٰى خَيْرٍ. مَرَّتَيْنِ۔

حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں اپنی خواب گاہ میں تشریف فرما تھے آپ پر خیبری چادر تھی۔ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا ہانڈی میں خزیرہ (روٹی اور گوشت کا بنا سالن) لے کر حاضر ہوئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم (فاطمہ سلام اللہ علیہا) اپنے شوہر (علیؑ) اور دونوں بیٹوں حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام کو بلا لاؤ۔ پس انہوں نے اُن (سب) کو بلا لیا تو اُن کے کھانا تناول کرنے کے دوران رسول اللہ ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول اللہ ﷺ کی) اہلِ بیت عَلَیْهِمُ السَّلَامُ تم سے دور کردے ہر قسم کی ناپاکی کو اور تمھیں پوری طرح سے پاک وصاف کردے)

پس نبی پاکؐ نے اپنی چادر کا بچا ہوا حصہ پکڑا اور اس سے اُن (سب) کو ڈھانپ لیا۔ پھر آپؐ نے اپنا ہاتھ مبارک چادر سے باہر نکالا اور اُسے آسمان کی طرف بلند کرکے فرمایا۔ اے اللہ یہ میری اہلِ بیت عَلَیْهِمُ السَّلَامُ ہیں اور میرے خاص ہیں پس تُو ان سے ہر قسم کی ناپاکی دُور کردے اور انہیں بالکل پاک وصاف کردے آپؐ نے یہ تین مرتبہ فرمایا۔ حضرت امِّ سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے پردے سے اپنا سر باہر نکال کر عرض کی۔ کیا میں بھی آپؐ کے ساتھ آجاؤں؟ آپؐ نے فرمایا بے شک تم خیر پر ہی ہو دو مرتبہ فرمایا۔

(علامہ شوکانی فتح القدیر، جلد ۴ صفحہ ۲۷۹، ۲۸۰)

ایک اور روایت اِسی آیتِ کریمہ کے ذیل میں ہم بیان کرتے ہیں جس کو ابنِ جریر اور ابنِ کثیر نے روایت کیا ہے۔

407 عَنْ أَبِي الدَّيْلَمِ، قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ (زَيْنَ الْعَابِدِيْنَ) لِرَجُلٍ مِنَ الشَّامِ: أَمَا قَرَأْتَ فِي الْأَحْزَابِ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ (سورۃ الاحزاب: آیت ۳۳) فَقَالَ: نَعَمْ وَلَأَنْتُمْ هُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ۔

حضرت ابی الدیلمؓ سے روایت ہے کہ حضرت علی بن حسین علیہ السلام (زین العابدین علیہ السلام) نے ایک شام (ملک) کے شخص سے فرمایا کیا تُو نے سورۃ الاحزاب میں یہ آیت پڑھی ہے۔ (اللہ تو یہی چاہتا ہے اے (رسول اللہ ﷺ کی) اہلِ بیت عَلَيْهِمُ السَّلَامُ تم سے دُور کردے ہر قسم کی ناپاکی کو اور تمہیں پوری طرح سے پاک وصاف کردے)۔

پس اس نے کہا ہاں کیا آپ ہی وہ (اہلِ بیت رسولؐ) ہیں؟ انہوں نے فرمایا ہاں (ہم ہی رسولؐ کی وہ اہلِ بیت عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ہیں)۔

(امام ابنِ جریر طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، جلد ۲۰ صفحہ ۱۵،۱۶)،
(امام ابنِ کثیر تفسیر القرآن العظیم، جلد ۳ صفحہ ۴۸۷،۴۷۱)

اِن تمام احادیث سے یہ بات اظہر من الشمس ہوگئی کہ یہ آیتِ کریمہ ان چار نفوسِ قدسیہ کی شان میں نازل ہوئی مولا علی علیہ السلام و فاطمہ سلام اللہ علیہا اور مولا حسن و حسین عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اور یہ بھی واضح ہوگیا ان سے ہر قسم کا گناہ ہو، یا نجس ہو دور ہے اور اتنا دور ہے کہ ان کے قریب آ نہیں سکتا اور یہ پاک لوگ پاک ہی دُنیا میں آئے اور پاک ہی دُنیا میں رہے اور پاک ہی دُنیا سے ظاہراً تشریف لے کر گئے۔ تو ان جیسا کائنات میں کون ہو سکتا ہے جو ان کی برابری کا سوچے ان کے برابر بھی کوئی نہیں ہو سکتا ان سے افضل ہونا تو ناممکن بات ہے۔ اِسی لیے میں فقیر محمد یاسین قادری یہ کہتا ہوں کہ حضور نبی اکرمؐ کے بعد جو افضل و اعلیٰ ذات ہے وہ مولا علی علیہ السلام کی ذات ہے۔

❖ وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ؕ

"اور جو شخص نیکی کمائے گا ہم اس کیلئے اس میں اُخروی ثواب اور بڑھادیں گے"۔
(سورۃ الشوریٰ: آیت ۲۳)

ذاتِ علی علیہ السلام منبعِ حسنات ہے

اِس آیتِ کریمہ کے بارے میں بے شمار روایات موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ آیت اہلِ بیت عَلَيْهِمُ السَّلَامُ کے لئے نازل ہوئی اور اہلِ بیت عَلَيْهِمُ السَّلَامُ میں مولائے کائنات علی علیہ السلام سرِفہرست ہیں۔

408 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ فِي قَوْلِهٖ: ﴿وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا﴾ (سورۃ الشوریٰ: آیت ۲۳) قَالَ: اَلْمَوَدَّةُ لِآلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ۔

حضرت ابنِ عباسؓ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں (اور جو شخص نیکی کمائے گا ہم اس کے لئے اس میں اُخروی ثواب اور بڑھادیں گے) انہوں نے فرمایا: اس سے مراد آلِ محمد عَلَيْهِمُ السَّلَامُ کی مودت (محبت) ہے۔

(امام ثعلبی الکشف والبیان، جلد ۸ صفحہ ۳۱۲،۳۱۳)

امام قرطبیؒ نے بھی اس روایت کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

409 قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ ﴿وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً﴾ (سورۃ الشوریٰ: آیت ۲۳) قَالَ: اَلْمَوَدَّةُ لِآلِ مُحَمَّدٍ ﷺ (نَزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا) أَيْ نُضَاعِفْ لَهُ الْحَسَنَةَ بِعَشْرٍ فَصَاعِدًا: ﴿إِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ﴾ قَالَ قَتَادَةُ: غَفُوْرٌ لِلذُّنُوْبِ شَكُوْرٌ لِلْحَسَنَاتِ۔

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے (اور جو شخص نیکی کمائے گا) اس کے بارے میں فرمایا اس سے مراد آلِ محمدؐ کی محبت ہے (ہم اس کے لیئے اس میں اُخروی ثواب اور بڑھا دیں گے) یعنی ہم اس شخص کو دس گناہ بلکہ اس سے زیادہ نیکیاں دیں گے (بے شک اللہ غفور اور شکور ہے) قتادہ نے کہا ہے: وہ گناہ بخشنے والا اور نیکیوں پر مہربانی فرمانے والا ہے۔

(امام قرطبی الجامع لأحکام القرآن جلد ۱۶ صفحہ ۲۳، ۲۴)

امام جلال الدین سیوطیؒ بھی اپنی تفسیر میں اِس آیتِ کریمہ کے بارے میں یہ روایت لے کر آئے ہیں۔

410 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ (وَ مَنْ يَقْتَرِفْ حَسَنَةً) قَالَ: اَلْمَوَدَّةُ لِآلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ ﷺ اس آیت (اور جو شخص نیکی کمائے گا) کے بارے میں فرماتے ہیں۔

اس سے مراد آلِ محمد عَلَيْهِمُ السَّلَامُ کی محبت ہے۔

(امام جلال الدین سیوطی الدر منثور جلد ۷ صفحہ ۳۴۷، ۳۴۸)

اِسی آیتِ کریمہ کے بارے میں ایک اور روایت اِن الفاظ کے ساتھ ہے۔ جس کو امام حسکانی نے روایت کیا ہے۔

411 عَنِ السُّدِّيِّ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: (وَمَنْ يَقْتَرِفْ حَسَنَةً) قَالَ: اَلْمَوَدَّةُ لِآلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ۔

حضرت السدیؒ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے اِس فرمان (اور جو شخص نیکی کمائے گا) کے بارے میں فرماتے تھا کہ یہ آلِ محمد عَلَيْهِمُ السَّلَامُ کی محبت ہے۔

(امام حافظ حاکم حسکانی شواہد التنزیل، جلد ۲ حدیث ۸۴۵)

ایک اور روایت کے الفاظ یہ ہیں۔

412 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: (وَمَنْ يَقْتَرِفْ حَسَنَةً) قَالَ: اَلْمَوَدَّةُ لِأَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ۔

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے اِس فرمان (اور جو شخص نیکی کمائے گا) کے بارے میں روایت کیا ہے اس سے مراد رسول اللہ ﷺ کی اہلِ بیت عَلَيْهِمُ السَّلَامُ سے محبت ہے۔

(امام حافظ حاکم حسکانی شواہد التنزیل جلد ۲ حدیث ۸۵۵)

413 عَنِ ابْنِ غَالِبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: فِي مُحَبَّتِنَا أَهْلَ الْبَيْتِ نَزَلَتْ: ﴿وَمَنْ يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهُ فِيهَا حُسْنًا﴾ (سورۃ الشوریٰ: آیت ۲۳)

حضرت ابنِ غالب حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا ہم اہلِ بیت عَلَيْهِمُ السَّلَامُ سے محبت کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی (اور جو شخص نیکی کمائے گا ہم اس کے لئے اس میں اُخروی ثواب اور بڑھا دیں گے۔)

(امام حافظ حاکم حسکانی شواہد التنزیل جلد ۲ حدیث ۸۵۴، ۸۵۵)

یہاں اِک اور بات قارئین کی نذر کرتے ہیں کہ جب ہم اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دُعا کرتے ہیں تو اکثر ہم قرآنِ مجید کی سورۃ البقرہ کی یہ آیت ۲۰۱ پڑھتے ہیں۔

❖ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

"اے ہمارے پروردگار ہم کو دُنیا میں بھلائی (حسنہ) عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی (حسنہ) سے نواز اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ"۔

(سورۃ البقرہ: آیت ۲۰۱)

گویا ہم دُنیا اور آخرت میں اللہ رب العزت سے حسنہ طلب کرتے ہیں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ حسنہ بڑی اہم نیکی ہے جس کو اللہ کی بارگاہ سے ہم مانگتے ہیں جس حسنہ کو ہر نمازی، حاجی، صائم، سخی، زاہد و عابد، متقی اور پرہیزگار، اللہ رب العزت سے طلب کرتا ہے وہ حسنہ مولا علی علیہ السلام اور آلِ رسولؐ کی محبت ہے۔ اگر مولا علی علیہ السلام اور آلِ رسولؐ کی محبت نہیں اگر یہ حسنہ انسان کے پاس نہیں تو پھر کوئی حسنہ بھی انسان کیلئے نفع مند نہیں، چاہے وہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، صدقات وغیرا۔، عبادات

اور دیگر اعمال اور حسنات ہی کیوں نہ ہوں، مولا علی علیہ السلام سے محبت و مودت اور تعظیم و توقیر والا رشتہ نہیں تو دنیا میں بھی ہلاکت ہے اور آخرت میں بھی ہلاکت ہے۔

یہاں فقیر اپنی اسی بات کو ثابت کرنے کیلئے حدیثِ رسولؐ بیان کرتا ہے تاکہ ہماری بات کو دلائل و براہین سے تقویت مل جائے۔

414 عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ حُبُّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام حَسَنَةٌ لَا يَضُرُّ مَعَهَا سَيِّئَةٌ وَبُغْضُهُ سَيِّئَةٌ لَا تَنْفَعُ مَعَهَا حَسَنَةٌ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی محبت وہ نیکی (حسنہ) ہے جس کے ہوتے ہوئے کوئی بُرائی نقصان نہیں پہنچا سکتی اور اس کا (علی) بُغض وہ بُرائی ہے جس کے ہوتے ہوئے کوئی نیکی (حسنہ) نفع نہیں پہنچا سکتی۔

امام موفق بن احمد مکی حنفی خوارزمی مناقبِ خوارزمی، صفحہ ۷۶)
(امام دیلمی مسند الفردوس، جلد ۲ حدیث ۲۷۲۵ بیروت، لبنان)

اس حدیث پاک سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ مولا علی علیہ السلام اور آلِ رسولؐ کی محبت و مودت اور تعظیم و توقیر ہی وہ حسنہ اور نیکی ہے جو دُنیا میں بھی کام آتی ہے اور عزت کا باعث بنتی ہے اور قیامت کے دن بھی یہی حسنہ اور نیکی کام آئے گی اور بخشش کا ذریعہ بنے گی اور مولا علی علیہ السلام اور آلِ رسولؐ کا بغض ایسا گناہ اور برائی ہے جو دُنیا میں بھی ذلت کا باعث بنتا ہے اور قیامت کے روز بھی ہلاکت اور عذاب کا ذریعہ بن جائے گا اس لیے ہم کو اس دُنیا میں مولا علی علیہ السلام اور اہلِ بیت اطہار علیہم السلام سے محبت و مودت کا رشتہ استوار کرنا چاہیے تاکہ ہم حشر کے روز تاجدارِ کائناتؐ کا سامنا کرتے ہوئے شرمندہ نہ ہوں۔

آیت نمبر 46

وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ۚ وَسَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ ۝

اور جب ہم نے کہا اس شہر میں داخل ہو جاؤ، اور اس میں جہاں سے چاہو جی بھر کر کھاؤ اور دروازہ میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونا اور یہ کہتے جانا (اے ہمارے رب) ہم گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں تو ہم بخش دیں گے تمہاری خطاؤں کو اور ہم زیادہ دیں گے نیکوکاروں کو۔

(سورۃ البقرہ: آیت ۵۸)

اِس آیتِ کریمہ میں بنی اسرائیل کو گناہوں کی بخشش کے لیے دروازۂ حطہ سے سجدہ کرتے ہوئے اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہوئے گزرنے کا اللہ حکم دے رہا ہے۔ جس طرح ہمارے ہاں خانہ کعبہ ہے اِسی طرح بنی اسرائیل کے لیے دروازۂ حطہ تھا۔ کچھ منافقین نے دروازۂ حطہ سے گزرتے وقت حطہ کی جگہ حِنْطَةٌ کہنا شروع کر دیا اس کا معنیٰ گندم ہے۔ اللہ نے اُن منافقین کو طاعون کی بیماری میں مبتلا کر دیا اور دوپہر تک ۷۰ ہزار لوگ مر گئے۔ جنھوں نے دروازۂ حطہ کا مذاق اُڑایا تھا۔ اِسی طرح نوح علیہ السلام کی قوم کے لیے نجات کا راستہ نوح علیہ السلام کی کشتی تھی اور اِسی طرح اُمتِ محمدؐ کے لیے کشتی نوح اور دروازۂ حطہ حضور نبی اکرم ﷺ کی اہلِ بیت علیہم السلام اور بالخصوص مولا علی علیہ السلام ہیں۔ نوح علیہ السلام کی کشتی سے منہ موڑنے والے بھی ہلاک ہو گئے دروازۂ حطہ کا مذاق اُڑانے والے بھی ہلاک ہو گئے اِسی طرح آقا کی اہلِ بیت علیہم السلام کے دشمن بھی تباہ و برباد ہو گئے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کا ارشادِ پاک ہے۔

415 قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَأَنَّ مَثَلَ أَهْلِ بَيْتِي فِيكُمْ مَثَلُ بَابِ حِطَّةٍ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ مَنْ دَخَلَهُ غُفِرَ لَهُ۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اور میری اہلِ بیت علیہم السلام کی مثال تم میں بنی اسرائیل کے دروازۂ حطہ کی ہے جو اس میں داخل ہو گا (وہ) بخش دیا جائے گا۔

(امام ابن حجر مکی صواعق المحرقہ صفحہ: ۲۳۳)

اِسی طرح ایک اور حدیثِ مبارکہ ہے جس کو عبد اللہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے روایت کیا ہے۔اِس روایت میں آقا علیہ السلام نے مولا علی علیہ السلام کو دروازہ حطہ فرمایا ہے۔

416 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيٌّ بَابُ حِطَّةٍ مَنْ دَخَلَ مِنْهُ كَانَ مُؤْمِنًا وَمَنْ خَرَجَ مِنْهُ كَانَ كَافِرًا۔

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا علی علیہ السلام دروازہ حطہ (کی طرح) ہے، جو شخص اِس میں داخل ہوا وہ مومن ہے اور جو شخص اس سے باہر نکل گیا (یعنی اِس سے منہ موڑ لیا) وہ کافر ہے۔

(امام جلال الدین سیوطی جامع الصغیر، جلد ۲ صفحہ ۱۷۶، ۱۷۷)

اِس حدیثِ پاک سے پتہ چلا کہ جس کے دِل میں مولا علی علیہ السلام کی محبت ہے وہ مومن ہے اور جس کے دِل میں مولا علی علیہ السلام کا بغض ہے وہ منافق اور کافر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ آقا علیہ السلام نے مومن اور منافق کی پہچان ہی مولا علی علیہ السلام سے کروائی ہے۔اِسی فارمولے اور کسوٹی پر صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم مومن اور منافق میں تمیز کیا کرتے تھے۔

جامع ترمذی میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جس کو ہم پوری سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔

417 حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي هَارُوْنَ الْعَبْدِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: إِنَّا كُنَّا لَنَعْرِفُ الْمُنَافِقِيْنَ نَحْنُ مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ بِبُغْضِهِمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپؓ فرماتے ہیں کہ ہم انصار کی جماعت منافقین کی پہچان حضرت علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام کے بغض سے کرتے تھے۔

(امام ترمذی جامع، صفحہ ۸۳۶ حدیث ۳۷۱۷ مطبوعہ دار السلام ریاض)، (امام ابو نعیم حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء جلد ۶ صفحہ ۲۹۴، ۲۹۵)

پتہ چلا صحابہ رضی اللہ عنہم مولا علی علیہ السلام سے محبت کرنے والے کو مومن اور ان سے بغض رکھنے والے کو منافق سمجھتے تھے۔

اِس پر کوئی اعتراض کر سکتا ہے کہ یہ تو صحابہ رضی اللہ عنہم کا عمل ہے ہم نہیں مانتے تو اس پر میں فقیر محمد یاسین قادری درِ آلِ بیت کا نوکر اور منگتا۔ یہاں حضور نبی اکرم ﷺ کی احادیث صحاح ستہ سے بیان کرتا ہوں جن میں تاجدارِ کائنات حضرت محمدِ مصطفیٰ ﷺ نے دو ٹوک فرمایا ہے کہ میرے بھائی علی علیہ السلام سے محبت کرنے والا ہی مومن ہوتا ہے اور اس سے بغض رکھنے والا منافق ہوتا ہے۔ میں یہ احادیث پوری سند کے ساتھ بیان کرتا ہوں تاکہ کسی خارجی اور ناصبی کو شک کی گنجائش نہ رہے۔

418 حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ وَ أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ. وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ زِرٍّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ إِنَّهُ لَعَهِدَ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ ﷺ إِلَيَّ: "أَنْ لَا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضَنِي إِلَّا مُنَافِقٌ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت زر بن حبیش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: قسم ہے اُس کی (اللہ کی) جس نے دانے کو پھاڑا اور جاندار پیدا کیئے۔ حضور نبیِ اُمّی کا میرے ساتھ عہد (وعدہ) ہے صرف مومن ہی مجھ سے محبت کرے گا اور صرف منافق ہی مُجھ سے بُغض رکھے گا۔ (اس کو امام مُسلم نے روایت کیا ہے)

(امام مسلم صحیح، ص ۵۰ حدیث ۲۴۰، ۱۳۱، دار السلام الریاض)، (امام ابن حبان صحیح، جلد ۱۵ حدیث ۶۹۲۴)،
(امام نسائی السنن الکبریٰ، جلد ۵ حدیث ۸۱۵۳)، (امام ابن ابی شیبۃ المصنف، جلد ۶ حدیث ۳۲۰۶۴)،
(امام ابو یعلیٰ مسند، جلد ۱ حدیث ۲۹۱)، (امام بزار مسند، جلد ۲ حدیث ۵۶۰)،
(امام ابن ابی عاصم السنۃ، جلد ۲ حدیث ۱۳۲۵)

ایک اور روایت ہے جس کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اُس کے الفاظ یہ ہیں۔

419 حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَبِي النَّضْرِ، عَنِ الْمُسَاوِرِ الْحِمْيَرِيِّ، عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ ؓ فَسَمِعْتُهَا تَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ''لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يُبْغِضُهُ مُؤْمِنٌ''۔

ام المومنین حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ کوئی منافق علی علیہ السلام سے محبت نہیں کر سکتا اور کوئی مومن اس (علیؑ) سے بُغض نہیں رکھ سکتا۔

(امام ترمذی جامع، صفحہ ۸۴۲، حدیث ۳۷۱۷ مطبوعہ دار السلام ریاض)

(امام ابو یعلی مسند، جلد ۱۲ حدیث ۶۹۳۱)، (امام طبرانی معجم الکبیر، جلد ۲۳ حدیث ۸۸۶)

حضور ﷺ کی اِن احادیث مبارکہ سے واضح ہو گیا کہ مومن صرف وہ ہے جو علی علیہ السلام سے محبت کرتا ہے اور وہ منافق ہے جو علی علیہ السلام سے بغض رکھتا ہے۔ بُغض دل کی بیماری ہے مگر چھپتی نہیں آج تک کوئی چھپا نہیں سکا چہرے سے ظاہر ہو جاتی ہے۔ جس شخص کا چہرہ ذکرِ علی علیہ السلام سن کر اور علی علیہ السلام کے فضائل، مناقب، اور خصائص سن کر بارونق نہیں ہوتا اس کے چہرے پر مسرت اور خوشی کے آثار ظاہر نہیں ہوتے تو سمجھ لو کہ وہ شخص پکا منافق ہے۔ اور اگر ذکرِ علی علیہ السلام سن کر کسی کے چہرے پر رونق آ جائے خوشی آ جائے مسرت آ جائے اُس کا دل ٹھنڈا ہو جائے تو سمجھ لیں کہ وہ شخص پکا مومن ہے۔ پتہ چلا حُبِ علی علیہ السلام ایمان ہے اور بُغضِ علیؑ نفاق ہے۔ حُبِ علیؑ ایمان کی شرط ہے۔ حُب کا ایک معروف معنی ہے دانہ، بیج، دانہ پودے کی یا درخت کی اصل ہوتا ہے دانہ سے ہی پودا، فصل، اور درخت پروان چڑھتا ہے۔ لغت کی کوئی بھی کتاب اٹھا لیں آپ حُب کا معنی آپ کو بیج اور دانہ ملے گا۔ مسلم شریف کی جو حدیث ہم نے بیان کی ہے اس میں بھی حُب کا لفظ دانہ کے لیئے استعمال ہوا ہے۔

❖ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ ''اور قسم ہے اُس کی جس نے دانے کو چیرا (پھاڑا)''

قرآنِ مجید میں بھی حُب دانے کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ سورۃ بقرہ میں اِس طرح دانے کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

❖ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ۔

''اُن کی مثال دانے کی سی ہے جس سے سات بالیاں اُگیں''۔

(سورۃ البقرہ: آیت ۲۶۱)

یعنی قرآن و حدیث سے ثابت ہو گیا کہ حُب کا معنی دانہ، بیج بھی ہے اب اگر کوئی شخص صبح سے لے کر شام تک اپنے کھیت میں پانی دے، مٹی کو نم کرے زرخیز کرے کیاریاں بنائے باڑ لگوائے، کھاد ڈالے مگر اس میں حُب یعنی دانہ، بیج نہ ڈالے تو کچھ بھی نہیں اُگے گا اِس لیئے کہ دانہ اور بیج ہی تو فصل اور پودے کی اصل اور معبداء تھا جب وہی نہیں ڈالا تو کچھ بھی نہیں اُگے گا۔

یہی مثال انسان کے ایمان کے پودے کی ہے جب تک انسان اپنے مَن کی کھیتی پر علی علیہ السلام کی حُب کا دانہ اور بیج نہیں ڈالے گا بے شک اِس کھیتی کو نماز کے ذریعے نم کرے، روزہ کے ذریعے پانی دے صدقہ و خیرات کے ذریعہ سے باڑ لگوالے مگر جب تک علی علیہ السلام کی حُب کا دانہ نہیں ڈالے گا ایمان کا پودا اُگ نہیں سکتا۔ ایمان نام ہی علی علیہ السلام کی محبت کا ہے۔ اِسی لئے ہر صحابی ؓ مولا علی علیہ السلام کی محبت سے ہی مومن اور منافق کی تمیز کرتا تھا آج بھی مومن اور منافق کی پہچان علی علیہ السلام کی ذات سے ہی ہو گی اگر دیکھو کہ کوئی ذکرِ علی علیہ السلام سے خوش ہو رہا ہے تو سمجھ لینا کہ وہ مومن ہے اور اگر کسی کو ذکرِ علی علیہ السلام سے جلن ہو رہی ہے تو سمجھ جانا کہ وہ پکا منافق ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری ؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم صحابہ ؓ بھی علی علیہ السلام کی محبت سے ہی مومن اور منافق کی پہچان کیا کرتے تھے۔

420 عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ قَالَ: وَاللّٰهِ مَا كُنَّا نَعْرِفُ مُنَافِقِيْنَ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا بِبُغْضِهِمْ عَلِيًّا۔

حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے آپؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ (ظاہری زمانہ) میں اپنے اندر منافقین کو حضرت علی علیہ السلام کے بُغض کی وجہ سے پہچان لیتے تھے۔

(امام طبرانی معجم الاوسط، جلد ۴ حدیث ۲۱۵۱)، (امام ہیثمی مجمع الزوائد و منبع الفوائد، جلد ۲ صفحہ ۲۵۱،۲۵۰)

پتہ چلا اس آیتِ کریمہ میں جو دروازۂ حطہ میں داخلے کا حکم آیا ہے اُمتِ محمد ﷺ میں وہ دروازہ مولا علی علیہ السلام کی ذات ہے۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اپنی تفسیر میں مولا علی علیہ السلام سے روایت کردہ فرمان لے کر آئے ہیں جس کے الفاظ کچھ یوں ہیں۔

421 قَالَ عَلِيُّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام: إِنَّمَا مَثَلُنَا فِي هٰذِهِ الْأُمَّةِ كَسَفِينَةِ نُوحٍ وَكَبَابِ حِطَّةٍ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ۔

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بے شک ہماری مثال اِس امت میں کشتیٔ نوح علیہ السلام اور بنی اسرائیل کے دروازۂ حطہ کی طرح ہے۔

(شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی تفسیر عزیزی، جلد ۱ صفحہ ۳۶۰، ۳۶۱)

دروازۂ حطہ "اریحا" بستی کا سات دروازوں میں سے ایک تھا جس میں سے گزرنے سے سارے گناہ معاف ہو جاتے تھے۔ قربان جاؤں مولا علی علیہ السلام کی افضلیت پر پتہ چلا جس کے دل میں مولا علی علیہ السلام کی محبت آ جائے اُسکے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اِسی لیئے میرے آقا نے فرمایا کہ علی علیہ السلام دروازۂ حطہ ہے۔

آیت نمبر 47

❖ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَّلَا تَفَرَّقُوا۪

اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو (مضبوطی) سے تھام لو اور تفرقہ نہ ڈالو۔

(سورۃ آلِ عمران: آیت ۱۰۳)

اللہ کی رسّی علی المرتضیٰ علیہ السلام ہیں

اِس آیتِ کریمہ میں حبل اللہ یعنی اللہ کی رسی سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہلِ بیت علیہم السلام ہیں اور آقا کی اہلِ بیت علیہم السلام میں مولا علی علیہ السلام سرفہرست ہیں۔ امام ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں روایت کرتے ہیں۔

422 عَنِ الْإِمَامِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ يَعْنِي جَعْفَرِ الصَّادِقِ علیہ السلام قَالَ: نَحْنُ حَبْلُ اللّٰهِ الَّذِي قَالَ: ﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَّلَا تَفَرَّقُوا۪﴾

(سورۃ آلِ عمران: آیت ۱۰۳)

حضرت امام جعفر بن محمد علیہ السلام یعنی امام جعفر الصادق علیہ السلام سے روایت ہے اُنہوں نے فرمایا کہ ہم (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہلِ بیت علیہم السلام) اللہ کی رسی ہیں جس کے بارے میں اللہ نے فرمایا (تم سب مل کر اللہ کی رسی کو تھام لو اور تفرقے میں نہ پڑو۔)

(امام ثعلبی الکشف والبیان جلد ۳ صفحہ ۱۶۱، ۱۶۲)

اِس سے ثابت ہوا کہ آخری خطبہ میں اِسی لیئے آقا نے یہ فرمایا تھا کہ میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں اِن کو تھام لینا ایک قرآن اور دوسری میری اہلِ بیتؑ تو اہلِ بیت علیہم السلام میں سرفہرست مولائے کائنات علی علیہ السلام ہیں۔

آخری خطبہ میں آقا نے یہی حکم فرمایا کہ میں جس کام کے لیئے آیا تھا وہ میں نے کر دیا ہے۔ تم لوگ لات، منات، آگ، پتھروں، ستاروں کی عبادت کرنے والے تھے میں نے تم کو توحید کا تصور دیا ہے خدا کی معرفت دی ہے۔ تم ماں کو جا کر منڈیوں میں فروخت کرنے والے تھے میں نے ماں کے قدموں تلے جنت رکھ دی ہے۔ بیٹی کو پیدا ہوتے ہی تم دفن کرنے والے تھے میں نے بیٹی کو گھر کے لئے رحمت کر دیا ہے۔ کعبہ کا برہنہ ہو کر تم طواف کرنے والے تھے کعبہ کو میں نے بتوں سے پاک کر کے تمہارے لیئے سجدہ گاہ کر دیا ہے۔ ذرہ ذرہ سی بات پر ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے والے تھے میں نے تم کو بھائی بھائی کر دیا ہے تمہارے اخلاق کو سنوارا ہے کردار کو سنوارا ہے، تمہاری گفتار کو سنوارا ہے تم کو نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، کلمہ، دین دیا ہے۔ تم کو اشرف المخلوقات ہونے کا احساس دلایا ہے۔ تم کو جہنم سے نکال کر جنت کے راستے پر ڈال دیا ہے۔ غریب کو امیر کے ساتھ کھڑا کر دیا ہے۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز
بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے
تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

تم کو سنوارنے پر جو کچھ میرے ساتھ ہوا میرے راستے میں گڑھے کھودے گئے کانٹے بچھائے گئے۔ میرے پاؤں لہولہان ہوئے باپ دادا کا وطن چھوڑا خندقیں کھودیں، دندان ورِ خسار زخمی کروائے مگر اس کے باوجود میں تم کو ایمان کی دولت سے مالا مال کر کے اب میں جا رہا ہوں۔ دو چیزیں تم کو دے کر جا رہا ہوں اگر ان کا دامن تھام لوگے تو تم کبھی بھی گمراہ نہیں ہوگے ایک اللہ کی کتاب قرآن ہے اور دوسری میری اہلِ بیت عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ہے۔ پتہ چلا آپ کے فرمان کے مطابق انسان کو رشد و ہدایت ان دو سے ملے گی ان دونوں کا دامن تھامنے سے ہدایت کی دولت نصیب ہوگی۔ ہدایت یافتہ فقط وہ ہوئے جنہوں نے ان دو کا دامن تھام لیا اور جنہوں نے ان دو سے منہ موڑ لیا رشتہ توڑ لیا چہرہ پھیر لیا وہ گمراہ ہو گئے۔ اگر ہم تاریخ کے اوراق میں غوطہ زنی کریں تو یہ بات بالکل اظہر من الشمس ہو جائے گی کہ وہ لوگ جو صراطِ مستقیم پر چلے وہی انعام یافتہ لوگوں کی صف میں آئے جنہوں نے اہلِ بیت عَلَيْهِمُ السَّلَامُ کا دامن تھام لیا جنہوں نے ان سے منہ موڑ لیا ربط توڑ لیا وہ نماز پڑھ کر بھی حج و عمرہ کر کے بھی زکوٰۃ دے کر دینِ ظاہر اپنا کر بھی گمراہ ہی رہے۔ ہدایت اُن سے چھین گئی۔ یہاں میں فقیر محمد یاسین قادری غلام درِ اہلِ بیتِ النبی پوری سند کے ساتھ احادیث بیان کرتا ہوں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آقا ہم کو یعنی اُمت کو اپنی اہلِ بیت عَلَيْهِمُ السَّلَامُ کا دامن تھامنے کا حکم دے کر گئے۔ تاکہ میرے مضمون پر دلائل کی مہر ثبت ہو جائے۔

423 حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوفِيُّ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَسَنِ (هُوَ الْأَنْمَاطِيُّ) عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي حَجَّتِهِ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ''يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي''۔

حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ کو دیکھا حج میں عرفہ کے روز وہ (رسول اللہؐ) اپنی اونٹنی قصواء پر سوار ہیں خطبہ ارشاد فرما رہے ہیں۔ میں نے اُن کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

اے لوگو بے شک میں (تحقیق) تمہارے اندر (ایسی چیزیں) چھوڑے جا رہا ہوں۔ اگر تم اُن کو تھامے (پکڑے) رکھو گے تو کبھی گمراہ نہ ہوگے۔ اللہ کی کتاب (قرآن) اور میری عترت میری اہلِ بیت عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ہیں۔

(امام ترمذی جامع، صفحہ ۸۵۹ حدیث ۳۷۸۶، مطبوعہ دار السلام الریاض)

(امام طبرانی معجم الاوسط، جلد ۵ حدیث ۴۷۵۷)، امام طبرانی معجم الکبیر، جلد ۳ حدیث ۲۶۸۰)

اس حدیث پاک سے ثابت ہو گیا کہ آپؐ قرآن اور اہلِ بیت عَلَيْهِمُ السَّلَامُ کو تھامنے کا حکم دے کر گئے۔ ہدایت کو ان دونوں کے ساتھ منسوب کر دیا۔ ایک اور روایت ہے۔

424 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ الْكُوفِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَالْأَعْمَشُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ''إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي، أَحَدُهُمَا أَعْظَمُ مِنَ الْآخَرِ: كِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ، وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي، وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونِي فِيهِمَا''۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک میں تمہارے اندر ایسی چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں اگر تم اُن کو پکڑے (تھامے) رکھو گے تو کبھی گمراہ نہ ہوگے۔ ان میں سے ایک دوسری سے بڑی (اعلیٰ) ہے۔ اللہ کی کتاب (قرآن) جو آسمان سے لے کر زمین تک لٹکی ہوئی رسی ہے۔ اور میری عترت میری اہلِ بیت عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ہیں۔ اور یہ دونوں کبھی بھی جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ دونوں میرے پاس حوضِ کوثر پر آئیں گے۔ پس دیکھو کہ تم کیا ان سے میرے بعد سلوک کرتے ہو۔

(امام ترمذی جامع، صفحہ ۸۵۹، حدیث ۳۷۸۸، مطبوعہ دار السلام الریاض)، امام احمد بن حنبل مسند، جلد ۳ حدیث ۱۱۱۱۹ تا ۱۱۲۲، ۱۱۵۷۸)، (امام حاکم المستدرک، جلد ۳ حدیث ۳۵۷۶، امام ابن ابی شیبۃ المصنف، جلد ۶ حدیث ۳۰۰۸۱)، (امام نسائی السنن الکبریٰ، جلد ۵ حدیث ۸۱۴۸)، (امام ابو یعلیٰ مسند، جلد ۲ حدیث ۱۰۲۷، ۱۱۴۰)

اِسی طرح ایک اور طویل روایت ہے جس کو امام مسلم نے اپنی صحیح مسلم میں روایت کیا ہے ہم اِس کو اپنے موضوع کے مطابق بیان کرتے ہیں پوری سند کے ساتھ۔

425 حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي أَبُو حَيَّانَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ حَيَّانَ. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ؓ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا فِينَا خَطِيبًا بِمَاءٍ يُدْعَى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ. فَحَمِدَ اللهَ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ. وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ: ''أَمَّا بَعْدُ. أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ! فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ رَسُولُ رَبِّي فَأُجِيبَ. وَأَنَا تَارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ: أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ. فَخُذُوا بِكِتَابِ اللهِ وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ'' فَحَثَّ عَلَى كِتَابِ اللهِ وَرَغَّبَ فِيهِ. ثُمَّ قَالَ ''وَأَهْلُ بَيْتِي. أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي. أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي. أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي۔

حضرت زید بن ارقم ؓ سے روایت ہے آپ ؓ فرماتے ہیں ایک دِن رسول اکرم ﷺ ہمیں خطاب کرنے کے لیئے خُم تلاب پر کھڑے ہوئے جو مکہ اور مدینے کے درمیان ہے۔ پس اللہ کی حمد وثناء اور وعظ وذکر کے بعد فرمایا اے لوگو بے شک میں ایک اِنسان ہوں عنقریب میرے اللہ کا پیغام لانے والا فرشتہ میرے پاس آئے گا (اپنے وصال کی بات کی) اور میں اُس کو لبیک کہوں گا۔ اور میں تم میں دو بھاری (عظیم وزنی) چیزیں چھوڑے جارہا ہوں۔ اُن میں سے پہلی اللہ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نُور ہے پس اللہ کی کتاب کو پکڑ لو اور تھام لو۔ آپؐ نے اللہ کی کتاب پر اُبھارا اور ترغیب دلائی اور پھر فرمایا اور میری اہلِ بیت علیہم السلام، میں تمہیں اپنی اہلِ بیتؑ کے بارے میں اللہ کی یاد دلاتا ہوں۔ میں تمہیں اپنی اہلِ بیت علیہم السلام کے بارے میں اللہ کی یاد دلاتا ہوں، میں تمہیں اپنی اہلِ بیتؑ کے بارے میں اللہ کی یاد دلاتا ہوں۔

(امام مسلم صحیح مسلم، صفحہ ۱۰۶۱ حدیث ۶۲۲۵، ۶۲۲۸ مطبوعہ دارالسلام الریاض)

(امام احمد بن حنبل مسند، جلد ۴ حدیث ۱۹۲۶۵)، (امام بیہقی السنن الکبری، جلد ۲ حدیث ۲۶۷۹)، (امام ابن حبان صحیح، جلد ۱ حدیث ۱۲۳)

ایک اور روایت ہے جس میں آقاؐ نے ساتھ مولا علی علیہ السلام کی ولایت کو بھی شامل کیا ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں۔

426 عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا إِنِ اتَّبَعْتُمُوهُمَا وَهُمَا: كِتَابُ اللهِ وَأَهْلُ بَيْتِي عِتْرَتِي ثُمَّ قَالَ: أَتَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالُوا: نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ۔

حضرت زید بن ارقم ؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے لوگو بے شک میں تُم میں دو بھاری چیزیں (دو امر والی) چھوڑے جارہا ہوں اگر تُم ان دونوں کی اتباع کروگے تو کبھی گمراہ نہیں ہوگے، اللہ کی کتاب (قرآن) اور میری اہلِ بیت علیہم السلام میری عترت پھر فرمایا کیا تُم جانتے ہو بے شک میں مومنین کی جانوں سے بڑھ کر عزیز ہوں۔ آپؐ نے تین مرتبہ فرمایا وہ بولے (صحابہؓ) جی ہاں تو پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کا میں مولا ہوں علی علیہ السلام بھی اُس کا مولا ہے۔

(امام حاکم مستدرک، جلد ۳ حدیث ۴۵۷۷)

اِس حدیث مبارکہ سے یہ بھی پتہ چل رہا ہے کہ جہاں آقاؐ نے قرآن اور اہلِ بیت علیہم السلام کو پکڑنے کی بات کی ہے وہیں مولا علی علیہ السلام کی ولایت کی گواہی کا بھی اعلان کیا ہے مومن ہونے کے لیئے۔

ایک اور روایت ہے جس کو امام احمد بن حنبلؒ اپنی مسند میں لے کر آئے ہیں اِس میں خلیفتین کا لفظ استعمال کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے۔

427 عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنِّي تَارِكٌ فِيْكُمْ خَلِيْفَتَيْنِ: كِتَابَ اللّٰهِ حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَوْ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ إِلَى الْأَرْضِ. وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي وَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ۔

حضرت زید بن ثابت ؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک میں تم میں دو خلیفہ (جانشین نائب) چھوڑے جا رہا ہوں۔ اللہ کی کتاب جو کہ آسمان اور زمین کے درمیان لٹکی ہوئی رسی جیسی ہے اور میری عترت میری اہلِ بیت عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اور بے شک یہ دونوں جدا نہیں ہو سکتیں یہاں تک کہ حوضِ کوثر پر اکٹھے آ کر ملیں گے۔

(امام احمد بن حنبل مسند، جلد ۵ حدیث ۲۱۶۱۸)، (امام ہیثمی مجمع الزوائد و منبع الفوائد جلد ۹ صفحہ ۱۵۲)

428 عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنِّي مَقْبُوْضٌ. وَإِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ: كِتَابَ اللّٰهِ وَأَهْلَ بَيْتِي وَإِنَّكُمْ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُمَا۔

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک میرا (ظاہراً) وصال (وفات) ہونا ہے اور بے شک میں تم میں دو بھاری (وزنی، عظیم) چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں اللہ کی کتاب اور میری اہلِ بیت عَلَيْهِمُ السَّلَامُ بے شک تم ان کا دامن پکڑنے کے بعد کبھی گمراہ نہ ہو گے۔

(امام بزار مسند، جلد ۳ حدیث ۸۶۴)، (امام ہیثمی مجمع الزوائد و منبع الفوائد، جلد ۹ صفحہ ۱۵۱)

امام طبرانیؒ معجم الکبیر میں ان الفاظ کے ساتھ یہ حدیثِ پاک لے کر آئے ہیں۔

429 عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ؓ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اُنْظُرُوْا كَيْفَ تَخْلُفُوْنِي فِي الثَّقَلَيْنِ. فَنَادٰى مُنَادٍ: وَمَا الثَّقَلَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: كِتَابُ اللّٰهِ طَرَفٌ بِيَدِ اللّٰهِ وَطَرَفٌ بِأَيْدِيْكُمْ فَاسْتَمْسِكُوْا بِهِ لَا تَضِلُّوْا. وَالْآخَرُ عِتْرَتِي

وَإِنَّ اللَّطِيْفَ الْخَبِيْرَ نَبَّأَنِي أَنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ. سَأَلْتُ رَبِّي ذٰلِكَ لَهُمَا. فَلَا تَقَدَّمُوْهُمَا فَتَهْلِكُوْا. وَلَا تَقْصُرُوْا عَنْهُمَا فَتَهْلِكُوْا. وَلَا تُعَلِّمُوْهُمْ فَإِنَّهُمْ أَعْلَمُ مِنْكُمْ۔

حضرت زید بن ارقم ؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم دیکھنا کہ میرے بعد تم دو عظیم (بھاری، اعلیٰ) چیزوں سے کیسا سلوک کرتے ہو۔ ایک ندا دینے والے نے ندا (آواز) دی۔ وہ دو بھاری چیزیں کیا ہیں یا رسول اللہ ﷺ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ کی کتاب (قرآن) جس کا ایک سرا اللہ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سرا تمہارے ہاتھوں میں ہے۔ پس تم اسے تھامے رہو گے تو گمراہ نہیں ہو گے۔ اور دوسری چیز میری عترت (اہلِ بیت) ہے۔ اور بے شک لطیف خبیر رب نے مجھے خبر دی ہے کہ یہ دونوں چیزیں (قرآن و اہلِ بیت) کبھی بھی جدا نہیں ہوں گی۔ یہاں تک کہ یہ میرے پاس حوض (کوثر) پر (اکٹھے) آئیں گے۔ میں نے اپنے رب سے ان دونوں کے لیے یہی مانگا ہے۔ تم لوگ ان دونوں پر پیش قدمی (پہل، آگے نہ بڑھنا) نہ کرنا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے اور نہ ہی ان سے پیچھے رہنا (پھر بھی) ہلاک ہو جاؤ گے اور نہ تم ان کو پڑھانا کیونکہ وہ تم سے زیادہ جانتے ہیں۔

(امام طبرانی معجم الکبیر، جلد ۵ حدیث ۴۹۷۱)، (امام جلال الدین سیوطی الدر منثور، جلد ۲ صفحہ ۲۸۳، ۲۸۴)

انہیں الفاظ میں امام ابن ابی شیبہ بھی اپنی المصنف میں حدیث لے کر آئے ہیں جس میں بھی آپؐ نے قرآن اور اپنی اہلِ بیت عَلَيْهِمُ السَّلَامُ کا دامن تھام لینے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔

430 عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنِّي أُوْشِكُ أَنْ أُدْعٰى فَأُجِيْبَ وَإِنِّي تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ: كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِي. كِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي. وَإِنَّ اللَّطِيْفَ الْخَبِيْرَ أَخْبَرَنِي أَنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوْنِي بِمَ تَخْلُفُوْنِي فِيْهِمَا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ بے شک مجھے لگتا ہے (یقین ہے) کہ عنقریب مجھے بلا لیا جائے گا (وصال کا اشارہ) اور میں اس بلانے پر لبیک کہوں گا۔ اور بے شک میں تم میں دو بھاری (وزنی، عظیم) چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، اللہ کی کتاب اور میری عترت اللہ کی کتاب زمین سے لے کر آسمان تک لٹکی ہوئی رسی کی طرح ہے اور میری عترت میری اہلِ بیت علیہم السلام ہے۔ اور بے شک لطیف خبیر (رب) نے مجھے خبر دی ہے کہ یہ ہرگز جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ دونوں میرے پاس حوض پر آئیں گے۔ میرے بعد تم ان دونوں سے برتاؤ کرنے میں مجھے نگاہ میں رکھو۔

(امام احمد بن حنبل مسند، جلد ۳ حدیث ۱۱۱۴۷)، (امام ابن ابی شیبۃ المصنف، جلد ۶ حدیث ۳۱۶۷۹)، (امام طبرانی معجم الکبیر، جلد ۳ حدیث ۲۶۷۸، ۲۶۷۹)، (امام طبرانی معجم الاوسط، جلد ۳ حدیث ۳۴۳۹)، (امام طبرانی معجم الصغیر، جلد ۱ حدیث ۳۶۳)، (امام ابو یعلیٰ مسند، جلد ۲ حدیث ۱۰۲۱)، (امام دیلمی مسند الفردوس، جلد ۱ حدیث ۱۹۳)، (امام ابن جعد مسند، جلد ۱ حدیث ۲۷۱۱)، (امام ابن ابی عاصم السنۃ۔ جلد ۲ حدیث ۷۵۳)

ایک اور روایت ہے جس کے الفاظ یہ ہیں۔

431 عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ علیہما السلام: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَلْزِمُوْا مَوَدَّتَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ. فَإِنَّهُ مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ يَوَدُّنَا دَخَلَ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِنَا. وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ. لَا يَنْفَعُ عَبْدًا عَمَلُهُ إِلَّا بِمَعْرِفَةِ حَقِّنَا۔

حضرت امام حسین بن علی علیہما السلام روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ہم اہلِ بیت علیہم السلام کی محبت کو تھام (پکڑ) لو بے شک وہ شخص جو اللہ تعالیٰ سے ملا اور وہ ہم سے (اہلِ بیتؑ) محبت کرتا ہو جنت میں داخل ہو گا ہماری (اہلِ بیتؑ) شفاعت سے۔ اور اُس (اللہ) کی قسم جس کے ہاتھ میں میری (رسول اللہؐ) جان ہے۔ کسی بندے کو اس کا عمل فائدہ نہیں دے گا جب تک وہ ہمارا حق نہ پہچان لے (یعنی اس کی معرفت نہ حاصل کرے۔

(امام طبرانی معجم الاوسط، جلد ۲ حدیث ۲۲۳۰)، (امام ہیثمی مجمع الزوائد و منبع الفوائد، جلد ۹ صفحہ ۱۷۰، ۱۷۱)

ایک اور روایت ہے۔

432 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلنُّجُوْمُ أَمَانٌ لِأَهْلِ الْأَرْضِ مِنَ الْغَرَقِ وَأَهْلُ بَيْتِي أَمَانٌ لِأُمَّتِي مِنَ الْإِخْتِلَافِ. فَإِذَا خَالَفَتْهَا قَبِيْلَةٌ مِنَ الْعَرَبِ اخْتَلَفُوْا فَصَارُوْا حِزْبَ إِبْلِيْسَ۔

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ستارے امان ہیں زمین والوں کے لیے (ان کو) غرق ہونے سے بچانے والے ہیں۔ اور میری اہلِ بیت علیہم السلام امان ہیں میری اُمت کے لئے ان کو اختلافات سے بچانے والے ہیں۔ اور جب کوئی قبیلہ اُن کی (اہلِ بیتؑ) مخالفت کرتا ہے عرب میں سے بھی اختلاف میں پڑ جاتا ہے تو وہ شیطان (ابلیس) کی جماعت (گروہ) میں سے ہو جاتا ہے۔

(امام حاکم مستدرک، جلد ۳ حدیث ۴۷۱۵)

ایک اور روایت ہے جس میں بھی رسول اللہ ﷺ کی اہلِ بیت علیہم السلام کے دامن کو پکڑنے ان کے ساتھ تعلق جوڑنے اور ان کی معیت میں آنے کا حکم مل رہا ہے۔

433 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي مَثَلُ سَفِيْنَةِ نُوْحٍ مَنْ رَكِبَ فِيْهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ۔

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری اہلِ بیت علیہم السلام کی مثال نوح علیہ السلام کی کشتی کی طرح ہے۔ جو اس میں سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا (منہ موڑ لیا) وہ غرق ہو گیا۔

(امام حاکم مستدرک، جلد ۳ حدیث ۴۷۲۰)، (امام دیلمی مسند الفردوس، جلد ۱ حدیث ۹۱۶)، (امام بزار مسند، جلد ۹ حدیث ۳۹۰۰)، (امام طبرانی معجم الکبیر، جلد ۱۲ حدیث ۲۶۳۸، ۲۳۸۸، ۲۶۳۶)، (امام طبرانی معجم الاوسط، جلد ۴ حدیث ۳۴۷۸، جلد ۵ حدیث ۵۵۳۶)، (امام طبرانی معجم الصغیر، جلد ۱ حدیث ۳۹۱ جلد ۲ حدیث ۸۲۵)، (امام ہیثمی مجمع الزوائد و منبع الفوائد، جلد ۹ صفحہ ۱۶۶، ۱۶۷)

اِن ساری احادیثِ مبارکہ سے یہ بات بالکل واضح ہو گئی کہ یہ آیتِ مبارکہ حضور نبی اکرم ﷺ کی اہلِ بیت علیہم السلام کے دامن کو تھامنے کے حکم کے لیئے نازل ہوئی اللہ کی رسی سے مراد آپ کی اہلِ بیت ہے اور اہلِ بیت علیہم السلام میں مولائے کائنات حضرت علی علیہ السلام سرِ فہرست ہیں۔ اور یہی بات میں فقیر محمد یاسین قادری ثابت کر رہا ہوں اسی پہ دلائل دے رہا ہوں کہ مولا علی علیہ السلام کی ذات ایسی ہستی ہیں کہ ان کی ضرورت ہر مومن کو پڑی اور پڑے گی ان کے بغیر بالکل بھی گزارہ نہیں ہو سکتا۔ علی علیہ السلام جیسا حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد اللہ نے کوئی اور بنایا ہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ بات سمجھنے کی توفیق عطا کرے اور بغضِ حیدرِ کرار سے محفوظ رکھے اور ایمان کی دولت سے مالا مال کرے۔

اہم نقطہ

اِن احادیثِ مبارکہ سے یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ میرے بعد قرآن اور میری اہلِ بیت کا دامن تھام لینا تاکہ تم کو ہدایت کی دولت نصیب ہو۔ پتہ چلا اہلِ بیت علیہم السلام وہ مقدس ذوات ہیں جن کا دامن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نہ پکڑیں تو ان کو ہدایت نصیب نہیں ہوتی تو پھر عام آدمی کی کیا اوقات ہے ثابت ہوا جو اہلِ بیت علیہم السلام کا دامن چھوڑ دے وہ حاجی، نمازی، سخی، زاہد و عابد، تو ہو سکتا ہے مگر ہدایت یافتہ نہیں ہو سکتا کیونکہ ہدایت اہلِ بیت علیہم السلام کی غلامی سے ملتی ہے۔

آیت نمبر 48 تا 66

❖ إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُونَ مِن كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا ۝ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللَّهِ يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا ۝ يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا ۝ وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ۝ إِنَّمَا

نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا ۝ إِنَّا نَخَافُ مِن رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا ۝ فَوَقَاهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا ۝ وَجَزَاهُم بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرِيرًا ۝ مُّتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ ۖ لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَلَا زَمْهَرِيرًا ۝ وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلَالُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا ۝ وَيُطَافُ عَلَيْهِم بِآنِيَةٍ مِّن فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرَا ۝ قَوَارِيرَ مِن فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا تَقْدِيرًا ۝ وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنجَبِيلًا ۝ عَيْنًا فِيهَا تُسَمَّىٰ سَلْسَبِيلًا ۝ وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ ۖ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنثُورًا ۝ وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا ۝ عَالِيَهُمْ ثِيَابُ سُندُسٍ خُضْرٌ وَإِسْتَبْرَقٌ ۖ وَحُلُّوا أَسَاوِرَ مِن فِضَّةٍ وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا ۝ إِنَّ هَٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَاءً وَكَانَ سَعْيُكُم مَّشْكُورًا ۝

بے شک نیک لوگ ایسے جام پئیں گے جس میں کافور کی آمیزش ہو گی۔ ایک چشمہ ہے جس سے خدا کے (نیک) بندے پیا کریں گے اور جہاں چاہیں گے اسے (چشمہ کو) چھوٹی نہروں کی شکل میں بہا کر لے جائیں گے۔ جو (بندگانِ خدا) نذریں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی سختی بہت پھیل جانے والی ہے۔ اور (اپنا) کھانا اللہ کی محبت میں محتاج کو اور یتیم کو اور قیدی کو کھلا دیتے ہیں۔ (کہتے ہیں کہ) بے شک ہم تو صرف اللہ کی خوشنودی کیلئے تمہیں کھلا رہے ہیں، نہ تم سے کوئی بدلہ چاہتے اور نہ ہی تم سے شکر گزاری کی خواہش رکھتے ہیں۔ ہمیں تو اپنے رب سے اس دن

کا خوف رہتا ہے جو بہت سیاہ بدنما کر دینے والا ہے۔ پس اللہ انہیں اس دن کی سختی سے بچالے گا۔ اور انہیں رونق وتازگی اور سرور ومسرت بخشے گا۔ اس بات کی جزاء جو انہوں نے صبر کیا ہے جنت اور (جنت کی) ریشمی پوشاک عطا کرے گا۔ یہ لوگ اس میں تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہونگے، نہ وہاں دھوپ کی تپش پائیں گے اور نہ سردی کی شدت۔ اور سائے اُن پر جھک رہے ہوں گے اور اُن کے گچھے جھک کر لٹک رہے ہوں گے اور (غلام) اُن کے گرد چاندی کے برتن اور شیشے کے گلاس لیے پھرتے ہوں گے۔ شیشے بھی چاندی کے ہوں گے جن کو انہوں نے ٹھیک ٹھیک اندازہ سے بھرا ہو گا۔ اور انہیں وہاں ایسے جام پلائے جائیں گے جن میں زنجبیل کی آمیزش ہو گی۔ اس میں ایک ایسا چشمہ ہے جس کا نام سلسبیل رکھا گیا ہے اور ان کے اِردگرد ایسے بچے گھومتے رہیں گے جو ہمیشہ اسی حال میں رہیں گے، جب آپ انہیں دیکھیں گے تو انہیں بکھرے ہوئے موتی گمان کریں گے۔ اور جب آپ نظر ڈالیں گے تو وہاں نعمتیں اور بڑی سلطنت دیکھیں گے۔ ان پر باریک ریشم کے سبز اور دبیز اطلس کے کپڑے ہوں گے، اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا رب انہیں پاکیزہ شراب پلائے گا۔ بے شک یہ تمہارا صلہ ہو گا اور تمہاری محنت مقبول ہو چکی ہے۔

(سورۃ الدھر: آیات ۲۲۔۵)

مولا علی علیہ السلام وارثِ فردوس ہیں

سورۃ الدھر کی اِن آیات مقدسہ کے بارے میں آپؑ کی بے شمار احادیث مبارکہ ہیں کہ یہ آیات مولا علیؑ کی شان میں نازل ہوئیں۔ یہ بھی روایات ملتی ہیں کہ مولا علیؑ و فاطمہ سلام اللہ علیہا حسن وحسین علیہما السلام اور فضہؓ کیلئے یہ آیات نازل ہوئیں۔

434 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى ﴿وَ يُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّ يَتِيْمًا وَّ اَسِيْرًا﴾ نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ ؑ وَجَارِيَةٍ لَهُمَا اسْمُهَا فِضَّةُ۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا اللہ رب العزت کے اس فرمان (آیت) (اور وہ اپنا کھانا اللہ کی محبت میں مسکین کو اور یتیم کو اور قیدی کو کھلا دیتے ہیں) کے بارے میں کہ یہ حضرت علیؑ، حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا اور اُن کی خادمہ جس کا نام فضہؓ ہے اِن کے بارے میں ہے (یہ آیت اِن کے لیئے نازل ہوئی ہے)۔

(امام قرطبی جامع الاحکام القرآن، جلد ۱۹ صفحہ ۱۲۸، ۱۲۹)

ایک اور روایت کے الفاظ ہیں۔

435 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ فِي قَوْلِهٖ ﴿وَ يُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّ يَتِيْمًا وَّ اَسِيْرًا﴾ قَالَ: نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍؑ وَفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

حضرت ابنِ عباسؓ سے روایت ہے اللہ کے اِس فرمان (اور وہ اپنا کھانا اللہ کی محبت میں کھلاتے ہیں مسکین کو اور یتیم کو اور قیدی کو) کے بارے میں وہ فرماتے ہیں یہ آیت حضرت علی ابن ابی طالبؑ اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا رسول اللہ ﷺ کی بیٹی کے بارے میں نازل ہوئی۔

(امام واحدی الوسیط، صفحہ ۱۷۱)

ایک اور طویل روایت ہے جس کو ہم بیان کرتے ہیں۔

436 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ: أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ مَرِضَا. فَعَادَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي نَاسٍ مَعَهٗ فَقَالُوْا. يَا أَبَا الْحَسَنِ لَوْ نَذَرْتَ عَلٰى وَلَدَيْكَ فَنَذَرَ عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ ؑ وَفِضَّةُ جَارِيَةٌ لَهُمَا. إِنْ بَرَآ مِمَّا بِهِمَا أَنْ يَصُوْمُوْا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَشُفِيَا وَمَا مَعَهُمْ شَيْءٌ فَاسْتَقْرَضَ عَلِيٌّ مِنْ شَمْعُوْنَ الْخَيْبَرِيِّ الْيَهُوْدِيِّ

ثَلَاثَ أَصْوُعٍ مِنْ شَعِيْرٍ فَطَحَنَتْ فَاطِمَةُ عليها السلام صَاعًا وَ اخْتَبَزَتْ خَمْسَةَ أَقْرَاصٍ عَلَى عَدَدِهِمْ فَوَضَعُوْهَا بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ لِيُفْطِرُوْا. فَوَقَفَ عَلَيْهِمْ سَائِلٌ فَقَالَ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ بَيْتِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مِسْكِيْنٌ مِنْ مَسَاكِيْنِ الْمُسْلِمِيْنَ أَطْعِمُوْنِيْ أَطْعَمَكُمُ اللّٰهُ مِنْ مَوَائِدِ الْجَنَّةِ فَآثَرُوْهُ وَبَاتُوْا لَمْ يَذُوْقُوْا إِلاَّ الْمَاءَ وَأَصْبَحُوْا صِيَامًا فَلَمَّا أَمْسَوْا وَوَضَعُوْا الطَّعَامَ بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ وَقَفَ عَلَيْهِمْ يَتِيْمٌ. فَآثَرُوْهُ. وَ وَقَفَ عَلَيْهِمْ أَسِيْرٌ فِي الثَّالِثَةِ فَفَعَلُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ۔ فَلَمَّا أَصْبَحُوْا أَخَذَ عَلِيٌّ بِيَدِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَ أَقْبَلُوْا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَلَمَّا أَبْصَرَهُمْ وَهُمْ يَرْتَعِشُوْنَ كَالْفِرَاخِ مِنْ شِدَّةِ الْجُوْعِ. قَالَ مَا أَشَدَّ مَا يَسُوْءُنِيْ مَا أَرٰى بِكُمْ وَ قَامَ فَانْطَلَقَ مَعَهُمْ. فَرَأٰى فَاطِمَةَ عليها السلام فِيْ مِحْرَابِهَا قَدِ الْتَصَقَ ظَهْرُهَا بِبَطْنِهَا وَغَارَتْ عَيْنَاهَا فَسَاءَهُ ذٰلِكَ. فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ وَقَالَ: خُذْهَا يَا مُحَمَّدُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم. هَنَّأَكَ اللّٰهُ فِيْ أَهْلِ بَيْتِكَ. فَأَقْرَأَهُ السُّوْرَةَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امام حسن علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام بیمار ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں کی عیادت کی لوگ بھی آپ کے ساتھ تھے۔ لوگوں نے کہا اے ابو الحسن (مولا علی علیہ السلام کی کنیت ہے) آپ اپنے بچوں (کی صحت یابی) کے لئے نذر مان لیں۔ پس نذر مان لی۔ حضرت علی علیہ السلام اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا اور ان کی خادمہ حضرت فِضّہ رضی اللہ عنہا نے ان دونوں کے لئے (حسنؑ و حسینؑ) کہ یہ دونوں بیماری سے صحت یاب ہو گئے تو وہ تین دن روزے رکھیں گے۔ وہ دونوں شفایاب ہو گئے مگر اُن کے پاس کچھ نہ تھا۔ اِس لیئے مولا علی علیہ السلام نے خیبر کے یہودی شمعون سے تین صاع جو (گندم) قرض لیئے۔ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے ایک صاع جو کو پیس کر گھر والوں کی تعداد کے مطابق پانچ روٹیاں پکائیں۔ پس اُنہوں نے افطاری کے لیئے روٹیاں

اپنے سامنے رکھیں ہی تھیں کہ اِک سائل نے آواز دی۔ تم پر سلام ہو اے محمدؐ کے گھر والو۔ میں مساکین مسلمانوں میں سے ایک مسکین ہوں مجھے کھانا کھلا دو اللہ تم کو جنت کے دستر خوانوں (کھانوں) میں سے کھلائے گا۔

اُنہوں نے اس کو فوقیت دی (روزہ پانی سے افطار کر لیا) اور رات صرف پانی پی کر گزاری۔ دن کو وہ پھر روزے سے رہے جب شام ہوئی اُنہوں نے کھانا (روٹیاں) اپنے سامنے رکھا تو پھر ایک یتیم ان کے پاس کھانے کی آس پر آ گیا، تو اُنہوں نے اس کو اپنے اوپر فوقیت دی (اس کو کھانا کھلا دیا خود بھوکے رہے) پھر تیسرے روز ایک قیدی آ گیا تو انہوں نے پہلے کی طرح ہی کیا۔ پس جب صبح ہوئی تو حضرت علی علیہ السلام نے امام حسن علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام کے ہاتھ پکڑے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے حاضر ہو گئے۔ جب آپ نے اُن کو دیکھا تو وہ بھوک کی شدت سے پرندے کے بچوں کی طرح بھوک سے تڑپ رہے تھے۔ آپ نے فرمایا (پوچھا) کیا بات ہے کہ میں تم کو اس شدت کی بھوک کی حالت میں دیکھ رہا ہوں۔ آپ اُٹھے اور ان کے ساتھ چل دیئے تاکہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کو جا کر دیکھیں آپ نے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کو محراب میں دیکھا جن کی پشت مبارک ان کے شکم مبارک سے (بھوک کی وجہ سے) لگ چکی تھی اور اُن کی (فاطمہ سلام اللہ علیہا) آنکھیں اندر دھنسی ہوئی تھیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غمگین ہو گئے پس جبریلؑ نازل ہوئے اور عرض کی اے محمدؐ یہ آیات پڑھیں اللہ نے آپ کی اہلبیت عَلَيْهِمُ السَّلَامُ کے بارے میں آپ کو خوشخبری دی ہے پس اُنہوں نے آپ پر اس سورت کو پڑھ کر سُنایا۔

(علامہ زمخشری تفسیر الکشاف جلد ۴ صفحہ ۶۶۸، ۶۶۹)

ایک اور روایت ہے۔

437 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى (وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّ يَتِيْمًا وَّ أَسِيْرًا) أَنَّهَا نَزَلَتْ فِيْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ علیہ السلام۔

حضرت ابنِ عباس ؓ روایت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے اِس فرمان (اور وہ اپنا کھانا اللہ کی محبت میں مسکین کو اور یتیم کو اور قیدی کو کھلا دیتے ہیں) کے بارے میں وہ کہتے ہیں بے شک یہ آیتِ کریمہ علی ابنِ ابی طالب ؑ کی شان میں نازل ہوئی۔

(امام بغوی معالم التنزیل، جلد ۴ صفحہ ۴۲۵، ۴۲۶)

438 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى ﴿وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا﴾ نَزَلَتْ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ؑ آجَرَ نَفْسَهٗ لِيَسْقِيَ نَخْلًا بِشَيْءٍ مِنْ شَعِيْرٍ لَيْلَةً حَتّٰى أَصْبَحَ فَلَمَّا قَبَضَ الشَّعِيْرَ طَحَنَ ثُلُثَهٗ وَاَصْلَحُوْا مِنْهُ شَيْئًا يَأْكُلُوْنَهٗ فَلَمَّا اسْتَوٰى أَتٰى مِسْكِيْنٌ فَأَخْرَجُوْهُ إِلَيْهِ ثُمَّ عَمِلَ الثُّلُثَ الثَّانِيَ فَلَمَّا تَمَّ أَتٰى يَتِيْمٌ فَأَطْعَمُوْهُ. ثُمَّ عَمِلَ الثُّلُثَ الْبَاقِيَ فَلَمَّا اسْتَوٰى جَاءَ أَسِيْرٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَأَطْعَمُوْهُ وَطَوَوْا يَوْمَهُمْ ذٰلِكَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَاتُ۔

حضرت ابنِ عباس ؓ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان (اور وہ اپنا کھانا اللہ کی محبت میں مسکین کو اور یتیم کو اور قیدی کو کھلا دیتے ہیں) یہ (آیت) علی بن ابی طالب ؑ کے بارے میں نازل ہوئی۔ اُنہوں نے کچھ جَو (گندم) کے بدلے کھجور کے باغوں کو سیراب کر کے رات سے صبح تک مزدوری کی۔ پس جب اُنہوں نے جَو (گندم) لئے تو اُس کا ایک تہائی حصہ پیس کر اور اس میں سے کچھ آٹا کھانے کے لئے تیار کرنے لگے۔ جب کھانا (روٹیاں) تیار ہو گیا تو ایک مسکین آیا (کھانا طلب کیا) تو اُنہوں نے وہ کھانا اُسے دے دیا۔ پھر اُنہوں نے (مولا علیؑ) نے دوسری تہائی (جَو) سے ایسا کیا جب وہ تیار ہوا تو ایک یتیم آیا (اس نے طلب کیا) تو اُنہوں نے وہ کھانا اُسے کھلا دیا۔ پھر اُنہوں نے باقی تہائی (جَو) کو پکایا جب وہ پوری طرح سے تیار ہو گیا (پک گیا) تو ایک مشرک قیدی آیا (اس نے کھانا طلب کیا) پس اُنہوں نے وہ (کھانا) اُسے کھلا دیا اور اُس دن بھی بھوکے رہے۔ پس یہ آیات نازل ہوئیں۔

(امام ابنِ جوزی زاد المسیر، جلد ۸ صفحہ ۴۳۰، ۴۳۱)

ایک اور روایت ہے جس کے الفاظ یہ ہیں۔

439 عَنِ ابْنِ مَرْدَوَيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى ﴿وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا﴾ قَالَ: نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ؑ وَفَاطِمَةَ ؑ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

حضرت ابنِ مردویہ حضرت ابنِ عباس ؓ سے روایت کرتے ہیں اللہ کے اِس فرمان (اور وہ اپنا کھانا اللہ کی محبت میں مسکین کو اور یتیم کو اور قیدی کو کھلا دیتے ہیں) کے بارے میں۔ انہوں نے کہا یہ آیتِ کریمہ حضرت علی ابنِ ابی طالب ؑ اور رسول اللہ ﷺ کی بیٹی حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے بارے میں نازل ہوئی۔

(امام جلال الدین سیوطی الدر منثور، جلد ۸ صفحہ ۳۶۸، ۳۶۹)، (علامہ شوکانی فتح القدیر، جلد ۵ صفحہ ۳۳۵، ۳۳۶)

440 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى ﴿وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا﴾ نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ ؑ وَفَاطِمَةَ ؑ وَجَارِيَةٍ لَهُمَا اسْمُهَا فِضَّةُ ؓ۔

حضرت ابنِ عباس ؓ روایت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے اِس فرمان (اور وہ اپنا کھانا اللہ کی محبت میں مسکین کو اور یتیم کو اور قیدی کو کھلا دیتے ہیں) کے بارے میں یہ آیت حضرت علی ؑ اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا اور اُن کی خادمہ حضرتِ فضہؓ کے حق میں نازل ہوئی۔

(امام ابو حفص الحنبلی اللباب، صفحہ ۴۸)

اِن روایات سے یہ بات بالکل واضح ہو رہی ہے کہ مولا علی ؑ اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا اور حسن و حسین عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اور بی بی فضہ ؓ کی شان میں اللہ نے یہ سورۃ الدھر کو نازل کیا ہے۔ اور ان کو جنت اور جنت کے ریشمی لباس کا مالک بنا دیا ہے۔

441 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ. أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ مَرِضَا فَعَادَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي نَاسٍ فَقَالُوْا: يَا أَبَا الْحَسَنِ لَوْ نَذَرْتَ عَلٰى وَلَدَيْكَ. فَنَذَرَ عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ ؑ وَفِضَّةُ جَارِيَةٌ لَهُمَا صَوْمَ ثَلَاثٍ إِنْ بَرَئَا فَشُفِيَا وَمَا مَعَهُمْ

شَيْءٌ فَاسْتَقْرَضَ عَلِيٌّ مِنْ شَمْعُوْنَ الْخَيْبَرِيِّ ثَلَاثَةَ أَصْوُعٍ مِنْ شَعِيْرٍ فَطَحَنَتْ فَاطِمَةُ علیہا السلام صَاعًا وَاخْتَبَزَتْ خَمْسَةَ أَقْرَاصٍ فَوَضَعُوْهَا بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ لِيُفْطِرُوْا. فَوَقَفَ عَلَيْهِمْ مِسْكِيْنٌ فَآثَرُوْهُ وَبَاتُوْا وَلَمْ يَذُوْقُوْا إِلَّا الْمَاءَ. وَأَصْبَحُوْا صِيَامًا فَلَمَّا أَمْسَوْا وَوَضَعُوْا الطَّعَامَ وَقَفَ عَلَيْهِمْ يَتِيْمٌ فَآثَرُوْهُ. ثُمَّ وَقَفَ عَلَيْهِمْ فِي الثَّالِثَةِ أَسِيْرٌ فَفَعَلُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ بِهٰذِهِ السُّوْرَةِ وَقَالَ: خُذْهَا يَا مُحَمَّدُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم هَنَّأَكَ اللّٰهُ فِي أَهْلِ بَيْتِكَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امام حسن علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام بیمار ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں (صحابہؓ) کے ساتھ ان کی عیادت کی۔ لوگوں (صحابہؓ) نے کہا اے ابا الحسن علیہ السلام آپ اپنے بچوں (کی صحت یابی) کے لئے نذر مان لیں۔ پس حضرت علی علیہ السلام اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا اور حضرت فضہ رضی اللہ عنہا ان کی خادمہ نے ان کے شفایاب ہونے پر تین روزوں کی منت مان لی۔ جب وہ اس بیماری سے شفایاب ہوئے تو گھر میں کچھ نہ تھا تو حضرت علی علیہ السلام نے خیبر کے یہودی شمعون سے تین صاع جو (گندم) قرض لیئے۔ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے ایک صاع جو (گندم) کو پیس کر پانچ روٹیاں پکائیں۔ جب انہوں نے افطار کے لئے ان روٹیوں کو سامنے رکھا تو ایک مسکین نے ان سے سوال کیا (آواز لگائی) تو انہوں نے اس کو ترجیح دی (روٹیاں اس کو دیدیں) اور رات پانی پر گزار لی۔ دن بھر وہ پھر سارے روزے سے رہے جب رات ہوئی، ورانہوں نے اپنے سامنے کھانا (روٹیاں) رکھا تو ایک یتیم نے صدا لگائی (کھانے کے لیئے) پس انہوں نے اُسے (یتیم) خود پر ترجیح دی (کھانا اسے کھلا دیا) او تیسرے دن ایک قیدی نے سوال کیا تو انہوں نے اس کے ساتھ بھی یہی عمل کیا پس جبرئیل علیہ السلام یہ سورت لے کر نازل ہوئے اور کہنے لگے۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ آیات لے لیں (پکڑ لیں) اللہ نے آپ کی اہل بیت عَلَيْهِمُ السَّلَامُ کے بارے میں آپ کو خوشخبری دی ہے۔

(امام بیضاوی انوار التنزیل واسرار التاویل: جلد ۵ صفحہ ۳۴۷)

ایک اور روایت کے الفاظ یہ ہیں۔

442 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّأَسِيْرًا) وَذٰلِكَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام نَوْبَةً أَجَّرَ نَفْسَهُ يَسْقِي نَخْلًا بِشَيْءٍ مِنْ شَعِيْرٍ لَيْلَةً حَتّٰى أَصْبَحَ وَقَبَضَ الشَّعِيْرَ وَطَحَنَ ثُلُثَهُ فَجَعَلُوْا مِنْهُ شَيْئًا لِيَأْكُلُوْا يُقَالُ لَهُ الْخَزِيْرَةُ فَلَمَّا تَمَّ إِنْضَاجُهُ أَتَى مِسْكِيْنٌ فَأَخْرَجُوْا إِلَيْهِ الطَّعَامَ ثُمَّ عَمِلَ الثُّلُثَ الثَّانِيَ فَلَمَّا تَمَّ إِنْضَاجُهُ أَتَى يَتِيْمٌ فَسَأَلَ فَأَطْعَمُوْهُ ثُمَّ عَمِلَ الثُّلُثَ الْبَاقِيَ. فَلَمَّا تَمَّ إِنْضَاجُهُ أَتَى أَسِيْرٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَأَطْعَمُوْهُ وَطَوَوْا يَوْمَهُمْ ذٰلِكَ. فَأُنْزِلَتْ فِيْهِ هٰذِهِ الْآيَةُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ((اور وہ اپنا کھانا اللہ کی محبت میں مسکین کو اور یتیم کو اور قیدی کو کھلا دیتے ہیں) کے بارے میں کہ حضرت علی علیہ السلام کو کوئی مسئلہ درپیش ہوا تو انہوں نے کچھ جو (گندم) کے بدلے (عوض) کھجور کے باغات میں رات سے لے کر صبح تک مزدوری کی۔ انہوں نے جو (مزدوری) کے جو لیئے اس کا ایک تہائی حصہ پیس کر اس سے خزیرہ کھانے کے لیئے بنانے لگے۔ جب وہ پک کر تیار ہو گیا تو ایک مسکین آیا (اس نے سوال کیا) تو انہوں نے (مولا علیؑ) اسے کھانا دے دیا۔ پھر انہوں نے دوسرے تہائی سے ایسا کیا جب یہ بھی تیار ہو گیا تو ایک یتیم آ گیا (صدا لگانے والا بن کر) تو انہوں نے (مولا علیؑ) وہ کھانا اسے (یتیم) کھلا دیا۔ پھر انہوں نے باقی تہائی (جو) کو پکا کر کھانا تیار کیا (یعنی کھانا پک گیا) تو ایک مشرک قیدی (کھانا مانگنے) آیا۔ پس انہوں نے اُسے (قیدی) کھانا کھلا دیا اور خود اس دن بھوکے رہے۔ پس اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(امام واحدی اسباب النزول صفحہ ۳۲۹، ۳۳۰)

اس روایت سے بھی یہ بات اظہر من الشمس ہو گئی کہ یہ آیات اہل بیت اطہار عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اور بالخصوص مولا علی علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئیں۔

443 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ مَرِضَا فَعَادَهُمَا جَدُّهُمَا مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَمَعَهُ أَبُوبَكْرٍ رضی اللہ عنہ وَعُمَرُ رضی اللہ عنہ وَعَادَهُمَا مَنْ عَادَهُمَا مِنَ الصَّحَابَةِ. فَقَالُوا لِعَلِيٍّ: يَا أَبَا الْحَسَنِ لَوْ نَذَرْتَ عَلَى وَلَدَيْكَ. فَنَذَرَ عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ علیہا السلام وَجَارِيَةٌ لَهُمَا۔ إِنْ بَرَآ مِمَّا بِهِمَا أَنْ يَصُومُوا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ شُكْرًا فَأَلْبَسَ اللهُ تَعَالَى الْغُلَامَيْنِ ثَوْبَ الْعَافِي وَلَيْسَ عِنْدَ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَلِيلٌ وَلَا كَثِيرٌ. فَانْطَلَقَ عَلِيٌّ علیہ السلام إِلَى شَمْعُونَ الْيَهُودِيِّ الْخَيْبَرِيِّ فَاسْتَقْرَضَ مِنْهُ ثَلَاثَةَ أَصْوُعٍ مِنْ شَعِيرٍ فَجَاءَ بِهَا فَقَامَتْ فَاطِمَةُ علیہا السلام إِلَى صَاعٍ فَطَحَنَتْهُ وَخَبَزَتْ مِنْهُ خَمْسَةَ أَقْرَاصٍ عَلَى عَدَدِهِمْ وَصَلَّى عَلِيٌّ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَتَى الْمَنْزِلَ فَوُضِعَ الطَّعَامُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَوَقَفَ بِالْبَابِ سَائِلٌ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ بَيْتِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ أَنَا مِسْكِينٌ مِنْ مَسَاكِينِ الْمُسْلِمِينَ أَطْعِمُونِي أَطْعَمَكُمُ اللهُ تَعَالَى مِنْ مَوَائِدِ الْجَنَّةِ فَآثَرُوهُ وَبَاتُوا لَمْ يَذُوقُوا شَيْئًا إِلَّا الْمَاءَ وَأَصْبَحُوا صِيَامًا ثُمَّ قَامَتْ إِلَى صَاعٍ آخَرَ فَطَحَنَتْهُ، وَصَلَّى عَلِيٌّ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَتَى الْمَنْزِلَ فَوُضِعَ الطَّعَامُ بَيْنَ يَدَيْهِ. فَوَقَفَ يَتِيمٌ بِالْبَابِ وَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ. يَا أَهْلَ بَيْتِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَتِيمٌ مِنْ أَوْلَادِ الْمُهَاجِرِينَ أَطْعِمُونِي أَطْعَمَكُمُ اللهُ تَعَالَى مِنْ مَوَائِدِ الْجَنَّةِ. فَآثَرُوهُ وَمَكَثُوا يَوْمَيْنِ وَلَيْلَتَيْنِ لَمْ يَذُوقُوا شَيْئًا إِلَّا الْمَاءَ الْقَرَاحَ. وَأَصْبَحُوا صِيَامًا فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الثَّالِثِ قَامَتْ فَاطِمَةُ علیہا السلام إِلَى الصَّاعِ الثَّالِثِ وَطَحَنَتْهُ وَخَبَزَتْ وَصَلَّى عَلِيٌّ علیہ السلام مَعَ

النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الْمَغْرِبَ فَأَتَى الْمَنْزِلَ فَوُضِعَ الطَّعَامُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَوَقَفَ أَسِيرٌ بِالْبَابِ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ بَيْتِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَنَا أَسِيرُ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَطْعِمُونِي أَطْعَمَكُمُ اللهُ. فَآثَرُوهُ وَبَاتُوا لَمْ يَذُوقُوا إِلَّا الْمَاءَ الْقَرَاحَ فَلَمَّا أَصْبَحُوا أَخَذَ عَلِيٌّ علیہ السلام الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَأَقْبَلُوا إِلَى رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَرَآهُمْ يَرْتَعِشُونَ كَالْفِرَاخِ مِنْ شِدَّةِ الْجُوعِ. قَالَ: يَا أَبَا الْحَسَنِ مَا أَشَدَّ مَا يَسُوءُنِي مَا أَرَى بِكُمْ. وَقَامَ فَانْطَلَقَ إِلَى فَاطِمَةَ علیہا السلام فَرَآهَا فِي مِحْرَابِهَا قَدِ الْتَصَقَ بَطْنُهَا بِظَهْرِهَا وَغَارَتْ عَيْنَاهَا مِنْ شِدَّةِ الْجُوعِ فَرَقَّ لِذَلِكَ وَسَاءَهُ ذَلِكَ فَهَبَطَ جِبْرِيلُ علیہ السلام فَقَالَ: خُذْهَا يَا مُحَمَّدُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم هَنَّأَكَ اللهُ تَعَالَى فِي أَهْلِ بَيْتِكَ. قَالَ وَمَا أَخُذُ يَا جِبْرِيلُ؟ فَأَقْرَأَهُ: ﴿هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ﴾ السُّورَةَ - وَفِي رِوَايَةٍ ﴿إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُونَ﴾ إِلَى آخِرِهِ۔

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حسن اور حسین علیہما السلام بیمار ہوئے تو اُن کے نانا جان حضرت محمدؐ نے اِن دونوں کی (حسنینؑ) عیادت کی اور اُن کے ساتھ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ صحابہؓ میں سے اور نے بھی اُن کی (حسنینؑ) عیادت کی۔ اُنہوں نے مولا علی علیہ السلام سے کہا اے ابوالحسنؑ (مولا علی کی کنیت) آپ اپنے بیٹوں کے لیئے نذر مان لیں (شفاء کے لیے)۔ تو حضرت علی علیہ السلام۔ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا اور اُن کی خادمہ (فضہؓ) نے نذر مان لی کہ اگر یہ دونوں (حسنینؑ) صحت یاب ہو گئے تو وہ شکرانہ کے تین دن کے روزے رکھیں گے۔ تو اللہ نے ان دونوں بچوں (حسنینؑ) کو صحت عطا کر دی تو اس وقت آلِ محمد علیہم السلام کے پاس کم یا زیادہ کچھ بھی نہ تھا۔ تو حضرت علی علیہ السلام خیبر کے یہودی شمعون کے پاس گئے اور اُس سے تین صاع جو (گندم) بطور قرض لے آئے۔ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے ایک صاع جو کو پیس کر گھر والوں کی تعداد کے برابر پانچ روٹیاں پکائیں۔ حضرت علیؑ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں نمازِ مغرب ادا کی پھر گھر آگئے تو اُن کے سامنے کھانا رکھا گیا۔ اسی وقت ایک سائل نے دروازے پہ صدا لگائی (آواز دی) اے

محمدؐ کے گھر والو تم پر سلام۔ میں ایک مسکین ہوں تم مجھے کھانا کھلاؤ اللہ تمہیں جنت کے دستر خوان (کھانوں) سے کھلائے گا۔ انہوں نے اُس کو ترجیح دی (کھانا اُس کو کھلا دیا) اور رات پانی پی کر گزار لی اور صبح پھر روزے رکھ لیے۔ پھر حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے دوسرا صاع لیا اور اُسے پیس لیا۔ حضرت علیؑ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز مغرب ادا کی اور اپنے گھر چلے آئے تو ان کے سامنے کھانا رکھا گیا تو اُسی وقت ایک یتیم آگیا اس نے دروازے پہ کھڑے ہو کر آواز دی اے محمدؐ کے گھر والو تم پر سلامتی ہو۔ میں مہاجر مسلمانوں میں سے ایک یتیم ہوں تم مجھے کھلاؤ اللہ تم کو جنت کے کھانوں (دستر خوان) سے کھلائے گا۔ پس انہوں نے (اہلِ بیتؑ) اُسے اپنے اوپر ترجیح دی اور دو دن اور دو راتیں انہوں نے سوائے پانی کے کچھ نہ کھایا اور اگلے دن پھر روزے رکھ لیے۔ جب تیسرے دن حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے جَو کے تہائی حصہ کو لیا اور اُسے پیس کر اس کی روٹیاں پکائیں۔ اور حضرت علیؑ حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز مغرب ادا کر کے گھر چلے آئے تو ان کے سامنے کھانا رکھا گیا تو اسی وقت ایک قیدی دروازے پر آگیا۔ اور اُس نے آواز لگائی۔ اے محمدؐ کے گھر والو تم پر سلام ہو۔ میں محمدؐ کے ہاں قیدی ہوں تم مجھے کھلاؤ اللہ تم کو کھلائے گا۔ پس انہوں نے اُسے اپنے اوپر ترجیح دی اور رات پانی پر ہی گزار لی۔ جب صبح ہوئی تو حضرت علیؑ نے حضرت حسنؑ اور حضرت حسینؑ کے ہاتھ تھامے اور رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں پہنچ گئے۔ جب آپؐ نے اُنہیں دیکھا تو وہ شدتِ بھوک سے چوزوں (محض مثال کے لیے) کی طرح تڑپ رہے تھے۔

آپؐ نے فرمایا اے ابوالحسن کیا بات ہے کہ میں تمہیں اس حالت میں دیکھ رہا ہوں۔ اور آپؐ اُٹھ کر ان کے ساتھ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی طرف چل دیے۔ آپؐ نے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کو محراب میں پایا جن کی پشت مبارک ان کے شکم مبارک سے لگ چکی تھی۔ اور ان کی آنکھیں بھوک کی شدت سے اندر دھنسی ہوئی تھیں۔ یہ صورت حال دیکھ کر آپؐ آبدیدہ ہوئے اور دل پر بوجھ آگیا۔ اسی وقت جبریلؑ نازل ہوئے اور عرض کیا اے محمد ﷺ یہ آیات لے لیں۔ اللہ نے آپؐ کے گھر والوں کے بارے میں آپؐ کو خوشخبری دی ہے۔ آپؐ نے فرمایا اے جبریلؑ میں کیا لوں؟ تو انہوں نے آپؐ کے سامنے (هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ) یعنی سورۃ الدھر کی تلاوت کی۔ اور ایک روایت میں ہے۔ (اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ) سے لے کر آخری آیت تک تلاوت کی۔

(علامہ آلوسی روح المعانی، جلد ۲۹ صفحہ ۱۵۵،۱۵۶)

آیت نمبر 67 تا 71

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ۝ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

اسی نے دو سمندر رواں کیئے جو آپس میں مل جاتے ہیں۔ ان دونوں کے درمیان ایک آڑ (پردہ) ہے وہ حد سے تجاوز نہیں کر سکتے۔ پس تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ ان دونوں (سمندروں) سے موتی اور مرجان نکلتے ہیں۔ پس تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

(سورۃ الرحمن: آیات ۱۹تا۲۳)

یہ آیاتِ مقدسہ مولا علیؑ و فاطمہ سلام اللہ علیہا اور امام حسنؑ و امام حسینؑ کی شان بیان کر رہی ہیں۔ عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

444 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ) قَالَ: عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ علیہا السلام ﴿بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ﴾ اَلنَّبِيُّ ﴿يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ﴾ قَالَ: اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ کے اِس فرمان (اسی نے دو سمندر رواں کیئے جو آپس میں مل جاتے ہیں) کے بارے میں کہ اِن سے مراد حضرت علیؑ اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا ہیں اور (ان دونوں کے درمیان ایک آڑ (پردہ) ہے وہ حد سے تجاوز نہیں کر سکتے) اِس سے مراد حضور نبی اکرمؐ ہیں اور (ان دونوں سے موتی اور مرجان نکلتے ہیں) ان سے مراد امام حسن اور امام حسین عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ہیں:

(امام جلال الدین سیوطی الدر منثور، جلد ۶ صفحہ ۱۵۸،۱۴۲)، (امام حافظ حاکم حسکانی، شواہد التنزیل، جلد ۲ صفحہ ۲۰۹، حدیث ۹۱۹)، (شیخ سلیمان قندوزی حنفی ینابیع المودۃ، صفحہ ۱۳۸)، (امام ثعلبی تفسیر الکشف والبیان، جلد ۳ صفحہ ۲۸۹)، (امام شبلنجی نور الابصار صفحہ ۱۰۱)، (امام ابو نعیم اصفہانی، مانزل من القرآن فی علی، صفحہ ۲۳۶)

ان آیاتِ مقدسہ سے پتہ چلتا ہے کہ مولا علی علیہ السلام اور حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے نکاح مبارک سے ان کے ملاپ سے امام حسن و حسین عَلَيْهِمَا السَّلَامُ پیدا ہوئے اور ان سے آقا کی نسلِ پاک آگے پروان چڑھی۔

آیت نمبر 72

❖ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَٰٓئِكَتَهُۥ يُصَلُّونَ عَلَى ٱلنَّبِيِّ ۚ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ صَلُّوا۟ عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا۟ تَسْلِيمًا ۝

بے شک اللہ اور اُس کے فرشتے نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجتے رہتے ہیں۔ اے ایمان والو تم بھی اُن پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام (بھی) بھیجا کرو۔

(سورۃ الاحزاب: آیت ۵۶)

درودِ علی علیہ السلام پر

اس آیتِ کریمہ میں اللہ نے حکم دیا ہے رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھنے کا آپ سے پوچھا گیا آقا درود کیسے پڑھیں اور کن پر پڑھیں تو آپ نے اپنے ساتھ اپنی اہلِ بیت عَلَيْهِمُ السَّلَامُ پر درود پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا تو اہلِ بیت عَلَيْهِمُ السَّلَامُ میں مولا علی علیہ السلام سرِ فہرست ہیں۔ اس پر دلائل دیتے ہوئے میں فقیر محمد یاسین قادری صحاح ستہ سے پوری سند کے ساتھ احادیث بیان کرتا ہوں تاکہ میری بات کو قرآن و حدیث کے دلائل مل جائیں۔

445 حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا أَبُو فَرْوَةَ مُسْلِمُ بْنُ سَالِمٍ الْهَمْدَانِيُّ: قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِيسَى: سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ أَبِي لَيْلَى قَالَ: لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ: أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَقُلْتُ: بَلَى

فَأَهْدِهَا لِي. فَقَالَ سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ؟ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ. قَالَ قُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی تو (انہوں نے) فرمایا کیا میں تم کو ایک تحفہ (ہدیہ) نہ دوں جس کو میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے۔ میں نے کہا کیوں نہیں مجھے وہ ضرور دیں پس انہوں نے ارشاد فرمایا ہم نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ پر اور آپ کی اہلِ بیت عَلَيْهِمُ السَّلَامُ پر درود کیسے بھیجا کریں بے شک اللہ نے ہم کو یہ سکھا دیا ہے کہ ہم آپ پر سلام کیسے بھیجیں تو آپ نے فرمایا یوں کہا کرو: اے اللہ درود بھیج حضرت محمد ﷺ پر اور محمد کی آل پر جیسے تُو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل عَلَيْهِمُ السَّلَامُ پر بے شک تُو بہت تعریف والا اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ برکت نازل کر حضرت محمد ﷺ پر اور محمد کی آل پر جیسے تُو نے برکت نازل کی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل عَلَيْهِمُ السَّلَامُ پر بے شک تُو بڑی تعریف والا اور بزرگی والا ہے۔

(امام بخاری صحیح بخاری، صفحہ ۵۹۳ حدیث ۳۳۷۰ مطبوعہ دارالسلام الریاض)۔

(امام دارمی السنن، جلد ا حدیث ۱۳۴۲)

446 أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُجَمِّعُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ؟ قَالَ قُولُوا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ. إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ۔

حضرت موسیٰ بن طلحہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی یا رسول اللہؐ ہم آپؐ پر کیسے درود بھیجیں؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا یوں کہا کرو: اے اللہ درود بھیج حضرت محمدؐ پر اور محمدؐ کی آل پر جیسے تُو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بے شک تو بہت تعریف والا اور بزرگی والا ہے اے اللہ برکت نازل کر حضرت محمدؐ پر اور محمدؐ کی آل پر جیسے تُو نے برکت نازل کی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بے شک تُو بڑی تعریف والا اور بزرگی والا ہے۔

(امام نسائی السنن نسائی، صفحہ ۱۸۰، حدیث ۱۲۹۱ مطبوعہ دار السلام ریاض)

447 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلٰى قَالَ: لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ: أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً؟ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْنَا: قَدْ عَرَفْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ. فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ قَالَ قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ. إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میری ملاقات حضرت کعب بن عجرہ سے ہوئی انہوں نے فرمایا کیا میں تم کو ایک تحفہ نہ دوں؟ (اک روز) رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے پس ہم نے آپؐ سے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ آپؐ پر سلام کیسے پڑھنا ہے اس کا تو ہم کو پتہ چل گیا ہے مگر آپؐ پر درود کیسے پڑھنا ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: یوں کہا کرو، اے اللہ تُو درود بھیج حضرت محمد ﷺ پر اور محمدؐ کی آلؑ پر جیسے تُو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آلؑ پر بے شک تو بہت تعریف والا اور بزرگی والا ہے اے اللہ تُو برکت نازل کر حضرت محمدؐ پر اور محمدؐ کی آلؑ پر جیسے تُو نے برکت نازل کی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آلؑ پر بے شک تُو بڑی تعریف والا اور بزرگی والا ہے۔

(امام مسلم صحیح مسلم صفحہ ۱۷۳ حدیث ۹۰۶،۶۶ مطبوعہ دار السلام الریاض)

448 أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى قَالَ: قَالَ لِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً: قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَرَفْنَا كَيْفَ السَّلَامُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ قَالَ قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ. إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں آپ کو ایک تحفہ نہ دوں؟ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ آپؐ پر سلام کیسے پڑھنا ہے اس کا تو ہمیں پتہ چل گیا ہے مگر آپؐ پر درود کیسے بھیجیں؟ (پڑھیں) آپؐ نے ارشاد فرمایا: یوں کہا کرو۔ اے اللہ تُو محمدؐ پر درود بھیج اور محمدؐ کی آل پر جیسے تُو نے درود بھیجا آلِ ابراہیمؑ پر بے شک تو بڑی تعریف والا ہے اور بڑی بزرگی والا ہے۔ اے اللہ تو برکت نازل کر حضرت محمدؐ پر اور محمدؐ کی آل پر جیسے تُو نے برکت نازل کی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بے شک تو بڑی تعریف والا اور بزرگی والا ہے۔

(امام نسائی السنن النسائی صفحہ ۱۸۰ حدیث ۱۲۹۰ مطبوعہ دار السلام الریاض)،
(امام نسائی السنن النسائی صفحہ ۱۷۹ حدیث ۱۲۸۸ مطبوعہ دار السلام الریاض)

449 حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ : قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ: أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ- وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ هُوَ الَّذِي كَانَ أُرِيَ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ- أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: أَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ فِي مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ. فَقَالَ لَهُ بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ: أَمَرَنَا اللّٰهُ أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ قَالَ: فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى تَمَنَّيْنَا أَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْهُ. ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُوْلُوا: أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ. كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ. وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِيْنَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ-

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے (حضورؐ کی بارگاہ میں) عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اللہ نے ہمیں آپ پر درود پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ پس ہم کس طرح آپ پر درود پڑھیں؟ رسول اللہ ﷺ خاموش ہوگئے حتیٰ کہ ہم نے سوچا کاش اس نے سوال نہ کیا ہوتا پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس طرح کہا کرو اے اللہ تُو محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر رحمت فرما۔ جیسا کہ تُو نے آلِ ابراہیمؑ پر رحمت نازل فرمائی ہے۔ اور محمد ﷺ اور آلِ محمدؐ پر برکت نازل فرما جیسا کہ تُو نے آلِ ابراہیمؑ پر تمام جہانوں میں برکت نازل فرمائی ہے۔ بے شک تُو بڑی تعریف والا اور بڑی بزرگی والا ہے۔ اور سلام پڑھو جس طرح تم کو معلوم ہے۔

(امام مسلم صحیح، صفحہ ۱۷۳ حدیث ۶۵، ۴۰۵ مطبوعہ دار السلام الریاض)،
(امام ابی داؤد السنن، صفحہ ۱۳۹ حدیث ۹۸۰ مطبوعہ دار السلام الریاض)

ایک اور حدیث پاک ہے جس کے الفاظ کچھ یوں ہیں:

450 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو بِهٰذَا الْخَبَرِ قَالَ: قُوْلُوا: أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ-

حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں اسی خبر (یعنی حضور ﷺ پر درود پڑھنے کے بارے میں) کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یوں کہا کرو اے اللہ تُو رحمت نازل فرما محمد ﷺ نبی اُمّی پر اور محمد ﷺ کی آل پر۔

(امام ابی داؤد السنن، صفحہ ۱۳۹ حدیث ۹۸۱ مطبوعہ دار السلام الریاض)

اِن ساری احادیثِ مقدسہ سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ جب بھی صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ سے درود پڑھنے کے بارے میں پوچھتے تو رسول اللہ ﷺ ہمیشہ یہی فرماتے محمد ﷺ اور محمدؐ کی آل عَلَيْهِمُ السَّلَامُ پر درود پڑھو۔ اور جب آلِ محمد عَلَيْهِمُ السَّلَامُ کی بات ہوتی ہے تو مولا علی علیہ السلام پہلے نمبر پہ آتے ہیں۔

ایک اور روایت ہے جس کے الفاظ کچھ یوں ہیں پوری سند کے ساتھ پیشِ خدمت ہے۔

451 أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ فِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ. عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ: سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ خَارِجَةَ قَالَ: أَنَا سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ: صَلُّوا عَلَيَّ وَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ وَقُوْلُوا: أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ-

حضرت زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا مجھ پر درود بھیجو اور دعا میں کوشش کرو اور یوں کہا کرو اے اللہ تو محمد ﷺ اور محمدؐ کی آل پر رحمت نازل فرما (درود بھیج)۔

(امام نسائی السنن، صفحہ ۱۸۰ حدیث ۱۲۹۳ مطبوعہ دار السلام الریاض)

اس سے پتہ چلتا ہے کہ دُعا بھی تب قبول ہوتی ہے جب ہم رسول اللہ ﷺ اور ان کی اہلِ بیت علیہم السلام پر درود پڑھتے ہیں۔ امام دیلمی اور ابنِ حجر مکی یہ حدیث روایت کرتے ہیں۔

452 قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلدُّعَاءُ مَحْجُوْبٌ حَتّٰی یُصَلِّیْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ أَھْلِ بَیْتِہٖ۔

رسول اللہ کا ارشاد مبارک ہے۔ جب تک محمد ﷺ اور آپ کی اہلِ بیت علیہم السلام پر درود نہ پڑھا جائے تو دُعا قبولیت سے رُک جاتی ہے۔

(امام ابنِ حجر مکی الصواعق المحرقہ صفحہ ۱۳۵)

بلکہ آپ اور آپ کی اہلِ بیت علیہم السلام پر جب تک درود نہ پڑھا جائے۔ نماز بھی قبول نہیں ہوتی اسی بات کو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کچھ یوں بیان فرمایا ہے۔

- یَا أَھْلَ بَیْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ حُبُّکُمْ۔
- فَرْضٌ مِّنَ اللّٰہِ فِی الْقُرْآنِ أَنْزَلَہٗ۔
- کَفَاکُمْ مِّنْ عَظِیْمِ الْقَدْرِ أَنَّکُمْ۔
- مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْکُمْ لَاصَلٰوۃَ لَہٗ۔

اے اہلِ بیتِ رسول اللہ ﷺ تمہاری محبت کو اللہ نے قرآنِ مجید میں فرض اور واجب کر دیا ہے۔ تمہاری عظمت و فضیلت کے لیے اِتنا ہی کافی ہے جو نمازی آپ پر درود نہ پڑھے اللہ اس کی نماز ہی قبول نہیں کرتا۔

(دیوان شافعی: صفحہ ۱۱)

ثابت ہوا کہ اللہ اور اس کے رسولؐ نے درود پاک حضور ﷺ اور آپ کی اہلِ بیت علیہم السلام پر پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ شریعتِ مصطفیٰ ﷺ میں درود پڑھنے کا حکم آپ اور آپ کی اہلِ بیت پر ہے۔ اور صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم پوچھتے تھے حضورؐ ان کو بتا رہے ہیں کہ تم مجھ پر اور میری اہلِ بیت پر درود پڑھو ان کو شاملِ درود حضور نبی اکرم ﷺ نے نہیں کیا بلکہ وہ تو پڑھنے والے ہیں ان کو پڑھنے کا حکم مل

رہا ہے۔ پتہ چلا صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم کا مقام بہت بلند ہے۔ مگر ان کا مقام و مرتبہ حضورؐ کی اہلِ بیت علیہم السلام کے بعد کا ہے۔ اہلِ بیت علیہم السلام تو وہ اعلیٰ ذواتِ مقدسہ ہیں جن پر درود پڑھنے کا صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم کو حکم مل رہا ہے۔ یہ بات ماننا پڑے گی کہ حضور ﷺ کی اہلِ بیت علیہم السلام جیسی عظمت اور افضلیت کسی اور کو نہیں ملی۔ اور مولا علی علیہ السلام حضور ﷺ کی اہلِ بیت علیہم السلام میں پہلے نمبر پر ہیں اس کا مطلب ہے جب تک مولا علی علیہ السلام پر درود نہ پڑھا جائے تو نماز مکمل نہیں ہوتی صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم کی بھی یہ اس بات کی دلیل ہے کہ علی علیہ السلام جیسا کائنات میں حضور ﷺ کے بعد اور کوئی نہیں۔ درود پاک کے حوالے سے آپ کا ایک اور فرمان ہے۔

453 قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَقَدْ صَلَّتِ الْمَلَائِکَۃُ عَلَیَّ وَ عَلٰی عَلِیٍّ سَبْعَ سِنِیْنَ۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھ پر اور علی علیہ السلام پر فرشتوں نے سات برس (درود کی آیت نازل ہونے سے پہلے) درود پڑھا ہے۔

(امام عبدالرؤف المناوی کنوز الحقائق جلد ۲ صفحہ ۲۵)

امام ترمذی نے اپنی جامع میں یہ حدیث اس سند کے ساتھ روایت کی ہے۔ جس میں حضورؐ نے اپنی اہلِ بیت علیہم السلام پر درود پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

454 أَخْبَرَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاھِیْمَ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّیْ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِیْکٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْھَبٍ، عَنْ مُوْسَی بْنِ طَلْحَۃَ، عَنْ أَبِیْہِ: أَنَّ رَجُلًا أَتٰی نَبِیَّ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ: کَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ ﷺ؟ قَالَ: قُوْلُوْا: أَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ إِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ إِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص اللہ کے نبی کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی اے رسول اللہؐ ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ (پڑھیں) آپ نے ارشاد

فرمایا۔ تم یوں کہا کرو۔ اے اللہ تُو رحمت (درود) نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمدؐ کی آل پر جیسا کہ تُو نے رحمت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بے شک تُو بڑی تعریف والا اور بڑی بزرگی والا ہے۔ اور برکت نازل فرما حضرت محمدؐ پر اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر جیسا کہ تُو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر بے شک تُو بڑی تعریف والا اور بڑی بزرگی والا ہے۔

(امام نسائی السنن، صفحہ ۱۸۰ حدیث ۱۲۹۲ مطبوعہ دار السلام الریاض)

ایک اور حدیثِ پاک ہے جس کو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے اُس کے الفاظ یہ ہیں۔

455 أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرٌ - وَهُوَ ابْنُ مُضَرَ - عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ هٰذَا التَّسْلِيمُ عَلَيْكَ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ؟ قَالَ: قُولُوا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی۔ یا رسول اللہؐ آپ کی بارگاہِ اقدس میں سلام عرض کرنا تو ہم کو معلوم ہو چکا ہے اب آپؐ پر درود کس طرح پڑھیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا تم یوں کہا کرو۔ اے اللہ تُو حضرت محمدؐ پر رحمت نازل فرما جو تیرے (محبوب) بندے بھی ہیں اور تیرے رسول بھی ہیں۔ جیسا کہ تُو نے رحمت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر۔ اور تُو برکت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمدؐ کی آل پر جیسا کہ تُو نے برکت نازل کی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر۔

(امام نسائی السنن۔ صفحہ ۱۸۰، ۱۸۱ حدیث ۱۲۹۳ مطبوعہ دار السلام الریاض)

456 حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُجْمِرِ: أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ

الْأَنْصَارِيِّ - وَعَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ الَّذِي كَانَ أُرِيَ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ - أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ: أَتَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ فِي مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ بَشِيرُ ابْنُ سَعْدٍ: أَمَرَنَا اللهُ أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ. قَالَ: فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى تَمَنَّيْنَا أَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْهُ. ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: قُولُوا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عُلِّمْتُمْ - هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ہماری طرف رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کی (یا رسول اللہؐ) اللہ تعالیٰ نے ہم کو حکم دیا ہے آپ پر درود پڑھنے کا تو ہم آپ پر درود کیسے پڑھیں؟ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا کہ اس کو یہ سوال ہی نہیں پوچھنا چاہیے تھا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

تم یوں کہا کرو۔ اے اللہ تو حضرت محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما اور حضرت محمدؐ کی آل پر جیسا کہ تُو نے رحمت نازل فرمائی۔

حضرت ابراہیمؑ پر اور حضرت ابراہیمؑ کی آل پر اور تُو برکت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر جیسا کہ تُو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیمؑ پر اور حضرت ابراہیمؑ کی آل پر سب جہانوں میں بے شک تُو بڑی تعریف والا اور بڑی بزرگی والا ہے اور سلام پڑھو جس طرح تم کو معلوم ہے۔

(امام ترمذی جامع، صفحہ ۱۳۷، حدیث ۳۲۲۰ مطبوعہ دار السلام الریاض)

پوری صحاح ستہ سے ہم نے احادیث بیان کر دی ہیں اس بات پر کہ اِس آیتِ کریمہ میں جو ایمان والوں کو درود پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے اس سے مراد ہے کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ اور آپ کی اہلِ بیتِ اطہار عَلَیۡهِمُ السَّلَامُ پر درود و سلام پڑھیں اور جب اہلِ بیت عَلَیۡهِمُ السَّلَامُ کا ذکر آئے گا تو مولائے کائنات مولا علی علیہ السلام کا ذکر سب سے پہلے آئے گا۔

تو پھر میں فقیر محمد یاسین قادری یہ بات ڈنکے کی چوٹ پر کہتا ہوں کہ ایمان والوں کو مولا علی علیہ السلام پر درود پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے اور کوئی مائی کا لال مولا علی علیہ السلام کو اہلِ بیت عَلَیۡهِمُ السَّلَامُ سے خارج نہیں کر سکتا۔

اِس سے بڑھ کر مولا علی علیہ السلام کی افضلیت کی کیا دلیل ہوگی جس درود کے بارے میں اللہ کا ارشاد ہے کہ اللہ بھی پڑھتا ہے اس کے فرشتے بھی پڑھتے ہیں اور اے ایمان والو تم بھی پڑھو اس کا مطلب ہے کہ جہاں اللہ ایمان والوں کا ذکر کر رہا ہے تو اس کے پہلے مخاطب صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم ہیں اللہ ان کو حکم دے رہا ہے کہ تم سب میرے مصطفیٰ اور اس کی اہلِ بیت عَلَیۡهِمُ السَّلَامُ پر درود و سلام پڑھو۔ ایک طبقہ درود پڑھنے والوں کا بن گیا دوسرا طبقہ جن پر درود پڑھنا ہے اُن کا بن گیا اب یہ بات اظہر من الشمس ہو گئی کہ جن پر درود پڑھا جائے وہ انسانیت میں اعلیٰ وارفع ہوتے ہیں۔

ہم نے انہی پر اکتفاء کیا ہے ورنہ اِس موضوع پر ان کے علاوہ بے شمار احادیث موجود ہیں۔

آیت نمبر 73 تا 79

❖ وَالنَّجۡمِ اِذَا هَوٰی ۙ مَا ضَلَّ صَاحِبُکُمۡ وَمَا غَوٰی ۚ وَمَا یَنۡطِقُ عَنِ الۡهَوٰی ؕ اِنۡ هُوَ اِلَّا وَحۡیٌ یُّوۡحٰی ۙ عَلَّمَهٗ شَدِیۡدُ الۡقُوٰی ۙ ذُوۡ مِرَّۃٍ ؕ فَاسۡتَوٰی ۙ وَهُوَ بِالۡاُفُقِ الۡاَعۡلٰی ؕ

قسم ہے روشن ستارے کی جب وہ نیچے اُترے۔ تمہارے صاحب (آقا) نہ کبھی راہ بھولے اور نہ کبھی راہ سے بھٹکے۔ وہ اپنی خواہش سے کلام نہیں کرتے۔ اُن کا کلام سراسر وحی ہوتا ہے جو انہیں

کی جاتی ہے۔ اُنہیں بڑی قوت والے نے تعلیم دی ہے۔ جو حُسنِ مطلق ہے پھر اُس نے ظہور کا ارادہ فرمایا۔ اور وہ سب سے اُونچے کنارے پر تھے۔

(سورۃ النجم: آیات ۱ تا ۷)

قرآنِ مجید کی آیات کے ظاہری معانی بھی ہوتے ہیں اور باطنی بھی اِسی لیے مفسرین عظام نے ایک ایک آیت کے ذیل میں بے شمار احادیث اور روایات بیان کی ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ علم اور معرفتِ قرآن پڑھنے والوں کو حاصل ہو سکے۔ ان آیاتِ مقدسہ کے ذیل میں ابنِ عساکر ایک روایت لے کر آئے ہیں۔

457 حضرت عبد اللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ہم کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آسمان سے ایک ستارہ ٹوٹ کر گرا تو آپؐ نے فرمایا:

❖ فَقَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ انۡقَضَّ هٰذَا النَّجۡمُ فِیۡ مَنۡزِلِهٖ فَهُوَ الۡوَصِیُّ مِنۡ بَعۡدِیۡ۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ یہ ستارہ جس کے گھر گرے گا وہ میرے بعد میرا وصی ہوگا۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یہ سُن کر ایک شخص دیکھنے کے لیے کھڑا ہوا۔

❖ فَنَظَرُوۡا فَاِذَا الۡکَوۡکَبُ قَدِ انۡقَضَّ فِیۡ مَنۡزِلِ عَلِیٍّ۔

پس اُنہوں نے دیکھا کہ وہ ستارا مولا علی علیہ السلام کے گھر مبارک میں گرا۔

❖ فَقَالُوۡا: یَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ ﷺ قَدۡ غَوَیۡتَ فِیۡ حُبِّ عَلِیٍّ؟ فَاَنۡزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی هٰذِهِ الۡاٰیَاتِ ﴿وَالنَّجۡمِ اِذَا هَوٰی ۙ مَا ضَلَّ صَاحِبُکُمۡ وَمَا غَوٰی ۚ وَمَا یَنۡطِقُ عَنِ الۡهَوٰی ؕ اِنۡ هُوَ اِلَّا وَحۡیٌ یُّوۡحٰی ۙ عَلَّمَهٗ شَدِیۡدُ الۡقُوٰی ۙ ذُوۡ مِرَّۃٍ ؕ فَاسۡتَوٰی ۙ وَهُوَ بِالۡاُفُقِ الۡاَعۡلٰی ؕ﴾ (سورۃ النجم: آیات ۱ تا ۷)

کچھ لوگ بولے (جو تازہ تازہ مسلمان ہوئے تھے) یا رسول اللہ کیا آپ علیؑ کی محبت میں اتنا آگے بڑھ گئے ہیں؟ (معاذ اللہ) پس پھر اللہ تعالیٰ نے (ان لوگوں کو جواب دینے کے لیے) یہ آیات نازل کیں۔ (قسم ہے روشن ستارے کی جب وہ نیچے اترے۔ تمہارے صاحب (آقا) نہ کبھی راہ

بھولے اور نہ کبھی راہ سے بھٹکے۔ وہ اپنی خواہش سے کلام نہیں کرتے۔ اُن کا کلام سراسر وحی ہوتا ہے جو انہیں کی جاتی ہے۔ انہیں بڑی قوت والے نے تعلیم دی ہے۔ جو حُسنِ مطلق ہے پھر اس نے ظہور کا ارادہ فرمایا۔ اور وہ سب سے اُونچے کنارے پر تھے۔)

(امام ابنِ عساکر تاریخ دمشق، جلد ۴۵ صفحہ ۲۹۸، ۲۹۹،
(شیخ سلیمان قندوزی حنفی ینابیع المودۃ، جلد ۲ صفحہ ۶۱، ۶۲)

کچھ مفسرین نے النجم سے مراد حضرت محمد ﷺ کی ذاتِ پاک کو بھی لیا ہے اور حضور نبی اکرمؐ کے سفرِ معراج کا ذکر کیا ہے۔ اِس کا بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اسی لئے میں فقیر محمد یاسین قادری درِ علی المرتضیٰ علیہ السلام کا خادم اور غلام پہلے ہی یہ عرض کر چکا ہوں کہ قرآنِ مجید فرقانِ حمید کی آیات اپنے اندر بے شمار معانی اور مفاہیم سموئے ہوئے ہیں۔ جتنا کسی کا ظرف ہو اتنا اُس کو مل جاتا ہے۔

آیت نمبر 80

وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ۝

اور اللہ ایمان والوں کے لئے جنگ (احزاب، خندق) میں کافی ہو گیا، اور اللہ بڑی قوت والا عزت والا ہے۔

(سورۃ الاحزاب: آیت ۲۵)

علی علیہ السلام کی لڑائی ہی اللہ کی لڑائی ہے

یہ آیتِ کریمہ غزوہ خندق کے موقع پر مولا علی علیہ السلام کی شجاعت و بہادری پر، جو عمرو ابن عبدود کو مولا علی علیہ السلام نے قتل کیا تھا کے بارے میں نازل ہوئی۔ جب عمرو ابن عبدود نے مسلمانوں کو للکارا تھا تو اس کے مقابلے کے لیے مولا علی علیہ السلام اُٹھے تھے جب حضرت علی علیہ السلام نے اس کو قتل کیا تو اُس پر رسول اللہ ﷺ نے بھی ایک تاریخ ساز جملہ ارشاد فرمایا۔

458 عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمُبَارَزَةُ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عليه السلام لِعَمْرِو بْنِ عَبْدِ وُدٍّ يَوْمَ الْخَنْدَقِ أَفْضَلُ مِنْ أَعْمَالِ أُمَّتِيْ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

حضرت بہز بن حکیم اپنے والد سے وہ اُن کے دادا سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام نے جو عمرو ابن عبدود سے لڑائی کی علی علیہ السلام کی جنگِ خندق میں ایک ضربت میری تمام اُمت کی قیامت تک کے اعمال سے افضل ہے۔

(شیخ سلیمان قندوزی حنفی، ینابیع المودۃ، صفحہ ۱۰۹، ۳۶)

مولا علی علیہ السلام کی یہ ضرب اور نیکی ایسا کارنامہ ہے جو اسلام کی تاریخ میں سنہری حروف میں موجود ہے۔ کیونکہ وہ مسلمانوں کی غیرت کو للکارتا تھا اِسی لیے آپ نے اُس کافر کے قتل پر مولا علی علیہ السلام کی شان میں یہ تاریخ ساز جملے ارشاد فرمائے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے علی علیہ السلام کی شجاعت و بہادری پر یہ جملے ارشاد فرمائے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی آیات کا آنا بنتا تھا تو اِسی لیے اللہ رب العزت نے مولا علی علیہ السلام نے جو اسلام کی اور رسول اللہ ﷺ کی مدد کی اللہ نے اِس مدد کو اپنی مدد کہہ کر مولا علی علیہ السلام کی عظمت و رفعت اور افضلیت کا اعلان کر دیا۔ یہ آیتِ کریمہ اس موقع پر نازل ہوئی۔ اہلِ سُنت کی بے شمار تفاسیر اور تواریخ کی کتب میں یہ روایات موجود ہیں۔

459 عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا قَتَلَ عَلِيٌّ عَمْرَو بْنَ عَبْدِ وُدٍّ يَوْمَ الْخَنْدَقِ أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ﴾ بِعَلِيِّ ابْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عليه السلام۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی علیہ السلام نے جنگِ خندق والے دِن عمرو بن عبدود کو قتل کیا تو پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت (اور اللہ ایمان والوں کے لیے (جنگِ خندق میں) کافی ہو گیا علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام کے لیے نازل کی۔ (یعنی اُن کی شان میں)

(امام ابنِ عساکر تاریخ دمشق، جلد ۲ صفحہ ۴۲۰، ۴۲۱)(امام ذہبی میزان الاعتدال، جلد ۲ صفحہ ۳۸۰، ۳۸۱)،
(امام جلال الدین سیوطی الدر منثور، جلد ۵ صفحہ ۲۰۹)(علامہ حافظ ابو القاسم حاکم حسکانی شواہد التنزیل جلد ۲ صفحہ ۳)
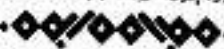
460 حَدَّثَنَا لُؤْلُؤُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمُقْتَدِرِيُّ فِي قَصْرِ الْخَلِيفَةِ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا أَبُو الطَّيِّبِ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْمِصْرِيُّ بِدِمَشْقَ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْخَشَّابُ بِتِنِّيسَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: لَمُبَارَزَةُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام لِعَمْرِو بْنِ عَبْدِ وُدٍّ يَوْمَ الْخَنْدَقِ أَفْضَلُ مِنْ أَعْمَالِ أُمَّتِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

حضرت بہز بن حکیمؒ اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنگ خندق کے دن حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا عمرو بن عبدود کو جنگ کیلئے پکارنا قیامت تک میری امت کے تمام اعمال سے افضل ہے۔

(امام حاکم المستدرک جلد ۳، حدیث 4327)

461 فَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الشَّعْرَانِيُّ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قُتِلَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ وُدٍّ قَتَلَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام إِسْنَادُ هٰذَا الْمَغَازِي صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ۔

ابن شہاب کہتے ہیں خندق کے دن مشرکین میں سے عمرو بن عبدود قتل کیا گیا اور اس کو حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا تھا۔ اس غزوہ کی سند شیخین کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

(امام حاکم المستدرک جلد ۳، حدیث ۴۳۲۸)

462 حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: كَانَ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ وُدٍّ

ثَالِثَ قُرَيْشٍ، وَكَانَ قَدْ قَاتَلَ يَوْمَ بَدْرٍ حَتَّى أَثْبَتَتْهُ الْجِرَاحَةُ، وَلَمْ يَشْهَدْ أُحُدًا، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْخَنْدَقِ خَرَجَ مُعْلِمًا لِيُرَى مَشْهَدُهُ، فَلَمَّا وَقَفَ هُوَ وَخَيْلُهُ، قَالَ لَهُ عَلِيٌّ: يَا عَمْرُو قَدْ كُنْتَ تُعَاهِدُ اللهَ لِقُرَيْشٍ أَنْ لَا يَدْعُوَ رَجُلٌ إِلَى خَلَّتَيْنِ إِلَّا قَبِلْتَ مِنْهُ أَحَدَهُمَا، فَقَالَ عَمْرٌو: أَجَلْ. فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ عليه السلام: فَإِنِّي أَدْعُوكَ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَالْإِسْلَامِ، فَقَالَ: لَا حَاجَةَ لِي فِي ذٰلِكَ. قَالَ: فَإِنِّي أَدْعُوكَ إِلَى الْبِرَازِ. قَالَ: يَا ابْنَ أَخِي، لِمَ؟ فَوَاللهِ مَا أُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَكَ. فَقَالَ عَلِيٌّ: لٰكِنِّي وَاللهِ أُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَكَ. فَحَمِيَ عَمْرٌو فَاقْتَحَمَ عَنْ فَرَسِهِ فَعَقَرَهُ، ثُمَّ أَقْبَلَ فَجَاءَ إِلَى عَلِيٍّ، وَقَالَ: مَنْ يُبَارِزُ؟ فَقَامَ عَلِيٌّ وَهُوَ مُقَنَّعٌ فِي الْحَدِيدِ، فَقَالَ: أَنَا لَهُ يَا نَبِيَّ اللهِ فَقَالَ: إِنَّهُ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ وُدٍّ اجْلِسْ. فَنَادَى عَمْرٌو: أَلَا رَجُلٌ؟ فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَمَشَى إِلَيْهِ عَلِيٌّ عليه السلام وَهُوَ يَقُولُ: لَا تَعْجَلَنَّ فَقَدْ أَتَاكَ مُجِيبُ صَوْتِكَ غَيْرُ عَاجِزٍ ذُو نُبْهَةٍ وَبَصِيرَةٍ وَالصِّدْقُ مَنْجَا كُلِّ فَائِزٍ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أُقِيمَ عَلَيْكَ نَائِحَةَ الْجَنَائِزِ مِنْ ضَرْبَةٍ نَجْلَاءَ يَبْقَى ذِكْرُهَا عِنْدَ الْهَزَاهِزِ فَقَالَ لَهُ عَمْرٌو: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: أَنَا عَلِيٌّ. قَالَ: ابْنُ مَنْ؟ قَالَ: ابْنُ عَبْدِ مَنَافٍ أَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام. فَقَالَ: عِنْدَكَ يَا ابْنَ أَخِي مِنْ أَعْمَامِكَ مَنْ هُوَ أَسَنُّ مِنْكَ فَانْصَرِفْ فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُهَرِيقَ دَمَكَ. فَقَالَ عَلِيٌّ: لٰكِنِّي وَاللهِ مَا أَكْرَهُ أَنْ أُهَرِيقَ دَمَكَ فَغَضِبَ. فَنَزَلَ فَسَلَّ سَيْفَهُ كَأَنَّهُ شُعْلَةُ نَارٍ، ثُمَّ أَقْبَلَ نَحْوَ عَلِيٍّ مُغْضَبًا وَاسْتَقْبَلَهُ عَلِيٌّ بِدَرَقَتِهِ فَضَرَبَهُ عَمْرٌو فِي الدَّرَقَةِ فَقَدَّهَا، وَأَثْبَتَ فِيهَا السَّيْفَ وَأَصَابَ

رَأْسَهُ فَشَجَّهُ، وَضَرَبَهُ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى حَبْلِ الْعَاتِقِ، فَسَقَطَ وَثَارَ الْعَجَاجُ، فَسَمِعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ التَّكْبِيرَ، فَعَرَفَ أَنَّ عَلِيًّا قَتَلَهُ، فَثَمَّ يَقُولُ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَعَلَيَّ يَقْتَحِمُ الْفَوَارِسُ هٰكَذَا عَنِّي وَ عَنْهُمْ أَخِّرُوا أَصْحَابِي الْيَوْمَ يَمْنَعُنِي الْفِرَارُ حَفِيظَتِي وَمُصَمِّمٌ فِي الرَّأْسِ لَيْسَ بِنَابِي إِلَّا ابْنَ عَبْدٍ حِينَ شَدَّ إِلَيْهِ وَ حَلَفْتُ فَاسْتَمِعُوا مِنَ الْكِتَابِ إِنِّي لَا صُدِقُ مَنْ يُهَلِّلُ بِالتُّقَى رَجُلَانِ يَضْرِبَانِ كُلَّ ضَرَّابِ فَصَدَرْتُ حِينَ تَرَكْتُهُ مُتَجَدِّلًا كَالْجِذْعِ بَيْنَ دَكَادِكٍ وَرَوَابِي وَ عَفَفْتُ عَنْ أَثْوَابِهِ وَلَوْ أَنَّنِي كُنْتُ الْمُقَطِّرِيْنَ أَثْوَابِي عَبَدَ الْحِجَارَةَ مِنْ سَفَاهَةِ عَقْلِهِ وَ عَبَدْتُ رَبَّ مُحَمَّدٍ ﷺ بِصَوَابِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَحْوَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ وَوَجْهُهُ يَتَهَلَّلُ. فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ هَلَّا أَسْلَبْتَهُ دِرْعَهُ فَلَيْسَ لِلْعَرَبِ دِرْعًا خَيْرًا مِنْهَا. فَقَالَ: ضَرَبْتُهُ فَاتَّقَانِي بِسَوْءَتِهِ وَ اسْتَحْيَيْتُ ابْنَ عَمِّي أَنْ اسْتَلِبَهُ وَ خَرَجَتْ خَيْلُهُ مُنْهَزِمَةً حَتّٰى أُقْحِمَتْ مِنَ الْخَنْدَقِ۔

حضرت ابن اسحاق روایت کرتے ہیں کہ: عمرو بن عبدود قریش کا تالث تھا، اس نے بدر کا معرکہ لڑا تھا اور اس میں زخمی بھی ہوا تھا پھر یہ احد میں نہیں آیا تھا۔ جب خندق کا موقع آیا تو یہ اپنے جنگی جوہر دکھانے کیلئے اعلان کرتا ہوا نکلا، جب وہ اپنے گھوڑے سمیت کھڑا ہوا، تو حضرت علی علیہ السلام نے اس سے فرمایا: اے عمرو! تو نے قریش سے عہد کر رکھا ہے کہ کوئی آدمی بھی اس سے دو چیزیں مانگے گا تو، تُو اس کی ایک قبول کرے گا، عمرو نے کہا: جی ہاں۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا تجھے اللہ اس کے رسولؐ اور اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔ اس نے کہا: مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا تو پھر میں تجھے جنگ کی دعوت دیتا ہوں۔ اس نے کہا: اے میرے چچا کے

بیٹے! کیوں؟ خدا کی قسم! میں تجھے قتل نہیں کرنا چاہتا۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: لیکن تجھے قتل کرنا مجھے بہت پسند ہے۔ وہ آگ بگولا ہو گیا، وہ گھوڑے کو حقیر جانتے ہوئے اس سے نیچے اترا اور اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں اور حضرت علی علیہ السلام کی طرف بڑھنے لگا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کے ساتھ کون لڑے گا؟ حضرت علی علیہ السلام لوہے کا لباس پہنے ہوئے اٹھ کر کھڑے ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ اس کے ساتھ میں لڑوں گا۔ آپ نے فرمایا: یہ عمرو بن عبدوُد ہے تم بیٹھ جاؤ۔ عمرو نے پھر آواز دی: کیا کوئی مرد نہیں ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام کو اجازت دے دی۔ حضرت علی علیہ السلام درج ذیل اشعار پڑھتے ہوئے اس کی طرف بڑھے۔

تُو جلد بازی نہ کر، بے شک تیرا اعلان و دعویٰ قبول کرنے والا آگیا ہے اور وہ عاجز نہیں ہے جو کہ دانائی، بصیرت اور سچائی والا ہے۔ بے شک میں امید رکھتا ہوں کہ میں تجھ پر جنازوں پہ رونے والیاں کھڑی کردوں گا۔ ایسی چوڑی (بھاری) ضرب کے ساتھ جس کا ذکر جنگوں میں باقی رہے گا۔

عمرو بولا! تم کون ہو؟ آپ نے فرمایا: میں علیؑ ہوں۔ اس نے کہا: کس کا بیٹا؟ آپ نے فرمایا: عبد مناف کی اولاد میں سے میں ابو طالب کا بیٹا ہوں۔ اس نے کہا: میرے چچا کے بیٹے تمہارے پاس تمہارے چچا موجود ہیں جو تم سے بڑے بھی ہیں۔ اس لئے تم واپس چلے جاؤ، کیونکہ میں تمہارا خون بہانا اچھا نہیں سمجھتا۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا لیکن خدا کی قسم تیرا خون بہانا مجھے ہرگز ناپسند نہیں ہے، اس کو شدید غصہ آگیا۔ اس نے تلوار لہرائی گویا کہ آگ کا شعلہ ہو پھر وہ بہت غصے کی حالت میں حضرت علی علیہ السلام کی جانب بڑھا۔ حضرت علیؑ نے اپنی ڈھال اس کے آگے کر دی عمرو نے ڈھال پہ تلوار ماری تو یہ تلوار کو چیرتی ہوئی آپ کے سر تک پہنچی جس سے آپ کے سر میں زخم ہو گیا۔ حضرت علی علیہ السلام نے اس کے کندھے کی رگ پہ وار کیا اور وہ گر گیا اور گرد و غبار پھیل گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے تکبیر کی آواز سنی تو سمجھ گئے کہ علی علیہ السلام نے اس کو (عمرو بن عبدود) مار ڈالا ہے۔ اس موقع پہ حضرت علی علیہ السلام نے یہ اشعار پڑھے۔

اے علیؑ! جنگجو ہمیں یوں حقیر جانتے ہیں اور میرے ان ساتھیوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کو جو میرے پیچھے ہیں۔

آج میرے جذبہ حمیت نے مجھے فرار سے روکا اور میرے سر کا زخم میرے لئے کوئی بڑا مسئلہ نہیں ہے۔

عمرابن عبدود کو جب مارا تو میں نے قسم کھائی تو تم غور سے کتاب سنو

وہ سخت لڑائی کرنے والوں میں سے میں اس کی تصدیق کرتا ہوں جو متقی ہو

جب میں نے اس کو زمین پر پٹخا یا (روندا) ہوا چھوڑا تو وہ ایسا ہو گیا جیسے انسانی دھڑ سخت زمین اور محتاجی کے درمیان ہو۔

اور میں اس کے کپڑوں سے بچ کر رہا اگر میں ان کو اتار لیتا تو میرے کپڑوں کے برابر ہوتے۔ وہ اپنی بے وقوفی (جہالت) کی وجہ سے پتھروں کی عبادت کرتا ہے اور میں محمد ﷺ کے برحق رب کی (ٹھیک اور برحق) عبادت کرتا ہوں۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی طرف آئے، تو ان کا چہرہ چمک رہا تھا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے اس کی زرہ کیوں نہ اتار لی؟ کیونکہ اس کی زرہ سے اچھی زرہ پورے عرب میں نہیں ہے۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: میں نے اس پر ضرب لگائی، اس نے اپنا لاشہ مجھ سے بچانے کی کوشش کی۔ تو مجھے اس بات سے حیاء آئی کہ میں اپنے چچا کے بیٹے (مرے ہوئے) کی زرہ اتاروں اور اس کا گھوڑا واپس بھاگا تو خندق میں جا گرا۔

(امام حاکم المستدرک جلد ۳، حدیث 4329)

نوٹ: عرب میں رواج تھا بزرگوں کو چچا کہہ کر بلایا جاتا تھا۔ ورنہ وہ مولا علیؑ کے سگے چچا کا بیٹا نہیں تھا۔

463 حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ دَارِمٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا الْمُنْذِرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اللَّخْمِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِبَادِ بْنِ هَانِيءٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ لَمَّا قَتَلَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام عَمْرَو بْنَ عَبْدِ وُدٍّ أَنْشَأَتْ أُخْتُهُ عَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ وُدٍّ تَرْثِيهِ فَقَالَتْ:

لَوْ كَانَ قَاتِلُ عَمْرٍو غَيْرَ قَاتِلِهِ بَكَيْتُهُ مَا قَامَ الرُّوحُ فِي جَسَدِي

لَكِنْ قَاتِلُهُ مَنْ لَا يُعَابُ بِهِ وَكَانَ يُدْعَى قَدِيمًا بَيْضَةَ الْبَلَدِ

حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے عمرو بن عبدود کو قتل کر دیا تو اس کی بہن عمرہ بنت عبدود نے اس پر مرثیہ پڑھتے ہوئے یہ اشعار کہے:

اگر عمرو کو علیؑ کے علاوہ کسی اور نے قتل کیا ہوتا تو میں ساری زندگی اس پر روتی، لیکن اس کا قاتل وہ ہے جس پر کوئی عیب نہیں لگایا جا سکتا اور وہ اول دن سے شہر کا باعزت آدمی شمار ہوتا ہے۔

(امام حاکم المستدرک جلد ۳، حدیث ۴۳۳۰)

نوٹ: مولا علیؑ اتنے پاک ہیں کہ دشمن بھی آپ کی طہارت کی گواہی دیتے ہیں۔

464 وَسَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدَ بْنَ يَعْقُوبَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْعُطَارِدِيَّ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ آدَمَ يَقُولُ مَا شَبَّهْتُ قَتْلَ عَلِيٍّ عَمْرًا إِلَّا بِقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَهَزَمُوهُمْ بِإِذْنِ اللهِ ۙ وَقَتَلَ دَاوُدُ جَالُوتَ۔

یحییٰ بن آدم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عمرو کو قتل کرنے کو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے ساتھ بھی تشبیہ دی جا سکتی ہے:

❖ فَهَزَمُوهُمْ بِإِذْنِ اللهِ ۙ وَقَتَلَ دَاوُدُ جَالُوتَ۔ (البقرہ: ۲۵۱)

”تو انہوں نے ان کو بھگا دیا اللہ کے حکم سے اور قتل کیا داؤد نے جالوت کو“

(امام حاکم المستدرک جلد ۳، حدیث ۴۳۳۲)

465 أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عُلَاثَةَ مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَقُتِلَ مِنْ كُفَّارِ قُرَيْشٍ يَوْمَ الْخَنْدَقِ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ ثُمَّ مِنْ بَنِي مَالِكِ بْنِ حَسْلٍ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ وُدِّ بْنِ نَصْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ حَسْلٍ قَتَلَهُ عَلِيٌّ

بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ ذَكَرْتُ فِي مَقْتَلِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ وُدٍّ مِنَ الْأَحَادِيثِ الْمُسْنَدَةِ وَمَعًا عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَمُوسَى بْنِ عُقْبَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ يَسَارٍ مَا بَلَغَنِي لِيَتَقَرَّرَ عِنْدَ الْمُنْصِفِ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَبْدِ وُدٍّ لَمْ يَقْتُلْهُ وَلَمْ يَشْتَرِكْ فِي قَتْلِهِ غَيْرُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَإِنَّمَا حَمَلَنِي عَلَى هٰذَا الْإِسْتِقْصَاءِ فِيهِ قَوْلُ مَنْ قَالَ مِنَ الْخَوَارِجِ إِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ أَيْضًا ضَرَبَهُ ضَرْبَةً وَأَخَذَ بَعْضَ السَّلَبِ وَوَاللّٰهِ مَا بَلَغَنَا هٰذَا عَنْ أَحَدٍ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَكَيْفَ يَجُوزُ هٰذَا وَعَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ مَا بَلَغَنَا أَنِّي تَرَفَّعْتُ عَنْ سَلَبِ ابْنِ عَمِّي فَتَرَكْتُهُ وَهٰذَا جَوَابُهُ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِحَضْرَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگِ خندق کے دن بنی عامر بن لوی پھر مالک بن حسل میں سے عمرو بن عبد ود بن نسر بن مالک بن حسل کو قتل کیا گیا۔ اس کو حضرت علی علیہ السلام نے قتل کیا تھا اور عمرو بن عبد ود کے قتل کے متعلق میں نے مُسند احادیث ذکر کر دی ہیں، ان تمام روایات سمیت جو حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ حضرت موسیٰ بن عقبہ رضی اللہ عنہ اور محمد بن اسحاق بن یسار رضی اللہ عنہ ایسے اہلِ علم کے حوالے سے مجھ تک پہنچی ہیں، تاکہ مُنصف کا نقطہ نظر واضح ہو جائے کہ عمرو بن عبد ود کو صرف حضرت علی علیہ السلام نے ہی قتل کیا تھا، اس کے قتل میں ہم کسی کو حضرت علی علیہ السلام کا شریک نہیں سمجھتے۔ یہ وضاحت کرنے کی ضرورت خوارج کے اس قول کی وجہ سے پیش آئی "محمد بن مسلمہ نے بھی اس کو ایک ضرب ماری تھی اور اس کی سلب کا کچھ حصہ بھی اس کو ملا تھا" خدا کی قسم! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ میں سے کسی ایک کے حوالے سے بھی ہم تک یہ بات نہیں پہنچی۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ حضرت علی علیہ السلام خود فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے چچا کے بیٹے کی سلب خود چھوڑی

تھی اور یہ بات حضرت علی علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بات کے جواب میں فرمائی۔

(امام حاکم المستدرک جلد ۳، حدیث 4331)

میں فقیر محمد یاسین قادری درِ علی المرتضیٰ علیہ السلام کا منگتا یہی بات دُنیا کو بتانا چاہتا ہوں قرآن و حدیث کے دلائل سے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد جو ذات سب سے افضل و اعلیٰ ہے جس نے اسلام کے لیے اپنی خدمات پیش کی ہیں وہ مولا علی علیہ السلام کی ذات ہے۔

❖ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ۝

اور لوگوں میں کوئی شخص ایسا بھی ہوتا ہے جو اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اپنی جان بھی بیچ ڈالتا (فروخت کر دیتا) ہے اور اللہ بندوں پر بڑی مہربانی فرمانے والا ہے۔

(سورۃ البقرہ ۲: آیت ۲۰۷)

اِس آیتِ کریمہ کے بارے میں معلوم کرنے کے لئے جب کتبِ تاریخ اور تفاسیر کا مطالعہ کیا تو پتہ چلا کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے اللہ رب العزت کے حکم پر ہجرت کرنے کا فیصلہ کیا تو ہجرت کی رات جب کفارِ مکہ نے آپ کو قتل کرنے (معاذ اللہ) کا ارادہ کیا اور تلواریں لے کر آپ کو معاذ اللہ شہید کرنے کے ارادہ سے آپ کے گھر کی طرف آئے اور گھر کو گھیر لیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے اس وقت مولا علی علیہ السلام سے فرمایا کہ اے علی علیہ السلام میرے بستر پر میری چادر اوڑھ کر سو جاؤ اور کل میرے پاس جو لوگوں کی امانتیں پڑی ہوئی ہیں وہ واپس کر کے تم بھی ہجرت کر کے مدینہ آ جانا۔ تو اس وقت رسول اللہ ﷺ کے بستر پر آپ کی چادر اوڑھ کر سونا اس حال میں کہ صاحبِ بستر پر حملہ کرنے کے لئے کفار باہر تلواریں لیکر کھڑے ہوں یہ ایک قسم کا جان قربان کرنے کے مترادف ہے جو مولا علی علیہ السلام نے کیا مولا علی علیہ السلام بغیر کسی ڈر کے خوف و خطرہ کے صرف اللہ کے دین کے لئے

اللہ کی رضا کے لیئے اس بستر مبارک پر رسول اللہ ﷺ کی چادر اوڑھ کر سو گئے۔ اس منظر کو قرآن نے اس آیت کریمہ میں بیان کیا ہے کہ لوگوں میں سے ایک شخص ایسا بھی ہے جس نے اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اپنی جان کی بھی پرواہ نہیں کی بلکہ بغیر کسی خوف و خطر کے اُس بستر مبارک پر سو گئے۔ جب کفار نے دیکھا کہ یہ محمد ﷺ کے بستر مبارک پر محمدؐ نہیں یہ تو علی المرتضیٰ علیہ السلام ہیں تو وہ بڑے مایوس اور ناکام ہو کر واپس لوٹ گئے یہاں میں فقیر محمد یاسین قادری ایک بات کرنا چاہتا ہوں کہ جب بھی رسول اللہؐ پر مشکل وقت آیا۔ ہجرت کی رات آپؐ کے بستر مبارک پر سونا ہو، یا غزوہ اُحد کا وہ مشکل دن جب آپؐ تنہا کھڑے ہیں پاس اور کوئی بھی نہیں ساتھ دینے والا اُس وقت بھی مولا علی علیہ السلام کی ذات پاک رسول اللہ ﷺ کی محافظ بن کر آپؐ کے اردگرد اپنی جان قربان کرنے کی نیت سے کفار سے تنہا لڑائی کرتے نظر آتی ہے جس منظر کو دیکھ کر جبرئیل امین علیہ السلام نے بھی کہا تھا یا رسول اللہ علی علیہ السلام کی صورت میں یہ اللہ کی سب سے بڑی مدد ہے۔

اِس آیتِ کریمہ کے ذیل میں ہم چند روایات پیش خدمت کرتے ہیں۔

466 عَنِ السُّدِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ﴾ فِي عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام حِيْنَ هَرَبَ النَّبِيُّ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ إِلَى الْغَارِ وَنَامَ عَلِيٌّ عَلٰى فِرَاشِ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت سُدی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اُنھوں نے فرمایا یہ آیت کریمہ (اور لوگوں میں کوئی شخص ایسا بھی ہوتا ہے جو اللہ کی رضا کے لیئے اپنی جان بیچ ڈالتا ہے) علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی جب حضور نبی اکرم ﷺ مشرکین کے شر سے بچنے کے لئے غار (ثور) کی طرف تشریف لے گئے اور علی علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے بستر مبارک پر سو گئے۔

467 وَفِي رِوَايَةٍ: لَمَّا نَامَ عَلِيٌّ فِرَاشَهُ قَامَ جِبْرَائِيْلُ عِنْدَ رَأْسِهِ وَمِيْكَائِيْلُ عِنْدَ رِجْلَيْهِ وَجِبْرَائِيْلُ علیہ السلام يُنَادِيْ بَخٍ بَخٍ مَنْ مِثْلُكَ يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام؟ يُبَاهِي اللّٰهُ بِكَ الْمَلَائِكَةَ۔

ایک اور روایت میں ہے جب علی علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے بستر مبارک پر سوئے تو جبرئیل امین علیہ السلام سرہانے کی طرف اور میکائیلؑ پاؤں کی طرف کھڑے ہو گئے اور جبرئیل امین علیہ السلام نے بلند آواز سے ندا دی مبارک ہو مبارک ہو اے علی ابن ابی طالب علیہ السلام آپؐ جیسا (جان قربان کرنے والا) کون ہے؟ اللہ تعالیٰ فرشتوں کو مخاطب کر کے آپؐ (علیؑ) پر فخر کر رہا ہے۔

(امام سبط ابن جوزی، تذکرۃ الخواص، صفحہ ۲۱)، (امام فخر الدین رازی تفسیر الکبیر، جلد ۵ صفحہ ۲۰۳، ۲۰۴ مطبوعہ تہران)،

(امام غزالی احیاء العلوم، جلد ۳ صفحہ ۲۳۷)، (علامہ شبلنجی نور الابصار، صفحہ ۸۵، ۸۶)،

(شیخ سلیمان قندوزی حنفی ینابیع المودۃ، باب ۲۱، صفحہ ۱۰۳، ۱۰۵)،

(امام حسین بن محمد بن حسن دیار بکری، تاریخ خمیس، جزء اول، صفحہ ۳۶۷)

ثابت ہوا کہ پوری کائنات میں مولا علی علیہ السلام جیسا کوئی نظر نہیں آئے گا۔ آپ علیہ السلام نے پیدائش سے لے کر آپؐ کے وصال مبارک تک کوئی بھی پریشانی ہو، لڑائی ہو جنگ ہو رسول اللہ ﷺ کو تنہا نہیں چھوڑا، مولا علی علیہ السلام ہمیشہ رسول اللہ ﷺ کے ناصر بن کر ہمیشہ اُن کے ساتھ رہے۔ مولا علی علیہ السلام کی خدمات یہ اعلان کر رہی ہیں کہ حضور نبی اکرمؐ کے بعد علی علیہ السلام جیسا کوئی نہیں۔

آیت نمبر 82 تا 83

﴿ وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝

اور سبقت لے جانے والے (یہ) پیش قدمی کرنے والے ہیں۔ یہی لوگ (اللہ کے) مقرب ہوں گے۔

(سورۃ الواقعہ: آیات ۱۰، ۱۱)

پہلے مومن اور نمازی علی علیہ السلام ہیں

اِن آیاتِ مقدسہ کے بارے میں تفاسیر میں بے شمار روایات اور احادیثِ مبارکہ سے پتہ چلتا ہے کہ مولا علی علیہ السلام ہی سبقت لے جانے والے ہیں۔ ایمان میں اوّل، نماز پڑھنے میں اوّل

اور اللہ اور رسولؐ کے دین کی خاطر جہاد کرنے میں اوّل اور سب سے سبقت لے جانے والے ہیں۔

بے شمار کتبِ اہلِ سنت میں روایات موجود ہیں۔

468 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: أَوَّلُ مَنْ صَلَّى مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَلِيٌّ وَ فِيْهِ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ﴾

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپؓ نے فرمایا کہ وہ پہلا شخص جس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی وہ علی ابنِ أبي طالب علیہ السلام ہیں اور اُن کی شان میں یہ آیت نازل ہوئی (اور سبقت لے جانے والے پیش قدمی کرنے والے ہیں)

469 وَ فِي رِوَايَةٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَابِقُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ﴾

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ اِس اُمت میں سبقت لے جانے والے علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام ہیں اور پھر آپؓ نے یہ آیت تلاوت کی (اور سبقت لے جانے والے پیش قدمی کرنے والے ہیں۔)

(امام جلال الدین سیوطی الدر منثور جلد ۶ صفحہ ۱۷۱)، (امام طبرانی معجم الکبیر، جلد ۳ صفحہ ۱۱۲)، (امام سبط ابنِ جوزی تذکرۃ الخواص، باب ۲ صفحہ ۲۰،۲۱)، (امام ابنِ عساکر تاریخ دمشق الکبیر، جلد ا صفحہ ۱۱۷ حدیث ۱۴۱، ۵۹)، (شیخ سلیمان قندوزی حنفی ینابیع المودۃ، باب ۳۸ صفحہ ۱۳۴، ۱۳۵)

470 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: السُّبَّقُ ثَلَاثَةٌ: السَّابِقُ إِلَى مُوْسَى، يُوْشَعُ بْنُ نُوْنٍ وَالسَّابِقُ إِلَى عِيْسَى صَاحِبُ يَاسِيْنَ. وَالسَّابِقُ إِلَى مُحَمَّدٍ ﷺ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام۔

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ سبقت لے جانے والے تین (افراد) ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف (ایمان میں پہل کرنے میں) سبقت لے جانے والے حضرت یوشع بن نون ہیں۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف سبقت لے جانے والے صاحبِ یاسین ہیں اور حضور نبی اکرمؐ کی طرف سبقت لے جانے والے علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

(امام طبرانی معجم الکبیر، جلد ۱۱ حدیث ۱۱۱۵۲)، (امام ہیثمی مجمع الزوائد و منبع الفوائد، جلد ۹ صفحہ ۱۰۱، ۱۰۲)، (امام جلال الدین سیوطی الدر منثور، جلد ۵ صفحہ ۲۹۰، ۲۹۱)

471 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ. عَنْ أَبِي حَمْزَةَ. عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ عَلِيٌّ۔

حضرت ابو حمزہ رضی اللہ عنہ جو انصار میں سے تھے روایت کرتے ہیں کہ میں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ سب سے پہلے حضرت علی علیہ السلام اسلام (ایمان) لائے۔

(امام ترمذی جامع، صفحہ ۸۴۹ حدیث ۳۷۳۵ مطبوعہ دار السلام الریاض)، (امام طبرانی معجم الکبیر، جلد ۱۱ حدیث ۱۲۱۵۱) امام ہیثمی مجمع الزوائد و منبع الفوائد، جلد ۹ صفحہ ۱۰۱، ۱۰۲)

472 عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَلِيٌّ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر سب سے پہلے اسلام (ایمان) لانے والے حضرت علی علیہ السلام ہیں۔

(امام احمد بن حنبل مسند جلد ۴ صفحہ ۳۶۸، ۳۷۱)، (امام حاکم مستدرک جلد ۳ حدیث ۴۶۶۳)، (امام ابن ابی شیبۃ المصنف، جلد ۶ حدیث ۳۲۱۰۶)

473 عَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَوَّلُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وُرُوْدًا عَلَى نَبِيِّهَا أَوَّلُهَا إِسْلَامًا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ اِس اُمت میں سب سے پہلے حوضِ کوثر پہ نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہونے والے اور سب سے پہلے اسلام لانے والے علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

(امام طبرانی معجم الکبیر، جلد ۶ حدیث ۶۱۷۴)، (امام ابنِ ابی شیبۃ المصنف، جلد ۷ حدیث ۳۵۹۵۴)، (امام ہیثمی مجمع الزوائد و منبع الفوائد۔ جلد ۹ صفحہ ۱۰۱، ۱۰۲)

ایک اور روایت جس کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے اُس کے الفاظ یہ ہیں۔

474 وَكَانَ أَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِهِ (رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ) عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام۔

جو سب سے پہلے شخص رسول اللہ ﷺ پر ایمان لائے وہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام تھے۔

(امام بیہقی السنن الکبریٰ، جلد ۶ صفحہ ۲۰۶، ۲۰۷)

475 عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لِعَلِيٍّ: يَا عَلِيُّ أَنْتَ أَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِي وَصَدَّقَ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت علی علیہ السلام سے یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ اے علی علیہ السلام تم سب سے پہلے مجھ پر ایمان لائے اور میری تصدیق کی۔

(امام محب طبری الریاض النضرۃ، جلد ۲ صفحہ ۱۰۹، ۱۱۰ بیروت لبنان)

476 عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِيٍّ: يَا عَلِيُّ عليه السلام أَنْتَ أَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ إِيْمَانًا وَ أَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ إِسْلَامًا وَ أَنْتَ مِنِّيْ مَنْزِلَةُ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى عليه السلام۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا اے علیؑ تُو ایمان لانے میں سب سے پہلا مومن ہے اور اسلام قبول کرنے میں سب سے پہلا مسلمان ہے اور میرے ہاں تیرا وہی مقام و مرتبہ ہے جو ہارونؑ کا موسیٰ علیہ السلام کے ہاں تھا۔

(امام محب طبری الریاض النضرۃ، جلد ۲ صفحہ ۱۰۸، ۱۰۹)

477 عَنْ حَبَّةَ الْعُرَنِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ: أَنَا أَوَّلُ رَجُلٍ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

حضرت حبہ عُرنیؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سُنا میں وہ پہلا شخص ہوں جس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔

(امام محب طبری الریاض النضرۃ، جلد ۲ صفحہ ۱۱۳)، (امام شیبانی الآحاد والمثانی، جلد ۱، حدیث ۱۷۹)

(امام احمد بن حنبل مسند، جلد ۱ حدیث ۱۱۹۱)، (امام ابن ابی شیبۃ المصنف: جلد ۶ حدیث ۳۲۰۸۵)

478 حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُوْسٰى: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَابِسٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْمُلَائِيِّ. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: بُعِثَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَصَلّٰى عَلِيٌّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پیر کے دن حضور نبی اکرم ﷺ کی بعثت ہوئی اور منگل کے دن حضرت علی علیہ السلام نے نماز پڑھی۔

(امام ترمذی جامع، صفحہ ۸۴۸ حدیث ۳۷۲۸ مطبوعہ دارالسلام الریاض)، (امام حاکم مستدرک، جلد ۳، حدیث ۴۵۸۷)،

(امام عبدالرؤف المناوی فیض القدیر، جلد ۴ صفحہ ۳۵۴، ۳۵۵)

479 عَنْ مُجَاهِدٍ رضي الله عنه فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ قَالَ: أَوَّلُ مَنْ صَلّٰى عَلِيٌّ عليه السلام۔

حضرت مجاہدؒ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ سب سے پہلے حضرت علی علیہ السلام نے نماز ادا کی۔

(امام ابن سعد طبقات الکبریٰ، جلد ۳ صفحہ ۲۰، ۲۱)

480 عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضي الله عنه قَالَ: أَوَّلُ مَنْ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے نماز ادا کی۔ (پڑھی)

(امام بیہقی السنن الکبریٰ، جلد ۶ صفحہ ۲۰۵، ۲۰۶)

481 عَنْ أَبِي حَمْزَةَ رضي الله عنه رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ رضي الله عنه يَقُوْلُ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ عَلِيٌّ عليه السلام۔

حضرت ابو حمزہ رضی اللہ عنہ جو انصاری شخص ہیں سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا: سب سے پہلے حضرت علی علیہ السلام ایمان لائے۔

(امام ترمذی جامع، صفحہ ۸۴۹، حدیث ۳۷۳۵ مطبوعہ دار السلام الریاض)
(امام طبرانی معجم الکبیر، جلد ۱۱: حدیث ۱۲۱۵۱)، (امام ہیثمی مجمع الزوائد، جلد ۹، ص ۱۰۲)

482 عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ؓ قَالَ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلِيٌّ ؑ۔

حضرت زید بن ارقم ؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے رسول اللہ کے ساتھ (پر) ایمان لانے والے حضرت علی ؑ ہیں۔

(امام احمد بن حنبل مسند: جلد ۴، صفحہ ۳۶۸، ۳۶۶)، (امام حاکم مستدرک: جلد ۳، حدیث ۴۶۶۳)،
(امام ابن ابی شیبۃ المصنف: جلد ۶، حدیث ۳۲۱۰۶)، (امام طبرانی معجم الکبیر: جلد ۲۲، حدیث ۱۱۰۲)

483 عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا عَلِيُّ لَكَ سَبْعُ خِصَالٍ لَا يُحَاجُّكَ فِيهِنَّ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. أَنْتَ أَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاللّٰهِ إِيْمَانًا وَأَوْفَاهُمْ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَقْوَمُهُمْ بِأَمْرِ اللّٰهِ وَأَرْأَفُهُمْ بِالرَّعِيَّةِ وَأَقْسَمُهُمْ بِالسَّوِيَّةِ وَأَعْلَمُهُمْ بِالْقَضِيَّةِ وَأَعْظَمُهُمْ مَزِيَّةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے علی ؑ تیرے لیے سات ایسی فضیلتیں ہیں جن میں تجھ سے قیامت کے دن تک کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ تو ایمان والوں میں سے سب سے پہلے اللہ پر ایمان لایا۔ اللہ کے عہد کو سب سے زیادہ پورا کرنے والا ہے اور اللہ کے امر (حکم) کو سب سے زیادہ قائم کرنے والا ہے اور رعایا میں سب سے زیادہ عدل و انصاف والا ہے اور سب سے زیادہ برابری (انصاف) کے ساتھ تقسیم کرنے والا اور فیصلہ کرنے میں سب سے زیادہ علم (بصیرت) والا اور قیامت کے دن (اللہ کے ہاں) سب سے زیادہ فضیلت والا ہے۔

(امام ابو نعیم حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء: جلد ۱، صفحہ ۶۵،۶۶)

اس حدیث مبارکہ سے یہ بات بالکل روز روشن کی طرح واضح ہو رہی ہے کہ حضرت علی ؑ سب سے پہلے مومن بھی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے افضل بھی ہیں اگر اللہ اور اُنکے رسول ﷺ کے ارشادات سے انسان افضل نہیں ہوتا تو پھر کیسے ہوتا ہے پوری دنیا میں مولا علی ؑ کی

ذات ایسی ہے جن کی افضلیت پر سب سے زیادہ احادیث مبارکہ موجود ہیں اور یہی بات امام احمد بن حنبل ؓ نے بھی ارشاد فرمائی ہے۔ جس پر راقم الحروف دلائل کے انبار لگا رہا ہے۔

484 عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ؓ قَالَ: إِنَّ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ؑ۔

حضرت زید بن ارقم ؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں بے شک سب سے پہلے جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ (پر) ایمان لایا وہ حضرت علی ابن ابی طالب ؑ ہیں۔

(امام حاکم المستدرک، جلد ۳، حدیث ۴۶۶۳)
(امام بیہقی السنن الکبری، جلد ۶، صفحہ ۲۰۵)، (امام نسائی خصائص علیؑ: صفحہ ۳)

485 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ بَعْدَ خَدِيْجَةَ سَلَامُ اللّٰهِ عَلَيْهَا۔

حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا کے بعد سب سے پہلے حضرت علی ؑ ایمان لائے۔
(یعنی عورتوں میں سب سے پہلے حضرت خدیجۃ الکبریٰ) اور مردوں میں سے حضرت علی ؑ ایمان لائے۔

(امام احمد بن حنبل مسند: جلد ۱، حدیث ۳۰۶۲)، (امام محب طبری الریاض النضرۃ: جلد ۲، صفحہ ۱۰۹)

486 عَنْ أَبِي ذَرٍّ ؓ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لِعَلِيٍّ: يَا عَلِيُّ أَنْتَ أَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِي وَصَدَّقَ۔

حضرت ابوذر غفاری ؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت علی ؑ سے فرماتے ہوئے سنا۔ اے علی ؑ تم سب سے پہلے مجھ پر ایمان لائے اور میری تصدیق کی۔

(امام محب طبری الریاض النضرۃ: جلد ۲، صفحہ ۱۰۹، ۱۱۰ بیروت لبنان)

487 عَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَوَّلُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وُرُوْدًا عَلٰى نَبِيِّهَا ﷺ أَوَّلُهَا إِسْلَامًا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ اس اُمت میں سب سے پہلے حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس (حوضِ کوثر پہ) حاضر ہونے والے۔ اسلام لانے (اعلان کرنے) میں سب سے پہلے حضرت علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

(امام ابن ابی شیبۃ المصنف: جلد ۷، حدیث ۳۵۹۵۴ بیروت لبنان)، (امام شیبانی الآحاد والمثانی جلد ۱: حدیث ۱۷۹)،
(امام طبرانی معجم الکبیر: جلد ۶، حدیث ۶۱۷۴)، (امام ہیثمی مجمع الزوائد و منبع الفوائد: جلد ۹ ص ۱۰۲، ۱۰۱)،
(امام محب طبری الریاض النضرۃ، جلد ۲: ص ۱۱۰)

488 عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: إِنِّي سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام يَقُوْلُ: أَنَا الصِّدِّيْقُ الْأَكْبَرُ آمَنْتُ قَبْلَ أَنْ يُؤْمِنَ أَبُوْبَكْرٍ وَ أَسْلَمْتُ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ أَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ۔

حضرت معاذہ عدویہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سُنا: میں صدیقِ اکبر ہوں اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے پہلے ایمان لایا ہوں اور ابو بکر رضی اللہ عنہ سے پہلے میں نے اسلام قبول کیا۔

(امام محب طبری الریاض النضرۃ: جلد ۲، صفحہ ۱۱۰، بیروت لبنان)، (ذخائر العقبیٰ، ص ۵۸)

489 عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ أَوَّلَ مَنْ آمَنَ بِهٖ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں جو سب سے پہلے (رسول اللہ ﷺ) پر ایمان لائے علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام تھے۔

(امام بیہقی السنن الکبریٰ: جلد ۶، صفحہ ۲۰۷، ۲۰۶)

490 عَنْ حَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ قَالَ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ عَلِيٌّ بَعْدَ خَدِيْجَةَ رضی اللہ عنہا۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا کے بعد سب سے پہلے حضرت علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام ایمان لائے۔

(امام بیہقی السنن الکبریٰ: جلد ۶، صفحہ ۲۰۷، ۲۰۶)

491 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَوَّلُ مَنْ صَلّٰى عَلِيٌّ علیہ السلام۔

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے حضرت علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام نے نماز پڑھی۔

(امام ترمذی جامع: صفحہ ۸۴۹ حدیث ۳۷۳۴ مطبوعہ دار السلام الریاض)

492 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَوَّلُ مَنْ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَ خَدِيْجَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ عَلِيٌّ وَقَالَ مَرَّةً أَسْلَمَ۔

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سب سے پہلے جس شخص نے حضرت خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی وہ علی علیہ السلام ہیں اور (ایک بار پھر) فرمایا (حضرت خدیجۃ کے بعد جو سب سے پہلے اسلام لائے) وہ بھی علی علیہ السلام ہیں۔

(امام احمد بن حنبل مسند: جلد ۱، حدیث ۳۵۴۲)، (امام محمد طیالسی مسند: جلد ۱، حدیث ۲۷۵۳)
(امام ابن عبد البر الاستیعاب جلد ۳، ص ۲۰۰)، (امام ابن اثیر اسد الغابۃ جلد ۴، ص ۱۰۲)

493 عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أُسْتُنْبِئَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَصَلّٰى عَلِيٌّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ پیر کے دن حضور نبی اکرم ﷺ کو نبوت عطا ہوئی اور منگل کے دن حضرت علی علیہ السلام نے نماز پڑھی۔

(امام محب طبری الریاض النضرۃ: جلد ۲، صفحہ ۱۱۰، ۱۱۱)

494 عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَأَخُو رَسُولِهِ ﷺ وَأَنَا الصِّدِّيقُ الْأَكْبَرُ لَا يَقُولُهَا بَعْدِي إِلَّا كَذَّابٌ صَلَّيْتُ قَبْلَ النَّاسِ بِسَبْعِ سِنِينَ۔

حضرت عباد بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: میں اللہ کا بندہ ہوں اور اُس کے رسولؐ کا بھائی ہوں اور میں صدیق اکبر ہوں میرے بعد اس (صدیق اکبر) کا دعویٰ کوئی جھوٹا ہی کرے گا۔ میں نے لوگوں سے سات سال پہلے نماز پڑھی ہے۔

(امام ابن ماجہ السنن: صفحہ ۱۹، حدیث ۱۲۰، مطبوعہ دار السلام الریاض)

495 عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: صَلَّيْتُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ النَّاسُ سَبْعَ سِنِينَ۔

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں کے نماز پڑھنے سے سات سال پہلے نماز پڑھی۔

(امام محب طبری ذخائر العقبیٰ، صفحہ ۵۹)

496 عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ خَدِيجَةُ أَوَّلُ مَنْ صَدَّقَ وَعَلِيٌّ أَوَّلُ مَنْ صَلَّى إِلَى الْقِبْلَةِ۔

حضرت حکم بن عیینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا وہ ہستی ہیں جو (حضور نبی اکرم ﷺ) کی سب سے پہلے (نبوت کی) تصدیق کرنے والی ہیں اور حضرت علی علیہ السلام وہ (ہستی) ہیں جو سب سے پہلے قبلہ کی طرف نماز پڑھنے والے ہیں۔

(امام محب طبری الریاض النضرۃ: جلد ۲، صفحہ ۱۱۲،۱۱۱)

497 عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: مَا أَعْرِفُ أَحَدًا مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ عَبَدَ اللّٰهَ بَعْدَ نَبِيِّنَا غَيْرِي عَبَدْتُ اللّٰهَ قَبْلَ أَنْ يَعْبُدَهُ أَحَدٌ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ تِسْعَ سِنِينَ۔

حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں میں اس امت میں سے کسی ایک شخص کو نہیں جانتا جو ہمارے نبی اکرم ﷺ کے بعد میرے سوا جس نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی ہو میں نے اس امت کے ہر شخص کی عبادت سے نو سال پہلے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی ہے۔

(امام نسائی خصائص علی: صفحہ ۳۰)

498 عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَصَلَّتْ خَدِيجَةُ آخِرَ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَصَلَّى عَلِيٌّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ۔

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں حضور نبی اکرم ﷺ نے پیر کے دن نماز پڑھی اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا نے اسی دن پیر کے دن کے آخری حصہ میں نماز پڑھی اور حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام نے منگل کے دن نماز پڑھی۔

(امام محب طبری الریاض النضرۃ: جلد ۲، صفحہ ۱۰)، (امام محب طبری ذخائر العقبیٰ، صفحہ ۵۸)

499 عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: أَوَّلُ مَنْ صَلَّى عَلِيٌّ وَهُوَ ابْنُ عَشْرِ سِنِينَ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ: أَسْلَمَ عَلِيٌّ وَهُوَ ابْنُ تِسْعِ سِنِينَ وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام. أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام حِينَ دَعَاهُ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْإِسْلَامِ كَانَ ابْنَ تِسْعِ سِنِينَ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ زَيْدٍ وَيُقَالُ: دُونَ تِسْعِ سِنِينَ وَلَمْ يَعْبُدِ الْأَوْثَانَ قَطُّ لِصِغَرِهِ۔

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے حضرت علی علیہ السلام نے نماز پڑھی اور وہ دس سال کے تھے اور محمد بن عبدالرحمٰن زرارہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں جب حضرت علی علیہ السلام نے اسلام قبول کیا وہ نو سال کے تھے اور حضرت حسن بن زید بن حسن بن علی بن ابی طالب علیہ السلام سے روایت ہے (وہ فرماتے ہیں) جب حضور نبی اکرمؐ (حضرت علی علیہ السلام کو اسلام کی دعوت دی تو وہ نو سال کے تھے، حضرت حسن بن زید فرماتے ہیں کہا جاتا ہے حضرت علی علیہ السلام نو سال سے کم عمر میں اسلام لائے مگر انہوں (حضرت علی علیہ السلام) نے بچپن میں بھی کبھی بتوں کی پوجا (عبادت) نہیں کی تھی۔

(امام ابن سعد طبقات الکبریٰ: جلد ۳، صفحہ ۲۰،۲۱)

یہ روایت چیخ چیخ کر اعلان کر رہی ہے مولائے کائنات علی علیہ السلام کا کسی سے کوئی موازنہ نہیں بنتا ہے مولا علی علیہ السلام وہ ذات ہیں جو بچپن میں بھی اللہ کی ہی عبادت کرتے تھے جبکہ بے شمار لوگ بچپن تو
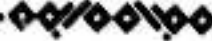
دور کی بات ہے جوانی میں بھی بتوں کی پوجا کرتے رہے تو پھر مولا علی علیہ السلام کا مقابلہ دوسرے لوگوں سے کیسے کیا جا سکتا ہے اسی لیے تو میں نوکرِ اہلِ بیت عَلَیْهِمُ السَّلَام محمد یاسین قادری اس بات کے دلائل و براہین دے رہا ہوں کہ تاجدارِ کائنات کے بعد سب سے افضل و اعلیٰ ذات مولا علی علیہ السلام کی ہے۔

500 عَنْ حَبَّةَ الْعُرَنِيِّ رضی اللہ عنہ فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ قَالَ: إِنِّيْ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ علیہ السلام يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ لَا أَعْتَرِفُ أَنَّ عَبْدًا لَكَ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ عَبَدَكَ قَبْلِيْ غَيْرَ نَبِيِّكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَقَدْ صَلَّيْتُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ النَّاسُ سَبْعًا۔

حضرت حبہ عرنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ ایک طویل روایت میں فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سُنا، اے اللہ میں نہیں جانتا (یعنی میں ہی جانتا ہوں) کہ مجھ سے پہلے اس اُمت کے کسی اور شخص نے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا تیری عبادت کی ہو یہ بات تین بار دہرائی پھر فرمایا تحقیق میں نے تمام لوگوں کے نماز پڑھنے سے سات سال پہلے نماز پڑھی ہے۔

(امام احمد بن حنبل مسند: جلد ۱، حدیث ۷۷۶)، (امام محمد طیالسی مسند: جلد ۱ حدیث ۱۸۸)،
(امام ہیثمی مجمع الزوائد و منبع الفوائد: جلد ۹، صفحہ ۱۰۱، ۱۰۲)

501 عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ إِيَاسِ بْنِ عَفِيْفٍ الْكِنْدِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: كُنْتُ امْرَأً تَاجِرًا فَقَدِمْتُ الْحَجَّ فَأَتَيْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لِأَبْتَاعَ مِنْهُ بَعْضَ التِّجَارَةِ وَكَانَ امْرَأً تَاجِرًا، فَوَاللّٰهِ إِنِّيْ لَعِنْدَهُ بِمِنًى، إِذْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ خِبَاءٍ قَرِيْبٍ مِنْهُ فَنَظَرَ إِلَى الشَّمْسِ، فَلَمَّا رَآهَا مَالَتْ، يَعْنِيْ قَامَ يُصَلِّيْ قَالَ: ثُمَّ خَرَجَتِ امْرَأَةٌ مِنْ ذٰلِكَ الْخِبَاءِ الَّذِيْ خَرَجَ مِنْهُ ذٰلِكَ الرَّجُلُ، فَقَامَتْ خَلْفَهُ تُصَلِّيْ، ثُمَّ خَرَجَ غُلَامٌ حِيْنَ رَاهَقَ الْحُلُمَ مِنْ ذٰلِكَ الْخِبَاءِ فَقَامَ مَعَهُ يُصَلِّيْ، قَالَ: فَقُلْتُ لِلْعَبَّاسِ: مَنْ هٰذَا يَا عَبَّاسُ؟

قَالَ هٰذَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ابْنُ أَخِيْ قَالَ: فَقُلْتُ: مَنِ الْمَرْأَةُ؟ قَالَ: هٰذِهِ امْرَأَتُهُ خَدِيْجَةُ ابْنَةُ خُوَيْلِدٍ قَالَ: قُلْتُ مَنْ هٰذَا الْفَتٰى؟ قَالَ: هٰذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ ابْنُ عَمِّهِ قَالَ: فَقُلْتُ: فَمَا هٰذَا الَّذِيْ يَصْنَعُ؟ قَالَ: يُصَلِّيْ وَهُوَ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَلَمْ يَتْبَعْهُ عَلٰى أَمْرِهِ إِلَّا امْرَأَتُهُ وَابْنُ عَمِّهِ هٰذَا الْفَتٰى وَهُوَ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَيُفْتَحُ عَلَيْهِ كُنُوْزُ كِسْرٰى وَقَيْصَرَ قَالَ: فَكَانَ عَفِيْفٌ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ يَقُوْلُ: وَأَسْلَمَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَحَسُنَ إِسْلَامُهُ لَوْ كَانَ اللّٰهُ رَزَقَنِيَ الْإِسْلَامَ يَوْمَئِذٍ فَأَكُوْنَ ثَالِثًا مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ علیہ السلام۔

حضرت اسماعیل بن ایاس بن عفیف کندی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے جد واعلیٰ (دادا) سے روایت کرتے ہیں کہ میں ایک تاجر تھا میں حج کیلئے مکہ آیا پھر عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے لیے گیا تاکہ اُن سے کچھ سامانِ تجارت خریدوں کیونکہ وہ بھی ایک تاجر تھے اللہ کی قسم بے شک میں اُنکے ساتھ منیٰ میں تھا جب ایک شخص اپنے قریبی خیمہ سے نکلا پس اُس نے سورج کی طرف دیکھا پھر جب اس نے سورج کو ڈوبتے (ڈھلتے) ہوئے دیکھا تو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگا۔ وہ (راوی) کہتے ہیں پھر اسی خیمہ میں سے ایک عورت نکلی جس سے وہ شخص نکلا تھا اُسکے پیچھے نماز پڑھنے کیلئے کھڑی ہو گئی۔ پھر اسی خیمہ میں سے قریب بلوغت ایک لڑکا نکلا وہ بھی اسی شخص کے ساتھ کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگا۔ وہ (راوی) کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہا: یہ کون ہے اے عباس رضی اللہ عنہ؟ انہوں نے (عباسؓ) نے کہا یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن عبد اللہ بن عبد المطلب میرے بھائی کا بیٹا ہے، وہ (راوی) کہتے ہیں میں نے پوچھا یہ عورت کون ہے؟ انہوں نے (عباسؓ) نے کہا یہ اُنکی بیوی خدیجہ سلام اللہ علیہا بنت خویلد ہے۔ وہ (راوی) کہتے ہیں میں نے پوچھا یہ لڑکا کون ہے؟ انہوں نے (عباسؓ) نے کہا یہ اُس کے چچا کا بیٹا علی بن ابی طالب علیہ السلام ہے۔ وہ (راوی) کہتے ہیں میں نے پوچھا یہ کیا کر رہے ہیں؟ انہوں نے کہا یہ نماز پڑھ رہے ہیں اور وہ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ بے شک وہ نبیؐ ہے۔ حالانکہ اُس کی کوئی اتباع

نہیں کرتا سوائے اُسکی بیوی اور اُسکے چچا کے بیٹے اس لڑکے کے اور وہ یہ بھی دعویٰ کرتا ہے کہ عنقریب کسریٰ و قیصر کے خزانے اُن پہ کھول دیئے جائیں گے (راوی) نے کہا عفیف ؓ جو کہ اشعث بن قیس کے بیٹے ہیں فرماتے ہیں کہ وہ اسکے بعد اسلام لائے پس اُس کا اسلام لانا اچھا ہے مگر کاش اللہ مجھ کو اس دن اسلام کی دولت سے نواز دیتا تو میں علی ابن ابی طالب ؑ کے ساتھ تیسرا اسلام قبول کرنے والا بن جاتا۔

(امام احمد بن حنبل مسند: جلد ۱، حدیث ۱۷۸۷)، (امام ابن عبد البر الاستیعاب: جلد ۳، صفحہ ۱۰۹۵)، (امام محمد ضیاء مقدسی الاحادیث المختارۃ: جلد ۸، حدیث ۳۶۴۷۹)، (امام محب طبری الریاض النضرۃ: جلد ۲، صفحہ ۱۱۲،۱۱۱)، (امام احمد رضا خان بریلوی فتاویٰ رضویہ: جلد ۲ صفحہ ۱۸۰، ۱۷۹، ۱۸۲، ۱۸۳)

اس حدیثِ مبارکہ سے اُن لوگوں کے عقائد و نظریات کا خاتمہ ہو گیا بلکہ اُنکے عقائد سمندر میں ڈوب گئے جو معاذ اللہ کہتے ہیں علی ؑ کا چوتھا نمبر اس حدیثِ پاک سے بات واضح ہو چکی، حضرت عباس ؓ فرماتے ہیں کہ اِن تینوں کے سوا کوئی اور انکا ساتھ دینے والا نہیں مولا علیؑ پر کسی اور کو ترجیح دینے سے پہلے اُن لوگوں کو یہ حدیث پڑھ لینی چاہیے بلکہ یہاں ہم نے احادیثِ مبارکہ کے انبار لگا دیئے ہیں جن سے ثابت ہو رہا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد مولا علی ؑ کا پہلا نمبر ہے چوتھا نہیں ہے۔ اور یہاں ہم نے صحاح ستہ سمیت اُمہاتُ الکتب سے احادیثِ مبارکہ بیان کی ہیں پہلا مومن بھی اور پہلا نمازی بھی مولائے کائنات علی المرتضیٰ ؑ کی ذات ہے، دوسروں کیلئے نہ ابھی نماز تھی نہ ہی اُن کو ایمان کی خبر تھی مولا علی ؑ حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز ادا کیا کرتے تھے۔ اِس سے بڑھ کر مولا علی ؑ کی افضلیت کی دلیل کیا ہو گی کہ جب دوسرے لوگ رسول اللہ ﷺ کا انکار کر رہے تھے تو مولا علی ؑ آپؐ کی تصدیق کر رہے تھے جب لوگ بتوں کے آگے سجدہ ریز تھے مولا علی ؑ اللہ کی بارگاہ میں سر جھکا رہے تھے۔

یہاں جو حدیثِ پاک ہم نے بیان کی ہے جس میں ارشاد ہے کہ مولا علی ؑ نے اپنے بچپن میں بھی کبھی بتوں کے آگے اپنا سر نہیں جھکایا تھا اسلام کا اعلان کرنے سے بھی پہلے شرک نہیں کیا، کر بھی کیسے سکتے تھے جن کی پرورش اور تربیت ہی رسول اللہ ﷺ نے کی ہو، کچھ لوگ اُن لوگوں کو مولا

علی ؑ پہ فوقیت دیتے ہیں جو کئی سال بعد اسلام کی مخالفت کر کر کے لڑائیاں لڑ لڑ کر کہیں جا کر مسلمان ہوئے اُن کا مولا علی ؑ سے کیا موازنہ بنتا ہے بلکہ اُنکے ساتھ مولا علی ؑ کا موازنہ کرنے والے پرلے درجے کے جاہل بھی ہیں اور گمراہ بھی ہیں۔

502 مولا علی ؑ کی اوّلیت اور افضلیت پر یہ دلیل تو اُن لوگوں کیلئے کوہِ پہاڑ ہے، جو لوگ مولا علی ؑ پر کسی اور کو اولیت دیتے ہوئے کہتے ہیں علی ؑ کا چوتھا نمبر امام احمد رضا خان بریلویؒ لکھتے ہیں ابنِ عساکر کے حوالے سے بھی حضرت عفیف ؓ والی روایت میں کہ مولا علی ؑ سب سے پہلے مومن بھی ہیں اور سب سے پہلے نمازی بھی ہیں۔

❖ وَلَمْ يُسْلِمْ مَعَهُ غَيْرُ هٰؤُلَاءِ الثَّلٰثَةِ۔

"اِن تین کے سوا کسی نے اسلام قبول نہیں کیا تھا"

(فتاویٰ رضویہ جلد ۲، صفحہ ۱۸۳،۸۳)

اِس کا مطلب احمد رضا خان بریلویؒ کو ماننے والوں کو شرم آنی چاہیے علی ؑ کا چوتھا نمبر کہنے سے پہلے، اِن دلائل کو اللہ کے فضل سے کوئی رد نہیں کر سکے گا۔ جو ترمذی میں امام ترمذی کی ذاتی رائے کے حوالے سے لوگ بات کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق ؓ مردوں میں پہلے ایمان لائے وہ اس حوالے سے ہے کہ اُنکی عمر زیادہ تھی جب وہ ایمان لائے مگر حضرت علی ؑ سے پہلے وہ بھی ایمان نہیں لائے، احادیثِ مبارکہ میں مولا علی ؑ کی ذات ایسی ہے جن کو نفسِ رسولؐ ہونے کا اعزاز حاصل ہے جب آپؑ تاجدارِ کائنات کے نفس ہو گئے تو پھر اس سے بڑھ کر افضلیت اور کیا ہو گی۔ اُن لوگوں کے حسد و بغض اور جہالت پر افسوس ہی کیا جا سکتا ہے جو لوگ کہتے ہیں کہ افضل ہونے کیلئے فضائل و مناقب کا زیادہ ہونا ضروری نہیں میں اُن سے پوچھتا ہوں حضرت ابو بکر صدیق ؓ ہوں یا حضرت عمر بن خطاب ؓ جو سات نبوی میں ایمان لائے یا حضرت عثمان بن عفان ؓ یہ سارے مولائے کائنات کے بعد ایمان لائے مولا علی ؑ ان سے پہلے مومن بھی تھے اور نمازی بھی تھے تو پھر یہ حضرات مولا علی ؑ سے افضل کیسے ہو گئے ترتیبِ خلافت، ترتیب فضیلت نہیں ہے ورنہ اس فارمولے کو مان لیں تو حضور نبی اکرم ﷺ کو معاذ اللہ افضلیت میں آخری نمبر ماننا پڑے گا۔

کیونکہ حضور نبی اکرم ﷺ سب سے آخر میں مبعوث ہوئے ہیں تو اس کا کیا مطلب ہے کہ آپ معاذ اللہ افضلیت میں بھی آخری ہیں کوئی مسلمان ایسا سوچ بھی نہیں سکتا بالکل اسی طرح ظاہری خلافت میں مولا علی علیہ السلام چوتھے خلیفہ راشد ہیں اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ معاذ اللہ فضیلت اور افضلیت میں بھی آپ کا چوتھا نمبر ہے۔ مولائے کائنات علی علیہ السلام وہ ہیں جن کا ایمان میں، اسلام میں، نماز میں، جہاد میں، اعلان میں سب سے پہلا نمبر ہے۔

ایک اور بات کچھ لوگ کرتے ہیں کہ مولا علی علیہ السلام نے پہلے تین خلفاء کے ساتھ مل کر کام کیا ہے اُنکی معاونت کی ہے تو لہٰذا حضرت علی علیہ السلام اُنکے ماتحت کام کرتے تھے اس لیئے وہ تینوں خلفاء مولا علی علیہ السلام سے افضل ہیں، اس دلیل کا میں غلام اہلبیت عَلَيْهِمُ السَّلَامُ محمد یاسین قادری رد کرتا ہوں کہ حضرت طالوت ایک مومن بادشاہ تھا اسکی حکومت میں کئی انبیاء اکرام عَلَيْهِمُ السَّلَامُ نے حضرت داؤد علیہ السلام نے بالخصوص اُنکے ماتحت کام کیا ہے تو اسکا کیا مطلب ہے کہ معاذ اللہ حضرت طالوت انبیاء اکرام عَلَيْهِمُ السَّلَامُ سے افضل ہو گئے تھے بالکل نہیں کسی کی حکومت میں کسی کے غلط کیئے ہوئے فیصلوں کو درست کرنے کا ہرگز مطلب نہیں ہوتا کہ بادشاہ ہی افضل ہوتا ہے، مولا علی علیہ السلام جو کہ سب سے زیادہ علم والے تھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں کئی فیصلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے غلط ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے علم کے مطابق ٹھیک کیئے مگر شریعت کے منافی ہو گئے جو مولا علی علیہ السلام نے درست کیئے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ یہ کہتے تھے اے علی علیہ السلام اگر آپ نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو گیا ہوتا۔

اس کا یہ مطلب ہے کہ مولا علی علیہ السلام سب سے زیادہ علم والے، حکمت والے، شجاعت والے، زھد، ورع، تقویٰ، طہارت، نفاست، بلاغت ہر لحاظ سے سب سے آگے تھے اِسی لیئے تینوں خلفاء مولا علی علیہ السلام کے محتاج رہے، یہ کوئی دلیل نہیں کہ مولا علی علیہ السلام اُنکے ماتحت کام کرتے تھے تو وہ سب مولا علی علیہ السلام سے افضل ہو گئے۔

بلکہ یہ تو مولا علی علیہ السلام کی افضلیت کی سب سے بڑی دلیل ہے کہ ساری دُنیا کو مولا علی علیہ السلام کی ضرورت پڑی ہے کوئی ایک روایت بھی ایسی نہیں ملے گی کہ مولا علی علیہ السلام یا اُنکے کسی بیٹے نے علم

وحکمت کیلئے کسی اور سے جا کر رائے لی ہو بلکہ ساری دُنیا علم و معرفت کیلئے مولا علی علیہ السلام کے گھر حاضر ہوا کرتی تھی۔

اِن احادیثِ مبارکہ پر غور کیا جائے تو افضلیت کا مسئلہ روزِ روشن کی طرح واضح ہو چکا ہے حضور نبی اکرم ﷺ ارشاد فرما رہے ہیں کہ اے علی علیہ السلام جو فضلیتیں تجھ کو ملی ہیں وہ کسی اور کو نہیں مل سکیں۔ جن میں یہ بھی ہے کہ سب سے پہلے اللہ پر میرے بعد ایمان لانے والی تیری ذات ہے، کہیں فرمایا کہ لوگوں کے نماز پڑھنے سے سات سال پہلے مولا علی علیہ السلام نے اللہ کی عبادت کی ہے، کوئی مانے یا نہ مانے کسی کے حسد و بغض کا ہمارے پاس کوئی علاج نہیں مگر قرآن و حدیث سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد افضل و اعلیٰ مولا علی علیہ السلام کی ذات ہے۔

یہاں کچھ اور احادیثِ مبارکہ قارئین کی نذر کرتے ہیں۔

503 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ السَّبَقُ ثَلَاثَةٌ. فَالسَّابِقُ إِلٰى مُوْسٰى يُوْشَعُ بْنُ نُوْنٍ وَالسَّابِقُ إِلٰى عِيْسٰى صَاحِبُ يَاسِيْنَ وَالسَّابِقُ إِلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا سبقت (پہل) لے جانے والے تین لوگ ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام کی طرف سبقت لے جانے والے یوشع بن نونؑ تھے، اور عیسیٰ علیہ السلام کی طرف سبقت لے جانے والے صاحب یاسینؑ (حزقیلؑ) تھے۔ اور (مجھ) محمد ﷺ کی طرف سبقت لے جانے والے علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

(امام جلال الدین سیوطی الدر منثور: جلد ۵ صفحہ ۲۹۲، ۲۹۱ بیروت لبنان)،
(امام طبرانی معجم الکبیر: جلد ۵، حدیث ۱۰۹۸۹)، (امام ابن حجر مکی الصواعق محرقہ: صفحہ ۱۲۵)،
(امام محب طبری ذخائر العقبیٰ: صفحہ ۷۳، ۷۲)، (امام جلال الدین سیوطی جامع الصغیر: جلد ۱، صفحہ ۳۵۷ حدیث ۴۷۹۵)، (امام جلال الدین سیوطی جمع الجوامع: جلد ۳، حدیث ۱۱۰۰۶)،
(امام جلال الدین سیوطی جامع الاحادیث الکبیر: جلد ۹، حدیث ۱۳۱۸۳)

504 عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ: زَوَّجْتُكِ أَقْدَمَهُمْ سِلْمًا، وَأَعْظَمَهُمْ حِلْمًا، وَأَكْثَرَهُمْ عِلْمًا۔

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا (اے بیٹی) میں نے تیری شادی (نکاح) اس شخص سے کی ہے جو (میری ساری اُمت میں) سب سے پہلے اسلام لانے والا، اور سب سے افضل و اعلیٰ، علم والا، اور سب سے زیادہ علم والا ہے۔

(امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ و دمشق: جلد ۴۲، صفحہ ۳۳)

505 عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ: أَمَا تَرْضَيْنَ أَنِّي زَوَّجْتُكِ أَقْدَمَهُمْ سِلْمًا، وَ أَكْثَرَهُمْ عِلْمًا، وَ أَفْضَلَهُمْ حِلْمًا وَاللهِ إِنَّ ابْنَيْكِ لَمِنْ شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا (اے بیٹی) کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ میں نے تیری شادی (نکاح) اس شخص سے کی ہے جو (میری ساری اُمت میں) سب سے پہلے اسلام لانے والا، اور (میری ساری اُمت میں) سب سے زیادہ علم والا، اور میری ساری اُمت میں) سب سے افضل و اعلیٰ، حلم والا ہے، اللہ کی قسم تیرے بیٹے نوجوانانِ جنت میں سے ہیں۔

(امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ و دمشق: جلد ۴۲، صفحہ ۱۳۱، ۱۳۲)

506 عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: زَوَّجْتُكِ يَا بُنَيَّةُ أَعْظَمَهُمْ حِلْمًا، وَأَقْدَمَهُمْ سِلْمًا، وَأَكْثَرَهُمْ عِلْمًا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے) فرمایا اے بیٹی میں نے تیری شادی (نکاح) اس شخص سے کی ہے جو (میری ساری اُمت میں) سب سے بڑا علم والا ہے اور (میری ساری اُمت میں) سب سے پہلے اسلام لانے والا ہے اور (میری ساری اُمت میں) سب سے زیادہ علم والا ہے۔

(امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ و دمشق: جلد ۴۲، ص ۱۳۲)

507 عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ لَهَا: زَوَّجْتُكِ أَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَأَقْدَمَهُمْ سِلْمًا، وَأَفْضَلَهُمْ حِلْمًا.

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ حدیث سنائی کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا (اے بیٹی) میں نے تیری شادی (نکاح) تمام مومنین میں سب سے زیادہ علم والے، اور سب سے پہلے اسلام لانے والے، اور حلم میں سب سے افضل انسان سے کی ہے۔

(امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ و دمشق: جلد ۴۲ صفحہ ۱۳۲)

508 قَالَ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بِخَطِّ يَدِهِ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ: أَوَمَا تَرْضَيْنَ أَنِّي زَوَّجْتُكِ أَقْدَمَ أُمَّتِي سِلْمًا، وَأَكْثَرَهُمْ عِلْمًا وَأَعْظَمَهُمْ حِلْمًا.

حضرت ابو عبد الرحمٰن فرماتے ہیں کہ مجھے اپنے والد کی کتاب میں اُنکے ہاتھ سے لکھی ہوئی یہ حدیث ملی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا (اے بیٹی) کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ میں نے تیری شادی (نکاح) اُس شخص سے کی ہے جو میری اُمت میں سب سے پہلے اسلام لانے والا ہے اور اُن میں (اُمت) سب سے زیادہ علم والا ہے اور اُن میں (اُمت) سب سے افضل و اعلیٰ حلم والا ہے۔

(امام احمد بن حنبل مُسند: جلد ۵، حدیث ۲۰۳۲۲)، (امام طبرانی معجم الکبیر: جلد ۲۰، حدیث ۵۳۸)، (امام ہیثمی مجمع الزوائد و منبع الفوائد: جلد ۹ صفحہ ۱۰۱،۱۰۰)، (امام ہندی کنز العمال، حدیث ۳۲۹۲۳، ۳۲۹۲۳)، (امام جلال الدین سیوطی جمع الجوامع، حدیث ۴۲۳۳، ۴۲۳۳)

509 عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ عَبَدْتُ اللهَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم سَبْعَ سِنِيْنَ قَبْلَ أَنْ يَعْبُدَهُ أَحَدٌ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ.

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں اِس اُمت کے کسی بھی فرد کی عبادت سے سات سال پہلے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اللہ کی عبادت کرتا رہا۔

(امام حاکم المستدرک، جلد ۳، حدیث ۴۵۸۵)

510 عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ. نُبِّئَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الْأَثْنَيْنِ وَأَسْلَمَ عَلِيٌّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کو پیر کے دن نبوت عطا کی گئی اور منگل کے دن حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اسلام لائے۔

(امام حاکم المستدرک، جلد ۳، حدیث ۴۵۸۷)

511 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ لِعَلِيٍّ أَرْبَعُ خِصَالٍ لَيْسَتْ لِأَحَدٍ هُوَ أَوَّلُ عَرَبِيٍّ وَأَعْجَمِيٍّ صَلَّى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ الَّذِيْ كَانَ لِوَاؤُهُ مَعَهُ فِيْ كُلِّ زَحْفٍ وَالَّذِيْ صَبَرَ مَعَهُ يَوْمَ الْمِهْرَاسِ وَهُوَ الَّذِيْ غَسَّلَهُ وَأَدْخَلَهُ قَبْرَهُ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ میں چار خصوصیات (صفات) ایسی ہیں جو کسی اور فرد میں نہیں پائی جاتیں۔ وہ (علیؑ) تمام عرب و عجم میں پہلے شخص ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سب سے پہلے نماز پڑھی، اور وہ (علیؑ) وہی ہیں کہ ہر جنگ میں جھنڈا اُنہی کے پاس رہا، اور مہراس کے روز انہوں (علیؑ) نے ہی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صبر کیا اور وہ (علیؑ) ہی ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو غسل دیا اور قبر مبارک میں اُتارا۔

(امام حاکم المستدرک، جلد ۳، حدیث ۴۵۸۲)

512 عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: انْطَلَقَ أَبُوْذَرٍّ وَنُعَيْمٌ ابْنُ عَمِّ أَبِيْ ذَرٍّ. وَأَنَا مَعَهُمْ نَطْلُبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ بِالْجَبَلِ مُكْتَتِمٌ فَقَالَ أَبُوْذَرٍّ يَا مُحَمَّدُ ﷺ أَتَيْنَاكَ نَسْمَعُ مَا تَقُوْلُ. وَإِلَى مَا تَدْعُوْا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

أَقُوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَإِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. فَآمَنَ بِهِ أَبُوْذَرٍّ وَصَاحِبُهُ وَآمَنْتُ بِهِ. وَكَانَ عَلِيٌّ فِيْ حَاجَةٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَرْسَلَهُ فِيْهَا. وَأُوْحِيَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَصَلَّى عَلِيٌّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ۔
هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ۔

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور اُنکے چچا کے بیٹے نعیم سفر کیلئے روانہ ہوئے اور میں بھی اُن کے ساتھ تھا ہم رسول اللہ ﷺ کی تلاش میں نکلے تھے آپ ایک پہاڑ میں تشریف فرما تھے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ اے محمد ﷺ ہم آپ کا کلام اور دعوت سُننے کیلئے آئے ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، میں کہتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسولؐ ہوں۔ پس حضرت ابوذر غفاریؓ اور اُنکے ساتھی آپ پر ایمان لے آئے اور میں بھی آپ پر ایمان لے آیا۔ حضرت علی علیہ السلام اس وقت رسول اللہ ﷺ کے کسی کام سے گئے ہوئے تھے آپ نے اُنکو بھیجا تھا۔ رسول اللہ ﷺ پر پیر کے دن وحی نازل ہوئی تھی اور منگل کے دن حضرت علی علیہ السلام نے نماز ادا کی تھی۔

(امام حاکم المستدرک، جلد ۳، حدیث ۴۵۸۶، ۴۵۸۲)

513 قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما فِيْ رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ: كَانَ عَلِيٌّ أَوَّلَ مَنْ آمَنَ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ خَدِيْجَةَ سَلَامُ اللّٰهِ عَلَيْهَا۔

حضرت ابن عباسؓ ایک طویل روایت میں فرماتے ہیں کہ تمام لوگوں میں سے حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا کے بعد حضرت علی ایمان لائے۔

(امام حاکم المستدرک، جلد ۳، حدیث ۴۶۵۲)

514 عَنْ سَلْمَانَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَوَّلُكُمْ وَارِدًا عَلَى الْحَوْضِ. أَوَّلُكُمْ إِسْلَامًا عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ عليه السلام۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تُم میں سے سب سے پہلا حوضِ کوثر پر آنے والا، اور تم میں سے سب سے پہلے اسلام لانے والا (اعلان کرنے والا) علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہے۔

(امام حاکم المستدرک، جلد ۳، حدیث ۴۶۶۲)

اسلام ہو، ایمان ہو، جہاد ہو، خیرات ہو، شجاعت ہو، کسی بھی جہت سے مولا علی علیہ السلام کی سیرت پڑھیں جہاں جہاں اوّلیت اور پہل کی بات آئے گی تو مولا علی علیہ السلام کا نام ہی نظر آئے گا۔

درج بالا احادیث جو بیان کی گئیں ہیں جن میں مولا علیؑ کو پہلا مسلم اور مومن بتایا گیا ہے اس سے مراد اعلان ہے کیونکہ یہ نفوسِ قدسیہ تو وہ ہستیاں ہیں جنہوں نے سب سے پہلے اللہ کی توحید کا اقرار کیا اور اُسکی عبادت کی دُنیا میں تو آکر فقط اعلان کیئے ہیں یہ تو تب کے مومن ہیں جب نہ تب تھا نہ کب تھا اس لیئے اعلان کو ان کی حقیقت نہ سمجھا جائے۔ اب آپ بتائیں دُنیا میں کوئی ان سے افضل کیسے ہو سکتا ہے اور اُنکے مقام تک پہنچنا کسی کے بس کی بات نہیں۔

آیت نمبر 84 تا 85

❖ اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۞ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ ۞

کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجدِ حرام کی آبادی و مرمت کا بندوبست کرنے کو اس شخص کے (اعمال) کے برابر قرار دے رکھا ہے جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان لے آیا اور اُس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا، یہ لوگ اللہ کے ہاں برابر نہیں ہو سکتے اور اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔ جو لوگ ایمان لائے اور اُنہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں اپنے اموال اور اپنی جانوں سے جہاد کرتے رہے وہ اللہ کے ہاں درجہ کے اعتبار سے بہت بڑے ہیں اور وہی لوگ ہی مراد کو پہنچے ہوئے ہیں۔

(سورۃ التوبہ: آیات ۱۹، ۲۰)

515 اِن آیاتِ کریمہ کے شانِ نزول کے حوالے سے بے شمار مفسرینِ عظام نے یہ معروف واقعہ روایت کیا ہے۔ ایک روز مولائے کائنات سرکار علی ابنِ ابی طالبؑ اور حضرت عباس

بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ اور طلحہ بن شیبہ رضی اللہ عنہ آپس میں گفتگو کر رہے تھے حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تم دونوں سے افضل ہوں میں وہ کام کرتا ہوں یا کیا ہے جو کسی اور نے نہیں کیا میں حاجیوں کو پانی پلاتا ہوں اور پانی پلانا اللہ کے ہاں بڑا فضیلت والا کام ہے (اس سے پتہ چلتا ہے کہ دور دراز سے جو لوگ خانہ کعبہ میں آتے تھے اُن کو پانی پلانے کی ذمہ داری خاندانِ بنو ہاشمؑ کے پاس تھی)۔ اس کے بعد حضرت طلحہ بن شیبہؓ بولے کہ میں بھی تم دونوں سے افضل ہوں اس لیئے کہ میں نے مسجدِ حرام کی تعمیر میں حصہ لیا ہے اِس کو آباد اور تعمیر کرنے میں میرا حصہ ہے اور یہ بھی بڑی فضیلت والا کام ہے، اُن کی یہ باتیں سن کر مولا علیؑ خاموش رہے مگر ان دونوں کے اصرار پر آپؑ نے فرمایا کہ بے شک تم دونوں نے جو اعمال بتائے ہیں وہ بڑے اعلیٰ ہیں مگر میں وہ ہوں جس نے سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کی آپ پر سب سے پہلے ایمان لایا۔ سب سے پہلا نمازی حضورؐ کی معیت میں بنا۔ سب سے پہلے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا میں ہوں۔ آپ پر اپنا سب کچھ قربان کرنے والا میں ہوں۔

516 ایک اور روایت میں جو مولا علیؑ نے ارشاد فرمایا اس کے الفاظ کچھ یوں ہیں۔ جب وہ دونوں اپنی اپنی فضیلت بتا رہے تھے تو مولا علیؑ نے فرمایا۔

❖ ضَرَبْتُ خَرَاطِيْمَكُمَا بِالسَّيْفِ حَتّٰى آمَنْتُمَا بِاللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَرَسُوْلِهٖ۔

مولا علی علیہ السلام نے فرمایا میں نے تمہاری ناک پر تلوار ماری ہے۔ یہاں تک کہ تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لے آئے۔

یہ معاملہ حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں لے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مولا علی علیہ السلام سے پوچھا تو حضرت علی علیہ السلام نے سارا واقعہ سُنا دیا چونکہ اِس پر حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے ناراضگی کا اظہار کیا تھا اس لیئے پھر اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔

فَنَزَلَ جِبْرَائِیْلُ فَقَالَ: یَا مُحَمَّدُ رَبُّکَ یَقْرَأُ عَلَیْکَ السَّلَامُ وَ یَقُوْلُ أُتْلُ عَلَیْهِمْ ﴿ اَجَعَلْتُمْ سِقَایَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَجَاهَدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ لَا یَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۘ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴾

(سورۃ التوبہ: آیات ۱۹، ۲۰)

پس جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور عرض کی یا محمد ﷺ آپ کے رب نے آپ کی بارگاہ میں سلام بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ اِن پہ یہ آیات پڑھیں (کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجدِ حرام کی آبادی و مرمت کا بندوبست کرنے کو اُس شخص کے (اعمال) کے برابر قرار دے رکھا ہے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لے آیا اور اُس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا، یہ لوگ اللہ کے ہاں برابر نہیں ہو سکتے اور اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔ جو لوگ ایمان لائے اور اُنہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں اپنے اموال اور اپنی جانوں سے جہاد کرتے رہے وہ اللہ کے ہاں درجہ کے اعتبار سے بہت بڑے ہیں اور وہی لوگ ہی مراد کو پہنچے ہوئے ہیں۔)

یہ آیات سُن کر وہ کہنے لگے ہم نے تسلیم کر لیا کہ ہم سے حضرت علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام افضل ہیں تین بار اُنہوں نے اقرار کیا۔ پتہ چلا یہ آیات مولا علی علیہ السلام کی افضلیت پر نازل ہو گئیں۔

ایک اور روایت ہے جس کو عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے روایت کیا ہے۔

517 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی ﴿ اَجَعَلْتُمْ سِقَایَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَجَاهَدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ لَا یَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۘ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴾ نَزَلَتْ فِیْ عَلِیِّ ابْنِ أَبِیْ طَالِبٍ علیہ السلام وَالْعَبَّاسِ رضی اللہ عنہ وَطَلْحَةَ بْنِ شَیْبَةَ۔

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے اِس فرمان ﴿ کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجدِ حرام کی آبادی و مرمت کا بندوبست کرنے کو اُس شخص کے (اعمال) کے برابر قرار دے رکھا ہے جو اللہ اور یوم آخرت پہ ایمان لے آیا اور اُس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا، یہ لوگ اللہ کے ہاں برابر نہیں ہو سکتے اور اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔ جو لوگ ایمان لائے اور اُنہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں اپنے اموال اور اپنی جانوں سے جہاد کرتے رہے وہ اللہ کے ہاں درجے کے اعتبار سے بہت بڑے ہیں اور وہی لوگ ہی مراد کو پہنچے ہوئے ہیں ﴾ کے بارے میں فرمایا کہ یہ علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام اور حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ اور طلحہ بن شیبہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی۔

(امام فخر الدین رازی تفسیر الکبیر، جلد ۱۶ صفحہ ۱۱، ۱۲)، (امام جلال الدین سیوطی الدر منثور، جلد ۳ صفحہ ۲۳۷)،
(علامہ زمخشری تفسیر الکشاف، جلد ۲ صفحہ ۲۵۶)، (امام واحدی اسباب النزول، صفحہ ۱۸۱، ۱۸۲)،
(امام ابو نعیم اصفہانی، کتاب ما نزل من القرآن فی علی صفحہ ۱۰)،
(شیخ سلیمان قندوزی حنفی ینابیع المودۃ۔ باب ۲۱ صفحہ ۱۰۶، ۱۰۷)،
(امام طبری تفسیر طبری، جلد ۱۰ صفحہ ۹۶ جلد ۱۴ صفحہ ۱۷۰)،
(امام حافظ ابو القاسم حاکم حسکانی، شواہد التنزیل جلد ا صفحہ ۳۲۴)

اِن روایات سے یہ بات رُخِ روشن کی طرح واضح ہو چکی یہ آیات مولائے کائنات مولا علی علیہ السلام کی افضلیت کے بارے میں نازل ہوئیں۔ اِسی لیئے میں فقیر محمد یاسین قادری جو مولا علی علیہ السلام کے در کا ادنیٰ سا منگتا ہوں یہ کہتا ہوں کہ کسی بھی پہلو اور جہت سے حضرت علی علیہ السلام کی سیرت کو پڑھیں آپ سب سے افضل اور اعلیٰ نظر آئیں گے۔

آیت نمبر 86 تا 87

سَلٰمٌ عَلٰۤی اِلْ یَاسِیْنَ ۝ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۝

"سلام ہو الیاسین (الیاس) پر۔ بے شک ہم نیکوکاروں کو اسی طرح صلہ دیا کرتے ہیں"۔

(سورۃ الصافات: آیات ۱۳۰، ۱۳۱)

سلام علی علیہ السلام پر

اِن آیاتِ کریمہ کے ذیل میں آلِ یاسین سے مراد رسول اللہ ﷺ کی آل کو لیا ہے کہ اِس سے مراد حضرت محمد ﷺ کی آل علیہم السلام ہے بے شمار مفسرین اور محدثین نے یہی معنٰی اور مطلب لیا ہے۔

518 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ الْمُرَادَ بِذٰلِكَ سَلَامٌ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَكَذَا قَالَهُ الْكَلْبِیُّ۔

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اُنہوں نے فرمایا کہ آل سے مراد آلِ محمد علیہم السلام پر سلام پڑھنا ہے اور علامہ کلبی نے بھی یہی فرمایا ہے۔

(امام ابن حجر مکی الصواعق محرقہ، صفحہ ۱۴۷، ۱۴۸)

519 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَلَامٌ عَلٰی اِلْ یَاسِیْنَ نَحْنُ اٰلُ مُحَمَّدٍ ﷺ اٰلُ یَاسِیْنَ

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اُنہوں نے فرمایا سَلَامٌ عَلٰی اِلْ یَاسِیْنَ سے مراد ہم آلِ محمد علیہم السلام ہیں یعنی آلِ یاسین ہیں۔

(امام جلال الدین سیوطی الدر منثور، جلد ۵ صفحہ ۵۳۸، ۵۳۹)

520 سَلَامٌ عَلٰی اِلْ یَاسِیْنَ یَعْنِیْ اٰلِ مُحَمَّدٍ ﷺ رَوَاهُ ابْنُ كَثِیْرٍ۔

آلِ یاسین سے مراد آلِ محمد علیہم السلام ہیں اِس کو ابنِ کثیر نے روایت کیا ہے۔

(حافظ عماد الدین ابن کثیر تفسیر ابن کثیر، جلد ۴ صفحہ ۱۹، ۲۰)

521 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی (سَلَامٌ عَلٰی اِلْ یَاسِیْنَ) اِنَّ الْمُرَادَ بِذٰلِكَ سَلَامٌ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ ﷺ۔

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کے اِس فرمان (سلام ہو الیاسین پر) کے بارے میں فرمایا کہ اِس سے مراد ہے سلام ہو آلِ محمد علیہم السلام پر۔

(عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ تفسیر ابن عباس، صفحہ ۴۷۵ بیروت لبنان)

522 عَنْ عَلِیٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی اَسْمَانِیْ فِی الْقُرْاٰنِ سَبْعَةَ اَسْمَاءٍ مُحَمَّدٌ ﷺ وَاَحْمَدُ وَطٰهٰ وَیٰسٓ وَالْمُزَّمِّلُ وَالْمُدَّثِّرُ وَعَبْدُ اللّٰهِ۔

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مجھے سات ناموں سے پکارا ہے۔ محمد ﷺ اور احمد اور طٰہٰ اور یٰسین اور مزمل اور مدثر اور عبداللہ۔

(امام قرطبی تفسیر قرطبی جلد ۱۵ صفحہ ۱۵ بیروت، لبنان)

اِسی لیے پھر امام قرطبیؒ روایت کرتے ہیں کہ

523 سَلَامٌ عَلٰی اِلْ یَاسِیْنَ۔ اَیْ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ

سلام ہو الیاسین پر یعنی آلِ محمد علیہم السلام پر۔

(امام قرطبی تفسیر قرطبی، جلد ۱۵ صفحہ ۳۰۵ بیروت لبنان)

علامہ آلوسیؒ فرماتے ہیں کہ:

524 یَاسِیْنَ فِیْهَا اِسْمٌ لِمُحَمَّدٍ ﷺ فَاٰلُ یَاسِیْنَ اٰلُهٗ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ۔

یاسین چونکہ محمد کا نام ہے اِس لیے آلِ یاسین سے مراد آلِ محمد علیہم السلام ہے۔

(علامہ آلوسی روح المعانی، جلد ۱۲ صفحہ ۱۳۱، ۱۳۲)

شیخ اسماعیل حقی اپنی تفسیر میں روایت کرتے ہیں۔

525 عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ مَعْنَاهُ يَا مُحَمَّدُ وَدَلِيلُهُ قَوْلُهُ بَعْدَ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ وَفِي الْحَدِيثِ إِنَّ اللّٰهَ سَمَّانِي بِسَبْعَةِ أَسْمَاءٍ مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ وَطٰهٰ وَيٰسٓ وَالْمُزَّمِّلُ وَالْمُدَّثِّرُ وَعَبْدُ اللّٰهِ. وَيُؤَيِّدُهُ أَنَّهُ يُقَالُ لِأَهْلِ الْبَيْتِ آلُ يٰسٓ۔

حضرت ابنِ حنفیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اِس کا معنیٰ ہے یا محمد ﷺ اِس کی دلیل یہ ہے کہ اس کا مابعد (یعنی بعد والے الفاظ) اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اس کا مؤید یعنی تائید کرتا ہے۔

حدیثِ مبارکہ میں ہے اللہ نے میرے سات نام رکھے ہیں، محمد ﷺ اور احمد اور طٰہٰ اور یٰسٓ اور مزمل اور مدثر اور عبد اللہ اس کی تائید یہ بھی ہے کہ اہلِ بیتِ محمد ﷺ کو آلِ یٰسین کہا جاتا ہے۔

(شیخ اسماعیل حقی روح البیان، جلد ۷ صفحہ ۴۶۳ بیروت لبنان)

امام خازن اپنی تفسیر میں یوں فرماتے ہیں۔

526 سَلَامٌ عَلٰى إِلْ يَاسِينَ قُرِئَ آلُ يَاسِينَ بِالْقَطْعِ قِيلَ أَرَادَ آلَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ۔

سَلَامٌ عَلٰى إِلْ يَاسِينَ اِس کی ایک قرأت آلِ یاسین یعنی ہمزہ جو کہ ل کے اوپر ہے اس کے بغیر بھی ہے اسی لیئے یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے مراد آلِ محمد عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ہیں۔

(امام خازن تفسیر خازن، جلد ۴ صفحہ ۳۶، ۷، ۲ بیروت، لبنان)

امام ابن جریر طبری اپنی تفسیر میں اِس آیتِ کریمہ کے بارے میں فرماتے ہیں۔

527 سَلَامٌ عَلٰى إِلْ يَاسِينَ بِمَعْنٰى سَلَامٌ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ۔

سلام ہو آل یاسین پر (اس کا معنیٰ) یعنی سلام ہو آلِ محمد عَلَيْهِمُ السَّلَامُ پر۔

(امام ابن جریر طبری جامع البیان فی تفسیر القرآن، جلد ۲۳ صفحہ ۶۰)

نواب صدیق حسن خان بھوپالی اس آیت کریمہ کے بارے میں کہتے ہیں

528 سَلَامٌ عَلٰى إِلْ يَاسِينَ. أَيْ آلُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ۔

سلام ہو آلِ یاسین پر یعنی سلام ہو آلِ محمد عَلَيْهِمُ السَّلَامُ پر۔

نواب صدیق حسن خان بھوپالی ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کی روایت بھی بیان کرتے ہیں۔

529 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى (سَلَامٌ عَلٰى إِلْ يَاسِينَ) وَنَحْنُ آلُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ آلُ يَاسِينَ)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ اللہ کے اِس فرمان (سلام ہو آلِ یاسین پر) کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ہم آلِ محمد عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ہی آلِ یاسین ہیں۔

(نواب صدیق حسن خان بھوپالی فتح البیان، جلد ۵ صفحہ ۳۹۶، ۳۹۷)

یہی معنیٰ علامہ غلام رسول سعیدی صاحب نے اپنی تفسیر تبیان القرآن میں اور سید محمد رفاعی نے اپنی تفسیر رفاعی میں لیا ہے کہ آلِ محمد عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ہی آلِ یاسین ہے۔ پس ثابت ہوا کہ اس آیتِ کریمہ میں حضور ﷺ کی اہلِ بیت عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اور آلؑ پر سلام بھیجا گیا ہے اور جب آپؐ کی آل عَلَيْهِمُ السَّلَامُ کی بات ہو گئی تو سب سے پہلے مولائے کائنات علی علیہ السلام کا نام مبارک آئے گا۔ اِس لیئے میں فقیر محمد یاسین قادری یہ دلائل کے ساتھ کہتا ہوں کہ اللہ مولا علی علیہ السلام پر سلام بھیج رہا ہے۔ یہ آیتِ کریمہ بھی حضرت علی علیہ السلام کی عظمت اور افضلیت کے ڈنکے بجا رہی ہے۔

آیت نمبر 88

إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۝

بے شک آپ ڈرانے والے ہیں اور ہر قوم کیلئے ایک ہادی (رہنما) ہے۔

(سورۃ الرعد: آیت ۷)

علی علیہ السلام اُمتِ محمدی کے ہادی ہیں

اس آیتِ کریمہ کے ذیل میں ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس میں ڈرانے والے سے مراد رسول اللہ ﷺ کی ذات ہے اور ہادی سے مراد علی المرتضیٰ علیہ السلام ہیں۔

530 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ﴾ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَا الْمُنْذِرُ وَعَلِيٌّ الْهَادِي يَا عَلِيُّ بِكَ يَهْتَدِي الْمُهْتَدُونَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ کے اِس فرمان ﴿بے شک آپ ڈرانے والے ہیں اور ہر قوم کے لیے ایک ہادی (رہنما) ہے﴾ کے بارے میں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں ڈرانے والا ہوں اور علی علیہ السلام ہادی ہے اے علی علیہ السلام لوگ تیری وجہ سے ہی ہدایت پر قائم رہیں گے۔

(امام حافظ ابوالقاسم حاکم حسکانی، شواھد التنزیل، جلد ۱، حدیث ۳۹۸)

531 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ﴾ وَضَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَهُ عَلَى صَدْرِهِ فَقَالَ: أَنَا الْمُنْذِرُ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ وَأَوْمَى بِيَدِهِ إِلَى مَنْكِبِ عَلِيٍّ فَقَالَ: أَنْتَ الْهَادِي يَا عَلِيُّ بِكَ يَهْتَدِي الْمُهْتَدُونَ بَعْدِي۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی (بے شک آپ ڈرانے والے ہیں اور ہر قوم کے لیے ایک ہادی (رہنما) ہے) تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک اپنے سینے پہ رکھا اور فرمایا کہ میں منذر ہوں (ڈرانے والا) اور ہر قوم کے لیے رہنما ہوتا ہے اور پھر علی علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا اے علی علیہ السلام تم ہادی ہو اور میرے بعد لوگ تیری وجہ سے ہی ہدایت حاصل کرتے رہیں گے۔

(امام حافظ ابوالقاسم حاکم حسکانی، شواھد التنزیل، جلد ۱، حدیث ۴۱۰)

532 وَفِي رِوَايَةٍ إِنَّ الْمُرَادَ بِالْهَادِي عَلِيُّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام

ایک اور روایت میں ہے جس میں (حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا) بے شک ھادی یعنی ھادی سے مراد علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

(امام ابو نعیم اصفہانی ما نزل من القرآن فی علی، صفحہ ۲۶)، (امام فخر الدین رازی تفسیر الکبیر، جلد ۱۹ صفحہ ۱۳، ۱۵)، (امام جلال الدین سیوطی الدر منثور، جلد ۴ صفحہ ۵۲)، (امام حاکم مستدرک جلد ۳ صفحہ ۱۲۹، ۱۳۰)، (خطیب بغدادی تاریخ بغداد، جلد ۱۲ صفحہ ۳۷۲)، (امام طبرانی معجم الکبیر، جلد ۱ صفحہ ۱۶۲)، (امام طبری تفسیر، جلد ۱۳ صفحہ ۱۰۸)، (شیخ سلیمان قندوزی حنفی ینابیع المودۃ، باب ۷۰ صفحہ ۲۸۲، حافظ ابوالقاسم حاکم حسکانی شواہد التنزیل، جلد ۱ صفحہ ۲۹۳)

ثابت ہوا کہ یہ آیتِ کریمہ بھی مولا علی علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی اور اُن کے رہبر و رہنما ہونے کے ڈنکے بجا رہی ہے۔ تو اُن لوگوں کا کیا ہوگا جو ساری زندگی مولا علی علیہ السلام سے لڑتے رہے اُن کے حسد و بغض میں جلتے رہے جب قرآن مولا علی علیہ السلام کے رہبر و رہنما ہونے کا اعلان کر رہا ہے اور صاحبِ قرآن اِس کی تصدیق فرما رہے ہیں تو اس کے بعد بھی کوئی شک کی گنجائش رہ جاتی ہے پتہ چلا ہدایت پہ صرف وہ ہے جنہوں نے مولا علی علیہ السلام کو اپنا ہادی اور رہبر مان لیا۔

حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

533 عَنْ أَبُو بَرْزَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِ نَفْسِهِ ثُمَّ وَضَعَهَا عَلَى يَدِ عَلِيٍّ وَيَقُولُ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ۔

حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا (بے شک آپ ڈرانے والے ہیں) اور اپنا ہاتھ اپنے سینے پر رکھا اسکے بعد اپنا ہاتھ حضرت علی علیہ السلام کے ہاتھ پر رکھا اور فرمایا ہر قوم کے لیے ہادی ہے۔

(امام ابراہیم بن محمد الجوینی فرائد السمطین جلد ۱ صفحہ ۱۰۹)

534 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَا الْمُنْذِرُ وَعَلِيٌّ الْهَادِي وَبِكَ يَا عَلِيُّ يَهْتَدِي الْمُهْتَدُونَ بَعْدِي۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (بے شک آپ ڈرانے والے ہیں اور ہر قوم کے لیئے ایک ہادی ہے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں منذر یعنی ڈرانے والا ہوں اور علیؑ ہادی ہے اور اے علی علیہ السلام میرے بعد تیرے ساتھ ہدایت پانے والے ہدایت پائیں گے۔

(امام ابراہیم بن محمد الجوینی فرائد السمطین، جلد ۱ صفحہ ۱۰۹)

535 عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: إِنَّمَآ أَنْتَ مُنْذِرٌ وَّ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ قَالَ عَلِيٌّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الْمُنْذِرُ وَأَنَا الْهَادِيْ۔

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے وہ کہتے ہیں (قرآن کی اس آیت کے بارے میں) بے شک آپ ڈرانے والے ہیں اور ہر قوم کا ایک ہادی ہوتا ہے حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ڈر سنانے والے ہیں اور میں ہادی ہوں۔

(امام فخر الدین رازی، تفسیر الکبیر، جلد ۱۹، صفحہ ۱۴)، (امام جلال الدین سیوطی الدر منثور، جلد ۴، صفحہ ۵۲)

536 عَنْ عِبَادِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَسَدِيِّ رضی اللہ عنہ عَنْ عَلِيٍّ إِنَّمَآ أَنْتَ مُنْذِرٌ وَّ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ قَالَ عَلِيٌّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الْمُنْذِرُ وَ أَنَا الْهَادِيْ۔

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ۔

حضرت عباد بن عبد اللہ الاسدی رضی اللہ عنہ حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: (بے شک آپ ڈرانے والے ہیں اور ہر قوم کیلئے ایک ہادی (رہنما) ہے) اس آیت میں مُنذر (ڈرانے والے) سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور ہادی (ہدایت دینے والے) سے مراد میں (علیؑ) ہوں

(امام حاکم المستدرک، جلد ۳: حدیث 4646)

آیت نمبر 89 تا 91

وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ۠ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۞ فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۠ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ۞ فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۞

اور ہم نے کہا اے آدم علیہ السلام تم اور تمہاری بیوی اس جنت میں رہو۔ اور تم دونوں اس میں سے جو چاہو، جہاں سے چاہو کھاؤ، مگر اس درخت کے قریب نہ جانا ورنہ حد سے بڑھنے والوں میں ہو جاؤ گے۔ پھر شیطان نے انہیں اس جگہ سے ہلا دیا اور اُن دونوں کو اُس مقام سے جہاں وہ تھے الگ کر دیا اور ہم نے حکم دیا کہ تم نیچے اتر جاؤ، تم ایک دوسرے کے دشمن رہو گے۔ اب تمہارے لیئے زمین میں ہی معینہ مدت تک جائے قرار ہے اور نفع اٹھانا مقدر کر دیا گیا ہے۔ پھر آدم علیہ السلام نے اپنے رب سے چند کلمات سیکھ لیئے پس اللہ نے اُن کی توبہ قبول فرمائی، بے شک وہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ (سورۃ البقرۃ: آیت ۳۵ تا ۳۷)

اِن آیاتِ مقدسہ میں اللہ رب العزت نے حضرت آدمؑ و حواؑ کو جو حکم دیا تھا کہ درخت کے قریب نہ جانا تو وہ شیطان کے کہنے پر اللہ کی محبت میں اس کی باتوں میں آکر چلے گئے پھر زمین پر اتار دیئے گئے اور پھر توبہ کی اور توبہ کے لئے جو کلمات بیان کئے گئے اُن کا ذکر ہے۔ اِس کا مطلب کہ آدم علیہ السلام و حواؑ کی توبہ اُن کلمات کی وجہ سے قبول ہوئی۔

537 کچھ مفسرین نے اِن کلمات سے مراد آدم علیہ السلام کی دُعا کو لیا ہے جو اُنہوں نے مانگی۔

قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۫ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۔

"اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اور اگر تُو نے ہم کو معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ فرمایا تو ہم یقیناً نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے"۔ (سورۃ الاعراف: آیت ۲۳)

یعنی اِن مفسرین نے بیان کیا وہ کلمات سے مراد آدم ؑ کی یہ دُعا ہے۔ بعض مفسرین نے بیان کیا کہ اُن کلمات سے مراد، حضرت محمد ﷺ، حضرت علی ؑ و فاطمہ سلام اللہ علیہا اور حضرت حسن و حسین عَلَیْہِمَا السَّلَامُ کے مقدس نام ہیں جو حضرت آدم و حوا عَلَیْہِمَا السَّلَامُ نے جنت میں رہتے ہوئے دیکھے تھے۔ یہاں ہم یہ پوری روایت بیان کرتے ہیں۔

538 امام جعفر صادق علیہ السلام اِن آیاتِ مقدسہ کے ذیل میں ارشاد فرماتے ہیں کہ آدمؑ و حواؑ جنت میں تھے کہ جبریلِ امینؑ آئے اور اُن دونوں کو سونے چاندی سے بنے ہوئے ایک محل میں لے گئے اس محل کے بالاخانے زمرد کے تھے اور اس محل میں یاقوت سے بنا ہوا ایک تخت تھا اس تخت کے اُوپر نُوری گنبد بنا ہوا تھا۔ اس قبہ یعنی گنبد کے اندر ایک نورانی صورت تھی جس کے سر پہ تاج اور گلے میں ہار اور کانوں میں بالیاں چمک رہی تھیں، آدمؑ نے جب یہ نورانی صورت دیکھی تو جبریلِ امینؑ سے پوچھا۔

❖ قَالَ يَا جِبْرِيْلُ مَنْ هٰذِهٖ وَقَالَ جِبْرَائِيْلُ هٰذِهٖ فَاطِمَةُ ؑ وَالتَّاجُ أَبُوْهَا. وَالطَّوْقُ زَوْجُهَا. وَالْقُرْطَانِ الْحَسَنِ ؑ وَالْحُسَيْنِ ؑ۔

آدم ؑ نے کہا اے جبریلؑ یہ (نورانی صورت) کون ہے۔ جبریلِ امینؑ نے جواب دیا یہ فاطمہ بتول زہراء سلام اللہ علیہا ہیں اور تاج اِس کے بابا محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں اور گلے کا ہار اس کے شوہر علی المرتضیٰ علیہ السلام ہیں اور کانوں کی بالیاں اس کے بیٹے حسن و حسین عَلَیْہِمَا السَّلَامُ ہیں۔ پھر آدم ؑ نے اس قبہ میں یہ کلمات لکھے ہوئے دیکھے جو انہوں نے یاد کر لیے۔

❖ أَنَا الْمَحْمُوْدُ وَهٰذَا مُحَمَّدٌ ﷺ. وَ أَنَا الْأَعْلٰى وَهٰذَا عَلِيٌّ ؑ. وَأَنَا الْفَاطِرُ وَ هٰذِهٖ فَاطِمَةُ. وَأَنَا الْمُحْسِنُ وَهٰذَا الْحَسَنُ. وَمِنِّي الْإِحْسَانُ وَ هٰذَا الْحُسَيْنُ

میں محمود ہوں اور یہ محمد ﷺ ہیں۔ اور میں اعلیٰ ہوں اور یہ علی ؑ ہیں، اور میں فاطر ہوں

اور یہ فاطمہ سلام اللہ علیہا ہیں، اور میں مُحسن ہوں اور یہ حسن ؑ ہیں اور احسان مجھ سے ہے اور یہ حُسین ؑ ہیں۔ جبریلِ امینؑ نے کہا اے آدم اِن کلمات کو یاد کریں اِن کی آپ کو ضرورت پڑے گی۔ ایسا ہی ہوا زمین پر اُتارے جانے کے بعد آدم ؑ کی توبہ قبول نہیں ہو رہی تھی پھر اُن کو وہی کلمات یاد آئے تو پھر آدم ؑ نے عرض کی۔

❖ قَالَ آدَمُ: يَارَبِّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّعَلِيٍّ وَّفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ. يَا مَحْمُوْدُ. يَا عَلِيُّ. يَافَاطِرُ يَا مُحْسِنُ إِغْفِرْلِيْ وَتَقَبَّلْ تَوْبَتِيْ۔

آدم ؑ نے عرض کی اے رب کریم۔ محمد ﷺ و علی ؑ اور فاطمہ سلام اللہ علیہا اور حسن و حسین عَلَیْہِمَا السَّلَامُ کے وسیلہ (صدقے میں) سے، اے محمود، اے اعلیٰ، اے فاطر، اے مُحسن، مجھے معاف کر دے اور میری توبہ قبول فرما۔ اللہ رب العزت کی طرف سے وحی آئی۔

❖ يَا آدَمُ لَوْ سَأَلْتَنِيْ فِيْ جَمِيْعِ ذُرِّيَّتِكَ لَغَفَرْتُ لَهُمْ۔

اے آدم ؑ (پنجتن پاکؑ کے وسیلہ سے) اگر تم اپنی ساری اولاد کی معافی کا سوال کرتا تو میں (اِن کے وسیلے) سب کو بخش دیتا معاف کر دیتا۔

(علامہ عبدالرحمٰن صفوری شافعی نزہۃ المجالس جلد ۲ صفحہ ۲۲۳، ۲۳۲، ۲۳۱)

اِس بات کا ثبوت حضور نبی اکرم ﷺ کی بے شمار احادیث سے ملتا ہے۔ کہ یہ نفوسِ قدسیہ دُنیا میں ظہور سے پہلے بھی نُوری قبہ میں تھے اور جنت میں بھی نوری قبہ میں ہونگے۔

539 عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ فَاطِمَةَ وَعَلِيًّا وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ فِيْ حَظِيْرَةِ الْقُدْسِ فِيْ قُبَّةٍ بَيْضَاءَ سَقْفُهَا عَرْشُ الرَّحْمٰنِ۔

حضرت عمر بن خطاب ؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک فاطمہ سلام اللہ علیہا اور علی ؑ اور حسن ؑ و حسین ؑ جنت کے اندر سفید قبہ (گنبد) میں ہوں گے جسکی چھت رحمان (اللہ) کا عرش ہے۔

(امام عبدالرؤف المناوی اِتحاف السائل، صفحہ ۳۵)، (امام ہندی کنزالعمال، جلد ۱۲ صفحہ ۳۶)

مولا علی علیہ السلام کی ذات اللہ کا کلمہ ہے یعنی اللہ کی نشانی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حدیثِ قدسی روایت کرتے ہیں۔

540 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: إِنَّ عَلِيًّا كَلِمَةُ الَّتِيْ أَلْزَمْتُهَا الْمُتَّقِيْنَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے شک اللہ رب العزت کا فرمان ہے بے شک علی علیہ السلام وہی کلمہ ہے جس کو میں نے پرہیزگاروں کے لیے لازم کر دیا ہے۔

(امام ابونعیم حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء جلد ۱ صفحہ ۶۶ ۷۔۶ بیروت لبنان)

اِس حدیثِ قدسی سے بھی یہ بات واضح ہو گئی کہ مولا علی علیہ السلام اللہ کا کلمہ یعنی اللہ کی نشانی ہے۔

آیت نمبر 92

❖ فَإِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَإِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ﴿۴۱﴾

"پس اگر ہم آپ کو یہاں (دُنیا) سے لے بھی جائیں تو تب بھی ہم اِن سے بدلہ لینے والے ہیں"۔

(سورۃ الزخرف: آیت ۴۱)

اِس آیتِ کریمہ میں جو اللہ رب العزت کا فرمان ہے کہ اے نبیؐ اگر ہم آپؐ کو اِس دُنیا سے واپس بلا بھی لیں تو پھر بھی ہم آپؐ کے دشمنوں سے انتقام لیں گے اِس سے مراد مولا علی علیہ السلام کے ذریعہ سے اللہ نے رسول اللہ ﷺ کے دشمنوں سے بدلہ لینا ہے۔

541 عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى ﴿فَإِمَّا

نَذْهَبَنَّ بِكَ فَإِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ﴾ نَزَلَتْ فِيْ عَلِيٍّ إِنَّهُ يَنْتَقِمُ مِنَ النَّاكِثِيْنَ وَالْقَاسِطِيْنَ بَعْدِيْ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے اِس فرمان (پس اگر ہم آپ کو یہاں (دُنیا) سے لے بھی جائیں تو تب بھی ہم اِن سے بدلہ لینے والے ہیں) کے بارے میں فرمایا کہ یہ علی علیہ السلام کے لیے نازل ہوئی بے شک وہ (علیؑ) میرے بعد باغیوں یعنی حق سے لڑنے والوں اور دین سے نکل جانے والوں سے لڑائی کرے گا اُن سے بدلہ لے گا

(امام حافظ ابوالقاسم حاکم حنفی حسکانی شواھد التنزیل، جلد ۲ صفحہ ۱۵۱)

542 عَنْ حُذَيْفَةَ ابْنِ الْيَمَانِ رضی اللہ عنہ قَالَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى ﴿فَإِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَإِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ﴾ يَعْنِيْ بِعَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ علیہ السلام۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے اِس فرمان (پس اگر ہم آپ کو یہاں (دُنیا) سے لے بھی جائیں تو تب بھی ہم اِن سے بدلہ لینے والے ہیں) اِس سے مراد علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں یعنی وہ رسول اللہ کے دشمنوں سے بدلہ لیں گے۔

(امام طبرانی المعجم الکبیر، جلد ۳، صفحہ ۱۱۰)

ایک اور روایت ہے اُس کو بھی حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں اُس کے الفاظ کچھ یوں ہیں۔

543 عَنْ جَابِرٍؓ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿فَإِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَإِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ﴾ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بِعَلِيِّ ابْنِ أَبِيْ طَالِبٍ علیہ السلام۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت (پس اگر ہم آپ کو یہاں (دُنیا) سے لے بھی جائیں تو تب بھی ہم اِن سے بدلہ لینے والے ہیں) رسول اللہ پر نازل ہوئی تو آپؐ نے فرمایا کہ اِس سے مراد علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام ہیں وہ میرے دشمنوں سے بدلہ لیں گے۔

(امام جلال الدین سیوطی الدر منثور، جلد ۶ صفحہ ۲۰،۲۱)، (امام طبرانی معجم الکبیر، جلد ۳ صفحہ ۱۱۰،۱۱۱)،
(علامہ حافظ حسکانی شواہد التنزیل، جلد ۲ صفحہ ۱۵۲)، (شیخ سلیمان قندوزی حنفی ینابیع المودۃ، باب ۲۶ صفحہ ۱۱۴)،
(امام ابن مغازلی شافعی مناقب امیر المومنین، صفحہ ۲۷۵، ۳۲۰)

544 عَنْ عِقَابِ بْنِ ثَعْلَبَةَ ؓ حَدَّثَنِيْ أَبُوْأَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيُّ ؓ فِيْ خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؓ قَالَ: أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ ؑ بِقِتَالِ النَّاكِثِيْنَ وَالْقَاسِطِيْنَ. وَالْمَارِقِيْنَ۔

حضرت عقاب بن ثعلبہ ؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوایوب انصاری ؓ نے حضرت عمر بن خطاب ؓ کے دورِ خلافت میں مجھ کو یہ حدیث سُنائی کہ رسول اللہؐ نے حضرت علی ابن ابی طالب ؑ کو حکم دیا تھا ناکثین (بیعت توڑنے والوں) قاسطین (بغاوت کرنیوالوں) اور مارقین (دین سے نکل جانے والوں) سے قتال (جہاد) کرنے کا۔

(امام حاکم المستدرک، جلد ۳ حدیث ۴۶۷۴)

545 عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ ؓ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ ؑ تُقَاتِلُ النَّاكِثِيْنَ وَالْقَاسِطِيْنَ. وَالْمَارِقِيْنَ بِالطُّرُقَاتِ. وَالنَّهْرَوَانَاتِ. وَبِالشَّعَفَاتِ قَالَ أَبُوْأَيُّوْبَ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَعَ مَنْ تُقَاتِلُ هٰؤُلَاءِ الْأَقْوَامِ؟ قَالَ: مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ ؑ۔

حضرت ابوایوب انصاری ؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو حضرت علی ابن ابی طالب ؑ سے فرماتے ہوئے سُنا کہ تُم (علیؑ) ناکثین (بیعت توڑنے والے)، قاسطین (بغاوت کرنے والے) اور مارقین (خوارج) سے گزر گاہوں میں دریائی راستوں میں اور پہاڑی راستوں میں قتال (جہاد) کروگے حضرت ابوایوب انصاری ؓ کہتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہ لوگ کس شخص سے لڑیں گے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا علی ابن ابی طالب ؑ سے۔

(امام حاکم المستدرک، جلد ۳ حدیث ۴۶۷۵)

546 عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ ؓ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَانْقَطَعَتْ نَعْلُهُ فَتَخَلَّفَ عَلِيٌّ يَخْصِفُهَا. فَمَشٰى قَلِيْلًا. ثُمَّ قَالَ: إِنَّ مِنْكُمْ مَنْ يُقَاتِلُ عَلٰى تَأْوِيْلِ الْقُرْآنِ كَمَا قَاتَلْتُ عَلٰى تَنْزِيْلِهِ. فَاسْتَشْرَفَ لَهَا الْقَوْمُ وَفِيْهِمْ أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ. قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: أَنَا هُوَ. قَالَ: لَا قَالَ عُمَرُ: أَنَا هُوَ. قَالَ: لَا. وَلٰكِنْ خَاصِفُ النَّعْلِ يَعْنِيْ عَلِيًّا. فَأَتَيْنَاهُ فَبَشَّرْنَاهُ. فَلَمْ يَرْفَعْ بِهِ رَأْسَهُ كَأَنَّهُ قَدْ كَانَ سَمِعَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہؐ کے ساتھ تھے آپؐ کا جوتا مبارک ٹوٹ گیا تو حضرت علی ؑ اس کو مرمت (پیوند لگانے) لگے اس لئے وہ (علیؑ) پیچھے رہ گئے۔ آپؐ تھوڑا چلے پھر ارشاد فرمایا تم میں سے ایک شخص ایسا ہے جو قرآن کی تاویل پر قتال (جہاد) کرے گا جس طرح میں نے اس کے نزول پر قتال (جہاد) کیا تھا۔ پس قوم (لوگ) اپنے سر اونچے کرنے لگے۔ اُن میں حضرت ابوبکرؓ اور عمر ؓ بھی تھے حضرت ابوبکر ؓ نے کہا وہ میں ہوں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں حضرت عمر ؓ نے کہا وہ میں ہوں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں بلکہ وہ جوتے کو مرمت کرنے والا یعنی علی ابن ابی طالب ؑ۔ ہم حضرت علی ؑ کے پاس گئے اور ان کو یہ خوشخبری سُنائی مگر اُنہوں (علیؑ) نے اس پر سر اوپر نہ اُٹھایا ایسا لگتا تھا جیسے وہ یہ بات پہلے ہی رسول اللہ ﷺ سے سُن چکے ہوں۔

(امام حاکم المستدرک، جلد ۳ حدیث ۴۶۲۱)

547 عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَتْ: لَمَّا سَارَ عَلِيٌّ إِلَى الْبَصْرَةِ دَخَلَ عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ يُوَدِّعُهَا. فَقَالَتْ: سِرْ فِيْ حِفْظِ اللّٰهِ وَفِيْ كَنَفِهِ. فَوَاللّٰهِ إِنَّكَ لَعَلَى الْحَقِّ، وَالْحَقُّ مَعَكَ. وَلَوْلَا أَنِّيْ أَكْرَهُ أَنْ أَعْصِيَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ. فَإِنَّهُ

أَمَرَنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَقَرَّ فِي بُيُوتِنَا لَسِرْتُ مَعَكَ وَلٰكِنْ وَاللهِ لَأُرْسِلَنَّ مَعَكَ مَنْ هُوَ أَفْضَلُ عِنْدِي وَأَعَزُّ عَلَيَّ مِنْ نَفْسِي ابْنِي عُمَرُ۔

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ

حضرت عمرہ بنتِ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں وہ فرماتی ہیں کہ جب مولا علی علیہ السلام بصرہ کی طرف روانہ ہوئے تو الوداعی ملاقات کرنے کے لئے حضور نبی اکرمؐ کی زوجہ حضرت اُمِّ سلمیٰ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے۔ آپ (اُمِّ سلمیٰ رضی اللہ عنہا) نے کہا آپ (علیؑ) اللہ تعالیٰ کی حفظ و امان میں تشریف لے کر جائیں اللہ کی قسم بے شک آپ (علیؑ) حق پر ہیں اور حق آپکے ساتھ ہے۔ اگر مجھے اللہ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کا ڈر نہ ہوتا کیونکہ رسولُ اللہ نے ہم (ازواج النبیؐ) کو گھروں میں ٹھہرنے کا حکم (امر) دیا ہے تو میں خود آپ کے ساتھ (جنگِ جمل) چلتی۔ مگر میں آپ کے ساتھ اپنے بیٹے عمرؓ کو روانہ کرتی ہوں خدا کی قسم وہ میرے نزدیک افضل اور مجھ کو میری جان سے بھی پیارا ہے۔

(امام حاکم المستدرک، جلد ۳ حدیث ۴۶۱۱)

548 عَنْ أَبِي ثَابِتٍ مَوْلَى أَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ عليه السلام يَوْمَ الْجَمَلِ. فَلَمَّا رَأَيْتُ عَائِشَةَ رضي الله عنها وَاقِفَةً دَخَلَنِي بَعْضُ مَا يَدْخُلُ النَّاسَ فَكَشَفَ اللهُ عَنِّي ذٰلِكَ عِنْدَ صَلَاةِ الظُّهْرِ. فَقَاتَلْتُ مَعَ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَمَّا فَرَغَ ذَهَبْتُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ. فَأَتَيْتُ أُمَّ سَلَمَةَ رضي الله عنها فَقُلْتُ: إِنِّي وَاللهِ مَا جِئْتُ أَسْأَلُ طَعَامًا وَلَا شَرَابًا وَلٰكِنِّي مَوْلًى لِأَبِي ذَرٍّ. فَقَالَتْ: مَرْحَبًا فَقَصَصْتُ عَلَيْهَا قِصَّتِي. فَقَالَتْ: أَيْنَ كُنْتَ حِيْنَ طَارَتِ الْقُلُوْبُ مَطَائِرَهَا؟ قُلْتُ: إِلَى حَيْثُ كَشَفَ اللهُ ذٰلِكَ عَنِّي عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ. قَالَ أَحْسَنْتَ. سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: عَلِيٌّ مَعَ الْقُرْآنِ وَالْقُرْآنُ مَعَ عَلِيٍّ لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ۔

حضرت ابو ثابت رضی اللہ عنہ جو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جنگِ جمل کے دن میں مولا علی علیہ السلام کے ساتھ تھا، پس جب میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کھڑے دیکھا تو میرے دل میں وھم (وسوسہ) پیدا ہوا جو دوسرے لوگوں کے بھی دل میں تھا۔ پس نمازِ ظہر کے وقت اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کشف کیا (یعنی وسوسہ دور کر دیا) پس میں نے امیر المومنین (علیؑ) کے ساتھ مل کر قتال کیا۔ پس جب میں فارغ ہوا تو میں مدینہ منورہ میں آیا میں اُم المومنین حضرت اُمِّ سلمیٰ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا میں نے کہا اللہ کی قسم میں کوئی کھانے اور پینے کی چیز مانگنے نہیں آیا بلکہ میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا غلام ہوں، انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا تو میں نے ان کو اپنا واقعہ سنایا۔ انہوں نے کہا جب دل اپنے مقام سے اُڑ رہے تھے تو تم کیسے بچ گئے؟ میں نے کہا میری بھی حالت یہی تھی مگر زوال کے وقت اللہ نے مجھ پر کشف کیا وسوسہ ختم ہو گیا انہوں نے (اُمِّ سلمیٰ رضی اللہ عنہا) فرمایا تو نے اچھا کیا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میں نے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی علیہ السلام قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علی علیہ السلام کے ساتھ ہے یہ کبھی ایک دوسرے سے جدا نہ ہونگے، حتیٰ کہ یہ دونوں حوضِ کوثر پر اکٹھے میرے پاس آئیں گے۔

(امام حاکم المستدرک، جلد ۳: حدیث ۴۶۲۹)

549 عَنْ جَرِيِّ بْنِ كُلَيْبٍ الْعَامِرِيِّ قَالَ: لَمَّا سَارَ عَلِيٌّ إِلَى صِفِّيْنَ كَرِهْتُ الْقِتَالَ فَأَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلَى مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ فَقَالَتْ مِمَّنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالَتْ: مِنْ أَيِّهِمْ؟ قُلْتُ مِنْ بَنِي عَامِرٍ. قَالَتْ رَحْبًا عَلَى رَحْبٍ وَقُرْبًا عَلَى قُرْبٍ تَجِيْءُ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ قُلْتُ سَارَ عَلِيٌّ إِلَى صِفِّيْنَ وَكَرِهْتُ الْقِتَالَ فَجِئْنَا إِلَى هَاهُنَا قَالَتْ: أَكُنْتَ بَايَعْتَهُ؟ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ: فَارْجِعْ إِلَيْهِ فَكُنْ مَعَهُ فَوَاللهِ مَا ضَلَّ وَلَا ضُلَّ بِهِ۔

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت جری بن کُلیب عامری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جب حضرت علی المرتضیٰ

عليہ السلام صفین کی طرف روانہ ہوئے تو میں نے قتال (جہاد) کرنے کو ناپسند کیا میں مدینہ منورہ میں آگیا اور اُم المومنین حضرت میمونہ بنتِ حارث رضی اللہ عنہا کی بارگاہ میں حاضر ہوا، پس اُنہوں نے مجھ سے پوچھا تم کن لوگوں میں سے ہو؟ میں نے عرض کی اہلِ کوفہ سے اُنہوں نے پھر پوچھا اُن میں کس (قبیلہ) سے تعلق ہے؟ میں نے عرض کیا بنی عامر سے اُنہوں نے مجھے خوش آمدید کہا پھر آنے کی وجہ پوچھی میں نے عرض کیا حضرت علی علیہ السلام صفین کی طرف روانہ ہوئے ہیں مگر مجھے یہ قتال (جہاد) کرنا پسند نہیں ہے اس لیئے میں یہاں چلا آیا۔ اُنہوں نے پوچھا کیا تم نے ان (علیؑ) کی بیعت کی تھی؟ میں نے عرض کیا جی ہاں، اُنہوں نے فرمایا تُم (واپس) لوٹ جاؤ اور اُنکے (علیؑ) لشکر میں شامل ہو جاؤ، اللہ کی قسم نہ تو وہ خود (علیؑ) گمراہ ہیں اور نہ ہی اُنکے ساتھ رہنے والے گمراہ ہو سکتے ہیں۔

(امام حاکم المستدرک، جلد ۳: حدیث ۴۶۸۰)

550 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ يَقُوْلُ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ "أَفَإِنْ مَّاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ" وَاللّٰهِ لَا نَنْقَلِبُ عَلَىٰ أَعْقَابِنَا بَعْدَ إِذْ هَدَانَا اللّٰهُ وَاللّٰهِ لَئِنْ مَّاتَ أَوْ قُتِلَ لَأُقَاتِلَنَّ عَلَىٰ مَا قَاتَلَ عَلَيْهِ حَتّٰى أَمُوْتَ وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَخُوْهُ وَوَلِيُّهُ وَابْنُ عَمِّهِ وَوَارِثُ عِلْمِهِ فَمَنْ أَحَقُّ بِهِ مِنِّيْ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کی ظاہری حیاتِ مبارک میں کہا کرتے تھے، بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اگر وہ (رسول اللہ ﷺ) وصال فرما جائیں یا شہید کر دیئے جائیں تو کیا تُم ایڑھیوں پر پھر جاؤ گے؟" اللہ کی قسم اگر وہ (رسول اللہ ﷺ) وصال فرما جائیں یا شہید کر دیئے جائیں تو میں اس بنیاد پر قتال کروں گا جس پر آپ نے قتال کیا۔ اللہ کی قسم میں اُن کا بھائی ہوں اور اُن کا ولی ہوں اور اُن کے چچا کا بیٹا ہوں اور اُنکے (رسول اللہ ﷺ) علم کا وارث ہوں تو مجھ سے زیادہ کون حقدار ہو گا؟

(امام حاکم المستدرک، جلد ۳، حدیث ۴۶۳۵)

551 عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ علیہ السلام: أَنْتَ تُبَيِّنُ لِأُمَّتِيْ مَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ بَعْدِيْ۔

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علیؑ سے ارشاد فرمایا (اے علیؑ) تم میرے بعد میری اُمت میں جب اختلاف ہو گا تو تم (حق کو) واضح اور روشن کرو گے۔

(امام حاکم المستدرک، جلد ۳، حدیث ۴۶۲۰)

552 عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ آخِذٌ بِضَبْعِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ علیہ السلام وَهُوَ يَقُوْلُ: هٰذَا إِمَامُ الْبَرَرَةِ، قَاتِلُ الْفَجَرَةِ، مَنْصُوْرٌ مَنْ نَصَرَهُ، مَخْذُوْلٌ مَنْ خَذَلَهُ ثُمَّ مَدَّ بِهَا صَوْتَهُ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عثمانؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا اور وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مولا علی علیہ السلام کا بازو پکڑ کر فرماتے ہوئے سنا، یہ (علیؑ) نیکوکاروں کا امام (پیشوا) ہے اور فاجروں کا قاتل ہے، جو اس کی مدد کرے گا اُسکی مدد (اللہ کی طرف سے) کی جائے گی۔ جو اس کو ستائے گا وہ (اللہ) کی طرف سے) ذلیل ہو گا (یہ فرماتے ہوئے) آپ ﷺ کی آواز بلند ہو گئی۔

(امام حاکم المستدرک، جلد ۳، حدیث ۴۶۴۴)

553 عَنْ عَلِيٍّ علیہ السلام قَالَ: إِنَّ مِمَّا عَهِدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّ الْأُمَّةَ سَتَغْدِرُ بِيْ بَعْدَهُ۔

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ۔

حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ بے شک حضور نبی

اکرم ﷺ نے جو تمام عہد مجھ سے لیے اُن میں یہ (عہد) بھی تھا کہ (رسول اللہ) بعد اُمت میرے ساتھ بغاوت کرے گی۔

(امام حاکم المستدرک، جلد ۳، حدیث ۴۶۷۶)

554 عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ علیہ السلام وَفَاطِمَةَ علیہا السلام وَالْحَسَنِ علیہ السلام وَالْحُسَيْنِ علیہ السلام: أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ، وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا اور حضرت حسن علیہ السلام اور حضرت حسین علیہ السلام سے ارشاد فرمایا: میں اُس سے لڑوں گا جس سے تُم لڑو گے اور (میں) اُس کو امان و سلامتی دوں گا جس کو تُم امان و سلامتی دو گے۔

(امام ابن ماجہ السنن، صفحہ ۲۲، حدیث ۱۴۵، دار السلام الریاض)، (امام ابن حبان صحیح، جلد ۱۵، حدیث ۶۹۷۷)، (امام حاکم المستدرک، جلد ۳، حدیث ۴۷۱۴)، (امام ابن ابی شیبۃ المصنف، جلد ۶، حدیث ۳۲۱۸۱)، (امام ترمذی جامع، صفحہ ۸۷۳، حدیث ۳۸۷۰، دار السلام الریاض)

555 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ علیہا السلام وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ علیہم السلام. فَقَالَ: أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ، وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا اور حضرت حسن علیہ السلام اور حضرت حسین علیہ السلام کی طرف دیکھ کر ارشاد فرمایا: میں اس سے لڑوں گا جو تُم سے لڑے گا اور اُس کو امان و سلامتی دوں گا جس کو تُم امان و سلامتی دو گے۔

(امام حاکم المستدرک، جلد ۳، حدیث ۴۷۱۳)، (امام احمد بن حنبل مسند، جلد ۲، صفحہ ۴۴۲)

556 عَنْ حَيَّانَ الْأَسَدِيِّ، سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ الْأُمَّةَ سَتَغْدِرُ بِكَ بَعْدِي وَأَنْتَ تَعِيْشُ عَلَى مِلَّتِي، وَتُقْتَلُ عَلَى سُنَّتِي، مَنْ أَحَبَّكَ

أَحَبَّنِي وَمَنْ أَبْغَضَكَ أَبْغَضَنِي وَإِنَّ هَذِهِ سَتُخْضَبُ مِنْ هَذَا يَعْنِي لِحْيَتَهُ مِنْ رَأْسِهِ۔ هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

حضرت حیان اسدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے مولا علی علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے بارے میں ارشاد فرمایا بے شک یہ اُمت میرے بعد تیرے ساتھ بغاوت کرے گی، اور تم (علیؑ) میرے دین (ملت) پر قائم رہو گے اور تم میری سُنت پر قتال (جہاد) کرو گے جو تم سے محبت کرے گا۔ وہ مجھ سے محبت کریگا، اور جو تم سے بغض (کینہ و عداوت) رکھے گا، وہ مجھ سے بغض رکھے گا اور بے شک تیری یہ داڑھی (مبارک) اور سر مبارک رنگین ہو جائے گا۔

(امام حاکم المستدرک، جلد ۳، حدیث ۴۶۸۶)

557 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَلِيٍّ: أَمَا إِنَّكَ سَتَلْقَى بَعْدِي جَهْدًا قَالَ: فِي سَلَامَةٍ مِنْ دِيْنِي؟ قَالَ: فِي سَلَامَةٍ مِنْ دِيْنِكَ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام سے ارشاد فرمایا، تم (علیؑ) میرے بعد مشقت (جنگ و جدل) میں پڑ جاؤ گے۔ حضرت علی علیہ السلام نے کہا (یا رسول اللہ ﷺ) میرا دین سلامت ہو گا؟ آپ نے فرمایا (ہاں) تیرا دین سلامت ہو گا۔

(امام حاکم المستدرک، جلد ۳، حدیث ۴۶۷۷)

قرآن مجید کی یہ آیتِ کریمہ بھی مولا علی علیہ السلام کی عظمت و رفعت اور افضلیت بیان کر رہی ہے۔ جتنی کثرت کے ساتھ قرآنِ مجید میں مولا علی علیہ السلام کی شان اور افضلیت میں آیات آئی ہیں کسی اور کے بارے میں اتنی کثرت کے ساتھ آیات نہیں آئیں یہ اس بات کی دلیل ہے کہ مولا علی علیہ السلام جیسا حضور نبی اکرمؐ کے بعد اور کوئی نہیں۔

آیت نمبر 93

❖ اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ

"کیا یہ حسد کرتے ہیں لوگوں سے (اس نعمت پر) جو عطا فرمائی ہے اُنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے"۔

(سورۃ النساء: آیت ۵۴)

ہم پہلے یہ بیان کر چکے ہیں کہ قرآنِ مجید وہ بحرِ بے کنار ہے جس کے علم اور معلومات کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا اسی آیتِ کریمہ کے بارے میں مفسرینِ عظام نے مختلف تفاسیر بیان کیں ہیں:

امام جلال الدین سیوطیؒ عبد اللہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت لے کر آئے ہیں۔ اپنی تفسیر در منثور میں کہ اِس میں جن سے حسد کرتے ہیں لوگ اُن سے مراد آلِ محمد عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ہیں۔

558 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَحْنُ النَّاسُ يَعْنِي آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ دُوْنَ النَّاسِ الَّذِيْ قَالَ اللّٰهُ فِيْهِ (اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اُنہوں نے فرمایا کہ الناس سے مراد ہم لوگ یعنی آلِ محمد عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ہیں جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے (کیا یہ حسد کرتے ہیں لوگوں سے (اس نعمت پر) جو عطا فرمائی ہے اُنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے)۔

(امام جلال الدین سیوطی الدر منثور، جلد ۲ صفحہ ۳۰۹،۳۰۸)

اگر غور کیا جائے تو یہ بات بالکل سچ ہے کہ سب سے زیادہ حسد آلِ محمد عَلَيْهِمُ السَّلَامُ سے ہی کیا گیا جو اللہ نے آلِ محمد علیہم السلام کو افضلیت اور عظمت اور طہارت عطا کی اُس پر ایک وہ بھی وقت آیا جب اللہ کے حکم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجدِ نبوی میں کھلنے والے سارے دروازے بند کروا دیئے سوائے علی علیہ السلام و فاطمہ سلام اللہ علیہا کے دروازے کے تو اس وقت بھی منافقین کے پیٹ میں

مروڑ اُٹھے تھے حسد ظاہر ہوا تھا ایک وہ وقت بھی تھا جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیرِ خم میں مولا علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر اعلان کیا مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ (جس کا میں مولا اُس کا علیؑ مولا) مولا علی علیہ السلام کی ولایت کا اعلان کیا تو مروڑ تو اُس وقت بھی اُٹھے تھے۔ دیکھا جائے جو عظمت و رفعت اللہ اور اُس کے رسولؐ نے آلِ محمد عَلَيْهِمُ السَّلَامُ کو عطا کی۔ جنت کی سرداری ہو۔ طہارت ہو۔ امامت و خلافت ہو، علم کی دولت ہو، زہد، ورع اور تقویٰ و طہارت میں سبقت ہو اعلانِ اسلام و ایمان میں سبقت ہو، شجاعت و بہادری اور سخاوت میں کمال ہو۔ ان سے بھی بڑھ کر اللہ نے جو آلِ محمدؐ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ کو نعمتوں سے نوازا ہے اِن پر آلِ محمدؐ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ سے حسد کیا گیا ہے اسی حسد کی وجہ سے مسلمان ساری زندگی آلِ محمد عَلَيْهِمُ السَّلَامُ سے لڑتے رہے۔ مولا علی علیہ السلام سے لے کر آلِ محمد عَلَيْهِمُ السَّلَامُ کے سارے شہزادے شہید ہوئے۔ مولا علی علیہ السلام کو سجدہ میں حالتِ نماز میں شہید کر دیا گیا۔ امام حسن علیہ السلام کو زہر دلوایا گیا امام حسین علیہ السلام کو ۷۲ نفوسِ قدسیہ سمیت کربلا کے میدان میں بچوں کے ساتھ بے دردی اور ظالمانہ طریقہ سے شہید کر دیا گیا۔

امام حسن عسکری علیہ السلام تک سارے آلِ محمد علیہم السلام کے امام شہید ہوئے یہ حسد ہی تو تھا جو آلِ محمد علیہم السلام کو اللہ نے افضلیت جیسی نعمت سے نوازا تھا اُس پر یہ لوگ حسد کرتے رہے اور آج تک ایسا ہو رہا ہے میں فقیر محمد یاسین قادری جو آلِ محمد عَلَيْهِمُ السَّلَامُ کے در کا ایک غلام نوکر اور بھکاری ہوں۔ مجھ پر کتنے فتاوی جاری ہو چکے ہیں رافضی، گمراہ، اور پتہ نہیں کیا کیا سُنیت سے نکالا گیا خطابات سے روکا گیا۔

آلِ محمد علیہم السلام کے غلاموں نوکروں سے حسد و بغض کی انتہا کر دی گئی تو خود آلِ محمد عَلَيْهِمُ السَّلَامُ سے کتنا حسد ہو گا، آلِ محمدؐ کے غلاموں کے احوال پڑھیں سب کچھ سامنے آجائے گا، میثم تمار رضی اللہ عنہ ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ، سلمان فارسی رضی اللہ عنہ، عمار ابنِ یاسر رضی اللہ عنہ حجر بن عدی رضی اللہ عنہ اور بے شمار آلِ محمد علیہم السلام کے غلام اور نوکر جنہوں نے آلِ محمدؐ کی محبت اور افضلیت کا علم اٹھایا ان کو شہید کیا گیا تو یہ سب کچھ حسد ہی تو ہے اور کیا ہے۔ امام باقر علیہ السلام کا بھی اِس آیت کریمہ کے ذیل میں ارشاد ہے۔ جس کو امام ابنِ حجر مکی نے بیان کیا ہے۔

559 عَنْ مُحَمَّدٍ الْبَاقِرِ علیہ السلام قَالَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ ﴿اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ﴾ نَحْنُ النَّاسُ وَاللّٰهِ۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں اس آیت کریمہ میں (کیا یہ حسد کرتے ہیں لوگوں سے (اس نعمت پر) جو عطا فرمائی ہے انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے) الناس سے مراد اللہ کی قسم ہم آلِ محمد عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ہیں۔

(امام ابن حجر مکی الصواعق محرقہ، صفحہ ۱۵۱)

اسی طرح کی ایک روایت حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے امام طبرانی بھی بیان کرتے ہیں اپنی معجم میں۔

560 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ فِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ (اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ) نَحْنُ النَّاسُ دُوْنَ النَّاسِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں قرآن کی اس آیت (کیا یہ حسد کرتے ہیں لوگوں سے (اس نعمت پر) جو عطا فرمائی ہے انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے) میں الناس سے مراد ہم لوگ یعنی آلِ محمد عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ہیں اور کوئی نہیں۔

(امام طبرانی معجم الکبیر، جلد ۱۱ صفحہ ۱۱۸ بیروت لبنان)

ثابت ہوا اس آیتِ کریمہ میں الناس سے مراد آلِ محمد عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ہیں اور جب آلِ محمدؐ یا اہلِ بیت کی بات ہو گی مولا علی علیہ السلام سب سے پہلے نمبر پہ ہوں گے۔ اور یہ حقیقت بھی ہے کہ سب سے زیادہ حسد مولا علی علیہ السلام سے ہی کیا گیا اس پر بے شمار دلائل دیئے جا سکتے ہیں مگر میں اسی پہ اکتفاء کرتا ہوں۔

آیت نمبر 94 تا 95

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَنْ لَّنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ ۝ وَلَوْ نَشَآءُ لَاَرَيْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۗ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ۝

کیا وہ لوگ جن کے دلوں میں (نفاق کی) بیماری ہے یہ گمان کرتے ہیں کہ اللہ ان کے کینوں اور عداوتوں کو ہرگز ظاہر نہ کرے گا۔ اور اگر ہم چاہیں تو آپ کو بلا شبہ وہ (منافق) لوگ دکھا دیں کہ آپ انہیں اُن کے چہروں کی علامت سے ہی پہچان لیں، اور یقیناً آپ اُن کے اندازِ کلام سے بھی انہیں پہچان لیں گے، اور اللہ تمہارے سب اعمال کو جانتا ہے۔

(سورۃ محمد: آیات ۲۹، ۳۰)

ان آیاتِ مقدسہ میں اللہ رب العزت نے منافقوں کو بے نقاب کیا ہے اور حضور نبی اکرمؐ کو ارشاد فرمایا ہے کہ یہ منافق سمجھتے ہیں کہ ان کو کوئی پہچانتا اور جانتا نہیں ہم آپ کو ان کی پہچان کی علامت بتاتے ہیں۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

561 عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى ﴿وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ﴾ قَالَ بِبُغْضِهِمْ عَلِيَّ ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ علیہ السلام۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان (آپ اُن کے اندازِ کلام سے انہیں پہچان لیں گے) کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اُن کی زبان اور کلام سے علی علیہ السلام کا بغض ظاہر ہو جاتا ہے۔ یعنی منافقین علیؑ کے بغض کی وجہ سے پہچانے جاتے ہیں۔

(امام جلال الدین سیوطی الدر منثور، جلد ۶ صفحہ ۶۷)، (امام ابن عساکر تاریخ دمشق، جلد ۲ صفحہ ۴۲۱، ۴۲۲)، (امام ہندی کنز العمال، جلد ۱ صفحہ ۲۵۰، ۲۵۱)، (امام بلاذری انساب الاشراف، جلد ۲ صفحہ ۹۲، ۹۷)، (علامہ حافظ ابو القاسم حاکم حسکانی شواہد التنزیل، جلد ۲ صفحہ ۱۷۸)، (امام ابن مغازلی مناقب امیر المومنین، صفحہ ۳۱۵، ۳۱۶)

اس کا مطلب یہ ہے کہ منافقین کی پہچان اور علامت یہ ہے کہ وہ علی علیہ السلام کے ذکر سے خوش نہیں ہوتے اُن کے چہروں اور اُن کے کلام سے پتہ چل جاتا ہے کہ یہ لوگ منافق ہیں یعنی ذکرِ علی علیہ السلام سے جس کے چہرے پہ مسرت اور خوشی آئے وہ مومن ہے اور جس کے چہرے پہ مروڑ کے آثار نظر آئیں وہ منافق ہے۔

562 عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: وَاللّٰهِ مَا كُنَّا نَعْرِفُ مُنَافِقِيْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِلَّا بِبُغْضِهِمْ عَلِيًّا علیہ السلام۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم ہم رسول اللہ ﷺ کے (ظاہری) زمانہ میں اپنے اندر منافقین کو حضرت علی علیہ السلام سے بغض کی وجہ سے پہچانتے تھے۔

(امام طبرانی معجم الاوسط، جلد ۳ حدیث ۲۱۵۱)، (امام ہیثمی مجمع الزوائد و منبع الفوائد، جلد ۹ صفحہ ۱۳۱)

563 حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ إِنَّا كُنَّا لَنَعْرِفُ الْمُنَافِقِينَ نَحْنُ مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ بِبُغْضِهِمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ ہم انصار لوگ منافقین کو اُن کے حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ بغض کی وجہ سے پہچانتے تھے۔

(امام ترمذی جامع، صفحہ ۸۴۶، حدیث ۳۷۱۷ مطبوعہ دار السلام الریاض)،
(امام ابو نعیم حلیۃ الاولیاء جلد ۶ صفحہ ۲۹۵،۲۹۴)

564 حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَبِي النَّصْرِ عَنِ الْمُسَاوِرِ الْحِمْيَرِيِّ، عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَسَمِعْتُهَا تَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يُبْغِضُهُ مُؤْمِنٌ۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ کوئی منافق حضرت علی علیہ السلام سے محبت نہیں کر سکتا اور کوئی مومن اس سے بغض نہیں رکھ سکتا۔

(امام ترمذی جامع، صفحہ ۸۴۶ حدیث ۳۷۱۷ مطبوعہ دار السلام الریاض)، (امام طبرانی معجم الکبیر، جلد ۲۳ حدیث ۸۸۶)، (امام ابو یعلیٰ مسند، جلد ۱۲ حدیث ۶۹۳۱)

565 حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عُثْمَانَ ابْنُ أَخِي يَحْيَى بْنِ عِيسَى الرَّمْلِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى الرَّمْلِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ

، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَقَدْ عَهِدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ ﷺ أَنَّهُ لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ۔

حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی امی ﷺ نے مجھ سے عہد فرمایا (وعدہ کیا) کہ مومن ہی تجھ سے محبت کرے گا اور منافق ہی تجھ سے بغض رکھے گا۔

(امام ترمذی جامع، صفحہ ۸۴۹، ۸۵۰، حدیث ۳۷۳۶ مطبوعہ دار السلام الریاض)

566 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ. وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ. عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زِرٍّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ ﷺ إِلَيَّ: أَنْ لَا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضَنِي إِلَّا مُنَافِقٌ

حضرت زر بن حبیش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑا (چیرا) اور جانداروں کو پیدا کیا۔ حضور نبی امی ﷺ کا مجھ سے عہد (وعدہ) ہے کہ مجھ سے صرف مومن ہی محبت کرے گا اور منافق ہی مجھ سے بغض رکھے گا۔

(امام مسلم صحیح، صفحہ ۵۰ حدیث ۱۳۱، ۷۸ مطبوعہ دار السلام الریاض)،
(امام نسائی السنن الکبریٰ، جلد ۵ حدیث ۸۱۵۳)، (امام ابن ابی شیبۃ المصنف، جلد ۶، حدیث ۳۲۰۶۳)،
(امام ابو یعلیٰ مسند، جلد ۱ حدیث ۲۹۱)، (امام ابن حبان صحیح، جلد ۱۵ حدیث ۶۹۲۴)،
(امام بزار مسند، جلد ۲ حدیث ۵۶۰)، (امام ابن ابی عاصم السنۃ جلد ۲ حدیث ۱۳۲۵)

ان کے علاوہ بھی بے شمار احادیث ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ مومن اور منافق کی پہچان ہی مولائے کائنات علی المرتضیٰ علیہ السلام کی ذات ہے۔ جو ان سے محبت کرے وہ مومن اور جو ان سے بغض رکھے وہ منافق۔ اس آیت کریمہ میں اللہ رب العزت نے یہی پہچان بیان کی ہے۔

میں محمد یاسین قادری بھی یہی بات دلائل کے ساتھ ثابت کر رہا ہوں۔

صحیفۂ مومن کا عنوان علیؑ ہے
خیبر میں جو ہے گونجی وہ اذان علیؑ ہے
یاسینؑ کی نہ مان چل مصطفیٰؐ کی مان لے
مومن اور منافق کی پہچان علیؑ ہے

آیت نمبر 96 تا 97

❖ وَاِنَّكَ لَتَدۡعُوۡهُمۡ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ۝ وَاِنَّ الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوۡنَ ۝

اور بے شک آپ تو انہیں صراطِ مستقیم (سیدھی راہ) کی طرف بلاتے ہیں۔ اور بے شک جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ صراطِ مستقیم (سیدھی راہ) سے کترائے رہتے ہیں۔

(سورۃ المومنون: آیات ۷۳، ۷۴)

علی علیہ السلام صراطِ مستقیم ہیں

اِن آیاتِ کریمہ میں اللہ رب العزت نے صراطِ مستقیم کی بات کی ہے کہ اے رسولؐ آپ تو اِن کو صراطِ مستقیم یعنی سیدھے راستے کی طرف بلاتے ہیں مگر چونکہ یہ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اِس لیے صراطِ مستقیم سے گریزاں ہیں۔ یعنی کتراتے ہیں۔ اصبغ بن نباتہؓ نے مولا علیؑ سے روایت کیا ہے۔

567 عَنۡ عَلِيٍّؑ قَالَ فِيۡ قَوۡلِهٖ تَعَالٰى ﴿وَاِنَّ الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوۡنَ﴾ عَنِ الصِّرَاطِ يَعۡنِيۡ عَنۡ وِلَايَتِنَا۔

حضرت علیؑ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ کے اِس فرمان (اور بے شک جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ صراطِ مستقیم سے کترائے رہتے ہیں) کے بارے میں فرماتے ہیں کہ صراطِ مستقیم سے مراد ہماری (اہلِ بیتؑ) کی ولایت ہے۔

یعنی جو آلِ محمد علیہم السلام کی ولایت سے منہ موڑتا ہے اصل میں صراطِ مستقیم سے کتراتا ہے۔

(امام ابراہیم بن محمد الجوینی فرائد السمطین، جلد ۲ صفحہ ۲۲۰، ۲۲۱)

اِس آیتِ کریمہ سے واضح ہو چکا ہے کہ مولا علیؑ کی ذات صراطِ مستقیم ہے مولا علیؑ کا دامن تھام لینا صراطِ مستقیم پر چلنے کے مترادف ہے۔

اِسی طرح حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے مولا علیؑ کو صراطِ مستقیم فرمایا ہے۔

568 عَنۡ حُذَيۡفَةَؓ قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ اِنۡ تَوَلَّوۡا عَلِيًّاؑ تَجِدُوۡهُ هَادِيًا مَهۡدِيًّا يَسۡلُكُ بِكُمُ الطَّرِيۡقَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ۔

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تُم خلافت علیؑ کے حوالے کر دو گے (علیؑ کی اطاعت کر لو گے) اُسے ہادی و مہدی پاؤ گے اور وہ تمہیں سیدھے راستے (صراطِ مستقیم) پر چلائیں گے۔

(امام ابو نعیم حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، جلد ۱ صفحہ ۶۳، ۶۴ بیروت لبنان)

امام ہندیؒ کنز العمال میں ایک طویل روایت بیان کرتے ہیں جس میں رسول اللہ ﷺ نے مولائے کائنات علی المرتضیٰؑ کو صراطِ مستقیم قرار دیا ہے۔

569 قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ عَلِيًّاؑ صِرَاطٌ مُّسۡتَقِيۡمٌ۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک علیؑ صراطِ مستقیم ہے۔ اور دوسری روایت میں صحابی نے پوچھا یا رسول اللہ صراطِ مستقیم کیا ہے تو پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ علیؑ ہی صراطِ مستقیم ہے۔

(امام ہندی کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۲۵۸)

ثابت ہوا کہ مولا علی علیہ السلام کی ذات سید ھا راستہ ہے جو مولا علی علیہ السلام کا دامن تھام لے وہ ہی حقیقت میں صراطِ مستقیم کا مسافر بن جاتا ہے۔ مولا علی علیہ السلام سے منہ موڑ کر تعلق توڑ کر انسان گمراہی کی اندھیروں میں ٹھوکریں کھاتا پھرتا ہے۔اس لیئے ابھی وقت ہے ہمارے پاس کہ ہم آقا کے بھائی کی محبت واطاعت سے صراطِ مستقیم کو پا سکتے ہیں۔

ایک اور روایت ہے جس کے الفاظ یہ ہیں۔

570 عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِنْ وَلَّيْتُمُوْهَا عَلِيًّا علیہ السلام فَهَادٍ مُهْتَدٍ، يُقِيْمُكُمْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔

حضرت حذیفہ بن یمان ؓ ایک طویل روایت میں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (ہم کو) ارشاد فرمایا: اگر تم علی علیہ السلام کو خلیفہ بناؤ گے تو وہ (علیؑ) خود بھی ہدایت یافتہ ہے اور ہدایت دینے والا ہے وہ تم کو صراطِ مستقیم پر قائم رکھے گا۔

(امام حاکم المستدرک، جلد ۳، حدیث ۴۶۸۵)

آیت نمبر 98

❖ وَ اِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَ اَشْهَدَهُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى ۛۚ

اور (یاد کریں) جب آپؐ کے رب نے اولادِ آدمؑ کی پشتوں (پیٹھوں) سے ان کی نسل نکالی اور ان کو انہی کی جانوں پر گواہ بنایا (پھر پوچھا) کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ وہ بولے کیوں نہیں۔

(سورۃ الاعراف: آیت ۱۷۲)

اس آیتِ کریمہ میں اللہ رب العزت نے کائنات کی تخلیق سے پہلے جو ارواح سے خطاب کیا اس کا ذکر ہے اس آیت میں مولا علی علیہ السلام کی جو عظمت بیان ہوئی ہے یہ شان صرف مولا علی علیہ السلام کو ہی اللہ نے عطا کی امام دیلمیؒ روایت لے کر آئے ہیں۔

571 عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَوْ عَلِمَ النَّاسُ مَتٰى سُمِّيَ عَلِيٌّ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ، مَا أَنْكَرُوْا فَضْلَهٗ سُمِّيَ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ اٰدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ، قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ﴿ وَ اِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَ اَشْهَدَهُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى ﴾ ثُمَّ قَالَ: أَنَا رَبُّكُمْ وَمُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نَبِيُّكُمْ وَعَلِيٌّ أَمِيْرُكُمْ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے (پتہ چل جائے) کہ علی علیہ السلام کا نام امیر المومنین کب رکھا گیا ہے۔ تو وہ علی علیہ السلام کی افضلیت کا انکار نہ کریں، علی علیہ السلام کا نام امیر المومنین اس وقت رکھا گیا۔ جب آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا (اور یاد کریں جب آپؐ کے رب نے اولادِ آدم علیہ السلام کی پشتوں سے ان کی نسل نکالی اور ان کو انہی کی جانوں پر گواہ بنایا پھر پوچھا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں وہ بولے کیوں نہیں) پھر فرمایا: میں تمہارا رب ہوں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے نبیؐ ہیں اور علی علیہ السلام تمہارے امیر ہیں۔

(امام دیلمی مسند الفردوس، جلد ۳، حدیث ۵۰۶۶)

572 عَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم كُنْتُ أَنَا وَعَلِيٌّ نُوْرًا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مُطِيْعًا يُسَبِّحُ اللّٰهَ ذٰلِكَ النُّوْرُ وَيُقَدِّسُهٗ قَبْلَ أَنْ يَّخْلُقَ اٰدَمَ بِأَرْبَعَةَ عَشَرَ أَلْفَ عَامٍ، فَلَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى آدَمَ رَكَّبَ ذٰلِكَ النُّوْرَ صُلْبَهٗ فَلَمْ نَزَلْ فِيْ شَيْءٍ وَّاحِدٍ حَتّٰى إِفْتَرَقْنَا فِيْ صُلْبِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَجُزْءٌ أَنَا وَجُزْءٌ عَلِيٌّ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں اور علی علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک ملے ہوئے نُور کی صورت میں تھے، وہ نُور اللہ کی

تسبیح و تقدیس میں معروف تھا آدم ؑ کی تخلیق سے چودہ ہزار سال پہلے پھر جب اللہ تعالیٰ نے آدم ؑ کو تخلیق (پیدا) فرمایا تو اس نُور کو ان کی صلبِ پاک میں رکھ دیا گیا، تو ہم دونوں (نبیؐ و علیؑ) ایک ہی چیز میں موجود رہے (یعنی ایک ہی نور میں) یہاں تک کہ ہم حضرت عبد المطلب ؑ کے صلبِ پاک میں جُدا ہوئے پس (اس نور) ایک جُز (حصہ) میں (محمدؐ) ہوں اور دوسرا جُز علی ؑ ہیں۔

(امام احمد بن حنبل فضائل صحابہ، جلد ۲ حدیث ۱۱۳۰)، (امام محب طبری الریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۱۱۹،۱۲۰)

(پیر کرم شاہ الازہری تفسیر ضیاء القرآن، جلد ۳ صفحہ ۵۸، ۵۷)

573 عَنْ عَلِيٍّ ؑ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُنْتُ أَنَا وَعَلِيٌّ نُوْرًا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ قَبْلِ أَنْ يُّخْلَقَ اٰدَمُ بِأَرْبَعَةَ عَشَرَ أَلْفَ عَامٍ. فَلَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى اٰدَمَ سَلَكَ ذٰلِكَ النُّوْرَ فِيْ صُلْبِهٖ فَلَمْ يَزَلِ اللّٰهُ تَعَالٰى يَنْقُلُهٗ مِنْ صُلْبٍ إِلٰى صُلْبٍ حَتّٰى أَقَرَّهٗ فِيْ صُلْبِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَسَمَهٗ قِسْمَيْنِ: قِسْمًا فِيْ صُلْبِ عَبْدِ اللّٰهِ ؑ. وَقِسْمًا فِيْ صُلْبِ أَبِيْ طَالِبٍ ؑ. فَعَلِيٌّ مِنِّيْ وَأَنَا مِنْهُ لَحْمُهٗ لَحْمِيْ وَدَمُهٗ دَمِيْ فَمَنْ أَحَبَّهٗ فَبِحُبِّيْ أَحَبَّهٗ وَمَنْ أَبْغَضَهٗ فَبِبُغْضِيْ أَبْغَضَهٗ۔

حضرت علی ؑ سے روایت ہے آپ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اور علیؑ آدم ؑ کی تخلیق سے چودہ ہزار سال پہلے اللہ تعالیٰ کے ہاں (بارگاہ) ایک نُور کی صورت (حیثیت) میں موجود تھے۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے آدم ؑ کو بنایا تو اس نُور کو انکی پُشت میں رکھا۔ پس اللہ تعالیٰ اس نور کو ایک صُلب سے دوسرے صُلب میں منتقل کرتا رہا یہاں تک کہ اس کو حضرت عبد المطلب ؑ کی پُشت میں رکھا۔ پھر اُسے دو حصوں میں تقسیم کر دیا ایک حصہ حضرت عبد اللہ ؑ کی پُشت میں اور دوسرا حصہ حضرت ابو طالب ؑ کی پُشت میں رکھا۔ پس علی ؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں اس کا گوشت میرا گوشت ہے، اس کا خون میرا خون ہے، میں اس سے محبت کرتا ہوں جو علی ؑ سے محبت کرتا ہے، اور میں اس سے بُغض رکھتا ہوں جو علی ؑ سے بُغض رکھتا ہے۔

(امام موفق بن احمد بن محمد مکی خوارزمی حنفی، مناقب خوارزمی، صفحہ ۱۴۳، ۱۳۵)

574 عَنْ عَلِيٍّ فِيْ رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا عَلِيُّ: رُوْحُكَ مِنْ رُوْحِيْ وَطِيْنَتُكَ مِنْ طِيْنَتِيْ وَإِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى خَلَقَنِيْ وَخَلَقَكَ مِنْ نُوْرِهٖ وَاصْطَفَانِيْ وَاصْطَفَاكَ فَاخْتَارَنِيْ لِلنُّبُوَّةِ وَاخْتَارَكَ لِلْإِمَامَةِ فَمَنْ أَنْكَرَ إِمَامَتَكَ فَقَدْ أَنْكَرَ نُبُوَّتِيْ۔

حضرت علی ؑ سے روایت ہے وہ ایک طویل روایت میں فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا اے علی ؑ تمہاری روح میری روح سے ہے تمہاری مٹی میری مٹی سے ہے اور بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے اور تجھے اپنے نُور سے پیدا کیا ہے مجھے اور تجھے چُن لیا ہے، مجھے نبوت کیلئے چُن لیا ہے اور تمہیں امامت کیلئے چُن لیا ہے، جس نے تمہاری امامت کا انکار کیا اس نے میری نبوت کا انکار کیا۔

(شیخ سلیمان قندوزی حنفی ینابیع المودۃ، جلد ۱ صفحہ ۱۵، ۵۰۰ بیروت لبنان)

575 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِيٍّ أَنَا وَأَنْتَ مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی ؑ سے فرمایا میں اور تم (علیؑ) اللہ کے نُور سے پیدا کیئے گئے ہیں۔

(شیخ سلیمان قندوزی حنفی ینابیع المودۃ، جلد ۱ صفحہ ۱۰، ۹ بیروت لبنان)

576 عَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ حَبِيْبِيْ مُحَمَّدًا ﷺ يَقُوْلُ: كُنْتُ أَنَا وَعَلِيٌّ نُوْرًا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يُسَبِّحُ اللّٰهَ ذٰلِكَ النُّوْرُ وَيُقَدِّسُهٗ. قَبْلَ أَنْ يَّخْلُقَ اللّٰهُ اٰدَمَ بِأَرْبَعَةَ عَشَرَ أَلْفَ عَامٍ. فَلَمَّا خَلَقَ اٰدَمَ أَوْدَعَ ذٰلِكَ النُّوْرَ فِيْ صُلْبِهٖ فَلَمْ يَزَلْ أَنَا وَعَلِيٌّ شَيْءٌ وَاحِدٌ حَتّٰى افْتَرَقْنَا فِيْ صُلْبِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَفِيَّ النُّبُوَّةُ وَفِيْ عَلِيٍّ الْإِمَامَةُ۔

حضرت سلمان فارسی ؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے حبیب (محبوب) محمد ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ میں اور علی ؑ، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک نُور کی صورت میں موجود تھے، یہ نُور اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس بیان کرتا تھا، آدم ؑ کی تخلیق سے چودہ ہزار سال پہلے پھر جب اللہ تعالیٰ نے آدم ؑ کو تخلیق فرمایا تو اس نُور کو آدم ؑ کی پُشت میں رکھ دیا، میں اور علی ؑ ایک ہی (نُور) شئے میں رہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں صُلبِ عبد المطلب ؑ میں دو حصوں میں تقسیم کر دیا، مجھے نبوت اور علی ؑ کو امامت عطا کی۔

(شیخ سلیمان قندوزی حنفی، ینابیع المودۃ، جلد ۱، صفحہ ۱۰، ۹)، (امام دیلمی مسند الفردوس، جلد ۲، صفحہ ۳۰۸)

577 عَنْ إِمَامِ الْبَاقِرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ حُسَيْنِ ابْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ كُنْتُ أَنَا وَعَلِيٌّ نُوْرٌ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ تَعَالَى مِنْ قَبْلِ أَنْ يُخْلَقَ آدَمُ بِأَرْبَعَةَ عَشَرَ أَلْفَ عَامٍ. فَلَمَّا خَلَقَ اللهُ تَعَالَى آدَمَ سَلَكَ ذٰلِكَ النُّوْرَ فِيْ صُلْبِهِ فَلَمْ يَزَلِ اللهُ تَعَالَى يَنْقُلُهُ مِنْ صُلْبٍ إِلَى صُلْبٍ حَتَّى أَقَرَّهُ فِيْ صُلْبِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَسَمَهُ قِسْمَيْنِ: قِسْمًا فِيْ صُلْبِ عَبْدِ اللهِ ؑ وَقِسْمًا فِيْ صُلْبِ أَبِيْ طَالِبٍ ؑ. فَعَلِيٌّ مِنِّيْ وَأَنَا مِنْهُ لَحْمُهُ لَحْمِيْ وَدَمُهُ دَمِيْ فَمَنْ أَحَبَّهُ فَبِحُبِّيْ أَحَبَّهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُ فَبِبُغْضِيْ أَبْغَضَهُ۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام، امام علی بن حسین ؑ سے وہ امام حسین ابن علی ؑ سے وہ امام علی ابنِ ابی طالب ؑ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اور علی ؑ آدم ؑ کی تخلیق سے چودہ ہزار سال پہلے اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک نُور کی حیثیت میں موجود تھے، پس جب اللہ تعالیٰ نے آدم ؑ کو تخلیق کیا تو اس نُور کو اُنکی پُشت میں رکھا۔ پس اللہ تعالیٰ اس نُور کو ایک صُلب سے دوسرے صُلب میں منتقل کرتا رہا۔ یہاں تک کہ اس کو حضرت عبد المطلبؑ کی پُشت میں رکھا، پھر اُسے دو حصوں میں تقسیم کر دیا، ایک حصہ حضرت عبد اللہ ؑ کی پُشت میں اور دوسرا

حصہ حضرت ابو طالب ؑ کی پُشت میں رکھا، پس علی ؑ مجھ سے ہے اور میں علی ؑ سے ہوں اُس کا گوشت میرا گوشت ہے اس کا خُون میرا خون ہے، میں اُس سے محبت کرتا ہوں جو علی ؑ سے محبت کرتا ہے، اور میں اس سے بُغض رکھتا ہوں جو علی ؑ سے بُغض رکھتا ہے۔

(امام ابراہیم بن محمد الجوینی فرائد السمطین، جلد 1: صفحہ ۴۷)

578 قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ خُلِقْتُ أَنَا وَعَلِيٌّ مِنْ نُوْرٍ وَاحِدٍ وَكَانَتْ هٰذِهِ الْخَلَافَةُ كَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ عَلَى الْوَجْهِ الْأَتَمِّ۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں اور علیؑ ایک ہی نور سے تخلیق ہوئے ہیں اور خلافت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم میں بدرجہ اتم پائی جاتی ہے۔

(علامہ آلوسی، روح المعانی، جلد 6، ص ۱۸۶ تا ۱۸۷)

579 عَنْ أَبِيْ سَلْمَةَ ؓ فِيْ رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ قَالَ: إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، يَا مُحَمَّدُ ﷺ! إِنِّيْ خَلَقْتُكَ، وَخَلَقْتُ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَالْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ مِنْ وُلْدِهِ مِنْ سِنْخِ نُوْرٍ مِنْ نُوْرِيْ وَعَرَضْتُ وَلَايَتَكُمْ عَلَى أَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَأَهْلِ الْأَرْضِ فَمَنْ قَبِلَهَا كَانَ عِنْدِيْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمَنْ جَحَدَهَا كَانَ عِنْدِيْ مِنَ الْكَافِرِيْنَ. يَا مُحَمَّدُ! لَوْ أَنَّ عَبْدًا مِنْ عَبِيْدِيْ عَبَدَنِيْ حَتَّى يَنْقَطِعَ أَوْ يَصِيْرَ كَالشَّنِّ الْبَالِيْ، ثُمَّ أَتَانِيْ جَاحِدًا لِوَلَايَتِكُمْ مَا غَفَرْتُ لَهُ حَتَّى يُقِرَّ بِوَلَايَتِكُمْ. يَا مُحَمَّدُ! أَتُحِبُّ أَنْ تَرَاهُمْ؟ قُلْتُ: نَعَمْ يَا رَبِّ. فَقَالَ لِيْ إِلْتَفِتْ عَنْ يَمِيْنِ الْعَرْشِ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا بِعَلِيٍّ، وَفَاطِمَةَ، وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، وَعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَجَعْفَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَمُوْسَى بْنِ جَعْفَرَ، وَعَلِيِّ بْنِ مُوْسَى وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَالْمَهْدِيِّ

عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فِي ضَحْضَاحٍ مِنْ نُورٍ قِيَامًا يُصَلُّونَ وَهُوَ فِي وَسَطِهِمْ يَعْنِي الْمَهْدِيَّ كَأَنَّهُ كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ۔

حضرت ابو سلمیٰؓ ایک طویل روایت میں فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا (آپؐ نے فرمایا) اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا! اے محمد ﷺ بے شک میں نے آپؐ کو، علیؑ اور فاطمہؑ کو اور حسنؑ اور حسینؑ کو اور ان کی اولاد سے اماموں کو تخلیق فرمایا ان سب (۱۴) کا نور میرے نور کی اصل سے ہے اور میں نے آسمان والوں اور زمین والوں پر تم سب (۱۴) کی ولایت کو پیش کیا۔ پس جس نے اس ولایت کو قبول کیا تو وہ میرے نزدیک ایمان والوں میں سے ہے اور جس نے اس ولایت کا انکار کیا وہ میرے نزدیک کافروں میں سے ہے۔ اے محمد ﷺ اگر میرے بندوں میں سے کوئی بندہ میری عبادت کرے یہاں تک کہ وہ فوت (ہلاک) ہو جائے پھر میرے پاس تم سب (۱۴) کی ولایت کا انکار کرتا ہوا آئے تو میں اس کو اس وقت تک نہیں معاف کروں (بخشوں) گا جب تک وہ تم سب (۱۴) کی ولایت کا اقرار نہ کرے۔ اے محمد ﷺ کیا آپؐ انہیں (۱۴) کو دیکھنا چاہتے ہیں؟ میں نے کہا جی ہاں اے میرے رب (دیکھنا چاہتا ہوں) پس اللہ رب العزت نے فرمایا کہ عرش کی دائیں طرف دیکھیں تو میں نے دیکھا کہ میں (حضورؐ) علیؑ و فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ، اور زین العابدینؑ، اور محمد الباقرؑ اور جعفر صادقؑ اور موسیٰ کاظمؑ اور علی رضاؑ اور محمد تقیؑ اور علی نقیؑ، اور حسن عسکریؑ اور محمد مہدیؑ کے ساتھ تھا سب (۱۴) شخصوں تک نور میں کھڑے ہو کر نماز ادا فرما رہے تھے اور وہ یعنی امام مہدیؑ اُن کے درمیان چمکتے ہوئے ستارے کی طرح تھے۔

(امام موفق بن احمد بن محمد مکی حنفی خوارزمی، مقتل الحسین جلد ۱، صفحہ ۱۴۶، ۱۴۷)

580 عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا عَلِيُّ مَنْ أَنْكَرَ إِمَامَتَكَ فَقَدْ أَنْكَرَ نُبُوَّتِي أَمْرُكَ أَمْرِيْ وَنَهْيُكَ نَهْيِيْ۔

حضرت علیؑ سے روایت ہے آپؑ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے علیؑ جس نے تمہاری امامت کا انکار کیا اس نے میری نبوت کا انکار کیا، تمہارا حکم دینا میرا حکم دینا ہے اور تمہارا روکنا میرا روکنا ہے۔

(شیخ سلیمان قندوزی حنفی ینابیع المودۃ، جلد ۱ صفحہ ۵۱، ۵۰)

اِس آیتِ مقدسہ سے یہ بات اظہر من الشمس ہو چکی ہے کہ مولا علیؑ کی خلافت و ولایت اور رہبری کا اعلان اُس وقت اللہ تعالیٰ نے فرما دیا تھا جب وقت بھی نہ تھا۔

ثابت ہوا کہ مولائے کائنات علیؑ کو امیر اور حاکم اللہ اور اس کے رسولؐ نے اِس کائنات کی تخلیق سے بھی پہلے بنایا۔ اِس آیتِ کریمہ میں اللہ رب العزت اور اس کے رسولؐ نے یہی بات اپنی اُمت تک پہنچائی ہے۔ اِس لیے مولا علیؑ کو بطور حاکم تسلیم نہ کرنا ایسا ہی ہے جیسا رسول اللہ ﷺ کو تسلیم نہ کرنا۔

آیت نمبر 99

❖ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۝

"جو لوگ خرچ کرتے ہیں اپنا مال (اللہ کی راہ میں) رات کو اور دن کو چھپا کر اور ظاہر میں اُن کا اجر و صلہ اُن کے رب کے پاس ہے اور اُن کو کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے"۔

(سورۃ البقرہ: آیت ۲۷۴)

اِس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے مولا علیؑ کی خیرات کا ذکر کیا ہے حضرت مجاہدؓ عبد اللہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں۔

581 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه قَالَ: نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ (اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ) فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام كَانَتْ عِنْدَهُ أَرْبَعَةُ دَرَاهِمَ لَا يَمْلِكُ غَيْرَهَا، فَتَصَدَّقَ بِدِرْهَمٍ لَيْلًا وَبِدِرْهَمٍ نَهَارًا وَبِدِرْهَمٍ سِرًّا وَبِدِرْهَمٍ عَلَانِيَةً"۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں یہ آیت (جو لوگ خرچ کرتے ہیں اپنا مال (اللہ کی راہ میں) رات کو اور دن کو چھپا کر اور ظاہر میں اُن کا اجر و صلہ اُن کے رب کے پاس ہے اور

ان کو کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہونگے) حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی۔ اُن کے پاس چار درہم تھے اُن میں سے ایک درہم آپؑ نے رات کو خیرات کیا اور دوسرا درہم دن میں اور تیسرا درہم چھپا کر اور چوتھا درہم ظاہراً مستحق افراد میں خیرات کیا۔

دوسری روایت کے الفاظ کچھ یوں ہیں۔

582 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ عَلِيًّا عِنْدَهُ أَرْبَعَةُ دَرَاهِمَ لَا يَمْلِكُ غَيْرَهَا فَتَصَدَّقَ بِدِرْهَمٍ سِرًّا وَدِرْهَمٍ عَلَانِيَةً وَدِرْهَمٍ لَيْلًا وَ دِرْهَمٍ نَهَارًا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ﴿ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴾

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام کے پاس چار درہم تھے ان میں سے ایک درہم اُنہوں نے چھپا کر خیرات کیا اور دوسرا درہم سرِ عام یعنی ظاہراً اور تیسرا درہم رات کو اور چوتھا درہم دن کو مستحق افراد میں خیرات کیا تو پھر یہ آیت نازل ہوئی (جو لوگ خرچ کرتے ہیں اپنا مال (اللہ کی راہ میں) رات کو اور دن کو چھپا کر اور ظاہر میں ان کا اجر وصلہ اُن کے رب کے پاس ہے اور اُن کو کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہونگے)۔

(امام بغوی تفسیر البغوی معالم التنزیل جلد ۱ صفحہ ۲۵۸)، (امام عماد الدین ابن کثیر تفسیر ابن کثیر، جلد ۱ صفحہ ۳۲۶)،
(امام جلال الدین سیوطی الدر منثور، جلد ۱ صفحہ ۳۷۳)، (علامہ زمخشری تفسیر الکشاف، جلد ۱ صفحہ ۳۱۹)،
(امام فخر الدین رازی تفسیر الکبیر، جلد ۷ صفحہ ۸۹، ۸۳)، (امام بیضاوی تفسیر بیضاوی، جلد ۱ صفحہ ۱۴۱)،
(شیخ سلیمان قندوزی حنفی ینابیع المودۃ، صفحہ ۲۵۰)، (امام ابراہیم بن محمد الجوینی فرائد السمطین، جلد ۱ صفحہ ۱۸۰)

آیت نمبر 100

❖ وَفِي الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ

"اور زمین میں (مختلف قسم کے) کھیت ہیں جو ایک دوسرے کے قریب ہیں انگوروں کے باغات ہیں اور کھیتیاں ہیں اور کھجور کے درخت ہیں جھنڈ دار اور بغیر جھنڈ کے ان سب کو ایک ہی پانی سے سیراب کیا جاتا ہے"۔

(سورۃ الرعد: آیت ۴)

اِس آیتِ مقدسہ کے ذیل میں امام ابراہیم بن محمد الجوینی حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کرتے ہیں۔

583 عَنْ جَابِرٍ قَالَ: اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ: اَلنَّاسُ مِنْ شَجَرٍ شَتّٰى وَ اَنَا وَعَلِيٌّ مِنْ شَجَرَةٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ ﴿ وَفِي الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ ﴾

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا لوگ مختلف درختوں سے ہیں اور میں اور علی علیہ السلام ایک ہی درخت سے ہیں اور پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی (اور زمین میں مختلف قسم کے کھیت ہیں جو ایک دوسرے کے قریب ہیں، انگوروں کے باغات ہیں اور کھیتیاں ہیں اور کھجور کے درخت ہیں جھنڈ دار اور بغیر جھنڈ کے اِن سب کو ایک ہی پانی سے سیراب کیا جاتا)۔

(امام ابراہیم بن محمد الجوینی فرائد السمطین جلد ۱ صفحہ ۴۵)

اِسی حدیثِ پاک کو امام طبرانیؒ اور دیگر محدثین نے بھی اِن الفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے۔

584 عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: النَّاسُ مِنْ شَجَرٍ شَتّٰى وَأَنَا وَعَلِيٌّ مِنْ شَجَرَةٍ وَّاحِدَةٍ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سُنا لوگ جُدا جدا درخت (نسب) سے ہیں جبکہ میں اور علی علیہ السلام ایک ہی درخت (نسب) سے ہیں۔

(امام طبرانی معجم الاوسط، جلد ۳ حدیث ۱۶۵۱)، (امام ہیثمی مجمع الزوائد و منبع الفوائد، جلد ۹ صفحہ ۹۹، ۱۰۰)

(امام دیلمی مسند الفردوس، جلد ۳ حدیث ۶۸۸۸)

امام عبد الرؤف المناویؒ نے اِن الفاظ کے ساتھ اس حدیثِ پاک کو بیان کیا ہے۔

585 قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنَا وَعَلِيٌّ مِنْ شَجَرَةٍ وَّاحِدَةٍ۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اور علی علیہ السلام ایک ہی درخت سے ہیں۔

(امام عبد الرؤف المناوی کنوز الحقائق، جلد ۲ صفحہ ۷۹، ۸۰)

586 عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْأَنْبِيَاءَ مِنْ أَشْجَارٍ شَتّٰى وَخَلَقَنِيْ وَعَلِيًّا مِنْ شَجَرَةٍ وَّاحِدَةٍ۔

حضرت ابو امامہ الباہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ نے تمام انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام کو مختلف درختوں سے پیدا کیا اور مجھے اور علی علیہ السلام کو ایک ہی درخت سے پیدا فرمایا۔

(امام ابنِ عساکر تاریخ دمشق الکبیر، جلد ۴۵ صفحہ ۵۰، ۵۱)

آیت نمبر 101 تا 102

❖ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۝

نعمتوں والی جنت میں، تختوں پر مسند لگائے آمنے سامنے ہونگے۔

(سورۃ الصافات: آیت ۴۳، ۴۴)

قرآن مجید فرقانِ حمید کی اِن آیاتِ مقدسہ کے بارے میں حضرت زید بن اوفی رضی اللہ عنہ نے ایک حدیثِ پاک روایت کی ہے جس کو امام ابراہیم بن محمد الجوینیؒ نے فرائد السمطین میں بیان کیا ہے۔

587 عَنْ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: آخَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ أَصْحَابِهِ رضی اللہ عنہم فَجَاءَ عَلِيٌّ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ آخَيْتَ بَيْنَ أَصْحَابِكَ وَلَمْ تُؤَاخِ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ أَحَدٍ. فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْتَ أَخِيْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَ أَنْتَ رَفِيْقِيْ فِي الْجَنَّةِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَاتِ ﴿ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۝ ﴾

حضرت زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم کے درمیان اخوت قائم کی تو حضرت علی علیہ السلام روتے ہوئے آئے اور کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے سارے صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان اخوت قائم کردی مگر، مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے (حضرت علیؑ سے) فرمایا تُم دُنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو اور تم جنت میں میرے رفیق ہو پھر آپ نے یہ آیات تلاوت فرمائیں (نعمتوں والی جنت میں تختوں پر مسند لگائے آمنے سامنے ہونگے۔)

(امام ابراہیم بن محمد الجوینی فرائد السمطین، جلد ۱ صفحہ ۸۴)

588 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ رَفَعَهُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنَا شَجَرَةٌ، وَفَاطِمَةُ حَمْلُهَا، وَعَلِيٌّ لِقَاحُهَا، وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ثَمَرَتُهَا، وَالْمُحِبُّوْنَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَرَقُهَا، مِنَ الْجَنَّةِ حَقًّا حَقًّا۔

حضرت عبداللہ بن عباس ؓ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں درخت ہوں اور فاطمہ سلام اللہ علیہا اس (درخت) کی ٹہنی ہیں اور علی ؑ اس (درخت) کا شگوفہ ہیں اور حسن ؑ اور حسین ؑ اُس (درخت) کا پھل ہیں اور اہل بیت عَلَیْهِمُ السَّلَام سے محبت کرنے والے اس (درخت) کے پتے ہیں یہ (سب) جنت میں سے ہیں یہ حق ہے، یہ حق ہے۔

(امام دیلمی مسند الفردوس، جلد ۱، حدیث ۳۵)

589 عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيٌّ يُزْهِرُ فِي الْجَنَّةِ كَكَوَاكِبِ الصُّبْحِ لِأَهْلِ الدُّنْيَا۔

حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علی ؑ جنت میں اس طرح چمکے گا جس طرح اہل دُنیا کے لیے صبح کے ستارے چمکتے ہیں۔

(امام عبدالرؤف المناوی، کنوز الحقائق جلد ۲، صفحہ ۱۹۳، بیروت لبنان)

590 عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ آخِذٌ بِيَدِي وَنَحْنُ فِي سِكَكِ الْمَدِيْنَةِ إِذْ مَرَرْنَا بِحَدِيْقَةٍ. فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا أَحْسَنَهَا مِنْ حَدِيْقَةٍ. قَالَ: لَكَ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْهَا۔

(هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ)

حضرت ابو عثمان نھدی ؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ ؑ نے ارشاد فرمایا! رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان تھے اور آپ نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اور ہم مدینہ کی ایک گلی سے گزر رہے تھے۔ جب ہم ایک باغ کے قریب سے گزرے تو میں نے کہا اے رسول

اللہ ﷺ یہ باغ کتنا خوبصورت ہے آپ نے ارشاد: تیرے لئے (علیؑ) جنت میں اس سے زیادہ خوبصورت (باغ) ہوگا۔ (یہ حدیث صحیح الاسناد ہے)

(امام حاکم المستدرک، جلد ۳، حدیث ۴۶۷۲)

591 عَنْ عَلِيٍّ ؑ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا عَلِيُّ ؑ أَنْتَ أَخِيْ وَصَاحِبِيْ وَرَفِيْقِيْ فِي الْجَنَّةِ۔

حضرت علی المرتضیٰ ؑ سے روایت ہے آپ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا! اے علی ؑ تم میرے بھائی ہو اور میرے ساتھی ہو اور جنت میں میرے رفیق (دوست) ہو۔

(علی ہامش مسند احمد، منتخب کنز العمال، جلد ۵، ص ۳۶)

592 عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَعَلِيًّا وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ فِي حَظِيْرَةِ الْقُدْسِ فِي قُبَّةٍ بَيْضَاءَ سَقْفُهَا عَرْشُ الرَّحْمٰنِ۔

حضرت عمر بن خطاب ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک فاطمہ سلام اللہ علیہا اور علی ؑ اور حسن ؑ اور حسین ؑ جنت میں سفید گنبد (قبہ) میں ہونگے جس کی چھت رحمٰن (اللہ) کا عرش ہے۔

(امام عبدالرؤف المناوی، اتحاف السائل، ص ۳۵)

593 عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَأَبُوْهُمَا خَيْرٌ مِنْهُمَا۔

حضرت عبد اللہ ؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حسن ؑ اور حسین ؑ جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں اور اُنکے ابو جان (علیؑ) ان دونوں سے بہتر (افضل) ہیں۔

(امام حاکم المستدرک، جلد ۳، حدیث ۴۷۸۰، ۴۷۷۹)

594 عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَا عَلِيُّ أَنْتَ فِي الْجَنَّةِ، يَا عَلِيُّ أَنْتَ فِي الْجَنَّةِ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے علی علیہ السلام تُو جنت میں ہوگا، اے علی علیہ السلام تُو جنت میں ہوگا۔ (رسول اللہ ﷺ کے اس ارشادِ پاک کی ایک خاص وجہ اور حکمت ہے)

(منتخب کنز العمال علی ہامش مسند احمد، جلد ۵، ص ۳۹)

595 عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ: دَخَلَ عَلَى فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَقَالَ: إِنِّي وَإِيَّاكِ وَهٰذَا النَّائِمَ يَعْنِي: عَلِيًّا وَهُمَا يَعْنِي: الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ لَفِي مَكَانٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کے گھر داخل ہوئے اور ارشاد فرمایا بے شک میں اور تم اور یہ سونے والا یعنی علی علیہ السلام اور یہ دونوں یعنی حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام قیامت کے دن ایک ہی جگہ (جنت) میں ہونگے۔

(امام حاکم المستدرک، جلد ۳ حدیث ۴۶۶۴)، (امام احمد بن حنبل مسند، جلد ۱ حدیث ۷۹۲)،
(امام طبرانی المعجم الکبیر، جلد ۲۲، حدیث ۱۰۲۶)

596 عَنْ عَلِيٍّ علیہ السلام قَالَ: أَخْبَرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ، أَنَا وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ. قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَمُحِبُّوْنَا؟ قَالَ: مِنْ وَرَائِكُمْ۔

حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے خبر دی کہ سب سے پہلے میں (علی) اور فاطمہ سلام اللہ علیہا اور حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام جنت میں داخل ہونگے

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم سے محبت کرنے والے (کہاں ہونگے)؟ آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارے پیچھے (تم سے محبت کرنے والے جنت جائیں گے)

(امام حاکم المستدرک، جلد ۳ حدیث ۴۷۲۳)، (امام طبرانی المعجم الکبیر، جلد ۱، حدیث ۹۵۰)،
(امام احمد بن حنبل مسند، جلد ۲، حدیث ۶۴۳)

597 عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: نَحْنُ وَلَدُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ سَادَةُ أَهْلِ الْجَنَّةِ: أَنَا وَحَمْزَةُ وَ عَلِيٌّ وَ جَعْفَرٌ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَالْمَهْدِيُّ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ ہم حضرت عبد المطلب علیہ السلام کی اولاد جنت والوں کے سردار ہیں میں اور حمزہ علیہ السلام اور علی علیہ السلام اور جعفر علیہ السلام اور حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام اور مہدی علیہ السلام۔

(امام ابن ماجہ السنن، ص ۵۹۶، حدیث ۴۰۸۷، دار السلام الریاض)،
(امام حاکم المستدرک، جلد ۳، حدیث ۴۹۴۰)

598 عَنْ عَلِيٍّ علیہ السلام قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا عَلِيُّ إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أُتِيْتَ أَنْتَ وَوَلَدُكَ عَلَى خَيْلٍ بُلْقٍ بِالدُّرِّ وَالْيَاقُوْتِ فَيَأْمُرُ اللّٰهُ بِكُمْ إِلَى الْجَنَّةِ وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ۔

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے علی علیہ السلام جب قیامت کا دن ہوگا تُو اور تیری اولاد موتی اور یاقوت والے رنگ برنگ چمکیلے گھوڑوں پہ سوار ہو کر آؤ گے۔ اللہ تعالیٰ تم کو جنت میں جانے کا امر (حکم) دے گا اور تمام لوگ یہ نظارہ (تمہاری عزت افزائی) دیکھ رہے ہونگے۔

(منتخب کنز العمال علی ہامش مسند احمد، جلد ۴، ص ۵۱)

599 عن علي رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: [illegible]

[illegible]

(امام طبرانی المعجم الکبیر [illegible])

600 عن علي بن الحسين رضي الله عنهما عن أبيه عن جده علي بن أبي طالب رضي الله عنهم أن النبي ﷺ أخذ بيد حسن و حسين رضي الله عنهما فقال: من أحبني و أحب هذين و أباهما و أمهما كان معي في درجتي يوم القيامة.

حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما (امام زین العابدین) اپنے والد امام حسین رضی اللہ عنہ سے اور وہ اپنے والد مولا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ مولا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا: جو (مخلص) مجھ سے محبت کرے گا اور ان دونوں (حسنین علیہما السلام) سے محبت کرے گا اور ان دونوں کے باپ سے اور دونوں کی ماں سے محبت کرے گا وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجہ میں ہوگا۔

(امام ترمذی جامع، ص ۸۴۹، حدیث ۳۷۳۳ [illegible])
(امام احمد بن حنبل مسند، جلد ۱، حدیث ۵۷۶ / امام طبرانی المعجم الکبیر، جلد ۳، حدیث ۲۶۵۴)
(امام محمد ضیاء المقدسی الاحادیث المختارہ، جلد ۲، حدیث ۴۲۱)

ان احادیث مبارکہ سے یہ بات ثابت ہوئی کہ یہ آیات مقدسہ اہل بیت اطہار علیہم السلام کی شان میں نازل ہوئیں ہیں اور جو جنت کے سید اور وارث ہیں وہ علی اور فاطمہ بتول زہراء سلام اللہ علیہا اور انکے بیٹے حسنین کریمین علیہما السلام ہیں۔ یہی ذوات مقدسہ جنت میں تختوں پر آرام فرما ہونگے اور میوے ان کے قریب جھک رہے ہونگے اور چشمے انکے نزدیک بہہ رہے ہونگے۔

آیت نمبر 103

وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ

اور (اے حبیب مکرم!) آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو (ہمارے عذاب سے) ڈرائیے۔

(سورۃ الشعراء آیت ۲۱۴)

اس آیت کریمہ کے نزول میں سے متعدد احادیث بیان کی گئی ہیں ان میں سے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ حدیث نقل کرتے ہیں۔

601 عن البراء بن عازب رضي الله عنه قال: لما نزلت هذه الآية ﴿وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ (الشعراء: ٢١٤) دعا رسول الله ﷺ قريشا فاجتمعوا فقال: يا بني عبد مناف: أنقذوا أنفسكم من النار. فأحجم القوم عنها جميعا. فقال علي بن أبي طالب رضي الله عنه: أنا يا نبي الله أكون وزيرك فقال رسول الله ﷺ لعلي: إن هذا أخي و وصيي و خليفتي فيكم فاسمعوا و أطيعوا. فقام القوم يضحكون ويقولون لأبي طالب: قد أمرك أن تسمع لابنك وتطيع.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیں) تو رسول اللہ ﷺ نے قریش کو بلایا جب وہ سارے جمع ہوگئے تو آپ نے فرمایا اے عبد مناف کی اولاد اپنی جانوں کو جہنم کی آگ سے بچاؤ (یعنی اللہ پر ایمان لے آؤ) اس پر ساری قوم خاموش رہی اور اس کے بعد علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا میں آپ کا ساتھ دوں گا نائب بنوں گا آپ کا تو پھر رسول اللہ ﷺ نے مولا علی رضی اللہ عنہ کیلئے فرمایا یہ میرا بھائی ہے اور میرا وصی

599 عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَنَا وَفَاطِمَةُ وَحَسَنٌ وَحُسَيْنٌ مُجْتَمِعُونَ، وَمَنْ أَحَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَأْكُلُ وَنَشْرَبُ حَتَّى يُفَرَّقَ بَيْنَ الْعِبَادِ۔

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا میں اور فاطمہ سلام اللہ علیہا اور حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام اور ہم سے محبت کرنے والے قیامت کے دن ایک ہی جگہ (مقام) پر جمع ہونگے۔ ہم (جنّت کے میوے) کھا رہے ہونگے اور (کوثر کے جام) پی رہے ہونگے یہاں تک کہ لوگ حساب وکتاب کے ذریعے جدا جدا کر دیے جائیں گے۔

(امام طبرانی المعجم الکبیر، جلد ۳ حدیث ۲۶۲۳)

600 عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَخَذَ بِيَدِ حَسَنٍ عليه السلام وَحُسَيْنٍ عليه السلام قَالَ: مَنْ أَحَبَّنِي وَأَحَبَّ هَذَيْنِ وَأَبَاهُمَا وَأُمَّهُمَا كَانَ مَعِي فِي دَرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت علی بن حسین علیہ السلام (امام زین العابدینؑ) اپنے والد امام حسین علیہ السلام سے اور وہ اُنکے دادا مولا علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں مولا علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت امام حسن علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام کے ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا: جو (شخص) مجھ سے محبت کرے گا اور ان دونوں (حسنین عَلَيْهِمَا السَّلَامُ) سے محبت کرے گا اور ان دونوں کے باپ سے اور دونوں کی امّی سے محبت کرے گا وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجہ میں ہوگا۔

(امام ترمذی جامع، ص ۸۴۹، حدیث ۳۷۳۳ دارالسلام الریاض سعودیہ)،
(امام احمد بن حنبل مسند، جلد ۱، حدیث ۵۷۶)(امام طبرانی المعجم الکبیر، جلد ۳، حدیث ۵۷۶، ۹۶۰)،
(امام محمد ضیاء المقدسی الاحادیث المختارہ، جلد ۲، حدیث ۴۲۱)

ان احادیثِ مبارکہ سے یہ بات ثابت ہوئی کہ یہ آیاتِ مقدسہ اہلِ بیتِ اطہار عَلَيْهِمُ السَّلَامُ کی شان میں نازل ہوئیں ہیں اور جو جنّت کے سید اور وارث ہیں وہ علیؑ اور فاطمہ بتول زہراء سلام اللہ علیہا اور اُنکے بیٹے حسنین کریمین عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ہیں۔ یہی ذوات مقدسہ جنّت میں تختوں پر آرام فرما ہونگے اور میوے ان کے قریب جھک رہے ہونگے اور چشمے اُنکے نزدیک بہہ رہے ہونگے۔

آیت نمبر 103

وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ ۝

اور آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیں (اسلام کی دعوت دیں)۔

(سورۃ الشعراء، آیت ۲۱۴)

اِس آیتِ کریمہ کے ذیل میں بے شمار احادیث بیان کی گئی ہیں اُن میں سے حضرت براء بن عازبؓ والی روایت ہم پیش کرتے ہیں۔

601 عَنْ بَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ ﴿وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ (الشعراء: ۲۱۴) دَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قُرَيْشًا فَاجْتَمَعُوا فَقَالَ: يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ: أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، فَأَحْجَمَ الْقَوْمُ عَنْهَا جَمِيعًا۔ فَقَالَ عَلِيُّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام أَنَا يَا نَبِيَّ اللهِ أَكُونُ وَزِيرَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِعَلِيٍّ إِنَّ هَذَا أَخِي وَوَصِيِّي وَخَلِيفَتِي فِيكُمْ فَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا۔ فَقَامَ الْقَوْمُ يَضْحَكُونَ وَيَقُولُونَ لِأَبِي طَالِبٍ: قَدْ أَمَرَكَ أَنْ تَسْمَعَ لِابْنِكَ وَتُطِيعَ۔

حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیں) تو رسول اللہ ﷺ نے قریش کو بلایا جب وہ سارے جمع ہو گئے تو آپ نے فرمایا اے عبدِ مناف کی اولاد اپنی جانوں کو جہنم کی آگ سے بچا لو (یعنی اللہ پر ایمان لے آؤ) اِس پر ساری قوم خاموش رہی اور اس کے بعد علی ابن ابی طالب علیہ السلام کھڑے ہوئے اور کہا میں آپ کا ساتھ دوں گا نائب بنوں گا آپ کا تو پھر رسول اللہ ﷺ نے مولا علی علیہ السلام کیلئے فرمایا یہ میرا بھائی ہے اور میرا وصی

ہے اور میرا خلیفہ ہے تمہارے اندر اس کی بات سنو اس کی اطاعت کرو اس پر قوم اُٹھی اور مذاق کرتے ہوئے کہنے لگی اے ابو طالب علیہ السلام اب اپنے بیٹے کی بات سنو اس کی اطاعت کرو۔

(امام ابراہیم بن محمد الجوینی فرائد السمطین، جلد ا صفحہ ۸۲)، (امام بغوی تفسیر معالم التنزیل، جلد ۵ صفحہ ۱۰۵، بر حاشیہ تفسیر خازن)، (امام ہندی کنز العمال، جلد ۶ صفحہ ۱۲۵)، (امام احمد بن حنبل مسند جلد ا صفحہ ۳۳۱)

آیت نمبر 104

❖ وَسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ۝

"آپ پوچھئے اُن سے جنہیں ہم نے آپ سے پہلے رسولؐ بنا کر بھیجا کیا ہم نے (خدائے) رحمٰن کے سوا کوئی اور معبود بنائے تھے کہ اُن کی عبادت کی جائے"۔

(سورۃ الزخرف، آیت ۴۵)

اِس آیتِ کریمہ میں اللہ رب العزت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرمایا کہ آپ پہلے رسولوں سے پوچھیں کہ ہم نے اُن کو جب رسالت دی تھی اور عبادت کے لئے یا رسالت کے مقصد کے لئے کیا حکم دیا تھا۔ اِس آیتِ کریمہ کے ذیل میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

602 عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَمَّا عُرِجَ بِيْ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ جِبْرَائِيْلُ هٰذَا الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ قُمْ يَا مُحَمَّدُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَصَلِّ إِلَيْهِ۔

حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ معراج کی رات جب میں آسمان پر پہنچا وہاں ایک مکان دیکھا تو جبریل امینؑ نے کہا اے محمدؐ یہ بیت المعمور ہے۔ اٹھیں اور اس میں نماز ادا فرمائیں۔

وہاں تمام انبیاء و رسل عَلَيْهِمُ السَّلَامُ جمع تھے اُن سب کی امامت میں نے فرمائی اُنہوں نے میرے پیچھے نماز ادا کی۔ پھر جبریل امینؑ نے کہا۔

❖ ثُمَّ قَالَ جِبْرَائِيْلُ يَا مُحَمَّدُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رَبُّکَ يُقْرِئُکَ السَّلَامَ۔

پھر جبریل علیہ السلام نے عرض کی اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے رب نے آپ کو سلام بھیجا ہے۔ اور ساتھ یہ بھی فرمایا ہے کہ ان رسولوں سے پوچھیں کہ یہ آپ سے پہلے کس کام کے لئے رسول بنا کر بھیجے گئے تھے۔

❖ قُلْتُ مَعَاشِرَ الرُّسُلِ عَلٰى مَاذَا بَعَثَكُمْ رَبِّيْ قَبْلِيْ فَقَالَتِ الرُّسُلُ عَنْ نُبُوَّتِکَ وَ وَلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالٰى ﴿وَسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ﴾

میں نے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہا اے رسولوں کی جماعت (گروہ) تمہیں مجھ سے پہلے میرے رب نے کس کام (بات) کے لئے بھیجا تھا۔؟ تمام رسولوں نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی نبوت اور (آپ کے بھائی) علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت کی خاطر (اس کام کے ڈنکے بجانے کے لئے) بھیجا تھا اور اسی کام کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے (آپ پوچھیے ان سے جنہیں ہم نے آپ سے پہلے رسول بنا کر بھیجا۔)

(شیخ سلیمان قندوزی حنفی ینابیع المودۃ، جلد ا باب ۱۵ صفحہ ۸۰، ۸۱، بیروت لبنان)، (امام خوارزمی مناقب للخوارزمی، صفحہ ۳۱۲، ۳۱۳)

اِس آیتِ کریمہ میں اللہ رب العزت نے مولا علی علیہ السلام کی عظمت و رفعت اور ولایت کے جو ڈنکے بجائے ہیں وہ کائنات میں کسی اور کے لئے نہیں بجائے۔ تمام رسول بھی اس بات کا اقرار کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے لئے اور علی المرتضیٰ علیہ السلام کی ولایت کی خاطر رسول بنا کر دُنیا میں بھیجا ہے۔ اب کسی کے پاس رتی برابر بھی عدل و انصاف کی دولت ہے تو وہ یہ بات مان لے کہ حضورؐ کے بعد علی علیہ السلام سب سے افضل و اعلیٰ ہیں۔

آیت نمبر 105

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسولؐ کی اطاعت کرو اور اپنے میں سے (اہل حق) صاحبانِ امر کی۔
(سورۃ النساء: آیت ۵۹)

علی علیہ السلام پہلے اُولی الامر ہیں

اِس آیتِ کریمہ کے بارے میں مولا علی علیہ السلام سے ہی روایت ہے جس کو حافظ ابو القاسم حاکم حسکانی نے شواہد التنزیل میں روایت کیا ہے۔

603 عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ أُولِي الْأَمْرِ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: أَنْتَ أَوَّلُهُمْ۔

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی (اے ایمان والو: اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے میں سے صاحبانِ امر کی) رسول اللہ ﷺ پر تو میں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ صاحبانِ امر کون ہیں پس آپؐ نے ارشاد فرمایا تم (علیؑ) ان میں سب سے پہلے (اولی الامر) ہو۔
(امام حافظ ابو القاسم حسکانی شواہد التنزیل، جلد ۱ صفحہ ۴۷۵)، (شیخ سلیمان قندوزی حنفی ینابیع المودۃ، ص ۴۹۴)

604 عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا إِنِ اتَّبَعْتُمُوهُمَا، وَهُمَا: كِتَابُ اللَّهِ، وَأَهْلُ بَيْتِي عِتْرَتِي. ثُمَّ قَالَ: أَتَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالُوا: نَعَمْ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ۔

حضرت زید بن ارقم ؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے لوگو! میں تم میں دو امرین (دو حکم دینے والے، اولی الامر) چھوڑے جا رہا ہوں اور اگر تم ان کی اتباع کرو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے اور وہ دو چیزیں اللہ کی کتاب اور میری اہلِ بیت علیہم السلام عترت ہیں اور پھر ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو بے شک میں مومنین کی جانوں سے زیادہ قریب ہوں تین مرتبہ ارشاد فرمایا: وہ (صحابہ ؓ) بولے جی ہاں پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کا میں مولا پس اس کا علی علیہ السلام بھی مولا ہے۔
(امام حاکم المستدرک جلد ۳: حدیث ۴۵۷۷)

اس حدیثِ پاک میں رسول اللہ ﷺ نے اپنی اہلِ بیت علیہم السلام کو اولی الامر قرار دیا اور حضور نبی اکرم ﷺ کی اہلِ بیت علیہم السلام میں مولا علی علیہ السلام سرِفہرست ہیں۔ پس ثابت ہوا کہ پہلے اولی الامر مولائے کائنات علی علیہ السلام ہیں۔

605 عَنْ أَبِي ذَرٍّ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَمَنْ أَطَاعَكَ (يَا عَلِيُّ) فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَاكَ فَقَدْ عَصَانِي۔

حضرت ابوذر غفاری ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (حضرت علیؑ کیلئے) فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ اور جس نے (اے علیؑ) تیری اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے تیری نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔
(امام حاکم المستدرک جلد ۳: حدیث ۴۶۴۱)

606 عَنْ أَبِي ذَرٍّ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ، وَمَنْ أَطَاعَ عَلِيًّا فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَى عَلِيًّا فَقَدْ عَصَانِي۔

حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی، اور جس نے علیؑ کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے علیؑ کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

(امام حاکم المستدرک جلد ۳: حدیث ۴۶۱۷)

607 عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا عَلِيُّ مَنْ أَنْكَرَ إِمَامَتَكَ فَقَدْ أَنْكَرَ نُبُوَّتِي. أَمْرُكَ أَمْرِيْ وَنَهْيُكَ نَهْيِيْ۔

حضرت علیؑ سے روایت ہے آپ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے علیؑ جس نے تمہاری امامت کا انکار کیا اس نے میری نبوت کا انکار کیا، تمہارا حکم دینا میرا حکم دینا ہے اور تمہارا روکنا میرا روکنا ہے۔

(شیخ سلیمان قندوزی حنفی ینابیع المودۃ، جلد ۱ صفحہ ۵۱، ۵۰)

608 عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام فِيْ رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَا عَلِيُّ أَنْتَ وَصِيِّيْ وَوَارِثِيْ، وَأَبُوْ وَلَدِيْ وَزَوْجُ إِبْنَتِيْ أَمْرُكَ أَمْرِيْ وَنَهْيُكَ نَهْيِيْ۔

حضرت علیؑ ایک طویل روایت میں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے علیؑ تم میرے وصی ہو اور میرے وارث ہو اور میرے بیٹوں کے باپ ہو اور میری بیٹی کے شوہر ہو تمہارا حکم دینا میرا حکم دینا ہے اور تمہارا روکنا میرا روکنا ہے۔

(شیخ سلیمان قندوزی حنفی ینابیع المودۃ، جلد ۱ صفحہ ۵۰ بیروت، لبنان)

609 عَنْ سَلْمَانَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْكُمْ بِعَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عليه السلام فَإِنَّهُ مَوْلَاكُمْ فَأَحِبُّوْهُ وَكَبِيْرُكُمْ فَأَكْرِمُوْهُ وَعَالِمُكُمْ فَاتَّبِعُوْهُ وَقَائِدُكُمْ إِلَى الْجَنَّةِ فَعَزِّرُوْهُ إِذَا دَعَاكُمْ فَأَجِيْبُوْهُ وَإِذَا أَمَرَكُمْ فَأَطِيْعُوْهُ أَحِبُّوْهُ بِحُبِّيْ وَأَكْرِمُوْهُ بِكَرَامَتِيْ مَا قُلْتُ لَكُمْ فِيْ عَلِيٍّ إِلَّا مَا أَمَرَنِيْ بِهِ رَبِّيْ جَلَّتْ عَظَمَتُهُ۔

حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم پر علی بن ابی طالبؑ کو (بطور حاکم مقرر کر دیا گیا ہے) بے شک وہ (علیؑ) تمہارا مولا ہے پس اُس سے محبت کرو، وہ تم میں سب سے بڑا ہے اُس کا احترام کرو، اور وہ تم میں سے بڑا عالم ہے اُسکی اتباع کرو، اور وہ جنت کی طرف تمہارا رہنما ہے اُسکی تعظیم کرو، جب وہ تم کو بُلائے تو فوراً اُسکے پاس حاضر ہو جاؤ اور جب وہ تُم کو حکم دے تو اسکی اطاعت کرو اس سے محبت کرو میری محبت کی وجہ سے اور اُس کا احترام کرو میرے احترام کی وجہ سے میں نے جو کچھ تم کو علیؑ کے بارے میں فرمایا ہے وہ میرے عظمت وجلالت والے رب نے مجھے حکم دیا ہے۔

(امام موفق بن احمد بن محمد مکی حنفی مقتل الحسین، جلد ۱ صفحہ ۷۳، ۷۲)

610 عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ فِيْ رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ فَهَلَّا إِتَّخَذْتَ لِنَفْسِكَ خَلِيْفَةً يُؤَدِّيْ عَنْكَ أَحْكَامَكَ وَيُعَلِّمُ عِبَادِيْ مِنْ كِتَابِيْ مَالَا يَعْلَمُوْنَ قُلْتُ إِخْتَرْ فَإِنَّ خَيْرَكَ خَيْرِيْ قَالَ إِخْتَرْتُ لَكَ عَلِيًّا فَاتَّخِذْهُ لِنَفْسِكَ خَلِيْفَةً وَوَصِيًّا وَهُوَ نَحَلْتُهُ عِلْمِيْ وَحِكْمِيْ وَهُوَ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ حَقًّا لَمْ يَنَلْهَا أَحَدٌ قَبْلَهُ وَلَيْسَتْ لِأَحَدٍ بَعْدَهُ يَا مُحَمَّدُ: عَلِيٌّ رَايَةُ الْهُدٰى وَإِمَامُ مَنْ أَطَاعَنِيْ وَنُوْرُ أَوْلِيَائِيْ وَهُوَ الْكَلِمَةُ الَّتِيْ أَلْزَمْتُهَا لِلْمُتَّقِيْنَ مَنْ أَحَبَّهُ فَقَدْ أَحَبَّنِيْ وَمَنْ أَبْغَضَهُ فَقَدْ أَبْغَضَنِيْ. فَبَشِّرْهُ بِذٰلِكَ يَا مُحَمَّدُ: قُلْتُ لَقَدْ أَبْشَرْتُهُ۔

حضرت ابوھریرہؓ ایک طویل روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا اے محمد ﷺ کیا تُو نے اپنے لیئے کسی کو خلیفہ نہیں بنایا؟ جو تیرے احکام کو تیری طرف سے (تیرے بعد) ادا کرے۔ اور میرے بندوں کو میری کتاب (قرآن مجید) میں سے وہ کچھ پڑھائے جو وہ نہیں جانتے۔ آپ فرماتے ہیں میں نے کہا (میرے اللہ) تُو ہی (اس کا) انتخاب فرمادے بے شک تیری پسند میری پسند ہے۔ اللہ رب العزت نے فرمایا میں نے تیرے لیئے علیؑ کو

منتخب کر لیا پس تو بھی اس کو اپنی جان کے لیئے خلیفہ اور وصی مقرر کر دے اور وہ (علیؑ) میرے علم اور حکمت کا محل ہے اور وہ ایمان والوں کا امیر برحق ہے۔ نہیں پہنچا کوئی اس مقام (امارت) کو نہ کوئی اس سے پہلے اور نہ کوئی اُسکے بعد پہنچ سکے گا۔ اے محمدؐ، علی علیہ السلام ہدایت کا عَلَم (جھنڈا) ہے اور اطاعت گزاروں کا پیشوا ہے اور میرے اولیاء کا نور ہے اور وہ کلمہ (نشانی) ہے جو میں نے پرہیز گاروں کیلئے لازم کیا ہے۔ جو اس سے محبت کرتا ہے بے شک وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور جو کوئی اُس (علی علیہ السلام) سے بغض رکھتا ہے بے شک وہ مجھ سے بغض رکھتا ہے پس اُس کو خوشخبری سُنا دو اس بات کی اے محمدؐ میں نے کہا (اے اللہ) یقیناً میں اُس (علیؑ) کو اس بات کی خوشخبری دوں گا۔

(امام ابو نعیم حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، جلد ۴ صفحہ ۴۷)

611 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ ؓ عَلَيْكَ بِعَلِيٍّ فَإِنَّ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِهٖ وَجَنَانِهٖ وَإِنَّهٗ قُفْلُ الْجَنَّةِ وَ مِفْتَاحُهَا وَقُفْلُ النَّارِ وَ مِفْتَاحُهَا بِهٖ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَبِهٖ يَدْخُلُوْنَ النَّارَ۔

حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے مجھے ارشاد فرمایا اے ابن عباسؓ علی علیہ السلام کی اتباع و پیروی اور فرماں برداری کرنا کیونکہ حق علی علیہ السلام کی زبان اور دل پر ہے اور بے شک وہ (علیؑ) جنت کا تالہ ہے اور جنت کی چابی ہے اور دوزخ کا تالہ ہے اور اُسکی چابی ہے۔ علی علیہ السلام کے ذریعہ سے ہی (یعنی علیؑ سے محبت کرنے والے) لوگ جنت میں جائیں گے اور علی علیہ السلام کی وجہ سے (یعنی علیؑ سے بغض رکھ کر) لوگ دوزخ میں جائیں گے۔

(سید علی ہمدانی مودۃ القربیٰ، صفحہ ۱۶، ۱۵، بیروت لبنان)

612 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ طَاعَتِيْ وَ طَاعَةَ أَهْلِ بَيْتِيْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ عَلَى النَّاسِ خَاصَّةً وَ عَلَى الْخَلْقِ كَافَّةً۔

حضرت عبد اللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے آپؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے میری اطاعت اور میری اھلِ بیت علیہم السلام کی اطاعت بنی نوع انسان اور تمام مخلوق پر خاص اور فرض کر دی ہے۔

(شیخ سلیمان قندوزی حنفی، ینابیع المودۃ، جلد ۲ صفحہ ۷۵)

613 عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ ؓ قَالَ: إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: يَا عَلِيُّ عليه السلام سَتُقَاتِلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ وَ أَنْتَ عَلَى الْحَقِّ، فَمَنْ لَّمْ يَنْصُرْكَ يَوْمَئِذٍ فَلَيْسَ مِنِّيْ۔

حضرت عمار بن یاسر ؓ سے روایت ہے آپؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ: اے علی علیہ السلام تجھ سے باغی گروہ جنگ کرے گا اور تم حق پر ہو گے۔ پس اُس دن جس نے تیری مدد نہ کی پس وہ مجھ سے نہیں ہے۔

(امام ابن عساکر تاریخ دمشق الکبیر، جلد ۴۵ حدیث ۹۸۷۸)

614 عَنْ أَبُوْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ ؓ قَالَ: إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: يَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ ؓ إِنْ رَأَيْتَ عَلِيًّا عليه السلام قَدْ سَلَكَ وَادِيًا وَسَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا غَيْرَهٗ فَاسْلُكْ مَعَ عَلِيٍّ فَإِنَّهٗ لَنْ يُدْلِيَكَ فِيْ رَدًى، وَلَنْ يُخْرِجَكَ مِنْ هُدًى۔

حضرت ابو ایوب انصاری ؓ ایک طویل روایت میں فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سُنا، اے عمار بن یاسر ؓ اگر تم علی علیہ السلام کو دیکھو کہ وہ ایک وادی میں چل رہے ہیں اور لوگ (علیؑ کو چھوڑ کر) دوسری وادی میں چل رہے ہیں تو تم علی علیہ السلام کے ساتھ چلنا، بے شک وہ (علیؑ) تجھ کو کبھی بھی گڑھے میں گرنے نہیں دے گا اور نہ ہی تم کو راہِ ہدایت سے نکلنے (ہٹنے) دے گا۔

(امام ابن عساکر تاریخ دمشق الکبیر، جلد ۴۵ حدیث ۹۸۷۷ بیروت لبنان)

اللہ رب العزت نے اولی الامر کی شرط علم و حکمت بیان کی ہے اگر احادیث کا مطالعہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد سب سے زیادہ علم و حکمت کی دولت سے مالا مال جو ذات ہے وہ مولا علیؑ ہیں اس لیئے سب سے پہلے اولی الامر آپؑ ہیں کچھ اور احادیث ہم قارئین کی نظر کرتے ہیں تاکہ اولی الامر کی شرائط واضح ہو جائیں۔

615 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِذَا بَلَغَنَا شَيْءٌ تَكَلَّمَ بِهِ عَلِيٌّ علیہ السلام مِنْ فُتْيَا وَ قَضَاءٍ وَثَبَتَ لَمْ نُجَاوِزْهُ إِلَى غَيْرِهِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہمارے پاس کوئی ایسی شئے پہنچے گی جسکے بارے میں مولا علی علیہ السلام نے فتویٰ دیا ہو اور فیصلہ کیا ہو اور وہ ثابت ہو جائے (فیصلہ مولا علی علیہ السلام نے فرمایا ہے) تو ہم پھر اس مسئلہ کو کسی اور کے پاس نہیں لے جائیں گے۔

(امام ابن عساکر تاریخ دمشق الکبیر، جلد ۴۵ حدیث ۹۸۰۳ طبع بیروت لبنان)

616 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِذَا حَدَّثَنَا ثِقَةٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام بِفُتْيَا لَا نَعْدُوهَا۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی ثقہ (سچا) راوی (حدیث بیان کرنے والا) ہمارے سامنے علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے حدیث بیان (روایت) کرے گا تو ہم اُسی پر ٹھہر جائیں گے۔ اُسے آگے (یعنی کسی اور کے پاس) نہیں لے کر جائیں گے۔

(امام ابن عساکر تاریخ دمشق الکبیر، جلد ۴۵ حدیث ۹۸۰۳ طبع بیروت لبنان)

617 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ إِنَّمَا هُوَ عَلِيٌّ علیہ السلام لَقَدْ كَانَ عَالِمًا بِالتَّفْسِيرِ وَالتَّأْوِيلِ وَالنَّاسِخِ وَالْمَنْسُوخِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں آپؓ فرماتے ہیں کہ وہ (شخص) جس کے پاس کتاب (قرآن) کا علم ہے وہ صرف حضرت علی علیہ السلام ہیں۔ یقیناً وہ (علیؑ) تفسیر و تاویل اور ناسخ و منسوخ کے (سب سے بڑے) عالم ہیں۔

(شیخ سلیمان قندوزی حنفی ینابیع المودۃ، جلد ۱، ص: ۱۰۳)

618 عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا عَلِيٌّ أَعْلَمُ النَّاسِ بِالسُّنَّةِ۔

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا تمام لوگوں میں علی المرتضیٰ علیہ السلام سُنّت کے سب سے بڑے (سب سے زیادہ علم رکھنے والے) عالم ہیں۔

(امام ابن عساکر تاریخ دمشق الکبیر، جلد ۴۵ حدیث ۹۸۰۵ طبع بیروت لبنان)

619 وَفِي رِوَايَةٍ قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ: أَمَا أَنَّهُ (عَلِيٌّ) أَعْلَمُ النَّاسِ بِالسُّنَّةِ۔

ایک روایت میں اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا ہاں بے شک وہ (حضرت علیؑ) تمام لوگوں میں سُنّت کے سب سے بڑے عالم ہیں (یعنی تمام لوگوں سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔

(امام عبدالرؤف المناوی، ذخائر العقبیٰ، ص ۷۸، دار الکتب مصر)

620 عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَكَانَ فِي أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَعْلَمُ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام؟ قَالَ: لَا وَاللهِ مَا أَعْلَمُهُ۔

عبدالملک بن ابی سلیمان روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کوئی حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے بڑا عالم (یعنی زیادہ علم رکھنے والا) ہے؟ تو انہوں (عطاء) نے جواب دیا اللہ کی قسم نہیں (علیؑ سے زیادہ علم والے) کو میں نہیں جانتا (ان سے بڑا عالم میں نے نہیں دیکھا)

(امام ابن عساکر تاریخ دمشق الکبیر، جلد ۴۵، حدیث ۹۸۱۱ بیروت لبنان)

621 عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ مَا مِنْهَا حَرْفٌ إِلَّا لَهُ ظَهْرٌ وَبَطْنٌ وَإِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام عِنْدَهُ عِلْمُ الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بے شک قرآن سات قراٰتوں (معانی) میں نازل ہوا ہے اسکے (قرآن) ہر ایک حرف کا ظاہر بھی ہے اور باطن بھی اور بے شک علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے پاس اسکے (قرآن کے ہر ایک حرف) ہر ظاہر اور ہر باطن کا علم ہے۔

(امام ابو نعیم حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، جلد ۱، ص ۶۵)

622 عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؓ قَالَ: كَانَ عُمَرُ ؓ يَتَعَوَّذُ بِاللهِ مِنْ مُعْضِلَةٍ لَيْسَ لَهَا أَبُوْ حَسَنٍ۔

حضرت سعید بن مُسیب ؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرتے تھے ایسے مسئلہ میں جس میں ابو حسن ؑ (مولا علی کی کنیت) موجود نہ ہوتے۔

(امام احمد بن حنبل فضائل صحابہ، جلد ۲: حدیث ۱۱۰۰)، (امام ابن سعد طبقات الکبریٰ، جلد ۲: ص ۳۳۹)
(امام ہندی کنز العمال، جلد ۵: ص ۸۳۲)، (امام بیہقی شعب الایمان، جلد ۵: ص ۲۸۰)

623 وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؓ قَالَ: وَكَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ: لَوْلَا عَلِيٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ۔

ایک اور روایت میں حضرت سعید بن مُسیب ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ فرمایا کرتے تھے اگر علی ؑ (مشکلات کے حل کیلئے) نہ ہوتے تو عمر ؓ ہلاک ہو جاتا۔

(امام ابن عبد البر الاستیعاب، جلد ۳: ص ۱۱۰۲، ۱۱۰۳)،
(امام ابن عساکر تاریخ مدینہ و دمشق، جلد ۴۲: ص ۳۰۶)

624 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ؓ عَلِيٌّ أَقْضَانَا۔

حضرت عبد اللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے فرمایا: حضرت علی المرتضیٰ ؑ ہمارے ہاں سب سے بڑے قاضی (سب سے اچھا فیصلہ کرنے والے) ہیں۔

(امام احمد بن حنبل مسند، جلد ۵: حدیث ۲۱۱۲۳)، (امام ابن أبي شيبة المصنف، جلد ۶: حدیث ۳۰۱۲۹)
(امام حاکم المستدرک، جلد ۳: حدیث ۵۳۲۸)، (امام نسائی السنن الکبریٰ، جلد ۶: حدیث ۱۰۹۹۵)
(امام ابو نعیم حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، جلد ۱: ص ۶۵)

625 عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ قَالَ: أَقْضٰى أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ ؑ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ تمام اہل مدینہ (مدینہ والوں) میں سب سے بڑے فیصلہ کرنے والے (قاضی) علی بن أبی طالب ؑ تھے۔

(امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ و دمشق، جلد ۴۲: ص ۴۰۳)

626 عَنْ مُغِيْرَةَ قَالَ: لَيْسَ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَقْوٰى قَوْلًا فِي الْفَرَائِضِ مِنْ عَلِيٍّ ؑ۔

حضرت مغیرہ بیان کرتے ہیں کہ فرائض (میراث) کے مسائل میں حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام سے بڑھ کر کسی کا (اعلیٰ و مدلل) قول (فتویٰ) نہ ہوتا تھا۔

(امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ و دمشق، جلد ۴۲: ص ۴۰۵)

627 عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ؓ قَالَ: لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَقُوْلُ سَلُوْنِيْ إِلَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ ؑ۔

حضرت یحیٰ بن سعید ؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے تمام صحابہ کرام ؓ میں حضرت علی المرتضیٰ ؑ کے سوا کوئی بھی یہ نہیں کہتا تھا سَلُوْنِي یعنی جو کچھ پوچھنا چاہتے ہو پوچھ لو مجھ سے۔

(امام احمد بن حنبل فضائل صحابہ، جلد ۲: حدیث ۱۰۹۸)، (امام ابن أبي شيبة المصنف، جلد ۵: حدیث ۲۹۳۳۰)
(امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ و دمشق، جلد ۴۲: ص ۳۹۹)

628 عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؓ قَالَ: لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنَ الصَّحَابَةِ يَقُوْلُ: سَلُوْنِيْ إِلَّا عَلِيٌّ ؑ۔

حضرت سعید بن مُسیب ؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں سارے صحابہ کرام ؓ میں سے کوئی ایک صحابی ؓ بھی حضرت علی ؑ کے سوا یہ نہیں کہتا تھا سَلُوْنِي یعنی جو کچھ پوچھنا چاہتے ہو پوچھ لو مجھ سے۔

(امام ذہبی تاریخ الاسلام، جلد ۳، ص ۶۳۸)، (امام ابن حجر مکی الصواعق المحرقة جلد ۲: ص ۳۷۱)،
(امام جلال الدین سیوطی تاریخ خلفاء جلد ۱: ص ۱۷۱)

629 عَنْ عَبْدِ اللهِ ؓ: قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ أَقْضٰى أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ ؑ۔

حضرت عبد اللہ ؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم تمام صحابہ ؓ کہا کرتے تھے کہ تمام مدینہ کے لوگوں میں سے حضرت علی بن أبی طالب ؑ سب سے بہترین فیصلہ کرنے والے (قاضی) ہیں۔

(امام حاکم المستدرک، جلد ۳: حدیث ۴۶۵۶)، (امام ابن عساکر تاریخ مدینة و دمشق، جلد ۴۲: ص ۴۰۲)
(امام جلال الدین سیوطی تاریخ الخلفاء جلد ۱: ص ۱۷۱)، (امام ذہبی تاریخ الاسلام، جلد سوم ص ۶۳۸)

630 عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا كَانَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يَقُوْلُ: سَلُوْنِي غَيْرَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام۔

حضرت سعید بن مُسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ لوگوں میں سے کوئی ایک (شخص) بھی ایسا نہیں تھا، حضرت علی علیہ السلام کے علاوہ جو یہ کہتا ہو جو کچھ پوچھنا چاہتے ہو پوچھ لو مجھ سے (سلونی کا دعویٰ علی علیہ السلام کے سوا کوئی نہ کرتا)

(امام ابن عبد البر الاستیعاب، جلد ۳: ص ۱۱۰۳)، (امام یحیٰی بن معین التاریخ، جلد ۳: حدیث ۲۰۱)

631 عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا كَانَ أَحَدٌ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَعْلَمَ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام۔

حضرت سعید بن مُسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام سے بڑھ کر کوئی شخص بھی عالم (یعنی سب سے زیادہ علم والا) نہ تھا۔

(علامہ حافظ الدولابی، الکنی والاسماء، جلد ۲: حدیث ۱۰۹۶)

632 عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: وَاللهِ لَقَدْ أُعْطِيَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام تِسْعَةَ أَعْشَارِ الْعِلْمِ، وَأَيْمُ اللهِ لَقَدْ شَارَكَكُمْ فِي الْعُشْرِ الْعَاشِرِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! تحقیق علی بن ابی طالب علیہ السلام کو علم کے نو (۹) حصے دیئے گئے ہیں اللہ کی قسم! تحقیق تم (سب) کو (علم کے) دسویں حصے میں شریک کیا گیا ہے۔

(امام ابن عبد البر الاستیعاب، جلد ۳: ص ۱۱۰۴)

633 عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ رضی اللہ عنہ قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيًّا وَ هُوَ يَخْطُبُ، وَهُوَ يَقُوْلُ: سَلُوْنِي، وَاللهِ، لَا تَسْأَلُوْنِي عَنْ شَيْءٍ يَكُوْنُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا حَدَّثْتُكُمْ بِهِ۔

حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی علیہ السلام کے پاس (بارگاہ) حاضر ہوا۔ اور وہ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اور وہ یہ فرما رہے تھے کہ مجھ سے جو کچھ پوچھنا

چاہتے ہو پوچھ لو اللہ کی قسم تم قیامت تک کی جس چیز کے بارے میں بھی پوچھو گے میں تم کو اُسکے بارے میں ضرور بتاؤں گا۔

(امام ابن حجر عسقلانی فتح الباری، جلد ۸: ص ۵۹۹)، (امام ابن عبد البر الاستیعاب، جلد ۳: ص ۱۱۰۷)
(امام عبد الرزاق تفسیر القرآن، جلد ۳: ص ۲۴۱)

634 قَالَ عَلِيٌّ علیہ السلام وَأَشَارَ إِلَى صَدْرِهِ: إِنَّ هَاهُنَا عُلُوْمًا جَمَّةً لَوْ وَجَدْتُ لَهَا حَمَلَةً۔

حضرت علی علیہ السلام نے اپنے سینہ مبارک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: بے شک یہاں (سینہ میں) علوم کا خزانہ جمع ہے کاش اس (خزانہ) کو اُٹھانے والا کوئی پاؤں (تو یہ علم کا خزانہ اُسے عطا کروں)

(امام غزالی احیاء علوم الدین، جلد ۱: ص ۹۹)

635 عَنْ عَلِيٍّ علیہ السلام قَالَ: لَوْ شِئْتُ لَأَوْقَرْتُ سَبْعِيْنَ بَعِيْرًا مِنْ تَفْسِيْرِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے آپؑ فرماتے ہیں کہ اگر میں (علیؑ) چاہوں تو سورہ فاتحہ کی تفسیر کروں اور اس سے ستر اُونٹ لاد دُوں۔

(امام جلال الدین سیوطی الاتقان فی علوم القرآن، جلد ۳: ص ۴۹۰)،
(ملاں علی قاری، مرقاۃ المفاتیح، جلد ۱: ص ۲۵۳)، (امام غزالی احیاء علوم الدین، جلد ۱: ص ۲۸۹)،
(امام ابن الحاج الفاسی، المدخل، جلد ۲: ص ۳۰۶)

636 عَنْ عَلِيٍّ علیہ السلام قَالَ فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ: أَلَا أَنَّ هَاهُنَا وَأَشَارَ إِلَى صَدْرِهِ لَعِلْمًا جَمًّا، لَوْ أَصَبْتُ لَهُ حَمَلَةً۔

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے آپؑ نے ایک طویل روایت میں اپنے سینہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا، بے شک یہاں (سینہ میں علوم کا خزانہ جمع ہے۔ اگر میں اس خزانے (علم) کو اُٹھانے والے کو پاؤں تو (یہ علم کا خزانہ اُسے عطا کر دُوں)

(امام ابن عساکر تاریخ مدینة و دمشق، جلد ۵۰: ص ۲۵۴)، (خطیب بغدادی تاریخ بغداد، جلد ۶: ص ۳۷۹)،
(علامہ یعقوبی التاریخ، جلد ۲: ص ۲۰۶)

637 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كُنَّا إِذَا أَتَانَا الثَّبْتُ عَنْ عَلِيٍّ لَمْ نَعْدِلْ بِهِ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب ہم کو کسی چیز کا ثبوت حضرت علی علیہ السلام سے مل جاتا تو پھر ہم کسی سے رجوع نہیں کرتے تھے۔

(امام ابن عبد البر الاستیعاب، جلد ۳: ص ۱۱۰۴)

638 عَنْ قَيْسِ بْنِ السَّكَنِ رضی اللہ عنہ فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ عَلَى مِنْبَرِهِ: سَلُوْنِي، فَإِنَّكُمْ لَا تَسْأَلُوْنِي عَنْ شَيْءٍ فِيْمَا بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ السَّاعَةِ وَلَا عَنْ فِتْنَةٍ تَهْدِي مِائَةً وَ تُضِلُّ مِائَةً إِلَّا حَدَّثْتُكُمْ۔

حضرت قیس بن السکن رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: مجھ سے سوال کرو تم مجھ سے اپنے اس زمانہ سے لے کر قیامت تک کی جس چیز کے بارے میں پوچھو گے میں تم کو اُسکے بارے میں آگاہ کروں گا اور اگر تم مجھ سے اس فتنے کے بارے میں پوچھو گے جو سینکڑوں لوگوں کو ہدایت پر لائے گا اور جو سینکڑوں لوگوں کو گمراہ کرے گا میں تم کو اُسکے بارے میں بھی بتا دوں گا۔

(امام ابن ابی شیبۃ المصنف، جلد ۷، حدیث ۳۷۷۳۴)

(امام ابو نعیم حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، جلد ۳: ص ۱۸۶)

639 عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ: لَوْ ثُنِيَتْ لِي وِسَادَةٌ لَحَكَمْتُ بَيْنَ أَهْلِ التَّوْرَاةِ بِتَوْرَاتِهِمْ، وَبَيْنَ أَهْلِ الْإِنْجِيْلِ بِإِنْجِيْلِهِمْ، وَلَقُلْتُ فِي الْبَاءِ مِنْ بِسْمِ اللهِ وِقْرَ سَبْعِيْنَ جَمَلًا۔

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں اگر میرے لئے مسند لگائی جائے تو میں تورات والوں (یہود) کے درمیان تورات کے مطابق فیصلہ کروں گا اور انجیل والوں (عیسائیوں) کے درمیان انجیل کے مطابق فیصلہ کروں گا اور میں بسم اللہ کی حرف "ب" کی تفسیر میں وہ کچھ کہوں (لکھوں) جس سے ستر اُونٹ لادے جائیں۔

(امام زرقانی شرح الزرقانی فی المواهب اللدنیہ، جلد ۱: ص ۳۹)

640 عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: سَلُوْنِي عَنْ كِتَابِ اللهِ، فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ آيَةٍ إِلَّا وَقَدْ عَرَفْتُ بِلَيْلٍ نَزَلَتْ أَمْ بِنَهَارٍ فِي سَهْلٍ أَمْ فِي جَبَلٍ۔

حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: مجھ سے اللہ کی کتاب (قرآن) کے بارے میں جو کچھ پوچھنا چاہتے ہو پوچھ لو۔ بے شک اس میں (قرآن) کی کوئی ایک آیت بھی ایسی نہیں جس کا مجھے علم (معرفت) نہ ہو کہ وہ رات کو نازل ہوئی یا دن کو، میدان میں نازل ہوئی یا پہاڑ (غار) میں۔

(امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ دمشق، جلد ۴۲: ص ۳۹۸)، (امام ابن سعد طبقات الکبری، جلد ۲: ص ۳۳۸)
(امام ابن عبد البر جامع بیان العلم و فضلہ، جلد ۱: ص ۱۱۴)

641 عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: سَلُوْنِي قَبْلَ أَنْ تَفْقِدُوْنِي سَلُوْنِي عَنْ طُرُقِ السَّمَاءِ، فَإِنِّي أَعْرَفُ بِهَا مِنْ طُرُقِ الْأَرْضِ۔

حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: مجھ سے پوچھو (یعنی سوال کرو) اس سے پہلے کہ تم مجھ کو اپنے درمیان نہ پاؤ۔ مجھ سے آسمان کے راستوں کے بارے میں پوچھو بے شک میں انہیں زمین کے راستوں سے بڑھ کر جانتا ہوں۔

(امام ذہبی المنتقی من منھاج الاعتدال، جلد ۱: ص ۳۳۲)

642 عَنْ ضِرَارِ بْنِ ضَمْرَةَ الْكِنَانِيِّ رضی اللہ عنہ فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ قَالَ: إِنَّ عَلِيًّا كَانَ وَاللهِ، بَعِيْدَ الْمَدٰى، شَدِيْدَ الْقُوٰى، يَقُوْلُ فَصْلًا وَيَحْكُمُ عَدْلًا، يَتَفَجَّرُ الْعِلْمُ مِنْ جَوَانِبِهِ، وَتَنْطِقُ الْحِكْمَةُ مِنْ نَوَاحِيْهِ۔

حضرت ضرار بن ضمرہ کنانی رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم، بے شک حضرت علی علیہ السلام دور اندیش، بہت زیادہ قوت (طاقت) والے، قول فیصل والے، اور عدل کے ساتھ فیصلہ کرنے والے تھے۔ ان کے پہلوؤں سے علم پھوٹتا تھا اور انکے جوانب (اطراف) سے حکمت بولتی تھی۔

(امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ دمشق، جلد ۴۲: ص ۴۰۵)،
(امام ابو نعیم حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، جلد ۱: ص ۸۴)

643 عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَكَانَ فِي أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَحَدٌ أَعْلَمَ مِنْ عَلِيٍّ عليه السلام؟ قَالَ: لَا وَاللهِ مَا أَعْلَمُهُ۔

عبدالملک بن ابی سلیمان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ کے تمام صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم میں کوئی حضرت علی علیہ السلام سے بڑھ کر بھی علم والا تھا؟ انہوں (عطاء) نے فرمایا نہیں اللہ کی قسم میں ایسے کسی صحابی کو نہیں جانتا (جو حضرت علیؓ سے بڑھ کر علم رکھتا ہو)۔

(امام ابن ابی شیبہ المصنف، جلد ۶، حدیث ۳۲۱۰۹)(امام محب طبری ذخائر العقبیٰ، جلد ۱: ص ۷۸)، (امام ابن عبد البر الاستیعاب، جلد ۳: ص ۱۱۰۴)

644 عَنْ نَصِيْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْأَحْمَسِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ: وَاللهِ مَا نَزَلَتْ آيَةٌ إِلَّا وَقَدْ عَلِمْتُ فِيْمَا نَزَلَتْ وَأَيْنَ نَزَلَتْ وَعَلَى مَنْ نَزَلَتْ، إِنَّ رَبِّي وَهَبَ لِي قَلْبًا عَقُوْلًا وَلِسَانًا طَلْقًا۔

حضرت نصیر بن سلیمان الاحمسی اپنے والد سے اور وہ مولا علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ مولا علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اللہ کی قسم میں (قرآن کی) ہر آیت کا علم رکھتا ہوں کہ وہ (آیت) کس کے بارے میں نازل ہوئی، اور کہاں نازل ہوئی، اور کس موقع پہ نازل ہوئی۔ بے شک میرے رب نے مجھے فہم و فراست والا دل اور فصاحت و بلاغت والی زبان عطا کی ہے۔

(امام ابن سعد طبقات الکبریٰ، جلد ۲: ص ۳۳۸)، (امام ابو نعیم حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، جلد ۱: ص ۶۸)

645 عَنْ جُنْدَبٍ التَّيْمِيِّ قَالَ، سَمِعْتُ عَطَاءً، قَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها عَلِيٌّ عليه السلام أَعْلَمُ النَّاسِ بِالسُّنَّةِ۔

حضرت جندب التیمی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے سنا کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: علی علیہ السلام تمام لوگوں میں سب سے زیادہ سنتِ (رسول ﷺ) کا علم رکھنے والے ہیں۔

(امام بخاری التاریخ الکبیر، جلد ۲، حدیث ۲۲۷۷، جلد ۳: حدیث ۷۶۷)، (امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ دمشق، جلد ۴۲: ص ۴۰۸)

646 عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام أَرْسَلَهُ إِلَى زَيْدِ بْنِ صُوْحَانَ، فَقَالَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ إِنِّي مَا عَلِمْتُكَ لَبِذَاتِ اللهِ عَلِيْمٌ، وَإِنَّ اللهَ لَفِي صَدْرِكَ عَظِيْمٌ۔

حضرت شعبی، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام نے انکو زید بن صوحان کی طرف روانہ کیا تو انہوں (عبداللہ بن عباسؓ) نے کہا اے امیر المومنین (مولا علیؑ) بے شک میں آپ کو اللہ کی ذات کے بارے میں سب سے زیادہ علم رکھنے والا جانتا ہوں اور بے شک اللہ تعالیٰ (کی حقیقت و معرفت) آپ کے سینہ مبارک میں سب سے زیادہ ہے۔

(امام ابو نعیم حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، جلد ۱: ص ۷۴)

647 عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَأَقْضَى أُمَّتِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام۔

حضرت جابرؓ بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میری اُمت کے سب سے بڑے قاضی (قرآن و حدیث سے فیصلہ کرنے والے) علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

(امام طبرانی المعجم الصغیر، جلد ۱: حدیث ۵۵۶)، (امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ دمشق، جلد ۷۴: ص ۱۱۴)

648 عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَعْلَمُ أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، میری ساری اُمت میں میرے بعد سب سے بڑا عالم (علم والا) علی بن ابی طالب علیہ السلام ہے۔

(امام دیلمی مسند الفردوس، جلد ۱: حدیث ۱۴۹۱)، (امام ہندی کنز العمال، جلد ۱۱: حدیث ۳۲۹۷۷)

649 عَنْ هُبَيْرَةَ قَالَ: خَطَبَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ: لَقَدْ فَارَقَكُمْ رَجُلٌ بِالْأَمْسِ لَمْ يَسْبِقْهُ الْأَوَّلُونَ بِعِلْمٍ، وَلَا يُدْرِكُهُ الْآخِرُونَ. كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَبْعَثُهُ بِالرَّايَةِ، جِبْرِيلُ عَنْ يَمِينِهِ، وَمِيكَائِيلُ عَنْ شِمَالِهِ لَا يَنْصَرِفُ حَتَّى يُفْتَحَ لَهُ۔

حضرت ھبیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ امام حسن بن علی علیہ السلام نے ہم کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا! تحقیق گذشتہ کل تم سے وہ شخص (مولا علیؑ) جدا ہو گیا ہے جس سے نہ تو پہلے لوگ (علم میں سبقت حاصل کر سکے اور نہ ہی بعد میں آنے والے اُنکے علمی مقام کو پا سکیں گے (اس کا ادراک نہ کر سکیں گے) جب رسول اللہ ﷺ ان کو اپنا جھنڈا دے کر (جنگ پر) بھیجتے تھے تو جبرئیل علیہ السلام انکی دائیں اور میکائیل اُنکی بائیں طرف ہوتے تھے وہ (مولا علیؑ) فتح حاصل کرنے تک واپس نہیں پلٹتے تھے۔

(امام احمد بن حنبل مُسند، جلد ۱، حدیث ۱۷۱۹)، (امام طبرانی المعجم الاوسط، جلد ۲، حدیث ۲۱۵۵)

650 سُئِلَ الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ الْبَصْرِيُّ رضی اللہ عنہ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ: كَانَ عَلِيٌّ وَاللهِ سَهْمًا صَائِبًا مِنْ مَرَامِي اللهِ عَلَى عَدُوِّهِ. وَرَبَّانِيُّ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَذَا فَضْلِهَا وَذَا سَابِقَتِهَا. وَذَا قَرَابَتِهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ بِالنَّوْمَةِ عَنْ أَمْرِ اللهِ وَلَا بِالْمَلُومَةِ فِي دِينِ اللهِ وَلَا بِالسَّرُوقَةِ لِمَالِ اللهِ. أَعْطَى الْقُرْآنَ عَزَائِمَهُ فَفَازَ مِنْهُ بِرِيَاضٍ مُونِقَةٍ۔

حضرت حسن بن ابوالحسن البصری رضی اللہ عنہ سے حضرت علی بن ابی طالبؑ کے بارے میں سوال کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم حضرت علی علیہ السلام اللہ کے دشمنوں پر اللہ کے پھینکے ہوئے تیروں میں سے ایک (تیر) تھے اور وہ (علیؑ) اِس اُمت کے عالمِ ربانی اور صاحبِ افضلیت اور سبقت لے جانے والے، اور رسول اللہ ﷺ سے سب سے زیادہ قرابت والے، اور (علیؑ) اللہ کے امر (حکم) سے غافل نہ تھے اور نہ ہی اللہ کے دین (اسلام) میں ملامت زدوں میں سے تھے، اور نہ ہی اللہ کے مال کو چُرانے والوں میں سے تھے، اُنہوں (علیؑ) نے قرآن کو اپنے عزائم (ارادے) سونپ دیئے اور اُس میں سے رونق والے باغات کے ساتھ سُرخرو (کامیاب) ہوئے۔

(امام ابن عبدالبر، الاستیعاب، جلد ۳، ص ۱۱۱۰)

651 عَنْ وَهْبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الطُّفَيْلِ رضی اللہ عنہ قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَام وَهُوَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ سَلُونِي. فَوَاللهِ. لَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ يَكُونُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ بِهِ. وَسَلُونِي عَنْ كِتَابِ اللهِ. فَوَاللهِ مَا مِنْهُ آيَةٌ إِلَّا وَأَنَا أَعْلَمُ بِلَيْلٍ نَزَلَتْ أَمْ بِنَهَارٍ أَمْ بِسَهْلٍ أَمْ بِجَبَلٍ. فَقَامَ ابْنُ الْكَوَّاءِ. وَأَنَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَام وَهُوَ خَلْفِي. قَالَ: أَفَرَأَيْتَ الْبَيْتَ الْمَعْمُورَ. مَا هُوَ؟ قَالَ: ذَاكَ الضُّرَاحُ فَوْقَ سَبْعِ سَمٰوَاتٍ تَحْتَ الْعَرْشِ. يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ لَا يَعُودُونَ فِيهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

حضرت وھب بن عبداللہ بن ابو طفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کو خطاب کرتے ہوئے دیکھا وہ فرما رہے تھے مجھ سے سوال کرو اللہ کی قسم قیامت تک جس چیز کے بارے میں تم کوئی سوال کرو گے میں تم کو اُسکے بارے میں بتا دوں گا۔ اور مجھ سے اللہ کی کتاب (قرآن) کے بارے میں سوال کرو اللہ کی قسم کوئی ایک آیت ایسی نہیں جس کا مجھے علم نہ ہو وہ رات کو نازل ہوئی یا دن کو، میدان میں نازل ہوئی یا پہاڑ پر، ابن الکواء کھڑے ہوئے، راوی کہتے ہیں کہ میں حضرت علیؑ اور اُنکے درمیان بیٹھا تھا اور وہ میرے پیچھے تھے، (ابن الکواء نے پوچھا کیا آپؑ بیت المعمور کے بارے میں جانتے ہیں؟ مولا علی علیہ السلام نے فرمایا وہ ایک سوراخ ہے۔ جو سات آسمانوں کے اوپر اور عرش کے نیچے ہے اس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں مگر وہ قیامت تک دوبارہ واپس نہیں آسکیں گے۔

(امام محمد بن عبداللہ ازرقی، اخبار مکۃ، جلد ۱، ص ۵۰)

652 عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ مَرْفُوْعًا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلِيٌّ علیہ السلام بَابُ عِلْمِي وَ مُبَيِّنٌ لِأُمَّتِي، مَا أُرْسِلْتُ بِهِ مِنْ بَعْدِي، حُبُّهُ إِيْمَانٌ وَ بُغْضُهُ نِفَاقٌ، وَالنَّظَرُ إِلَيْهِ رَأْفَةٌ، وَ مَوَدَّتُهُ عِبَادَةٌ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علی علیہ السلام میرے علم کا دروازہ ہے اور جو (دین) دے کر مجھے بھیجا گیا ہے، میرے بعد میری اُمت کیلئے اسکی (دین) وضاحت کرنے والا ہے۔ اُس (علیؑ) کی محبت ایمان ہے اور اُس (علیؑ) کا بُغض نفاق ہے اور اس (علیؑ) کی طرف دیکھنا بھی باعث آرام و سکون ہے اور اس (علیؑ) کی مودت عبادت ہے۔

(امام ہندی کنز العمال، جلد ۱۱: حدیث ۳۲۹۸۱)، (امام دیلمی مُسند الفردوس، جلد ۳: حدیث ۴۱۸۱)
(امام ابن حجر مکی الصواعق المحرقة، جلد ۲: ص ۵۸ بیروت، لبنان)

653 عَنْ عَلِيٍّ علیہ السلام قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنَا دَارُ الْعِلْمِ وَ عَلِيٌّ بَابُهَا۔

حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام سے روایت ہے آپؑ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں علم کا گھر ہوں اور علی علیہ السلام اُس کا دروازہ ہے۔

(امام محب الدین طبری ذخائر العقبیٰ و مناقب ذوي القربیٰ، جلد ۱: ص ۷۷)

654 عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ النَّخَعِيِّ قَالَ: لَمَّا بُوْيِعَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام عَلَى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ وَ هُوَ وَاقِفٌ بَيْنَ يَدَيِ الْمِنْبَرِ۔ إِذَا نَحْنُ بَايَعْنَا عَلِيًّا فَحَسْبُنَا. أَبُوْ حَسَنٍ مِمَّا يُخَافُ مِنَ الْفِتَنِ، وَجَدْنَاهُ أَوْلَى النَّاسِ بِالنَّاسِ أَنَّهُ. أَطَبُّ قُرَيْشٍ بِالْكِتَابِ وَبِالسُّنَنِ، وَإِنَّ قُرَيْشًا مَا تَشُقُّ غُبَارَهُ. إِذَا مَا جَرَى يَوْمًا عَلَى الضُّمَّرِ الْبُدْنِ، وَفِيْهِ الَّذِي فِيْهِمْ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ. وَمَا فِيْهِمْ كُلُّ الَّذِي فِيْهِ مِنْ حَسَنٍ۔

حضرت ابو اسحاق، حضرت اسود بن یزید النخعی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی رسول اللہ ﷺ کے منبر پر بیعت کی گئی تو حضرت خزیمہ بن ثابت نے منبر کے سامنے کھڑے ہو کر یہ اشعار پڑھ کر سنائے۔

جب ہم نے مولا علی علیہ السلام کی بیعت کی تو ہم نے یقین کیا کہ ابوالحسن علیہ السلام (مولا علیؑ) ان افراد میں سے ہیں جن سے فتنے خوف کھاتے ہیں۔

ہم نے ان کو (حضرت علیؑ) تمام لوگوں سے بڑھ کر لوگوں کے قریب پایا بے شک وہ (مولا علیؑ) قریش میں سے سب سے بڑھ کر کتاب و سنت کے عالم تھے۔

بے شک قریش ان کی (مولا علیؑ) راہ کی دھول تک بھی نہیں پہنچ سکتے جب وہ کسی روز طاقت والے گھوڑے پر سوار ہوتے ہیں، ان (مولا علیؑ) میں ہر طرح کی خیر (بھلائی) موجود ہے۔ جبکہ باقی تمام قریش میں وہ خوبیاں (صفات) نہیں پائی جاتیں جو ان (مولا علیؑ) میں پائی جاتی ہیں۔

(امام حاکم المستدرک، جلد ۳: حدیث ۴۵۹۵)

655 عَنْ بَسَّامِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّيْرَفِيِّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: رَأَيْتُ أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: سَلُوْنِي قَبْلَ أَنْ لَا تَسْأَلُوْنِي، وَلَنْ تَسْأَلُوْا بَعْدِي مِثْلِي. قَالَ: فَقَامَ ابْنُ الْكَوَّاءِ فَقَالَ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ. مَا ﴿وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ۝﴾ قَالَ: الرِّيَاحُ. قَالَ: فَمَا ﴿فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ۝﴾ قَالَ: السَّحَابُ. قَالَ: فَمَا ﴿فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ۝﴾ قَالَ: السُّفُنُ. قَالَ: فَمَا ﴿فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ۝﴾ قَالَ: الْمَلَائِكَةُ. قَالَ: فَمَنْ ﴿الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّ اَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ۝ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ وَبِئْسَ الْقَرَارُ ۝﴾ قَالَ مُنَافِقُوْا قُرَيْشٍ۔

حضرت بسام بن عبد الرحمن الصیرفی حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں میں نے دیکھا امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام منبر پر کھڑے ارشاد فرما رہے تھے مجھ سے

سوال کر و قبل اس کے کہ تم مجھ سے سوال نہ کر سکو اور نہ ہی میری مثل میرے بعد سوال کر سکو گے وہ (راوی) کہتے ہیں پس اس پر ابن الکواء کھڑے ہوئے اور کہا۔ اے امیر المومنین علیہ السلام: (قسم ہے اڑا کر بکھیرنے والیوں کی سورۃ الذاریات: ۱) اس سے کیا مراد ہے؟ آپؑ (مولا علیؑ) نے فرمایا **"ہوائیں"** پھر پوچھا (بوجھ اُٹھانے والیاں سورۃ الذاریات: ۲)" سے کیا مراد ہے۔ فرمایا (مولا علیؑ) **"بادل"** اور پھر پوچھا "آہستہ آہستہ چلنے والیاں (سورۃ الذاریات: ۳)" سے کیا مراد ہے؟ آپ (مولا علیؑ) نے جواب دیا **"کشتیاں"** پھر پوچھا (اور کام تقسیم کرنے والے سورۃ الذاریات: ۴) سے کیا مراد ہے؟ جواب فرمایا **"فرشتے"** پھر پوچھا (وہ لوگ جنہوں نے اللہ کی نعمت کو کفر سے بدل دیا اور اُنہوں نے اپنی قوم کو تباہی کے گھر میں اُتار دیا، وہ دوزخ ہے جس میں ڈالیں جائیں گے اور وہ بُرا ٹھکانہ ہے۔ (سورۃ ابراہیم: ۲۸ تا ۲۹)، اس سے کون لوگ مراد ہیں؟ آپؑ (مولا علیؑ) نے جواب دیا اس سے قریش کے **منافقین** مراد ہیں۔

(امام حاکم المستدرک، جلد ۲: حدیث ۳۴۳۶)، (امام طبری جامع البیان فی تفسیر القرآن، جلد ۱۳: ص ۲۲۱)

656 عَنْ أَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ قَالَ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بِخَطِّ يَدِهِ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ. قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِفَاطِمَةَ عليها السلام: أَوَمَا تَرْضَيْنَ أَنِّي زَوَّجْتُكِ أَقْدَمَ أُمَّتِي سِلْمًا، وَأَكْثَرَهُمْ عِلْمًا، وَأَعْظَمَهُمْ حِلْمًا۔

حضرت ابو عبدالرحمن ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کی کتاب میں اُنکے ہاتھ سے لکھی ہوئی یہ حدیث پائی کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ بتول زہرا سلام اللہ علیہا سے فرمایا: کیا تم (فاطمہ سلام اللہ علیہا) اس پر راضی نہیں ہو کہ میں نے تیری شادی (نکاح) اُس شخص (مولا علیؑ) سے کی ہے جو میری ساری اُمت میں سب سے پہلے اسلام لانے والا ہے اور اُن (اُمت) میں سب سے زیادہ علم والا ہے، اور اُن سب سے بڑا حلم (نرم مزاج) والا ہے۔

(امام احمد بن حنبل مسند، جلد ۵: حدیث ۲۰۳۲۲)، (امام طبرانی المعجم الکبیر، جلد ۲۰ حدیث ۵۳۸)، (امام ہیثمی مجمع الزوائد و منبع الفوائد، جلد ۹: ص ۱۰۱)

657 عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: زَوَّجْتُكِ يَا بُنَيَّةُ. أَعْظَمَهُمْ حِلْمًا، وَأَقْدَمَهُمْ سِلْمًا وَأَكْثَرَهُمْ عِلْمًا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے میری بیٹی (فاطمہ سلام اللہ علیہا) میں نے تیری شادی اُس شخص (حضرت علیؑ) سے کی ہے جو سب سے بڑا حلم (نرم مزاج) والا ہے سب سے پہلے قبول اسلام (اعلان) کرنے والا ہے اور سب سے زیادہ اُن میں (ساری اُمت) سے علم والا ہے۔

(امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ و دمشق، جلد ۴۲: ص ۱۳۲)

658 عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ عليها السلام أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا: زَوَّجْتُكِ أَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَأَقْدَمَهُمْ سِلْمًا، وَأَفْضَلَهُمْ حِلْمًا۔

حضرت مسروق اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ مجھ سے حضرت فاطمۃ الزھراء علیہا السلام نے یہ حدیث بیان کی کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اُن (فاطمہ بتول علیہا السلام) سے ارشاد فرمایا: (اے بیٹی) میں نے تیری شادی اس شخص (مولا علیؑ) سے کی جو تمام ایمان والوں میں سب سے زیادہ علم والا ہے۔ اور اُن میں (ایمان والوں) سے سب سے پہلے اسلام لانے (اعلانِ اسلام) والا ہے اور حلم (نرم مزاج) میں اُن (ایمان والوں) سب سے افضل و اعلیٰ ہے۔

(امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ و دمشق، جلد ۴۲: ص ۱۳۲)

659 عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِفَاطِمَةَ عليها السلام: زَوَّجْتُكِ أَقْدَمَهُمْ سِلْمًا، وَأَعْظَمَهُمْ حِلْمًا، وَأَكْثَرَهُمْ عِلْمًا۔

حضرت اسماء بنتِ عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمۃ الزھراء سلام اللہ علیہا سے ارشاد فرمایا (اے بیٹی) میں نے تیری شادی اس شخص (حضرت علیؑ) سے کی ہے جو میری اُمت میں سب سے پہلے قبولِ اسلام (اعلان) کرنے والا ہے اور اُن (میری اُمت) میں سب سے بڑا حلم (نرم مزاج) والا ہے اور اُن (میری اُمت) میں سب سے زیادہ علم والا ہے۔

(امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ و دمشق، جلد ۴۲: ص ۱۳۳)

660 عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لِفَاطِمَةَ علیہا السلام: أَمَا تَرْضَيْنَ أَنِّي زَوَّجْتُكِ أَقْدَمَهُمْ سِلْمًا، وَأَكْثَرَهُمْ عِلْمًا، وَأَفْضَلَهُمْ حِلْمًا، وَاللهِ إِنَّ ابْنَيْكِ لَمِنْ شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

حضرت سلیمان بن بریدہ اپنے والد (حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا سے ارشاد فرمایا (اے بیٹی) کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ میں نے تیری شادی اُس شخص (حضرت علیؑ) سے کی ہے جو (میری ساری اُمت میں) سب سے پہلے اسلام (اعلانِ اسلام) لانے والا ہے۔ اور اُن میں (ساری اُمت میں) سب سے افضل و اعلیٰ ہے۔ اللہ کی قسم: بے شک تیرے بیٹے (حسنؑ و حسینؑ) جنت کے نوجوانوں میں سے ہیں۔

(امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ و دمشق، جلد ۴۲: ص ۱۳۲)

661 عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْحَنَفِيِّ عَنْ عَلِيٍّ علیہ السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ أَبَا الْحَسَنِ، لَقَدْ شَرِبْتَ الْعِلْمَ شُرْبًا، وَنَهِلْتَهُ نَهْلًا۔

حضرت ابو صالح حنفی حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابو الحسن علیہ السلام (مولا علیؑ کی کنیت) تم کو علم مبارک ہو، تحقیق تم علم سے خوب سیراب ہوئے ہو اور تم نے (چشمہ علم) سے خوب جی بھر کر پیا ہے۔

(امام ابو نعیم حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، جلد ۱: ص ۶۵)

662 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا، فَمَنْ أَرَادَ الْمَدِينَةَ فَلْيَأْتِ الْبَابَ۔

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی علیہ السلام اس کا دروازہ ہے، پس جو اس شہر میں داخل ہونا چاہتا ہے اس کو چاہیے کہ وہ اس (مولا علیؑ) دروازے سے آئے۔

(امام حاکم المستدرک، جلد ۳: حدیث ۴۶۳۷)، (امام طبرانی المعجم الکبیر، جلد ۱۱: حدیث ۱۱۰۶۱)
(امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ و دمشق، جلد ۴۲: ص ۳۷۸)، (خطیب بغدادی تاریخ بغداد، جلد ۷: ص ۱۷۲)
(امام ابن عدی الکامل، جلد ۵: ص ۶۷)

663 عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا، فَمَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيَأْتِ الْبَابَ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سُنا: میں علم کا شہر ہوں اور علی علیہ السلام اُس کا دروازہ ہے، پس جو علم حاصل کرنا چاہتا ہے اُس کو چاہیے کہ وہ اس (مولا علیؑ) دروازے پر آئے۔

(امام حاکم المستدرک، جلد ۳: حدیث ۴۶۳۹)، (امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ و دمشق، جلد ۴۲: ص ۳۷۹)
(خطیب بغدادی تاریخ بغداد، جلد ۳: حدیث ۳۱۸۹)، (امام ابن عدی الکامل، جلد ۳: ص ۴۱۲)

664 عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَأَنْتَ بَابُهَا يَا عَلِيُّ كَذَبَ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يَدْخُلُهَا مِنْ غَيْرِ بَابِهَا۔

حضرت اصبغ بن نباتہ رضی اللہ عنہ حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور اے علی علیہ السلام تم اُس کا دروازہ ہو، جس نے یہ خیال کیا کہ وہ اس شہر علم میں دروازے (علیؑ) کے بغیر داخل ہو جائے گا تو اُس نے جھوٹ بولا، (علیؑ) کے بغیر کوئی محمد ﷺ تک نہیں پہنچ سکتا)

(امام جلال الدین سیوطی اللآلی المصنوعۃ، جلد ۱: ص ۳۰۷)

اس کے علاوہ اولی الامر کے حوالے سے آئمہ معصومین اہلِ بیت اطہار علیہم السلام کے بارے میں بھی روایات موجود ہیں مگر حضور نبی اکرم ﷺ کے فرمان مبارک کے مطابق پہلی اُولی الامر کی ذات مولائے کائنات علی علیہ السلام کی ذات ہے۔ اِسی لیے رسول اللہ ﷺ کی بے شمار احادیث مبارکہ ہیں جن میں مولا علی علیہ السلام کا حکم ماننے اور اطاعت کرنے کے فرمان ملتے ہیں۔ یہ افضلیت بھی اللہ رب العزت نے مولا علی المرتضیٰ علیہ السلام کو عطا کی ہے۔

665 عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لَمَّا خَلَقَ اللهُ آدَمَ فَقَالَ: يَا آدَمُ إِرْفَعْ بَصَرَكَ وَانْظُرْ. فَنَظَرَ فَإِذَا مَكْتُوبٌ عَلَى الْعَرْشِ لَا

اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ هُوَ نَبِيُّ الرَّحْمَةِ وَ عَلِيٌّ مُقِيْمُ الْحُجَّةِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو تخلیق کیا تو ارشاد فرمایا اے آدم علیہ السلام اپنی نگاہوں کو بلند کر کے اوپر دیکھو: پس جب آدمؑ نے نظریں اٹھا کر دیکھا تو اللہ کے عرش پر یہ لکھا ہوا دیکھا: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسولؐ ہیں وہ نبی رحمت ہیں اور علی علیہ السلام حجت کو قائم کرنے والے ہیں۔

(شیخ سلیمان قندوزی حنفی، ینابیع المودۃ: جلد ۱ صفحہ ۱۰ بیروت لبنان)

666 عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِعَلِيٍّ: يَا أَنَسُ أَنَا وَهٰذَا (عَلِيٌّ) حُجَّةُ اللهِ عَلٰى خَلْقِهٖ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کیلئے ارشاد فرمایا: اے انسؓ میں اور یہ (علیؑ) اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر اللہ تعالیٰ کی حجت ہیں۔

(امام ابن عساکر تاریخ دمشق الکبیر، جلد ۳۵، حدیث ۹۵۶۷، ۹۵۷۸ بیروت، لبنان)

667 عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِعَلِيٍّ: أَنَا وَهٰذَا (عَلِيٌّ) حُجَّةٌ عَلٰى أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کیلئے ارشاد فرمایا کہ میں اور یہ (علیؑ) قیامت کے دن میری اُمت پر حجت ہونگے۔

(امام ابن عساکر تاریخ دمشق الکبیر، جلد ۳۵، حدیث ۹۵۷۷ بیروت، لبنان)

668 عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ: أَنَا وَ عَلِيٌّ حُجَّةُ اللهِ عَلٰى عِبَادِهٖ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں اور علی اللہ تعالیٰ کے بندوں پر اللہ تعالیٰ کی حجت (دلیل) ہیں۔

(امام ابن عساکر تاریخ دمشق الکبیر، جلد ۳۵، حدیث ۹۵۷۹ بیروت، لبنان)

آیت نمبر 106 تا 110

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۞ فَسِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللهِ ۙ وَاَنَّ اللهَ مُخْزِي الْكٰفِرِيْنَ ۞ وَاَذَانٌ مِّنَ اللهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللهَ بَرِيْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ وَرَسُوْلُهٗ ۭ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللهِ ۭ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۞ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْـًٔا وَّلَمْ يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْٓا اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ ۭ اِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۞ فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ ۭ اِنَّ اللهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۞

"اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے بیزاری کا اعلان ہے۔ اُن مشرک لوگوں کی طرف جن سے تُم نے معاہدہ کیا تھا۔ (صلح کی تھی) پس (اے مشرکو) تم زمین میں چار ماہ گھوم پھر لو اور جان لو کہ تُم اللہ کو ہرگز عاجز نہیں کر سکتے اور بے شک اللہ کافروں کو رُسوا کرنے والا ہے۔ (یہ آیات) اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے تمام لوگوں کی طرف حج اکبر کے دن اعلان ہے کہ مشرکوں سے بے زار ہے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسولؐ بھی، پس اگر تم توبہ کر لو تو وہ تمہارے حق میں بہتر ہے اور اگر تُم نے روگردانی کی تو جان لو کہ تُم ہرگز اللہ کو عاجز نہ کر سکو گے، اور (اے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ کافروں کو درد ناک عذاب کی خبر سُنا دیں۔ سوائے اُن مشرکوں کے جن سے تم نے معاہدہ کیا تھا پھر انہوں نے

تمہارے ساتھ کوئی کمی نہیں کی اور نہ تمہارے مقابلہ پر کسی کی مدد کی سو تم اُن کے عہد کو انکی مقررہ مدت تک اُن کے ساتھ پورا کرو بے شک اللہ پرہیزگاروں کو پسند فرماتا ہے۔ پھر جب حُرمت والے مہینے گزر جائیں تو تُم مشرکوں کو جہاں کہیں بھی پاؤ قتل کر دو اور انہیں گرفتار کر لو اور انہیں قید کر دو، اور ہر گھات کی جگہ اُن کی تاک میں بیٹھو، پس اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کرنے لگیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو بے شک اللہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے''۔

(سورۃ التوبہ: آیات ۱تا۵)

اِن آیاتِ کریمہ کے بارے میں بے شمار احادیثِ مبارکہ روایت کی گئی ہیں۔ امام احمد بن حنبلؒ اپنی مسند میں اِس طرح بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سورۃ توبہ کی ابتدائی آیات اور دوسری روایت میں سورۃ توبہ کسی صحابی کو دے کر بھیجا اور ایک روایت میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دے کر بھیجا مکہ میں اعلان کرنے کے لئے مگر پھر پیچھے سے مولا علی علیہ السلام کو بھیج دیا آپ جا کر اُن سے آیات لے لیں اور خود اعلان کریں کیونکہ یہ اعلان وہی کر سکتا ہے جو مجھ سے ہے اور میں اُس سے ہوں اور ایک روایت میں آپ نے فرمایا کہ علی علیہ السلام تیری شان میں یہ آیات نازل ہوئیں ہیں کہ تو اِن کا اعلان کرے گا۔

669 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ وَفِيهَا عَنْهُ قَالَ: ثُمَّ بَعَثَ فُلَانًا بِسُورَةِ التَّوْبَةِ. فَبَعَثَ عَلِيًّا علیہ السلام خَلْفَهُ فَأَخَذَهَا مِنْهُ قَالَ: لَا يَذْهَبُ بِهَا إِلَّا رَجُلٌ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ایک طویل حدیث میں بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی (صحابی) کو سورۃ توبہ دے کر بھیجا پھر آپ نے حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام کو اُس کے پیچھے بھیجا۔ پس

انہوں نے (مولا علیؑ) وہ سورۃ اُس سے لے لی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اِس سورۃ کو اُس آدمی کے سوا کوئی نہیں لے جا سکتا جو مجھ سے ہے اور میں اُس سے ہوں۔

(امام احمد بن حنبل مسند، جلد احدیث ۳۰۶۲)

دوسری روایت کے الفاظ کچھ یوں ہیں جس کو شیخ سلیمان قندوزی حنفی نے بیان کیا ہے۔

670 عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى رضی اللہ عنہ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا عَلِيُّ علیہ السلام أَنْتَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَّ مُؤْمِنَةٍ بَعْدِيْ وَأَنْتَ الَّذِيْ أَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْكَ ﴿وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِيْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ وَرَسُوْلُهٗ﴾

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے علی علیہ السلام میرے بعد تم ہر مومن مرد اور مومنہ عورت کے ولی (سردار) ہو اور تم وہ ہو جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل کی ہیں۔ (اللہ اور اُس کے رسولؐ کی طرف سے اعلان ہے بڑے حج کے دن کہ اللہ اور اُس کا رسول مشرکوں سے بیزار ہیں۔)

(شیخ سلیمان قندوزی حنفی ینابیع المودۃ، جلد ا صفحہ ۱۳۳، ۱۳۴، بیروت، لبنان)

اِن آیاتِ کریمہ کے ذیل میں بے شمار احادیث موجود ہیں مگر ہم انہیں پر اکتفاء کرتے ہیں۔

مولائے کائنات کی ذات ایسی اعلیٰ و افضل ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر موقع پر آپ کی عظمت و رفعت کے ڈنکے بجائے ہیں۔ قرآنِ مجید میں اہلِ بیتِ رسول علیہم السلام سے لے کر رسول اللہ ﷺ کے جمیع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت تک کوئی ایک شخصیت ایسی نہیں ملے گی جس کی عظمت و رفعت جس کے فضائل و مناقب اور خصائص اللہ اور اُس کے رسولؐ نے اتنی کثرت کے ساتھ بیان کیے ہوں۔ مولائے کائنات آسمان پر چاند کی طرح چمک رہے ہیں آپ اہلِ بیتِ رسول علیہم السلام

کے افراد میں سے ہیں۔ اب پھر اگر ہم لکیر کے فقیر بن کر مولائے کائنات کو افضلیت میں چوتھا نمبر دیں تو یہ جہالت اور حسد و بغض سے بڑھ کر کچھ نہیں۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فرمان پر کسی اور انسان کی بات کو ترجیح نہیں دی جاسکتی اللہ اور اس کے رسولؐ نے مولا علی علیہ السلام کی افضلیت پر اپنے فرامین کی مہر ثبت کر دی ہے۔ یہ اعزاز کسی اور کے پاس نہیں ہے۔ قرآن پڑھیں اور مولا علی علیہ السلام کی شان میں آیات کی کثرت ملے گی، حضور نبی اکرم ﷺ کی احادیث پڑھیں تو مولا علی علیہ السلام کی شان میں احادیث کی کثرت ملے گی اگر قرآن و حدیث کی بات حجت نہیں بنتی تو معذرت کے ساتھ کسی مفتی اور مولوی کی پھر کیا اوقات ہے۔ ہم اللہ کے فضل سے قرآن مجید کی 600 سے زائد آیات بیان کریں گے باقی آیات دوسری جلدوں میں انشاء اللہ پڑھنے والوں کو مل جائیں گی۔

آیت نمبر 111 تا 117

وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ ۝ هٰرُوْنَ اَخِي ۝ اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِيْ ۝ وَاَشْرِكْهُ فِيْٓ اَمْرِيْ ۝ كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ۝ وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ۝ اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا ۝

(اے اللہ) میرے گھر والوں میں سے ایک میرا وزیر بنادے۔ (یعنی) میرے بھائی ہارون کو۔ اس سے میری کمر (پشت) مضبوط فرما دے۔ اور اس کو میرے امر (کام) میں شریک فرما دے۔ تاکہ ہم کثرت سے (بہت زیادہ) تیری تسبیح کیا کریں۔ کثرت سے تیرا ذکر (یاد) کیا کریں۔ بے شک تو ہمیں خوب دیکھنے والا ہے۔

(سورۃ طٰہٰ: آیات: ۲۹تا۳۵)

علی علیہ السلام نبی ﷺ بھائی بھائی

اِن مقدس آیات میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا کا ذکر کیا گیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا کو تاجدار کائنات حضور نبی اکرم ﷺ بنیاد بنا کر آپ ﷺ بھی اللہ رب العزت کی بارگاہ میں اسی طرح کی دعا فرمایا کرتے تھے۔ مگر حضرت ہارون علیہ السلام کی جگہ آپ ﷺ مولا علی علیہ السلام کا نام لیا کرتے تھے مگر یہ بات ذہن نشین ہونی چاہیے کہ حضور نبی اکرم ﷺ چونکہ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ﷺ ہیں اس لیئے آپ مولا علیؑ کیلئے نبوت کی دعائیں نہیں مانگتے تھے بلکہ آپ ﷺ مولا علی علیہ السلام کا ساتھ چاہتے تھے تاکہ دین حق کی دعوت پہنچانے میں آسانی ہو۔ اس لیئے حضور نبی اکرم ﷺ اپنی کمر مبارک علی علیہ السلام کے ساتھ مضبوط چاہتے تھے انکو اپنا وزیر اور نائب چاہتے تھے اس کی سب سے بڑی دلیل وہ احادیث مبارکہ ہیں جو آپ ﷺ نے مولا علی علیہ السلام کے بارے میں فرمائیں تھیں کہ اے علی علیہ السلام تیری اور میری نسبت وہی ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی مگر میرے بعد نبی کوئی نہیں ہو سکتا۔

ہم یہاں کثرت کے ساتھ وہ احادیث بیان کریں گے تاکہ اس بات کا رد ہو جائے کہ آپ ﷺ کی دعا کا مقصد ہرگز مولا علی علیہ السلام کی رسالت کی دعا نہیں تھا۔ آپ ﷺ آخری نبی اور رسول ہیں آپ ﷺ کے بعد کسی اور کے بارے میں رسالت کا سوچنے سے بھی انسان کافر ہو جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے موسیٰ علیہ السلام کی دعا کر کے اور حضرت علی علیہ السلام کو حضرت ہارون علیہ السلام کے ساتھ تشبیہ دے کر مولا علی علیہ السلام کی افضلیت کے ڈنکے بجا دیئے ہیں۔

671 عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ أَهْلِيْ أَخِيْ عَلِيًّا علیہ السلام أُشْدُدْ بِهٖ أَزْرِيْ وَ أَشْرِكْهُ فِيْ أَمْرِيْ كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا إِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا۔

حضرت اسماء بنتِ عمیس رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں وہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ اے اللہ میرے گھر والوں میں سے میرے بھائی علی علیہ السلام کو میرا وزیر بنادے اور اس سے میری کمر مضبوط فرمادے اور میری اس مہم (دعوتِ اسلام) میں اس کو میرا ساتھی (شریک مددگار) بنادے تاکہ ہم کثرت کے ساتھ تیری تسبیح بیان کریں اور کثرت کے ساتھ تیرا ذکر کریں بے شک تو ہم کو خوب دیکھنے والا ہے۔

(امام محب طبری، الریاض النضرۃ جلد ۲، ص ۱۱۸)

اس حدیثِ پاک سے یہ بات اظہر من الشمس ہو چکی ہے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہی دُعا مانگا کرتے تھے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام مانگتے تھے۔ اس سے مولا علی علیہ السلام کی عظمت اور افضلیت ثابت ہو چکی ہے۔ چونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ساری اُمت میں اُنکے بعد سب سے افضل اُنکے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام تھے تو جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مولا علی علیہ السلام کو حضرت ہارون علیہ السلام سے تشبیہ دے کر یہ اعلان فرمادیا جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت میں اُنکے بعد حضرت ہارون علیہ السلام افضل تھے بالکل اِسی طرح میرے بعد افضل و اعلیٰ میرا بھائی علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہے۔

اب میں فقیر محمد یاسین قادری در علی المرتضیٰ علیہ السلام سے خیرات لے کر قارئین کی نذر وہ احادیثِ مبارکہ بیان کرتا ہوں جن میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود کو اور مولا علی علیہ السلام کے رشتے کو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام سے تشبیہ دی ہے۔

672 عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِعَلِيٍّ علیہ السلام أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ علیہ السلام مِنْ مُوْسٰى علیہ السلام إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے ارشاد فرمایا: تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

(امام احمد بن حنبل مسند، جلد ۳، حدیث ۱۱۴۹۰)

673 عَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيْمَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِعَلِيٍّ علیہ السلام: أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى۔

حضرت سعدؓ روایت کرتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم بن سعد سے سُنا اور اُنہوں نے اپنے والد (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے ارشاد فرمایا: کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تیری میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔

(صحیح مسلم، جلد ۴، حدیث ۲۴۰۴)، (امام بخاری الصحیح، جلد ۳، حدیث ۳۵۰۳)

674 عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خَرَجَ إِلٰى تَبُوْكَ وَ اسْتَخْلَفَ عَلِيًّا علیہ السلام فَقَالَ: أَتُخَلِّفُنِي فِي الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ؟ قَالَ: أَلَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ علیہ السلام مِنْ مُوْسٰى علیہ السلام إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِي۔

حضرت مصعب بن سعدؓ اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ تبوک کیلئے روانہ ہوئے اور مولا علی علیہ السلام کو اپنا نائب و جانشین بنا کر پیچھے چھوڑا تو انہوں (مولا علیؓ) نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ کو بچوں اور عورتوں میں پیچھے چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ میرے ساتھ تیری وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

(امام بخاری الصحیح، جلد ۴، حدیث ۴۱۵۴)

675 عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ عليه السلام: أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ عليه السلام مِنْ مُوْسٰى عليه السلام غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي۔

ام المومنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام سے ارشاد فرمایا، کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تیری اور میری نسبت وہی ہے جیسے حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

(امام طبرانی معجم الکبیر، جلد ۲۳: حدیث ۸۹۴)، (امام ابن حبان الصحیح، جلد ۱۵: حدیث ۶۶۴۳)
(امام ہیثمی موارد الظمان، جلد ۱: حدیث ۲۲۰۱)

676 عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها بِنْتِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ: أَنْتَ مِنِّي مَكَانَ هَارُوْنَ عليه السلام مِنْ مُوْسٰى عليه السلام إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بنتِ سعد اپنے والد حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام سے غزوہ تبوک کی طرف جاتے ہوئے ارشاد فرمایا: تم (علیؑ) کو میرے ہاں وہی مقام حاصل ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھا مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

(امام نسائی السنن الکبریٰ، جلد ۵: حدیث ۸۴۳۲)

677 عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رضي الله عنه، عَنْ سَعْدٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ عليه السلام: أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ عليه السلام مِنْ مُوْسٰى عليه السلام قِيْلَ لِسُفْيَانَ: غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، قَالَ. قَالَ: نَعَمْ۔

حضرت سعید بن مسیبؓ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام سے ارشاد فرمایا: تم (علیؑ) کو میرے ساتھ وہی نسبت حاصل ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی حضرت سفیان سے کہا گیا مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں (پوچھا گیا) انہوں نے فرمایا جی ہاں۔

(امام احمد بن حنبل مسند، جلد ۱، حدیث: ۱۵۴۷)

678 عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا أَرَادَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ يُخَلِّفَ عَلِيًّا عليه السلام قَالَ: قَالَ لَهُ عَلِيٌّ عليه السلام: مَا يَقُوْلُ النَّاسُ فِيَّ إِذَا خَلَّفْتَنِي؟ قَالَ: فَقَالَ: أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ عليه السلام مِنْ مُوْسٰى عليه السلام إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ أَوْلَا يَكُوْنُ بَعْدِي نَبِيٌّ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام کو (غزوہ تبوک) سے پیچھے چھوڑنے کا ارادہ کیا تو (راوی) نے کہا کہ حضرت علی علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اگر آپ ﷺ نے مجھ کو پیچھے چھوڑ دیا تو لوگ کیا کہیں گے (یعنی باتیں کریں گے) میرے بارے میں؟ (راوی کہتا ہے) پس رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم (علیؑ) اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تیری میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے یا فرمایا کہ میرے میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

(امام احمد بن حنبل مسند، جلد ۳ حدیث ۱۳۶۷۹)

679 عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رضي الله عنه، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضي الله عنه، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِعَلِيٍّ عليه السلام: أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ عليه السلام

675 عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ عليه السلام: أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ عليه السلام مِنْ مُوْسٰى عليه السلام غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي۔

ام المومنین حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام سے ارشاد فرمایا، کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تیری اور میری نسبت وہی ہے جیسے حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

(امام طبرانی المعجم الکبیر، جلد ۲۳: حدیث ۸۹۴)، (امام ابن حبان الصحیح، جلد ۱۵: حدیث ۶۹۴۳)
(امام ہیثمی موارد الظمآن، جلد ۱: حدیث ۲۲۰۱)

676 عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها بِنْتِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ: أَنْتَ مِنِّي مَكَانَ هَارُوْنَ عليه السلام مِنْ مُوْسٰى عليه السلام إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بنتِ سعد اپنے والد حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام سے غزوہ تبوک کی طرف جاتے ہوئے ارشاد فرمایا: تم (علیؑ) کو میرے ہاں وہی مقام حاصل ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھا مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

(امام نسائی السنن الکبریٰ، جلد ۵: حدیث ۸۴۴۲)

677 عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رضي الله عنه، عَنْ سَعْدٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ عليه السلام: أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ عليه السلام مِنْ مُوْسٰى عليه السلام قِيْلَ لِسُفْيَانَ: غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي. قَالَ. قَالَ: نَعَمْ۔

حضرت سعید بن مسیبؓ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام سے ارشاد فرمایا: تم (علیؑ) کو میرے ساتھ وہی نسبت حاصل ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی حضرت سفیان سے کہا گیا مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں (پوچھا گیا) انہوں نے فرمایا جی ہاں۔

(امام احمد بن حنبل مسند، جلد ۱ حدیث: ۱۵۴۷)

678 عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا أَرَادَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ يُخَلِّفَ عَلِيًّا عليه السلام قَالَ: قَالَ لَهُ عَلِيٌّ عليه السلام، مَا يَقُوْلُ النَّاسُ فِيَّ إِذَا خَلَّفْتَنِي؟ قَالَ: فَقَالَ: أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ عليه السلام مِنْ مُوْسٰى عليه السلام إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ أَوْ لَا يَكُوْنُ بَعْدِي نَبِيٌّ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام کو (غزوہ تبوک) سے پیچھے چھوڑنے کا ارادہ کیا تو (راوی) نے کہا کہ حضرت علی علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اگر آپ ﷺ نے مجھ کو پیچھے چھوڑ دیا تو لوگ کیا کہیں گے (یعنی باتیں کریں گے) میرے بارے میں؟ (راوی کہتا ہے) پس رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم (علیؑ) اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تیری میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے یا فرمایا کہ میرے میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

(امام احمد بن حنبل مسند، جلد ۳ حدیث ۱۴۶۷۹)

679 عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رضي الله عنه، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضي الله عنه، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِعَلِيٍّ عليه السلام: أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ عليه السلام

مِنْ مُوْسٰی عليه السلام إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي. قَالَ سَعِيْدٌ: فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُشَافِهَ بِهَا سَعْدًا. فَلَقِيْتُ سَعْدًا فَحَدَّثْتُهُ بِمَا حَدَّثَنِي عَامِرٌ فَقَالَ: أَنَا سَمِعْتُهُ فَقُلْتُ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ؟ فَوَضَعَ إِصْبَعَيْهِ عَلٰى أُذُنَيْهِ فَقَالَ: نَعَمْ، وَإِلَّا فَاسْتَكَّتَا۔

حضرت سعید بن مُسیبؓ سے روایت ہے وہ عامر بن سعد بن ابی وقاص سے اور وہ اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے ارشاد فرمایا: تم (علیؑ) کو میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسٰی علیہ السلام سے تھی مگر بلاشک وشبہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے، سعید بن مُسیبؓ (راوی) نے کہا میں چاہتا تھا کہ میں یہ حدیث سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے بالمشافہ (مل کر) سُن لوں۔ پس میری حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مُلاقات ہوئی تو میں نے ان کو حضرت عامر بن سعد والی روایت سنائی۔ انہوں (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) نے کہا میں نے خود اس حدیث کو (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے) سنا ہے، میں نے کہا (پوچھا) آپ رضی اللہ عنہ نے خود سنا ہے؟ انہوں (سعد بن ابی وقاصؓ) نے اپنی دونوں انگلیاں اپنے کانوں پر رکھیں اور ارشاد فرمایا: اگر میں نے خود نہ سنا ہو تو میرے دونوں کان بہرے ہو جائیں۔

(امام مسلم الصحیح، جلد ۴: حدیث ۲۴۰۴)

680 عَنْ مُوْسَى الْجُهَنِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتِ عَلِيٍّ، فَقَالَ لَهَا رَفِيْقِي أَبُوْ سَهْلٍ: كَمْ لَكِ؟ قَالَتْ: سِتَّةٌ وَثَمَانُوْنَ سَنَةً. قَالَ: مَاسَمِعْتِ مِنْ أَبِيْكِ شَيْئًا؟ قَالَتْ: حَدَّثَتْنِي أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ لِعَلِيٍّ عليه السلام: أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ عليه السلام مِنْ مُوْسٰى عليه السلام إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ۔

حضرت موسٰی الجہنی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت فاطمہ بنتِ علی علیہا السلام سے (ملاقات کیلئے) انکی خدمت میں حاضر ہوا، میرے ساتھی ابو سہل نے ان سے عرض کی آپ علیہا السلام کی عمر کتنی ہے؟ انہوں نے ارشاد فرمایا چھیاسی برس، اس نے (ابو سہل) پھر پوچھا کیا!، آپؑ نے اپنے والدِ گرامی سے کچھ سماع کیا (احادیث کا)؟ انہوں نے (فاطمہ بنتِ علی علیہا السلام) ارشاد فرمایا کہ مجھ سے حضرت اسماء بنتِ عمیس رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے ارشاد فرمایا: تیری میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسٰی علیہ السلام سے تھی مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

(امام احمد بن حنبل مسند، جلد ۶: حدیث ۲۷۱۲۶، ۲۷۵۰۷)، (امام نسائی السنن الکبری، جلد ۵: حدیث ۸۴۳۷، ۸۴۳۹)،
(امام ابن ابی شیبۃ المصنف، جلد ۶: حدیث ۳۲۰۷۶)،
(امام طبرانی المعجم الکبیر، جلد ۲۴: حدیث ۳۸۴ تا ۳۸۹)

681 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِأُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا: هٰذَا عَلِيٌّ عليه السلام بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام لَحْمُهُ لَحْمِي وَدَمُهُ دَمِي. هُوَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ عليه السلام مِنْ مُوْسٰى عليه السلام إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي۔

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا: یہ علی بن ابی طالب علیہ السلام ہے اس کا گوشت میرا گوشت اور اس کا خون میرا خون ہے اِسکو میرے ساتھ وہی نسبت حاصل ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسٰی علیہ السلام سے تھی، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

(امام طبرانی المعجم الکبیر، جلد ۱۲، حدیث ۱۲۳۴۱)

آیت نمبر 118 تا 121

❖ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۗ

آپ کہہ دیں کیا جو لوگ علم رکھتے ہیں اور جو نہیں رکھتے دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟

(سورۃ زمر: آیت ۹)

❖ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ○

اور جن کو علم عطا کیا گیا ہے خدا ان کے درجے بلند کرے گا۔ اور خدا تمہارے سب کاموں سے واقف ہے۔

(سورۃ المجادلہ: آیت ۱۱)

❖ شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ ۚ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○

خدا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتے اور علم والے لوگ جو انصاف پر قائم ہیں وہ بھی (گواہی دیتے ہیں کہ) اس غالب حکمت والے کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

(سورۃ آل عمران: آیت ۱۸)

❖ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ ۖ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ ۗ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ ۗ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۗ وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ ○

وہی تو ہے جس نے آپ پر کتاب نازل کی جس کی بعض آیتیں محکم ہیں (اور) وہی اصل کتاب ہیں اور بعض متشابہ ہیں تو جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ متشابہات کی اتباع کرتے ہیں تاکہ فتنہ برپا کریں اور اصلی مراد کا پتہ لگائیں حالانکہ اصلی مراد خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا اور جو لوگ علم میں

کامل پختگی رکھتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم ان پر ایمان لائے یہ سب ہمارے پروردگار کی طرف سے ہیں اور نصیحت تو عقل مند ہی قبول کرتے ہیں۔

(سورۃ آل عمران: آیت ۷)

سورۃ زمر کی آیت مبارکہ میں اللہ رب العزت نے عالم کی فضیلت بیان کر کے اس کو غیر عالم پر فضیلت عطا کر دی۔ اللہ رب العزت نے فرمایا کہ کیا علم والے اور بغیر علم والے ایک جیسے ہو سکتے ہیں اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے علم والے کو بغیر علم والے پر فضیلت اور برتری عطا کر دی۔ جو جتنا زیادہ علم والا ہو گا وہ اتنا ہی افضل و اعلیٰ ہو گا۔

سورۃ نمل میں اللہ رب العزت نے حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی فضیلت کی بات کی مگر اس سے پہلے فرمایا کہ ہم نے ان دونوں کو علم عطا کیا تو پھر انہوں نے کہا کہ اللہ کی حمد ہے جس نے ہم کو فضیلت عطا کی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

❖ وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ عِلْمًا ۖ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي فَضَّلَنَا عَلَىٰ كَثِيرٍ مِنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ ○

اور تحقیق ہم نے داؤد علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام کو علم عطا کیا اور دونوں نے کہا کہ ساری تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے ہمیں اپنے بہت سے مومن بندوں پر فضیلت عطا کی۔

(سورۃ نمل: آیت ۱۵)

اس آیت سے بھی علم کی فضیلت اور اہمیت کا پتہ چلتا ہے کہ اللہ رب العزت نے اپنے برگزیدہ انبیاء عَلَيْهِمُ السَّلَام کو علم کی وجہ سے فضیلت اور افضلیت عطا کر دی پتہ چلا کائنات میں افضل و اعلیٰ وہی ہوتا ہے جس کو اللہ علم زیادہ عطا کرتا ہے۔ انبیاء اکرام عَلَيْهِمُ السَّلَام کے بعد اللہ کی تمام مخلوق میں بھی افضل و اعلیٰ وہی ہوئے جن کے پاس علم زیادہ تھا۔ علم والے ہی اللہ کی مخلوق میں اعلیٰ و برتر ہوئے انہوں نے اپنے علم کی بدولت کرامات کا ظہور کر کے لوگوں میں اپنی افضلیت ثابت کر دی۔

باب مدینۃُ العلم علی علیہ السلام ہیں

ان آیاتِ مقدسہ میں علم والوں کی فضیلت کی بات کی گئی ہے جن کے پاس علم ہے وہی افضل واعلیٰ لوگ ہیں اور تاجدارِ کائنات ﷺ کے بعد مولا علی علیہ السلام کی ذات ہی ہے جن کے پاس سب سے زیادہ علم ہے۔

قرآنِ مجید میں جب سلیمان علیہ السلام نے اپنے درباریوں کو فرمایا کہ مجھے ملکہ بلقیس کا تخت چاہیے تو سب سے پہلے ایک جن نے کہا تھا کہ میں وہ تخت لاتا ہوں۔

❖ قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَاِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ۝

ایک قوی ہیکل جن نے کہا میں اسے آپ کے پاس لا سکتا ہوں قبل اس کے کہ آپ اپنے مقام سے اٹھیں اور بے شک میں اس پر طاقتور اور امانت دار ہوں۔

(سورۃ النمل: آیت ۳۹)

اِس آیت میں ایک جن نے جب حکم قبول کرتے ہوئے عرض کی کہ میں آپ کی نشست برخاست کرنے سے پہلے وہ تخت لے آؤں گا۔ مگر حضرت سلیمان علیہ السلام نے اُس کی یہ پیشکش ٹھکرا دی یہ فرماتے ہوئے کہ تم بہت زیادہ وقت لے رہے ہو مجھے بہت ہی جلد ملکہ کا تخت چاہیے۔ اب قرآن کہتا ہے کہ پھر ایک بندہ کھڑا ہوا آصف برخیاء اُس نے کہا:

❖ قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ ؕ

"کہا ایک ایسے شخص نے جس کے پاس کتاب کا کچھ علم تھا کہ میں اسے آپ علیہ السلام کے پاس لا سکتا ہوں قبل اس کے کہ آپ کی نگاہ آپ کی طرف پلٹے"۔

(سورہ نمل: ۴۰)

گویا اس آیت سے ثابت ہو گیا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی اُمت کے ولی آصف برخیاء آنکھ جھپکنے سے پہلے تخت لے آئے اِس لیے کہ اُس کو اللہ نے کتاب میں سے کچھ علم عطا کیا تھا۔ ان کی فضیلت اور طاقت کا باعث بھی علم بنا۔ جس کو کتاب میں سے تھوڑا سا علم ملے تو اس کی طاقت اور اختیار

کا یہ عالم ہو کہ وہ نو سو میل کی مسافت پر پڑا تخت آنکھ پلٹنے سے بھی پہلے لے آئیں تو جن کو اللہ نے کتاب کا سارا علم عطا کر دیا ہو۔ اُس کی افضلیت اور اختیار کا کیا عالم ہو گا۔

حضور نبی اکرم ﷺ جو کہ صاحبِ کتاب ہیں اس کا مطلب سب سے زیادہ علم والے ہیں اور بعد از مصطفیٰ ﷺ پوری کائنات میں جو سب سے زیادہ علم والی ذات ہے اُس کا نام علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام ہے۔ کتاب کا سب سے زیادہ علم اور فہم و ادراک آقا کے بعد مولا علی علیہ السلام کے پاس ہے۔

حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد جب بھی کوئی علمی مسئلہ ہوتا تو رجوع مولا علی علیہ السلام کی طرف کیا جاتا تھا۔ چاہے دورِ صدیقی ہو فاروقی ہو، عثمانی ہو علم سیکھنے اور سمجھنے کے لیئے مولا علی علیہ السلام کے دروازے پر آنا پڑتا تھا۔ پس ثابت ہوا کہ دُنیا میں جو بھی افضل و اعلیٰ ہوئے وہ علم کی وجہ سے ہوئے جتنا علم زیادہ ہوا اُتنا ہی وہ ذات افضل و اعلیٰ بن گئی۔ اب دلوں سے حسد و بغض نکال کر فیصلہ کریں تو پتہ چلے گا تاجدارِ کائنات کے بعد مولا علی علیہ السلام سے بڑھ کر کوئی علم والا نہیں تو پھر مولا علی علیہ السلام کو چھوڑ کر کوئی اور افضل و اعلیٰ کیسے ہو سکتا ہے۔ حضور ﷺ کے بعد جو افضل و اعلیٰ ذات ہے وہ علی المرتضیٰ علیہ السلام کی ذاتِ گرامی ہے۔

علم ایک ایسی فضیلت ہے کہ جب اللہ رب العزت نے موسیٰ علیہ السلام کو حضرت خضر علیہ السلام کی تلاش میں بھیجا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت خضر علیہ السلام کی جو خوبی اور فضیلت بیان کی وہ بھی علم ہی ہے۔

قرآن کہتا ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام اُن کو ملے۔

❖ فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا۔

ہمارے بندوں میں سے ایک بندے (خضر علیہ السلام) کو پایا جس کو ہم نے اپنی بارگاہ سے رحمت عطا کی تھی اور ہم نے اُسے علمِ لدنی سکھایا تھا۔

(سورۃ الکہف: ۶۵)

پتہ چلا کہ علم ایک ایسی فضیلت ہے یہ جس کے پاس ہو تو نبی بھی اس کی زیارت کے لیئے نکل پڑتے ہیں۔ علم کے بغیر کوئی شخص بھی افضل و اعلیٰ نہیں ہو سکتا۔ علم ایک ایسی دولت ہے یہ جس کے پاس ہو۔ دُنیا کے عظیم اور بڑے لوگ بھی چل کر اس کے پاس آجاتے ہیں۔

علم ایسی فضیلت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے بڑا عالم اور علم والا اپنی ذات کو فرمایا ہے کہیں خود کو قرآن میں اَلْعَلِیْمُ کہہ کر دنیا کو بتایا کہ سب سے زیادہ علم والا اللہ ہے۔ کہیں خود کو اَلْخَبِیْرُ اَلْعَلَّامُ کہا گویا اللہ سب سے بڑا ہے تو اس بڑائی کا راز بھی ساتھ ساتھ بیان کر دیا کہ بلا تشبیہ و بلا مثال فرمایا کہ بڑا ہوتا ہی وہ ہے جس کے پاس علم زیادہ ہو۔ جتنا علم زیادہ ہو گا اتنا ہی وہ بڑا ہو گا پس ثابت ہوا اللہ نے سب سے زیادہ علم حضور ﷺ کو عطا کیا تو آپ اللہ کے بعد ساری کائنات سے افضل و اعلیٰ ہو گئے بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر اور آپ ﷺ کے بعد کائنات میں سب سے زیادہ علم مولا علی علیہ السلام کو عطا کیا گیا تو پھر آپ کے بعد جو افضل و اعلیٰ ذات ہوئی وہ مولا علی علیہ السلام کی ذاتِ گرامی ہے۔

اس پر بے شمار قرآنی آیات دی جا سکتی ہیں مگر ہم کتاب کو زیادہ طوالت نہیں دینا چاہتے۔ اب ہم احادیثِ مبارکہ سے یہ بات واضح کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد سب سے بڑے عالم مولائے کائنات علی علیہ السلام ہیں۔

682 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: إِذَا بَلَغَنَا شَيْءٌ تَكَلَّمَ بِهِ عَلِيٌّ علیہ السلام مِنْ فُتْيَا وَقَضَاءٍ وَثَبَتَ لَمْ نُجَاوِزْهُ إِلَى غَيْرِهِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب ہمارے پاس کوئی ایسی شے پہنچے گی جس کے بارے میں مولا علی علیہ السلام نے فتویٰ دیا ہو اور فیصلہ کیا ہو اور وہ ثابت ہو جائے (فیصلہ مولا علی علیہ السلام نے فرمایا ہے) تو ہم پھر اس مسئلہ کو کسی اور کے پاس نہیں لے جائیں گے۔

(امام ابن عساکر تاریخ دمشق الکبیر، جلد ۵ ۴ حدیث ۹۸۰۳ طبع بیروت لبنان)

683 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: إِذَا حَدَّثَنَا ثِقَةٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام بِفُتْيَا لَا نَعْدُوهَا۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب کوئی ثقہ (سچا) راوی (حدیث بیان کرنے والا) ہمارے سامنے علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے حدیث بیان (روایت) کرے گا تو ہم اسی پر ٹھہر جائیں گے۔ اُسے آگے (یعنی کسی اور کے پاس) نہیں لے کر جائیں گے۔

(امام ابن عساکر تاریخ دمشق الکبیر، جلد ۵ ۴ حدیث ۹۸۰۴ طبع بیروت لبنان)

684 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: مَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ إِنَّمَا هُوَ عَلِيٌّ علیہ السلام لَقَدْ كَانَ عَالِمًا بِالتَّفْسِيرِ وَالتَّأْوِيلِ وَالنَّاسِخِ وَالْمَنْسُوخِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں آپؓ فرماتے ہیں کہ وہ (شخص) جس کے پاس کتاب (قرآن) کا علم ہے وہ صرف حضرت علی علیہ السلام ہیں۔ یقیناً وہ (علیؑ) تفسیر و تاویل اور ناسخ و منسوخ کے (سب سے بڑے) عالم ہیں۔

(شیخ سلیمان قندوزی حنفی ینابیع المودة، جلد ۱، ص: ۱۰۳)

685 عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا عَلِيٌّ أَعْلَمُ النَّاسِ بِالسُّنَّةِ۔

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا تمام لوگوں میں علی المرتضیٰ علیہ السلام سُنت کے سب سے بڑے (سب سے زیادہ علم رکھنے والے) عالم ہیں۔

(امام ابن عساکر تاریخ دمشق الکبیر، جلد ۵ ۴ حدیث ۹۸۰۵ طبع بیروت لبنان)

686 وَفِي رِوَايَةٍ قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ: أَمَا أَنَّهُ (عَلِيٌّ) أَعْلَمُ النَّاسِ بِالسُّنَّةِ۔

ایک روایت میں اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا ہاں بے شک وہ (حضرت علیؑ) تمام لوگوں میں سُنت کے سب سے بڑے عالم ہیں (یعنی تمام لوگوں سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔

(امام عبدالرؤف المناوی در فیض القدیر، ص ۹۷: دار الکتب مصر)

687 عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَكَانَ فِي أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ أَعْلَمُ مِنْ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام؟ قَالَ: لَا وَاللهِ مَا أَعْلَمُهُ۔

عبدالملک بن ابی سلیمان روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کوئی حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے بڑا عالم (یعنی زیادہ علم رکھنے والا) ہے؟ تو انہوں (عطاء) نے جواب دیا اللہ کی قسم نہیں (علیؑ سے زیادہ علم والے) کو میں نہیں جانتا (اُن سے بڑا عالم میں نے نہیں دیکھا)

(امام ابن عساکر تاریخ دمشق الکبیر، جلد ۵ ۴، حدیث ۹۸۱۱ بیروت لبنان)

688 عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ قَالَ: إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ مَا مِنْهَا حَرْفٌ إِلاَّ لَهُ ظَهْرٌ وَ بَطْنٌ وَإِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ ؑ عِنْدَهُ عِلْمُ الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بے شک قرآن سات قراءتوں (معانی) میں نازل ہوا ہے اسکے (قرآن) ہر ایک حرف کا ظاہر بھی ہے اور باطن بھی اور بے شک علی ابن ابی طالب ؑ کے پاس اسکے (قرآن کے ہر ایک حرف) ہر ظاہر اور ہر باطن کا علم ہے۔

(امام ابونعیم حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، جلد ۱، ص ۶۵)

689 عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؓ قَالَ: كَانَ عُمَرُ ؓ يَتَعَوَّذُ بِاللّٰهِ مِنْ مُعْضَلَةٍ لَيْسَ لَهَا أَبُوْ حَسَنٍ۔

حضرت سعید بن مُسیب ؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرتے تھے ایسے مسئلہ میں جس میں ابو حسن ؑ (مولا علی کی کنیت) موجود نہ ہوتے۔

(امام احمد بن حنبل فضائل صحابہ، جلد ۲: حدیث ۱۱۰۰)، (امام ابن سعد طبقات الکبری، جلد ۲: ص ۳۳۹)
(امام ہندی کنز العمال، جلد ۵: ص ۸۳۲)، (امام بیہقی شعب الایمان، جلد ۵: ص ۴۸۰)

690 وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؓ قَالَ: وَكَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ: لَوْلَا عَلِيٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ۔

ایک اور روایت میں حضرت سعید بن مُسیب ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ فرمایا کرتے تھے اگر علی ؑ (مشکلات کے حل کیلئے) نہ ہوتے تو عمر ؓ ہلاک ہو جاتا۔

(امام ابن عبدالبر الاستیعاب، جلد ۳: ص ۱۱۰۲، ۱۱۰۳)،
(امام ابن عساکر تاریخ مدینہ ودمشق، جلد ۴۲: ص ۳۰۶)

691 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ؓ عَلِيٌّ ؑ أَقْضَانَا۔

حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے فرمایا: حضرت علی المرتضیٰ ؑ ہمارے ہاں سب سے بڑے قاضی (سب سے اچھا فیصلہ کرنے والے) ہیں۔

(امام احمد بن حنبل مُسند، جلد ۵: حدیث ۲۱۱۲۲)، (امام ابن ابی شیبۃ المصنف، جلد ۶: حدیث ۳۰۱۲۹)
(امام حاکم المستدرک، جلد ۳: حدیث ۵۳۲۸)، (امام نسائی السنن الکبری، جلد ۶: حدیث ۱۰۹۹۵)
(امام ابونعیم حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، جلد ۱: ص ۶۵)

692 عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ قَالَ: أَقْضٰى أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ ؑ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ تمام اہلِ مدینہ (مدینہ والوں) میں سب سے بڑے فیصلہ کرنے والے (قاضی) علی بن ابی طالب ؑ ہیں۔

(امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ ودمشق، جلد ۴۲: ص ۴۰۴)

693 عَنْ مُغِيْرَةَ قَالَ: لَيْسَ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَقْوٰى قَوْلًا فِي الْفَرَائِضِ مِنْ عَلِيٍّ ؑ۔

حضرت مغیرہ بیان کرتے ہیں کہ فرائض (میراث) کے مسائل میں حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام سے بڑھ کر کسی کا (اعلیٰ ومدلل) قول (فتویٰ) نہ ہوتا تھا۔

(امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ ودمشق، جلد ۴۲: ص ۴۰۵)

694 عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ؓ قَالَ: لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَقُوْلُ سَلُوْنِيْ إِلَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ ؑ۔

حضرت یحیٰ بن سعید ؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے تمام صحابہ کرام ؓ میں حضرت علی المرتضیٰ ؑ کے سوا کوئی بھی یہ نہیں کہتا تھا سَلُوْنِیْ یعنی جو کچھ پوچھنا چاہتے ہو پوچھ لو مجھ سے۔

(امام احمد بن حنبل فضائل صحابہ، جلد ۲: حدیث ۱۰۹۸)، (امام ابن ابی شیبۃ المصنف، جلد ۵: حدیث ۳۶۳۲۰)
(امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ ودمشق، جلد ۴۲: ص ۳۹۹)

695 عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؓ قَالَ: لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنَ الصَّحَابَةِ يَقُوْلُ: سَلُوْنِيْ إِلَّا عَلِيٌّ ؑ۔

حضرت سعید بن مسیب ؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں سارے صحابہ کرام ؓ میں سے کوئی ایک صحابی ؓ بھی حضرت علی علیہ السلام کے سوا یہ نہیں کہتا تھا سَلُوْنِي یعنی جو کچھ پوچھنا چاہتے ہو پوچھ لو مجھ سے۔

(امام ذہبی تاریخ الاسلام، جلد ۳، ص ۶۳۸)، (امام ابن حجر مکی الصواعق المحرقة، جلد ۲: ص ۳۷۱)، (امام جلال الدین سیوطی تاریخ خلفاء جلد ۱: ص ۱۷۱)

696 عَنْ عَبْدِ اللهِ ؓ :قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ أَقْضَى أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام۔

حضرت عبداللہ ؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم تمام صحابہ ؓ کہا کرتے تھے کہ تمام مدینہ کے لوگوں میں سے حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام سب سے بہترین فیصلہ کرنے والے (قاضی) ہیں۔

(امام حاکم المستدرک، جلد ۳: حدیث ۴۶۵۶)، (امام ابن عساکر تاریخ مدينة دمشق، جلد ۴۲: ص ۴۰۴)، (امام جلال الدین سیوطی تاریخ خلفاء جلد ۱: ص ۱۷۱)، (امام ذہبی تاریخ الاسلام، جلد ۳، ص ۶۳۸)

697 عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؓ قَالَ: مَا كَانَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يَقُوْلُ: سَلُوْنِي غَيْرَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام۔

حضرت سعید بن مسیب ؓ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ لوگوں میں سے کوئی ایک (شخص) بھی ایسا نہیں تھا، حضرت علی علیہ السلام کے علاوہ جو یہ کہتا ہو جو کچھ پوچھنا چاہتے ہو پوچھ لو مجھ سے (سَلُوْنِي کا دعویٰ علی علیہ السلام کے سوا کوئی نہ کرتا)

(امام ابن عبد البر الاستیعاب، جلد ۳: ص ۱۱۰۳)، (امام یحییٰ بن معین التاریخ، جلد ۳: حدیث ۹۰۱)

698 عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؓ قَالَ: مَا كَانَ أَحَدٌ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَعْلَمَ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام۔

حضرت سعید بن مسیب ؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام سے بڑھ کر کوئی شخص بھی عالم (یعنی سب سے زیادہ علم والا) نہ تھا۔

(علامہ حافظ الدولابی، الکنیٰ والاسماء، جلد ۲: حدیث ۱۰۹۶)

699 عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ: وَاللهِ لَقَدْ أُعْطِيَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام تِسْعَةَ أَعْشَارِ الْعِلْمِ، وَأَيْمُ اللهِ لَقَدْ شَارَكَكُمْ فِي الْعُشْرِ الْعَاشِرِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! تحقیق علی بن ابی طالب علیہ السلام کو علم کے نو (۹) حصے دیئے گئے ہیں اللہ کی قسم! تحقیق تم (سب) کو (علم کے) دسویں حصے میں شریک کیا گیا ہے۔

(امام ابن عبد البر الاستیعاب، جلد ۳: ص ۱۱۰۴)

700 عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ؓ قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيًّا علیہ السلام وَ هُوَ يَخْطُبُ، وَهُوَ يَقُوْلُ: سَلُوْنِي وَاللهِ، لَا تَسْأَلُوْنِي عَنْ شَيْءٍ يَكُوْنُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا حَدَّثْتُكُمْ بِهِ۔

حضرت ابو الطفیل ؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی علیہ السلام کے پاس (بارگاہ) حاضر ہوا۔ اور وہ خطبہ ارشاد فرمارہے تھے اور وہ یہ فرمارہے تھے کہ مجھ سے جو کچھ پوچھنا چاہتے ہو پوچھ لو اللہ کی قسم تم قیامت تک کی جس چیز کے بارے میں بھی پوچھو گے میں تم کو اُس کے بارے میں ضرور بتاؤں گا۔

(امام ابن حجر عسقلانی فتح الباری، جلد ۸: ص ۵۹۹)، (امام ابن عبد البر الاستیعاب، جلد ۳: ص ۱۱۰۷)، (امام عبد الرزاق تفسیر القرآن، جلد ۳: ص ۲۴۱)

701 قَالَ عَلِيٌّ علیہ السلام وَأَشَارَ إِلَى صَدْرِهِ إِنَّ هَاهُنَا عُلُوْمًا جَمَّةً لَوْ وَجَدْتُ لَهَا حَمَلَةً۔

حضرت علی علیہ السلام نے اپنے سینہ مبارک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: بے شک یہاں (سینہ میں) علوم کا خزانہ جمع ہے کاش اس (خزانہ) کو اُٹھانے والا کوئی پاؤں (تو یہ علم کا خزانہ اُسے عطا کروں)

(امام غزالی احیاء علوم الدین، جلد ۱: ص ۹۹)

702 عَنْ عَلِيٍّ علیہ السلام قَالَ: لَوْ شِئْتُ لَأَوْقَرْتُ سَبْعِيْنَ بَعِيْرًا مِنْ تَفْسِيْرِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے آپؑ فرماتے ہیں کہ اگر میں (علیؑ) چاہوں تو سورہ فاتحہ کی تفسیر کروں اور اس سے ستر اُونٹ لاد دُوں۔

(امام جلال الدین سیوطی الاتقان فی علوم القرآن، جلد ۴: ص ۳۹۰)،
(ملاں علی قاری، مرقاۃ المفاتیح، جلد ۱: ص ۳۵۳)،(امام غزالی احیاء علوم الدین، جلد ۱: ص ۲۸۹)،
(امام ابن الحاج الفاسی، المدخل، جلد ۲: ص ۳۰۶)

703 عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ: أَلَا أَنَّ هَاهُنَا وَأَشَارَ إِلَى صَدْرِهِ لَعِلْمًا جَمًّا، لَوْ أَصَبْتُ لَهُ حَمَلَةً۔

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے آپ نے ایک طویل روایت میں اپنے سینہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا بے شک یہاں (سینہ میں علوم کا خزانہ جمع ہے۔ اگر میں اس خزانے (علم) کو اٹھانے والے کو پاؤں تو (یہ علم کا خزانہ اُسے عطا کر دوں)

(امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ ودمشق، جلد ۵۰: ص ۲۵۲)،(خطیب بغدادی تاریخ بغداد، جلد ۶: ص ۳۷۹)،
(علامہ یعقوبی التاریخ، جلد ۲: ص ۲۰۶)

704 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا إِذَا أَتَانَا الثَّبْتُ عَنْ عَلِيٍّ لَمْ نَعْدِلْ بِهِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب ہم کو کسی چیز کا ثبوت حضرت علی علیہ السلام سے مل جاتا تو پھر ہم کسی سے رجوع نہیں کرتے تھے۔

(امام ابن عبدالبر الاستیعاب، جلد ۳: ص ۱۱۰۴)

705 عَنْ قَيْسِ بْنِ السَّكَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ عَلَى مِنْبَرِهِ: سَلُونِي، فَإِنَّكُمْ لَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ فِيمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ السَّاعَةِ وَلَا عَنْ فِئَةٍ تَهْدِي مِائَةً وَتُضِلُّ مِائَةً إِلَّا حَدَّثْتُكُمْ۔

حضرت قیس بن السکن رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: مجھ سے سوال کرو تم مجھ سے اپنے اس زمانہ سے لے کر قیامت تک کی جس چیز کے بارے میں پوچھو گے میں تم کو اُسکے بارے میں آگاہ کروں گا اور اگر تم مجھ سے اس فتنے کے بارے میں پوچھو گے جو سینکڑوں لوگوں کو ہدایت پر لائے گا اور جو سینکڑوں لوگوں کو گمراہ کرے گا میں تم کو اُسکے بارے میں بھی بتا دوں گا۔ (امام ابن ابی شیبۃ المصنف، جلد ۷: حدیث ۳۷۷۳۲)،
(امام ابو نعیم حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، جلد ۴: ص ۱۸۶)

706 عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ: لَوْ ثُنِيَتْ لِي وِسَادَةٌ لَحَكَمْتُ بَيْنَ أَهْلِ التَّوْرَاةِ بِتَوْرَاتِهِمْ، وَبَيْنَ أَهْلِ الْإِنْجِيلِ بِإِنْجِيلِهِمْ، وَلَقُلْتُ فِي الْبَاءِ مِنْ بِسْمِ اللهِ وِقْرَ سَبْعِينَ جَمَلًا۔

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں اگر میرے لئے مسند لگائی جائے تو میں تورات والوں (یہود) کے درمیان تورات کے مطابق فیصلہ کروں گا اور انجیل والوں (عیسائیوں) کے درمیان انجیل کے مطابق فیصلہ کروں گا اور میں بسم اللہ کی حرف "با" کی تفسیر میں وہ کچھ کہوں (لکھوں) جس سے ستر اونٹ لادے جائیں۔

(امام زرقانی شرح الزرقانی فی المواھب اللدنیۃ، جلد ۱: ص ۳۹)

707 عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: سَلُونِي عَنْ كِتَابِ اللهِ، فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ آيَةٍ إِلَّا وَقَدْ عَرَفْتُ بِلَيْلٍ نَزَلَتْ أَمْ بِنَهَارٍ فِي سَهْلٍ أَمْ فِي جَبَلٍ۔

حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: مجھ سے اللہ کی کتاب (قرآن) کے بارے میں جو کچھ پوچھنا چاہتے ہو پوچھ لو۔ بے شک اس میں (قرآن) کی کوئی ایک آیت بھی ایسی نہیں جس کا مجھے علم (معرفت) نہ ہو کہ وہ رات کو نازل ہوئی یا دن کو، میدان میں نازل ہوئی یا پہاڑ (غار) میں۔

(امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ ودمشق جلد ۴۲: ص ۳۹۸)،(امام ابن سعد طبقات الکبریٰ، جلد ۲: ص ۳۳۸)
(امام ابن عبدالبر جامع بیان العلم وفضلہ، جلد ۱: ص ۱۱۴)

708 عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: سَلُونِي قَبْلَ أَنْ تَفْقِدُونِي، سَلُونِي عَنْ طُرُقِ السَّمَاءِ، فَإِنِّي أَعْرَفُ بِهَا مِنْ طُرُقِ الْأَرْضِ۔

حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: مجھ سے پوچھو (یعنی سوال کرو) اس سے پہلے کہ تم مجھ کو اپنے درمیان نہ پاؤ۔ مجھ سے آسمان کے راستوں کے بارے میں پوچھو بے شک میں انہیں زمین کے راستوں سے بڑھ کر جانتا ہوں۔

(امام ذہبی المنتقی من منہاج الاعتدال، جلد ۱: ص ۳۴۲)

709 عَنْ ضِرَارِ بْنِ ضَمْرَةَ الْكِنَانِيِّ رضي الله عنه فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ قَالَ: إِنَّ عَلِيًّا كَانَ وَاللهِ، بَعِيْدَ الْمَدَى، شَدِيْدَ الْقُوَى، يَقُوْلُ فَصْلًا وَيَحْكُمُ عَدْلًا، يَتَفَجَّرُ الْعِلْمُ مِنْ جَوَانِبِهِ، وَتَنْطِقُ الْحِكْمَةُ مِنْ نَوَاحِيْهِ۔

حضرت ضرار بن ضمرہ کنانی رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم، بے شک حضرت علی علیہ السلام دور اندیش، بہت زیادہ قوت (طاقت) والے، قولِ فیصل والے، اور عدل کے ساتھ فیصلہ کرنے والے تھے۔ ان کے پہلوؤں سے علم پھوٹتا تھا اور اُنکے جوانب (اطراف) سے حکمت بولتی تھی۔

(امام ابن عساکر تاریخ مدینة ودمشق، جلد ۴۲: ص ۴۰۵)،
(امام ابو نعیم حلیة الاولیاء وطبقات الاصفیاء، جلد ۱: ص ۸۴)

710 عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَكَانَ فِي أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم أَحَدٌ أَعْلَمَ مِنْ عَلِيٍّ عليه السلام؟ قَالَ: لَا وَاللهِ مَا أَعْلَمُهُ۔

عبد الملک بن ابی سُلیمان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم میں کوئی حضرت علی علیہ السلام سے بڑھ کر بھی علم والا تھا؟ انہوں (عطاء) نے فرمایا نہیں اللہ کی قسم میں ایسے کسی صحابی کو نہیں جانتا (جو حضرت علیؑ سے بڑھ کر علم رکھتا ہو)۔

(امام ابن ابی شیبة المصنف، جلد ۶، حدیث ۳۲۱۰۹)، (امام محب طبری ذخائر العقبیٰ، جلد ۱: ص ۷۹)،
(امام ابن عبد البر الاستیعاب، جلد ۳: ص ۱۱۰۴)

711 عَنْ نُصَيْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْأَحْمَسِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ: وَاللهِ مَا نَزَلَتْ آيَةٌ إِلَّا وَقَدْ عَلِمْتُ فِيْمَا نَزَلَتْ وَأَيْنَ نَزَلَتْ وَعَلَى مَنْ نَزَلَتْ، إِنَّ رَبِّي وَهَبَ لِي قَلْبًا عَقُوْلًا وَلِسَانًا طَلْقًا۔

حضرت نصیر بن سلیمان الاحمسی اپنے والد سے اور وہ مولا علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ مولا علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اللہ کی قسم میں (قرآن کی) ہر آیت کا علم رکھتا ہوں کہ وہ (آیت) کس کے بارے میں نازل ہوئی، اور کہاں نازل ہوئی، اور کس موقع پر نازل ہوئی۔ بے شک میرے رب نے مجھے فہم و فراست والا دل اور فصاحت و بلاغت والی زبان عطا کی ہے۔

(امام ابن سعد طبقات الکبریٰ، جلد ۲: ص ۳۳۸)، (امام ابو نعیم حلیة الاولیاء وطبقات الاصفیاء، جلد ۱: ص ۶۸)

712 عَنْ جُنْدَبٍ التَّيْمِيِّ قَالَ، سَمِعْتُ عَطَاءً، قَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها عَلِيٌّ أَعْلَمُ النَّاسِ بِالسُّنَّةِ۔

حضرت جندب التیمی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے سنا کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: علی علیہ السلام تمام لوگوں میں سب سے زیادہ سنتِ (رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا علم رکھنے والے ہیں۔

(امام بخاری التاریخ الکبیر، جلد ۲، حدیث ۲۳۰۷، جلد ۳: حدیث ۶۹۷)،
(امام ابن عساکر تاریخ مدینة ودمشق، جلد ۴۲: ص ۴۰۸)

713 عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام أَرْسَلَهُ إِلَى زَيْدِ بْنِ صُوْحَانَ، فَقَالَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ إِنِّي مَا عَلِمْتُكَ لَبِذَاتِ اللهِ عَلِيْمٌ، وَإِنَّ اللهَ لَفِي صَدْرِكَ عَظِيْمٌ۔

حضرت شعبی، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام نے اُنکو زید بن صوحان کی طرف روانہ کیا تو انہوں (عبداللہ بن عباسؓ) نے کہا اے امیر المومنین (مولا علیؑ) بے شک میں آپؑ کو اللہ کی ذات کے بارے میں سب سے زیادہ علم رکھنے والا جانتا ہوں اور بے شک اللہ تعالیٰ (کی حقیقت و معرفت) آپ کے سینہ مبارک میں سب سے زیادہ ہے۔

(امام ابو نعیم حلیة الاولیاء وطبقات الاصفیاء، جلد ۱: ص ۷۴)

714 عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ أَقْضَى أُمَّتِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میری اُمت کے سب سے بڑے قاضی (قرآن و حدیث سے فیصلہ کرنے والے) علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

(امام طبرانی المعجم الصغیر، جلد۱: حدیث۵۵۶)، (امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ و دمشق، جلد۴۲: ص۱۱۲)

715 عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَعْلَمُ أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، میری ساری اُمت میں میرے بعد سب سے بڑا عالم (علم والا) علی بن ابی طالب علیہ السلام ہے۔

(امام دیلمی مسند الفردوس، جلد۱: حدیث۱۳۹۱)، (امام ہندی کنز العمال، جلد۱۱: حدیث۳۲۹۷۷)

716 عَنْ هُبَيْرَةَ قَالَ: خَطَبَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ علیہ السلام فَقَالَ: لَقَدْ فَارَقَكُمْ رَجُلٌ بِالأَمْسِ لَمْ يَسْبِقْهُ الأَوَّلُوْنَ بِعِلْمٍ، وَلَا يُدْرِكُهُ الآخِرُوْنَ. كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَبْعَثُهُ بِالرَّايَةِ. جِبْرِيْلُ عَنْ يَمِيْنِهِ، وَ مِيْكَائِيْلُ عَنْ شِمَالِهِ لَا يَنْصَرِفُ حَتّٰى يُفْتَحَ لَهُ۔

حضرت ھُبیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ امام حسن بن علی علیہ السلام نے ہم کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا! تحقیق گذشتہ کل تم سے وہ شخص (مولا علیؑ) جُدا ہو گیا ہے جن سے نہ تو پہلے لوگ (علم میں سبقت حاصل کر سکے اور نہ ہی بعد میں آنے والے اُنکے علمی مقام کو پا سکیں گے (اس کا ادراک نہ کر سکیں گے) جب رسول اللہ ﷺ اُن کو اپنا جھنڈا دے کر (جنگ پر) بھیجتے تھے تو جبریل علیہ السلام اُنکی دائیں اور میکائیل اُنکی بائیں طرف ہوتے تھے وہ (مولا علیؑ) فتح حاصل کرنے تک واپس نہیں پلٹتے تھے۔

(امام احمد بن حنبل مسند، جلد۱، حدیث۱۷۱۹)، (امام طبرانی المعجم الاوسط، جلد۲: حدیث۲۱۵۵)

717 سُئِلَ الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ الْبَصْرِيُّ رضی اللہ عنہ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام فَقَالَ: كَانَ عَلِيٌّ وَاللّٰهِ سَهْمًا صَائِبًا مِنْ مَرَامِي اللّٰهِ عَلَى عَدُوِّهِ. وَرَبَّانِيُّ هٰذِهِ الأُمَّةِ وَذَا فَضْلِهَا وَذَا سَابِقَتِهَا. وَذَا قَرَابَتِهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ بِالنَّوْمَةِ عَنْ أَمْرِ اللّٰهِ وَلَا بِالْمَلُوْمَةِ فِي دِيْنِ اللّٰهِ وَلَا بِالسَّرُوْقَةِ لِمَالِ اللّٰهِ. أَعْطَى الْقُرْآنَ عَزَائِمَهُ فَفَازَ مِنْهُ بِرِيَاضٍ مُوْنِقَةٍ۔

حضرت حسن بن ابوالحسن البصری رضی اللہ عنہ سے حضرت علی بن ابی طالبؑ کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم حضرت علی علیہ السلام اللہ کے دشمنوں پر اللہ کے پھینکے ہوئے تیروں میں سے ایک (تیر) تھے اور وہ (علیؑ) اِس اُمت کے عالم ربانی اور صاحبِ افضلیت اور سبقت لے جانے والے، اور رسول اللہ ﷺ سے سب سے زیادہ قرابت والے، اور (علیؑ) اللہ کے امر (حکم) سے غافل نہ تھے اور نہ ہی اللہ کے دین (اسلام) میں ملامت زدوں میں سے تھے، اور نہ ہی اللہ کے مال کو چُرانے والوں میں سے تھے، اُنہوں (علیؑ) نے قرآن کو اپنے عزائم (ارادے) سونپ دیئے اور اُس میں سے رونق والے باغات کے ساتھ سُرخرو (کامیاب) ہوئے۔

(امام ابن عبدالبر، الاستیعاب، جلد۳: ص۱۱۱۰)

718 عَنْ وَهْبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي الطُّفَيْلِ رضی اللہ عنہ قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام وَ هُوَ يَخْطُبُ وَ هُوَ يَقُوْلُ: سَلُوْنِي. فَوَاللّٰهِ. لَا تَسْأَلُوْنِي عَنْ شَيْءٍ يَكُوْنُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ بِهِ. وَسَلُوْنِي عَنْ كِتَابِ اللّٰهِ. فَوَاللّٰهِ مَا مِنْهُ آيَةٌ إِلَّا وَأَنَا أَعْلَمُ بِلَيْلٍ نَزَلَتْ أَمْ بِنَهَارٍ أَمْ بِسَهْلٍ أَمْ بِجَبَلٍ. فَقَامَ ابْنُ الْكَوَّاءِ. وَأَنَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ عَلِيٍّ علیہ السلام وَهُوَ خَلْفِي. قَالَ: أَفَرَأَيْتَ الْبَيْتَ الْمَعْمُوْرَ. مَا هُوَ؟ قَالَ: ذَاكَ الضُّرَاحُ فَوْقَ سَبْعِ سَمٰوَاتٍ تَحْتَ الْعَرْشِ. يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ لَا يَعُوْدُوْنَ فِيْهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

حضرت وھب بن عبد اللہ بن ابو طفیل علیہ السلام سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کو خطاب کرتے ہوئے دیکھا وہ فرمارہے تھے مجھ سے سوال کرو اللہ کی قسم قیامت تک جس چیز کے بارے میں تم کوئی سوال کروگے میں تم کو اسکے بارے میں بتادوں گا۔ اور مجھ سے اللہ کی کتاب (قرآن) کے بارے میں سوال کرو اللہ کی قسم کوئی ایک آیت ایسی نہیں جس کا مجھے علم نہ ہو وہ رات کو نازل ہوئی یا دن کو، میدان میں نازل ہوئی یا پہاڑ پر، ابن الکواء کھڑے ہوئے، راوی کہتے ہیں کہ میں حضرت علیؑ اور اُنکے درمیان بیٹھا تھا اور وہ میرے پیچھے تھے، ابن الکواء نے پوچھا کیا آپ بیت المعمور کے بارے میں جانتے ہیں؟ مولا علی علیہ السلام نے فرمایا وہ ایک سوراخ ہے۔ جو سات آسمانوں کے اوپر اور عرش کے نیچے ہے اس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں مگر وہ قیامت تک دوبارہ واپس نہیں آسکیں گے۔

(امام محمد بن عبد اللہ ازرقی، اخبار مکۃ، جلد ۱: ص ۵۰)

719 عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ مَرْفُوْعًا. قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَلِيٌّ بَابُ عِلْمِي وَمُبَيِّنٌ لِأُمَّتِي، مَا أُرْسِلْتُ بِهِ مِنْ بَعْدِي. حُبُّهُ إِيْمَانٌ وَبُغْضُهُ نِفَاقٌ. وَالنَّظَرُ إِلَيْهِ رَأْفَةٌ. وَمَوَدَّتُهُ عِبَادَةٌ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علی علیہ السلام میرے علم کا دروازہ ہے اور جو (دین) دے کر مجھے بھیجا گیا ہے، میرے بعد میری اُمت کیلئے اُسکی (دین) وضاحت کرنے والا ہے۔ اس (علیؑ) کی محبت ایمان ہے اور اس (علیؑ) کا بغض نفاق ہے اور اس (علیؑ) کی طرف دیکھنا بھی باعثِ آرام وسکون ہے اور اس (علیؑ) کی مودت عبادت ہے۔

(امام ہندی کنز العمال، جلد ۱۱: حدیث ۳۲۹۸۱)، (امام دیلمی مسند الفردوس، جلد ۳: حدیث ۴۱۸۱)

(امام ابن حجر کی الصواعق المحرقۃ، جلد ۲: ص ۳۵۸ بیروت، لبنان)

720 عَنْ عَلِيٍّ علیہ السلام قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَنَا دَارُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا۔

حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام سے روایت ہے آپؑ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں علم کا گھر ہوں اور علی علیہ السلام اس کا دروازہ ہے۔

(امام محب الدین طبری، ذخائر العقبیٰ ومناقب ذوی القربیٰ، جلد ۱: ص ۷۷)

721 عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ النَّخْعِيِّ قَالَ: لَمَّا بُوْيِعَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام عَلَى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ وَهُوَ وَاقِفٌ بَيْنَ يَدَيِ الْمِنْبَرِ۔ إِذَا نَحْنُ بَايَعْنَا عَلِيًّا فَحَسْبُنَا. أَبُوْ حَسَنٍ مِمَّا يُخَافُ مِنَ الْفِتَنِ، وَجَدْنَاهُ أَوْلَى النَّاسِ بِالنَّاسِ أَنَّهُ. أَطَبُّ قُرَيْشٍ بِالْكِتَابِ وَبِالسُّنَنِ. وَإِنَّ قُرَيْشًا مَا تَشُقُّ غُبَارَهُ، إِذَا مَا جَرَى يَوْمًا عَلَى الضُّمَّرِ الْبُدْنِ. وَفِيْهِ الَّذِي فِيْهِمْ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ، وَمَا فِيْهِمْ كُلُّ الَّذِي فِيْهِ مِنْ حَسَنٍ۔

حضرت ابو اسحاق، حضرت اسود بن یزید النخعی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبر پر بیعت کی گئی تو حضرت خزیمہ بن ثابت نے منبر کے سامنے کھڑے ہو کر یہ اشعار پڑھ کر سنائے۔

جب ہم نے مولا علی علیہ السلام کی بیعت کی تو ہم نے یقین کیا کہ ابو الحسن علیہ السلام (مولا علیؑ) ان افراد میں سے ہیں جن سے فتنے خوف کھاتے ہیں۔

ہم نے ان کو (حضرت علیؑ) تمام لوگوں سے بڑھ کر لوگوں کے قریب پایا بے شک وہ (مولا علیؑ) قریش میں سے سب سے بڑھ کر کتاب وسنت کے عالم تھے۔

بے شک قریش ان کی (مولا علیؑ) راہ کی دھول تک بھی نہیں پہنچ سکتے جب وہ کسی روز طاقت والے گھوڑے پر سوار ہوتے ہیں، ان (مولا علیؑ) میں ہر طرح کی خیر (بھلائی) موجود ہے۔ جبکہ باقی تمام قریش میں وہ خوبیاں (صفات) نہیں پائی جاتیں جو ان (مولا علیؑ) میں پائی جاتی ہیں۔

(امام حاکم المستدرک، جلد ۳: حدیث ۴۵۹۵)

722 عَنْ بَسَّامِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّيْرَفِيِّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: رَأَيْتُ أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ. فَقَالَ: سَلُوْنِي قَبْلَ أَنْ لَا تَسْأَلُوْنِي. وَلَنْ تَسْأَلُوْا بَعْدِي مِثْلِي. قَالَ: فَقَامَ ابْنُ الْكَوَّاءِ فَقَالَ: يَا

أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. مَا ﴿وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا﴾ قَالَ: الرِّيَاحُ. قَالَ: فَمَا ﴿فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا﴾ قَالَ: السَّحَابُ. قَالَ: فَمَا ﴿فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا﴾ قَالَ: السُّفُنُ. قَالَ: فَمَا ﴿فَالْمُقَسِّمٰتِ أَمْرًا﴾ قَالَ: الْمَلَائِكَةُ. قَالَ: فَمَنْ ﴿الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّ اَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ۝ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا وَبِئْسَ الْقَرَارُ﴾ قَالَ مُنَافِقُوْا قُرَيْشٍ۔

حضرت بسام بن عبدالرحمن الصیرفی حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں میں نے دیکھا امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام منبر پر کھڑے ارشاد فرما رہے تھے مجھ سے سوال کرو قبل اس کے کہ تم مجھ سے سوال نہ کر سکو اور نہ ہی میری مثل میرے بعد سوال کر سکو گے وہ (راوی) کہتے ہیں پس اس پر ابن الکواء کھڑے ہوئے اور کہا۔ اے امیرالمومنین علیہ السلام:

(قسم ہے اڑا کر بکھیرنے والیوں کی سورۃ الذاریات: ۱) اس سے کیا مراد ہے؟

آپؑ (مولا علیؑ) نے فرمایا ''ہوائیں'' پھر پوچھا (بوجھ اُٹھانے والیاں سورۃ الذاریات: ۲)'' سے کیا مراد ہے۔ فرمایا (مولا علیؑ) ''بادل'' اور پھر پوچھا'' آہستہ آہستہ چلنے والیاں (سورۃ الذاریات: ۳)'' سے کیا مراد ہے؟ آپ (مولا علیؑ) نے جواب دیا ''کشتیاں'' پھر پوچھا (اور کام تقسیم کرنے والے سورۃ الذاریات: ۴) سے کیا مراد ہے؟ جواب فرمایا ''فرشتے'' پھر پوچھا (وہ لوگ جنہوں نے اللہ کی نعمت کو کفر سے بدل دیا اور انہوں نے اپنی قوم کو تباہی کے گھر میں اتار دیا، وہ دوزخ ہے جس میں ڈالیں جائیں گے اور وہ بُرا ٹھکانہ ہے۔ (سورۃ ابراہیم: ۲۸ تا ۲۹)، اس سے کون لوگ مراد ہیں؟ آپؑ (مولا علیؑ) نے جواب دیا اس سے قریش کے منافقین مراد ہیں۔

(امام حاکم المستدرک، جلد ۲: حدیث ۳۷۳۶)، (امام طبری جامع البیان فی تفسیر القرآن، جلد ۱۳: ص ۲۲۱)

723 عَنْ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ قَالَ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بِخَطِّ يَدِهٖ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِفَاطِمَةَ عليها السلام: أَوَمَا تَرْضَيْنَ أَنِّي زَوَّجْتُكِ أَقْدَمَ أُمَّتِي سِلْمًا. وَأَكْثَرَهُمْ عِلْمًا. وَأَعْظَمَهُمْ حِلْمًا۔

حضرت ابوعبدالرحمن ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کی کتاب میں اُنکے ہاتھ سے لکھی ہوئی یہ حدیث پائی کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ بتول زہرا سلام اللہ علیہا سے فرمایا: کیا تم (فاطمہ سلام اللہ علیہا) اس پر راضی نہیں ہو کہ میں نے تیری شادی (نکاح) اُس شخص (مولا علیؑ) سے کی ہے جو میری ساری اُمت میں سب سے پہلے اسلام لانے والا ہے اور اُن (اُمت) میں سب سے زیادہ علم والا ہے، اور اُن سب سے بڑا حلم (نرم مزاج) والا ہے۔

(امام احمد بن حنبل مُسند، جلد ۵: حدیث ۲۰۳۲۲)، (امام طبرانی المعجم الکبیر، جلد ۲۰ حدیث ۵۳۸)، (امام ہیثمی مجمع الزوائد و منبع الفوائد، جلد ۹: ص ۱۰۱)

724 عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: زَوَّجْتُكِ يَا بُنَيَّةُ. أَعْظَمَهُمْ حِلْمًا. وَأَقْدَمَهُمْ سِلْمًا وَأَكْثَرَهُمْ عِلْمًا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے میری بیٹی (فاطمہ سلام اللہ علیہا) میں نے تیری شادی اس شخص (حضرت علیؑ) سے کی ہے جو سب سے بڑا حلم (نرم مزاج) والا ہے سب سے پہلے قبولِ اسلام (اعلان) کرنے والا ہے اور سب سے زیادہ اُن میں (ساری اُمت) سے علم والا ہے۔

(امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ و دمشق، جلد ۴۲: ص ۱۳۲)

725 عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ عليها السلام أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا: زَوَّجْتُكِ أَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ. وَأَقْدَمَهُمْ سِلْمًا. وَأَفْضَلَهُمْ حِلْمًا۔

حضرت مسروق اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ مجھ سے حضرت فاطمۃ الزہراء علیہا السلام نے یہ حدیث بیان کی کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اُن (فاطمہ بتول علیہا السلام) سے ارشاد فرمایا: (اے بیٹی) میں نے تیری شادی اُس شخص (مولا علیؑ) سے کی جو تمام ایمان والوں میں سب سے زیادہ علم والا ہے۔ اور اُن میں (ایمان والوں) سے سب سے پہلے اسلام لانے (اعلانِ اسلام) والا ہے اور حلم (نرم مزاج) میں اُن (ایمان والوں) سب سے افضل و اعلیٰ ہے۔

(امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ و دمشق، جلد ۴۲: ص ۱۳۲)

726 عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِفَاطِمَةَ سلام الله عليها: زَوَّجْتُكِ أَقْدَمَهُمْ سِلْمًا، وَأَعْظَمَهُمْ حِلْمًا، وَأَكْثَرَهُمْ عِلْمًا۔

حضرت اسماء بنتِ عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمۃ الزھراء سلام اللہ علیہا سے ارشاد فرمایا (اے بیٹی) میں نے تیری شادی اس شخص (حضرت علیؑ) سے کی ہے جو میری اُمت میں سب سے پہلے قبولِ اسلام (اعلان) کرنے والا ہے اور اُن (میری اُمت) میں سب سے بڑا حلم (نرم مزاج) والا ہے اور اُن (میری اُمت) میں سب سے زیادہ علم والا ہے۔

(امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ و دمشق، جلد ۴۲: ص ۱۳۲)

727 عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لِفَاطِمَةَ سلام الله عليها: أَمَا تَرْضَيْنَ أَنِّي زَوَّجْتُكِ أَقْدَمَهُمْ سِلْمًا، وَأَكْثَرَهُمْ عِلْمًا، وَأَفْضَلَهُمْ حِلْمًا. وَاللهِ إِنَّ ابْنَيْكِ لَمِنْ شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

حضرت سلیمان بن بریدہ اپنے والد (حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمۃ الزھراء سلام اللہ علیہا سے ارشاد فرمایا (اے بیٹی) کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ میں نے تیری شادی اس شخص (حضرت علیؑ) سے کی ہے جو (میری ساری اُمت میں) سب سے پہلے اسلام (اعلانِ اسلام) لانے والا ہے۔ اور اُن میں (ساری اُمت میں) سب سے افضل و اعلیٰ ہے۔ اللہ کی قسم: بے شک تیرے بیٹے (حسنؑ و حسینؑ) جنت کے نوجوانوں میں سے ہیں۔

(امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ و دمشق جلد ۴۲: ص ۱۳۲)

728 عَنْ أَبِي صَالِحِ الْحَنَفِيِّ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ أَبَا الْحَسَنِ، لَقَدْ شَرِبْتَ الْعِلْمَ شُرْبًا، وَنَهِلْتَهُ نَهْلًا۔

حضرت ابو صالح حنفی حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوالحسن علیہ السلام (مولا علیؑ کی کنیت) تم کو علم مبارک ہو، تحقیق تم علم سے خوب سیراب ہوئے ہو اور تم نے (چشمۂ علم) سے خوب جی بھر کر پیا ہے۔

(امام ابو نعیم حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، جلد ۱: ص ۶۵)

729 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا، فَمَنْ أَرَادَ الْمَدِيْنَةَ فَلْيَأْتِ الْبَابَ۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی علیہ السلام اُس کا دروازہ ہے، پس جو اس شہر میں داخل ہونا چاہتا ہے اُس کو چاہیے کہ وہ اس (مولا علیؑ) دروازے سے آئے۔

(امام حاکم المستدرک، جلد ۳: حدیث ۴۶۳۷)، (امام طبرانی المعجم الکبیر، جلد ۱۱: حدیث ۱۱۰۶۱)
(امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ و دمشق، جلد ۴۲: ص ۳۷۹)، (خطیب بغدادی تاریخ بغداد، جلد ۷: ص ۱۷۲)
(امام ابن عدي الکامل، جلد ۵: ص ۶۷)

730 عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: أَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا، فَمَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيَأْتِ الْبَابَ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سُنا: میں علم کا شہر ہوں اور علی علیہ السلام اُس کا دروازہ ہے، پس جو علم حاصل کرنا چاہتا ہے اُس کو چاہیے کہ وہ اس (مولا علیؑ) دروازے پر آئے۔

(امام حاکم المستدرک، جلد ۳: حدیث ۴۶۳۹)، (امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ و دمشق، جلد ۴۲: ص ۳۷۹)
(خطیب بغدادی تاریخ بغداد، جلد ۴: حدیث ۲۱۸۶)، (امام ابن عدي الکامل، جلد ۳: ص ۴۱۲)

731 عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَأَنْتَ بَابُهَا يَا عَلِيُّ كَذَبَ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يَدْخُلُهَا مِنْ غَيْرِ بَابِهَا۔

حضرت اَصبغ بن نباتہ رضی اللہ عنہ حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور اے علی علیہ السلام تم اُس کا دروازہ ہو، جس نے یہ خیال کیا کہ وہ اس شہر علم میں دروازے (علیؑ) کے بغیر داخل ہو جائے گا تو اُس نے جھوٹ بولا، (علیؑ کے بغیر کوئی محمد ﷺ تک نہیں پہنچ سکتا)

(امام جلال الدین سیوطی، اللآلي المصنوعة، جلد ۱: ص ۳۰۷)

پس ثابت ہوا کہ علم ہی افضلیت کی شرط ہے، سورۃ مجادلہ کی آیت نمبر ۱۱ میں بھی اللہ رب العزت نے درجات کی بلندی کی شرط علم قرار دی ہے۔ جتنا علم زیادہ ہوگا اتنا ہی درجہ اور مقام بلند ہوگا۔ اور سورۃ آلِ عمران کی آیت نمبر ۱۸ جو اوپر ہم نے بیان کی ہے جو صاحبانِ علم کی افضلیت توحید کی گواہی اور معرفت کو علم والوں کے ساتھ بیان کیا ہے جو صاحبان علم کی افضلیت کی دلیل ہے۔ اور سورۃ آلِ عمران کی آیت ۷ میں بھی اللہ رب العزت نے قرآن کی محکمات اور متشابہ آیات کی معرفت اور سمجھ بوجھ کو بھی علم والوں کیلئے خاص کیا ہے تو پھر یہ بات تسلیم کرنا پڑے گی کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد قرآن کی معرفت اور معیت سب سے زیادہ مولا علی کو ہے تو پھر افضل بھی حضور ﷺ کے بعد مولا علیؑ ہی ہیں۔

آیت نمبر 122 تا 123

❖ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤى اٰدَمَ وَ نُوْحًا وَّ اٰلَ اِبْرٰهِیْمَ وَ اٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِیْنَۙ۝ ذُرِّیَّةًۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍؕ وَ اللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌۚ۝

بے شک اللہ نے آدمؑ اور نوحؑ اور ابراہیمؑ اور ابراہیمؑ کی آل عَلَیْہِمُ السَّلَامُ اور عمرانؑ اور عمرانؑ کی آل علیہم السلام کو تمام جہانوں میں سے (افضل و اعلیٰ) منتخب کر لیا۔ ان میں سے بعض بعض کی اولاد کو (بھی چُن لیا) اور اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

(سورۃ آل عمران: آیت ۳۳، ۳۴)

اِن آیاتِ مقدسہ میں اللہ ربّ العزت نے نفوسِ قدسیہ کا انتخاب فرمایا کیونکہ حضور نبی اکرم ﷺ اور مولا علیؑ جو کہ اللہ ربّ العزت کی تخلیقِ اوّل ہیں ان کے نور کے ظہور کیلئے کچھ نفوسِ قدسیہ کی ضرورت تھی چونکہ اللہ رب العزت نے نبوت کیلئے حضور نبی اکرم ﷺ کو چُنا اور امامت کیلئے مولا علی المرتضیٰ علیہ السلام کو چُنا تھا۔

حضرت ابراہیمؑ کی دُعائیں بھی دو ہی تھیں رسالت اور امامت کو اپنی نسل اور ذریت میں مانگا تھا۔ جب حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ نے اللہ کا گھر خانہ کعبہ تعمیر کیا تو اللہ کی بارگاہ میں دُعا کی مولا تیرا گھر تعمیر کیا ہے اگر اس پر کوئی مزدوری دینا چاہتا ہے تو ایسا کر یہ جو میرا بیٹا اسماعیلؑ ہے اس کی اولاد میں سے محمد مصطفیٰ ﷺ کو پیدا فرمادے۔ یعنی ختمِ نبوت کا تاج جس ہستی پر تو نے سجایا ہے اس کو میری آل سے پیدا فرمادے مجھے محمد ﷺ کا بابا بنادے قرآن کہتا ہے۔

❖ رَبَّنَا وَ ابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِكَ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ یُزَكِّیْهِمْؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ۠۝

اے ہمارے رب انہی میں سے (اسماعیلؑ کی اولاد) رسول (محمد مصطفیٰ) مبعوث فرما جو

ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور ان کو خوب پاک صاف کر دے بے شک تو ہی غالب حکمت والا ہے"۔

(سورۃ البقرہ: آیت ۱۲۹)

اس آیتِ کریمہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے محمد ﷺ کیلئے دعا فرما رہے ہیں۔ اس لیے حضور نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ میں اپنے جدِ اعلیٰ ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں۔
اسی طرح دوسری دعا اور خواہش اپنی نسل پاک میں امامت کو جاری رکھنے کی تھی اللہ رب العزت نے جب ابراہیم علیہ السلام ہر آزمائش اور امتحان میں سرفراز ہوئے تو انکو صلہ اور جزا عطا کرتے ہوئے فرمایا۔

❖ وَإِذِ ابْتَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ ۖ قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا ۖ قَالَ وَمِن ذُرِّيَّتِي ۖ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ ○

"اور ابراہیم علیہ السلام کو انکے رب نے کئی باتوں میں آزمایا تو انہوں نے وہ پوری کر دیں (اس پر) اللہ نے فرمایا: میں تمہیں لوگوں کا (امام) پیشوا بناؤں گا، انہوں نے عرض کیا میری اولاد میں سے بھی ہر شاہ ہوا ہاں مگر میرا وعدہ ظالموں کو نہیں پہنچتا"۔

(سورۃ البقرہ: آیت ۱۲۴)

اس آیتِ کریمہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد میں امامت جیسی عظیم نعمت بھی مانگ لی تو اس لیے اللہ رب العزت نے نبوت اور امامت کو ایک ہی نُور سے تخلیق کیا، یعنی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور سرکار علی المرتضیٰ علیہ السلام کا نُور ایک ہی ہے یہ بات رسول اللہ ﷺ کی بے شمار احادیث مبارکہ سے ثابت شدہ ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کی وہ احادیثِ مبارکہ بیان کرتے ہیں تاکہ میری اس بات کو اعلیٰ اور ٹھوس دلائل مل جائیں۔ ویسے بھی میں محمد یاسین قادری جو در علی المرتضیٰ علیہ السلام کا نوکر اور منگتا ہوں میرے دلائل اور گفتگو کا مرکز و محور ہوتا ہی قرآن و حدیث ہے۔ آج کے دور میں جس طرح علماء قرآن و حدیث سے دور چلے گئے ہیں قرآن کی جگہ قصے کہانیاں بیان کی جاری ہیں اور احادیث کی

جگہ اپنے اپنے مسلک کے بزرگوں کی باتوں کو حجت اور دلیل بنایا جا رہا ہے۔ راگ اور سُر پر سارا زور لگایا جا رہا ہے۔ اسکے ذمہ دار علماء کے ساتھ ساتھ وہ عوام بھی ہیں جو ایسے لوگوں پر لاکھوں روپے خرچ کرتے ہیں اور وہ لوگوں کو قصے کہانیاں سُنا کر چلے جاتے ہیں اور کچھ لوگ تو نفرت انگیز تقاریر کر کے امت کی وحدت کو لخت لخت کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو وحدت کی نعمت عطا کرے تاکہ اُمتِ مسلمہ اپنا کھویا ہوا مقام پھر سے حاصل کرے۔ خیر یہ تو برسبیلِ تذکرہ بات ہو گئی اب ہم وہ احادیث بیان کرتے ہیں جس سے یہ بات واضح ہو جائے گی کہ حضور نبی اکرمؐ اور مولا علی المرتضیٰ علیہ السلام ایک ہی نُور سے تخلیق کیے گئے ہیں۔

732 عَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ كُنْتُ أَنَا وَعَلِيٌّ علیہ السلام نُوْرًا بَيْنَ يَدَيِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مُطِيْعًا يُسَبِّحُ اللهَ ذَالِكَ النُّوْرُ وَيُقَدِّسُهُ قَبْلَ أَنْ يُخْلَقَ آدَمُ بِأَرْبَعَةَ عَشَرَ أَلْفَ عَامٍ. فَلَمَّا خَلَقَ اللهُ تَعَالَى آدَمَ علیہ السلام رَكَّبَ ذٰلِكَ النُّوْرَ صُلْبَهُ فَلَمْ نَزَلْ فِي شَيْءٍ وَاحِدٍ حَتَّى افْتَرَقْنَا فِي صُلْبِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ علیہ السلام فَجُزْءٌ أَنَا وَجُزْءٌ عَلِيٌّ علیہ السلام۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں اور علی علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک ملے ہوئے نُور کی صورت میں تھے، وہ نُور اللہ کی تسبیح و تقدیس میں مصروف تھا آدم علیہ السلام کی تخلیق سے چودہ ہزار سال پہلے پھر جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو تخلیق (پیدا) فرمایا تو اس نُور کو ان کی صلبِ پاک میں رکھ دیا گیا، تو ہم دونوں (نبیؐ و علیؑ) ایک ہی چیز میں موجود رہے (یعنی ایک ہی نور میں) یہاں تک کہ ہم حضرت عبد المطلب علیہ السلام کے صلبِ پاک میں جدا ہوئے پس (اس نور) ایک جُز (حصہ) میں (محمدؐ) ہوں اور دوسرا جُز علی علیہ السلام ہیں۔

(امام احمد بن حنبل فضائل صحابہ، جلد ۲ حدیث ۱۱۳۰) (امام محب طبری الریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۱۲۰، ۱۱۹)
(پیر کرم شاہ الازہری تفسیر ضیاء القرآن، جلد ۳ صفحہ ۵۸، ۵۷)

733 عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُنْتُ أَنَا وَعَلِيٌّ عليه السلام نُوْرًا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ قَبْلِ أَنْ يُّخْلَقَ آدَمُ عليه السلام بِأَرْبَعَةَ عَشَرَ أَلْفَ عَامٍ. فَلَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى آدَمَ عليه السلام سَلَكَ ذٰلِكَ النُّوْرَ فِيْ صُلْبِهٖ فَلَمْ يَزَلِ اللّٰهُ تَعَالٰى يَنْقُلُهٗ مِنْ صُلْبٍ إِلٰى صُلْبٍ حَتّٰى أَقَرَّهٗ فِيْ صُلْبِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عليه السلام فَقَسَمَهٗ قِسْمَيْنِ: قِسْمًا فِيْ صُلْبِ عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام. وَقِسْمًا فِيْ صُلْبِ أَبِيْ طَالِبٍ عليه السلام. فَعَلِيٌّ عليه السلام مِنِّيْ وَأَنَا مِنْهُ لَحْمُهٗ لَحْمِيْ وَدَمُهٗ دَمِيْ فَمَنْ أَحَبَّهٗ فَبِحُبِّيْ أَحَبَّهٗ وَمَنْ أَبْغَضَهٗ فَبِبُغْضِيْ أَبْغَضَهٗ۔

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے آپ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اور علیؑ آدم علیہ السلام کی تخلیق سے چودہ ہزار سال پہلے اللہ تعالیٰ کے ہاں (بارگاہ) ایک نور کی صورت (حیثیت) میں موجود تھے۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو بنایا تو اس نُور کو انکی پُشت میں رکھا۔ پس اللہ تعالیٰ اس نور کو ایک صُلب سے دوسرے صُلب میں منتقل کرتا رہا یہاں تک کہ اس کو حضرت عبدالمطلب علیہ السلام کی پُشت میں رکھا۔ پھر اُسے دو حصوں میں تقسیم کر دیا ایک حصہ حضرت عبداللہ علیہ السلام کی پُشت میں اور دوسرا حصہ حضرت ابو طالب علیہ السلام کی پُشت میں رکھا۔ پس علی علیہ السلام مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اس کا گوشت میرا گوشت ہے، اس کا خون میرا خون ہے، میں اس سے محبت کرتا ہوں جو علی علیہ السلام سے محبت کرتا ہے، اور میں اس سے بُغض رکھتا ہوں جو علی علیہ السلام سے بُغض رکھتا ہے۔

(امام موفق بن احمد بن محمد مکی خوارزمی حنفی، مناقب خوارزمی، صفحہ ۱۴۴، ۱۴۵)

734 عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَكْتُوْبٌ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ. لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ. عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ عليه السلام أَخُوْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ أَنْ يَّخْلُقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفَيْ عَامٍ۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت کے دروازے پر لکھا ہوا تھا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد بن عبداللہ ﷺ اللہ کے رسولؐ ہیں، علی بن ابی طالب علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے بھائی ہیں (یہ لکھا تھا) اللہ کے آسمان اور زمین کو پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے۔

(امام موفق بن احمد بن محمد مکی خوارزمی حنفی، مناقب خوارزمی، صفحہ ۱۴۵)

735 عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام فِيْ رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا عَلِيُّ عليه السلام: رُوْحُكَ مِنْ رُوْحِيْ وَطِيْنَتُكَ مِنْ طِيْنَتِيْ وَإِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى خَلَقَنِيْ وَخَلَقَكَ مِنْ نُّوْرِهٖ وَاصْطَفَانِيْ وَاصْطَفَاكَ فَاخْتَارَنِيْ لِلنُّبُوَّةِ وَاخْتَارَكَ لِلْإِمَامَةِ فَمَنْ أَنْكَرَ إِمَامَتَكَ فَقَدْ أَنْكَرَ نُبُوَّتِيْ۔

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے وہ ایک طویل روایت میں فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا اے علی علیہ السلام تمہاری روح میری روح سے ہے تمہاری مٹی میری مٹی سے ہے اور بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے اور تجھے اپنے نُور سے پیدا کیا ہے مجھے اور تجھے چُن لیا ہے، مجھے نبوت کیلئے چُن لیا ہے اور تمہیں امامت کیلئے چُن لیا ہے، جس نے تمہاری امامت کا انکار کیا اس نے میری نبوت کا انکار کیا۔

شیخ سلیمان قندوزی حنفی ینابیع المودۃ، جلد ا صفحہ ۵۱، ۵۰ بیروت لبنان

736 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِيٍّ عليه السلام أَنَا وَأَنْتَ مِنْ نُّوْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا میں اور تم (علیؑ) اللہ کے نُور سے پیدا کیئے گئے ہیں۔

(شیخ سلیمان قندوزی حنفی ینابیع المودۃ، جلد ا صفحہ ۱۰، ۹ بیروت لبنان)

737 عَنْ سَلْمَانَ ؓ قَالَ سَمِعْتُ حَبِيْبِيْ مُحَمَّدًا ﷺ يَقُوْلُ: كُنْتُ أَنَا وَ عَلِيٌّ ؑ نُوْرًا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ يُسَبِّحُ اللّٰهَ ذٰلِكَ النُّوْرُ وَيُقَدِّسُهُ. قَبْلَ أَنْ يَّخْلُقَ اللّٰهُ اٰدَمَ ؑ بِأَرْبَعَةَ عَشَرَ أَلْفَ عَامٍ. فَلَمَّا خَلَقَ اٰدَمَ ؑ أَوْدَعَ ذٰلِكَ النُّوْرَ فِيْ صُلْبِهٖ فَلَمْ يَزَلْ أَنَا وَعَلِيٌّ ؑ شَيْءٌ وَّاحِدٌ حَتّٰى إِفْتَرَقْنَا فِيْ صُلْبِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ؑ فَفِيَّ النُّبُوَّةُ وَفِيْ عَلِيٍّ الْإِمَامَةُ۔

حضرت سلمان فارسی ؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے حبیب (محبوب) محمد ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ میں اور علی ؑ، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک نُور کی صورت میں موجود تھے، یہ نُور اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس بیان کرتا تھا، آدم ؑ کی تخلیق سے چودہ ہزار سال پہلے پھر جب اللہ تعالیٰ نے آدم ؑ کو تخلیق فرمایا تو اس نُور کو آدم ؑ کی پُشت میں رکھ دیا، میں اور علی ؑ ایک ہی (نُور) شے میں رہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں صُلبِ عبد المطلب ؑ میں دو حصوں میں تقسیم کر دیا، مجھے نبوت اور علی ؑ کو امامت عطا کی۔

(شیخ سلیمان قندوزی حنفی، ینابیع المودۃ، جلد ۱، صفحہ ۹، ۱۰)، (امام دیلمی، مسند الفردوس، جلد ۲، صفحہ ۳۳۸)

اِن احادیثِ مبارکہ سے یہ بات اظہر من الشمس ہو چکی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ اور مولا علی ؑ کا ایک ہی نور تھا اور پھر اُس کو آدم ؑ کی طرف منتقل کیا جب یہ نُور آدم ؑ کی طرف منتقل ہوا تو پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اپنے فرشتوں کو حکم دیا اب آدم ؑ کو سجدہ کریں جب آدم ؑ کے جسد کو بنایا تو اس وقت سجدے کا حکم نہیں دیا بلکہ اس وقت دیا جب یہ نور آدم ؑ کی طرف منتقل کیا پتہ چلا یہ سجدہ آدم ؑ کو نہیں بلکہ نبیؐ و علیؑ کے نُور کو تھا۔ پھر سارے فرشتے سجدہ ریز ہو گئے مگر شیطان اکڑ گیا اس سے سجدہ نہ کرنے کی وجہ پوچھی تو اس نے کہا کہ میں آگ سے بنا ہوں اور آدم ؑ مٹی سے بنے ہیں میں افضل ہوں تو پھر آدم ؑ کو سجدہ کیوں کروں یعنی شیطان نے آدم کے ظاہر کو دیکھا باطن کے نُور کو نہیں دیکھا اور سجدے کا منکر ہو گیا۔ فرشتوں نے آدم ؑ کے ظاہر کو

نہیں دیکھا بلکہ اندر کے نبیؐ و علیؑ کے نور کو دیکھ کر سجدہ ریز ہو گئے، ثابت ہوا کہ جو نبیؐ و علیؑ کو نور مان کر سر جھکا لیں وہ ہوتے ہیں فرشتوں کی سنت پر اور جو نبیؐ و علیؑ کے نور کے منکر ہو کر انکے آگے اکڑ کر خود کو افضل سمجھیں وہ ہوتے ہیں شیطان کی سنت پر اور پھر یہ نُور آدم ؑ سے لے کر سرکار عبد المطلب ؑ تک ایک ہی صورت اور وجود میں پاک صلبوں اور رحموں میں منتقل ہوتا رہا، یہاں تک کہ جب سرکار عبد المطلب ؑ تک پہنچا تو پھر دو حصے ہو گیا ایک حصہ سرکار عبد اللہ ؑ کی طرف اور دوسرا سرکار ابو طالب ؑ کی طرف یعنی نبوت کا نور حضرت عبد اللہ ؑ کی طرف منتقل ہو گیا اور امامت کا نُور سرکار ابو طالب ؑ کی طرف منتقل ہو گیا، حضرت محمد ﷺ پر نبوت ختم کر دی گئی اور حضرت علی ؑ سے امامت کا آغاز کر دیا گیا۔

738 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ: إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لِعَلِيٍّ ؑ خُلِقْتُ أَنَا وَ أَنْتَ مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى۔

حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت علی ؑ سے فرماتے ہوئے سُنا کہ میں اور تُو (علیؑ)، اللہ تعالیٰ کے نُور سے بنے ہیں۔

(امام ابراہیم بن محمد الجوینی، فرائد السمطین، جلد ۱، صفحہ ۴۰)

739 عَنْ إِمَامِ الْبَاقِرِ ؑ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ؑ عَنْ حُسَيْنِ ابْنِ عَلِيٍّ ؑ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ ؑ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُنْتُ أَنَا وَعَلِيٌّ ؑ نُوْرٌ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ قَبْلِ أَنْ يُّخْلَقَ اٰدَمُ ؑ بِأَرْبَعَةَ عَشَرَ أَلْفَ عَامٍ. فَلَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى اٰدَمَ ؑ سَلَكَ ذٰلِكَ النُّوْرَ فِيْ صُلْبِهٖ فَلَمْ يَزَلِ اللّٰهُ تَعَالٰى يَنْقُلُهُ مِنْ صُلْبٍ إِلٰى صُلْبٍ حَتّٰى أَقَرَّهُ فِيْ صُلْبِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَسَمَهُ قِسْمَيْنِ: قِسْمًا فِيْ صُلْبِ عَبْدِ اللّٰهِ ؑ وَقِسْمًا فِيْ صُلْبِ أَبِيْ

طَالِبٍ عليه السلام. فَعَلِيٌّ عليه السلام مِنِّيْ وَأَنَا مِنْهُ لَحْمُهُ لَحْمِيْ وَدَمُهُ دَمِيْ فَمَنْ أَحَبَّهُ فَبِحُبِّيْ أَحَبَّهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُ فَبِبُغْضِيْ أَبْغَضَهُ۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام، امام علی بن حسین علیہ السلام سے وہ امام حسین ابن علی علیہ السلام سے وہ امام علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میںؐ اور علی علیہ السلام آدم علیہ السلام کی تخلیق سے چودہ ہزار سال پہلے اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک نُور کی حیثیت میں موجود تھے، پس جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو تخلیق کیا تو اس نُور کو انکی پُشت میں رکھا۔ پس اللہ تعالیٰ اس نُور کو ایک صُلب سے دوسرے صُلب میں منتقل کرتا رہا۔ یہاں تک کہ اس کو حضرت عبد المطلب علیہ السلام کی پُشت میں رکھا، پھر اُسے دو حصوں میں تقسیم کر دیا، ایک حصہ حضرت عبد اللہ علیہ السلام کی پُشت میں اور دوسرا حصہ حضرت ابو طالب علیہ السلام کی پُشت میں رکھا، پس علی علیہ السلام مجھ سے ہے اور میں علی علیہ السلام سے ہوں اس کا گوشت میرا گوشت ہے اس کا خُون میرا خون ہے، میں اُس سے محبت کرتا ہوں جو علی علیہ السلام سے محبت کرتا ہے، اور میں اُس سے بُغض رکھتا ہوں جو علی علیہ السلام سے بُغض رکھتا ہے۔

(امام ابراہیم بن محمد الجوینی فرائد السمطین، جلد 1: صفحہ ۴۷)

740 قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خُلِقْتُ أَنَا وَعَلِيٌّ مِنْ نُوْرٍ وَّاحِدٍ وَكَانَتْ هٰذِهِ الْخَلَافَةُ كَرَّمَ اللهُ تَعَالٰى وَجْهَهُ عَلَى الْوَجْهِ الْاَتَمِّ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میںؐ اور علیؑ ایک ہی نور سے تخلیق ہوئے ہیں اور خلافت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم میں بدرجہ اتم پائی جاتی ہے۔

(علامہ آلوسی، روح المعانی، جلد 6، ص ۱۸۶، ۱۸۷)

آیت نمبر 124 تا 127

يُّؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ۗ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ۔

(اللہ) جسے چاہتا ہے حکمت (دانائی) عطا کر دیتا ہے اور جس کو حکمت (دانائی) عطا کی گئی اُسے بہت بڑی بھلائی عطا ہو گئی اور وہی لوگ نصیحت حاصل کرتے ہیں جو صاحبِ عقل و دانش ہیں۔

(سورۃ البقرۃ آیت ۲۶۹)

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۝

اِسی طرح ہم نے تمہارے اندر تمہیں میں سے ایک رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھیجا جو تم پر ہماری آیتیں پڑھتا ہے اور تم کو پاک کرتا ہے اور تم کو کتاب کی تعلیم دیتا ہے اور حکمت و دانائی سکھاتا ہے اور تم کو وہ تعلیم دیتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے۔

(سورۃ البقرۃ آیت ۱۵۱)

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۔

اللہ نے ایمان والوں پر بڑا احسان کیا ہے کہ ان میں انہیں میں سے ایک پیغمبر بھیجے۔ جو ان کو خدا کی آیتیں پڑھ کر سناتے اور ان کو پاک کرتے اور (خدا کی) کتاب اور حکمت (دانائی) سکھاتے ہیں اور پہلے تو یہ لوگ صریح گمراہی میں تھے۔

(سورۃ آلِ عمران: آیت ۱۶۴)

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ؕ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ۝

اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو ان میں سے ایک جماعت تم کو بہکانے کا قصد کر ہی چکی تھی اور وہ اپنے سوا (کسی کو) بہکا نہیں سکتے اور نہ تمہارا کچھ بگاڑ سکتے ہیں اور اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت (دانائی) نازل فرمائی ہے اور تمہیں وہ علم سکھایا ہے جو تم (از خود) نہیں جانتے تھے اور تم پر اللہ کا بڑا فضل ہے۔

(سورۃ النساء، آیت ۱۱۳)

باب دارِ حکمت علی علیہ السلام میں

ان آیات مقدسہ میں اللہ رب العزت نے علم و حکمت کی اہمیت و فضیلت بیان کی ہے اور حضور نبی اکرم ﷺ کی بعثت کے مقاصد میں سے علم و حکمت کو اللہ کی مخلوق تک پہنچانے کا بھی ذکر کیا ہے۔ اللہ رب العزت نے فرمایا کہ جس کو میں چاہتا ہوں علم و حکمت کی کثرت عطا کر دیتا ہوں۔ اللہ رب العزت نے انبیاء و رسل عَلَيْهِمُ السَّلَامُ کو کائنات میں علم و حکمت کے چراغ روشن کرنے کیلئے بھیجا تاکہ وہ راہِ ہدایت سے بھٹکی ہوئی انسانیت کو علم و حکمت سے مالا مال کر کے اللہ کی توحید کی طرف لے جائیں۔ اللہ نے اپنی تمام مخلوق میں سب سے زیادہ حضور نبی اکرم ﷺ کو علم و حکمت سے مالا مال کیا ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد قرآن و حدیث کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے سب سے زیادہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے حضرت مولا علی علیہ السلام کو علم و حکمت کی کثیر دولت عطا کی ہے مولا علی علیہ السلام کے علم پر تو ہم آیت نمبر ۱۲ کے ذیل میں بہت دلائل دے چکے۔ اب ہم مولا علی علیہ السلام کی حکمت پر احادیثِ رسول کی روشنی میں بات کرتے ہیں۔

741 عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ عليه السلام بَابُهَا۔

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں حکمت (دانائی) کا گھر ہوں اور علی علیہ السلام اس کا دروازہ ہے۔

(امام ترمذی، جامع ترمذی، ص ۹۸۰، حدیث ۳۷۲۳، دار السلام ریاض)(امام احمد بن حنبل، فضائل صحابہ، جلد ۲، حدیث ۱۰۸۱)(امام ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، جلد ۱، ص ۶۳)

(امام خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، جلد ۱۱، حدیث ۵۹۰۸)

(امام ابن جریر طبری، تہذیب الآثار، جلد ۳، ص ۱۰۴)

742 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَنَا مَدِيْنَةُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ عليه السلام بَابُهَا، فَمَنْ اَرَادَ الْحِكْمَةَ فَلْيَاْتِ الْبَابَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں حکمت (دانائی) کا شہر ہوں اور علی علیہ السلام اس کا دروازہ ہے۔ پس جو حکمت (دانائی) حاصل کرنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اس (علی) دروازے پر آئے۔

(امام خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، جلد ۱۱، ص ۲۰۳)(امام دار قطنی، الاحادیث النبویۃ، جلد ۳، حدیث ۳۸۶)

743 عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ فِيْ رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ: لَقَدْ وَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى صَدْرِيْ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ امْلَاْ قَلْبَهٗ عِلْمًا، وَفَهْمًا، وَحِكْمًا وَنُوْرًا ثُمَّ قَالَ لِيْ: اَخْبَرَنِيْ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ اَنَّهٗ قَدِ اسْتَجَابَ لِيْ فِيْكَ۔

حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ رکھ کر دعا فرمائی: اے اللہ اس (علی) کا دل علم، فہم اور حکمت سے بھر

دے اور نُور سے مالا مال کر دے پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا مجھ کو میرے رب نے خبر دی ہے
بے شک اس نے میری دُعا قبول فرمالی ہے۔

(امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ دمشق، جلد ۴۵: حدیث ۱۷۵۷)

744 عَنْ عَلْقَمَةَ رضی اللہ عنہ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَسُئِلَ عَنْ عَلِيٍّ علیہ السلام فَقَالَ: قُسِمَتِ الْحِكْمَةُ عَشَرَةَ أَجْزَاءٍ، فَأُعْطِيَ عَلِيٌّ علیہ السلام تِسْعَةَ أَجْزَاءٍ وَالنَّاسُ جُزْءًا وَاحِدًا۔

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس تھا آپ ﷺ سے حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں سوال کیا گیا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حکمت کو دس حصوں میں تقسیم کیا گیا اور نو حصے حضرت علی علیہ السلام کو (حکمت) عطا کی گئی اور باقی ایک حصہ تمام لوگوں کو عطا کیا گیا۔

(امام ابو نعیم حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، جلد ۱: ص ۶۵)

745 عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا مَدِينَةُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ علیہ السلام بَابُهَا، فَمَنْ أَرَادَ الْمَدِيْنَةَ فَلْيَأْتِ إِلَى بَابِهَا۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں حکمت کا شہر ہوں اور علی علیہ السلام اس کا دروازہ ہے، پس جو شہر میں داخل ہونا چاہتا ہے اسکو چاہیے کہ وہ اس دروازے (مولا علیؑ) پر آئے۔

(امام خطیب بغدادی، تلخیص المتشابہ، ص ۵۷)

746 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ ﷺ فَهَلَّا إِتَّخَذْتَ لِنَفْسِكَ خَلِيْفَةً يُؤَدِّيْ عَنْكَ

أَحْكَامَكَ وَيُعَلِّمُ عِبَادِيْ مِنْ كِتَابِيْ مَا لَا يَعْلَمُوْنَ قُلْتُ إِخْتَرْ فَإِنَّ خَيْرَكَ خَيْرِيْ قَالَ إِخْتَرْتُ لَكَ عَلِيًّا علیہ السلام فَاتَّخِذْهُ لِنَفْسِكَ خَلِيْفَةً وَوَصِيًّا وَهُوَ نَحَلْتُهُ عِلْمِيْ وَحِكْمِيْ وَهُوَ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ حَقًّا لَمْ يَنَلْهَا أَحَدٌ قَبْلَهُ وَلَيْسَتْ لِأَحَدٍ بَعْدَهُ يَا مُحَمَّدُ ﷺ عَلِيٌّ علیہ السلام رَايَةُ الْهُدٰى وَإِمَامُ مَنْ أَطَاعَنِيْ وَنُوْرُ أَوْلِيَائِيْ وَهُوَ الْكَلِمَةُ الَّتِيْ أَلْزَمْتُهَا لِلْمُتَّقِيْنَ مَنْ أَحَبَّهُ فَقَدْ أَحَبَّنِيْ وَمَنْ أَبْغَضَهُ فَقَدْ أَبْغَضَنِيْ، فَبَشِّرْهُ بِذٰلِكَ يَا مُحَمَّدُ ﷺ: قُلْتُ لَقَدْ أَبْشَرْتُهُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا اے محمد ﷺ کیا تُو نے اپنے لیئے کسی کو خلیفہ نہیں بنایا؟ جو تیرے احکام کو تیری طرف سے (تیرے بعد) ادا کرے۔ اور میرے بندوں کو میری کتاب (قرآن مجید) میں سے وہ کچھ پڑھائے جو وہ نہیں جانتے۔ آپ فرماتے ہیں میں نے کہا (میرے اللہ) تُو ہی (اس کا) انتخاب فرمادے بے شک تیری پسند میری پسند ہے۔ اللہ رب العزت نے فرمایا میں نے تیرے لیئے علی علیہ السلام کو منتخب کر لیا پس تُو بھی اس کو اپنی جان کے لیئے خلیفہ اور وصی مقرر کر دے اور وہ (علیؑ) میرے علم اور حکمت کا محل ہے اور وہ ایمان والوں کا امیر برحق ہے۔ نہیں پہنچا کوئی اس مقام (امارت) کو نہ کوئی اس سے پہلے اور نہ کوئی اُسکے بعد پہنچ سکے گا۔ اے محمدؐ، علی علیہ السلام ہدایت کا عَلَم (جھنڈا) ہے اور اطاعت گزاروں کا پیشوا ہے اور میرے اولیاء کا نُور ہے اور وہ کلمہ (نشانی) ہے جو میں نے پرہیزگاروں کیلئے لازم کیا ہے۔ جو اس سے محبت کرتا ہے بے شک وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور جو کوئی اس (علی علیہ السلام) سے بُغض رکھتا ہے بے شک وہ مجھ سے بُغض رکھتا ہے پس اس کو خوشخبری سنا دو اس بات کی اے محمدؐ میں نے کہا (اے اللہ) یقیناً میں اس (علیؑ) کو اس بات کی خوشخبری دوں گا۔

(امام ابو نعیم حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، جلد ۲ صفحہ ۶۷)

747 عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أَنَا مَدِيْنَةُ الْفِقْهِ وَعَلِيٌّ عليه السلام بَابُهَا۔

حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں فقہ (علم وحکمت) کا شہر ہوں اور علی علیہ السلام اُس کا دروازہ ہے۔

(امام سبط ابن جوزی، تذکرۃ الخواص، ص52: بیروت لبنان)

قرآنِ مجید کی آیاتِ مقدسہ سے یہ بات اظہر من الشمس ہو چکی ہے کہ اللہ رب العزت نے بنی نوعِ انسان کو علم وحکمت پڑھانے اور سکھانے کیلئے اس کائنات میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجا اور ان احادیثِ مبارکہ سے بھی یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب سے زیادہ علم وحکمت والی شخصیت مولا علی المرتضیٰ علیہ السلام ہیں۔ قرآن وحدیث کی نصوص سے یہ بات ثابت ہے کہ افضل واعلیٰ ہونے کی شرط علم وحکمت ہے، جس کے پاس علم وحکمت کی دولت جتنی زیادہ ہو گی وہ اتنا ہی افضل واعلیٰ ہو گا، حکمت، فہم وادراک، دانائی، سمجھ بوجھ، کردار کی عظمت، جہالت اور کفر وشرک سے دوری کا نام ہے۔

748 امام خازنؒ حکمت کا معنٰی یوں بیان کرتے ہیں۔

هِيَ الْأَصَابَةُ فِي الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ. هِيَ الَّتِيْ تَرُدُّ عَنِ الْجَهْلِ وَالْخَطَاءِ الْحِكْمَةُ مَعْرِفَةُ الْأَشْيَاءِ بِحَقَائِقِهَا۔

کردار اور گفتار کی اصلاح جو جہالت اور خطا سے دور کرے اور اشیاء کی حقیقت کی معرفت کا نام حکمت ہے۔

(امام خازن تفسیر خازن، جلد ۱ ص ۹۴)

749 امام محمود آلوسیؒ حکمت کا معنٰی یوں بیان کرتے ہیں۔

وَضْعُ الْأَشْيَاءِ مَوَاضِعَهَا. مَا يُزِيْلُ مِنَ الْقُلُوْبِ وَهَجَ حُبِّ الدُّنْيَا۔

ہر چیز کو اپنے محل اور موقع پر رکھنا اور جو چیز دُنیا کی آتش (حوس ولالچ) محبت کو دل سے نکال کر منسوخ کر دے اُسے حکمت کہا جاتا ہے۔

(علامہ محمود آلوسی، تفسیر روح المعانی، جلد ۱: ص ۳۸۷)

750 عَنْ ضِرَارِ بْنِ ضَمْرَةَ الْكِنَانِيِّ رضي الله عنه فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ قَالَ: إِنَّ عَلِيًّا عليه السلام وَاللهِ. بَعِيْدَ الْمَدٰى. شَدِيْدَ الْقُوٰى. يَقُوْلُ فَصْلًا وَيَحْكُمُ عَدْلًا. يَتَفَجَّرُ الْعِلْمُ مِنْ جَوَانِبِهٖ. وَتَنْطِقُ الْحِكْمَةُ مِنْ نَوَاحِيْهِ۔

حضرت ضرار بن ضمرہ کنانی رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم، بے شک حضرت علی علیہ السلام دور اندیش، بہت زیادہ قوت (طاقت) والے، قولِ فیصل والے، اور عدل کے ساتھ فیصلہ کرنے والے تھے۔ اُن کے پہلوؤں سے علم پھوٹتا تھا اور انکے جوانب (اطراف) سے حکمت بولتی تھی۔

(امام ابن عساکر تاریخ مدینۃ دمشق، جلد ۲۴: ص ۴۰۱)،
(امام ابو نعیم حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، جلد ۱: ص ۸۴)

پس ثابت ہوا کہ کائنات کو سنوارنے کیلئے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علم وحکمت سے مالا مال ہو کر دُنیا میں تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد علم وحکمت کی دولت ونعمت سب سے زیادہ مولا علی علیہ السلام کو عطا کی گئی ہے اسی لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد مولا علی علیہ السلام کائنات کے مسائل حل کرتے رہے آپ علیہ السلام علم وحکمت کا منبع تھے علم وحکمت کی یہی کثرت مولا علی علیہ السلام کی افضلیت پر دلالت کرتی ہے۔

آیت نمبر 128 تا 130

وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ۭ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ۝

اور حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام کے وارث (جانشین) ہوئے اور انہوں نے فرمایا اے لوگو! ہم کو پرندوں کی بولی (زبان) سکھائی گئی ہے اور ہم کو ہر چیز عطا کی گئی ہے بے شک یہ روشن (واضح) فضل ہے۔

(سورۃ النمل: آیت ۱۶)

وَاِنِّىْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآءِىْ وَكَانَتِ امْرَاَتِىْ عَاقِرًا فَهَبْ لِىْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا۝ يَّرِثُنِىْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ ۖ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا۝

اور بے شک مجھ کو میرے بعد اپنے قرابت داروں کا ڈر ہے اور میری عورت بھی بانجھ ہے تو مجھ کو اپنی بارگاہ سے ایک وارث عطا فرما۔ جو میرا بھی وارث بنے اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی آل (اولاد) کا بھی وارث ہو۔ اور اے میرے رب تو اسکو اپنی رضا کا حامل بنا لے۔

(سورۃ المریم: آیت ۵،۶)

وصی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی المرتضیٰ علیہ السلام

اِن آیاتِ کریمہ سے یہ بات اظہر من الشمس ہو رہی ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے وارث اور جانشین ہوتے ہیں جو لوگ انبیاء و رسل علیہم السلام کے ورثاء اور جانشین کے منکر ہیں وہ قرآنِ مجید، فرقانِ حمید کی نص کا انکار کرتے ہیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انبیائے کرام کی اسی سنت کو ادا کرتے ہوئے اور اللہ رب العزت کے فرمان کے مطابق مولا علی علیہ السلام کو اپنا وارث اور جانشین مقرر کر گئے یہ کیسے ممکن تھا کہ تاجدارِ کائنات اِس اُمت کو ایمان کی دولت سے مالا مال کر کے ان

کے اخلاق، کردار، گفتار، سنوار کر اشرف المخلوقات کا احساس دلا کر اُمت کو بغیر کسی ہادی و مہدی کے تنہا چھوڑ کر چلے جائیں ہماری کسی سے کوئی لڑائی نہیں ہم صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیثِ مبارکہ بیان کریں گے۔ فیصلہ پڑھنے والوں پر چھوڑتے ہیں۔

کچھ عُلماء کہتے ہیں کہ انبیاء کرام علیہم السلام صرف اپنے علم کی وراثت چھوڑتے ہیں اس لئے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اپنی اہلِ بیت علیہم السلام کیلئے صرف علم کی وراثت چھوڑ کر گئے جو لوگ ایسا عقیدہ رکھتے ہیں وہ قرآن کے منکر ہیں کیونکہ قرآن تو انبیاء علیہم السلام کی وراثت بتا رہا ہے اگر انبیاء علیہم السلام کی وراثت صرف علم ہوتا تو حضرت زکریا علیہ السلام نے جو فرمایا اِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ مجھے اپنے رشتہ داروں کا ڈر ہے اس کا کیا معنیٰ ہے اُن کو اپنے رشتہ داروں سے علم چھین لینے کا ڈر تھا علم تو کوئی چھین نہیں سکتا ہاں مگر جائیداد کے بارے میں ڈر ہوتا ہے کہ انسان کے وصال کے بعد اس کے رشتہ دار اُسکے گھر والوں سے چھین نہ لیں یہی خدشہ حضرت زکریا علیہ السلام کو بھی تھا اس لئے اُنھوں نے بیٹے کیلئے دعا مانگی کہ وہ اُن کا وارث بنے اسی طرح حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہلِ بیت علیہم السلام بھی اُنکے صرف علم و حکمت کی وارث نہیں بلکہ آپؐ کی جائیداد کی بھی وارث ہے یہی قرآن کا حکم ہے۔

751 عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِكُلِّ نَبِيٍّ وَصِيٌّ وَّوَارِثٌ وَاِنَّ عَلِيًّا علیہ السلام وَصِيِّيْ وَوَارِثِيْ۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر نبی کا ایک وصی اور وارث ہوتا ہے اور بے شک میرا وصی اور میرا وارث علی علیہ السلام ہے۔

(امام محب طبری، الریاض النضرۃ جلد ۲، صفحہ ۱۳۸، ۱۴۳)

اس حدیث مبارکہ میں حضور نبی اکرمؐ واضح طور پر فرما رہے ہیں کہ علی علیہ السلام میرا وارث ہے اور وصی بھی ہے۔

752 عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم: يَا عَلِيُّ عليه السلام أَنْتَ وَصِيِّيْ وَوَارِثِيْ، وَأَبُوْ وَلَدَيَّ وَزَوْجُ إِبْنَتِيْ أَمْرُكَ أَمْرِيْ وَنَهْيُكَ نَهْيِيْ۔

حضرت علی علیہ السلام ایک طویل روایت میں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے علی علیہ السلام تم میرے وصی ہو اور میرے وارث ہو اور میرے بیٹوں کے باپ ہو اور میری بیٹی کے شوہر ہو تمہارا حکم دینا میرا حکم دینا ہے اور تمہارا روکنا میرا روکنا ہے۔

(شیخ سلیمان قندوزی حنفی ینابیع المودۃ، جلد ۱ صفحہ ۵۰ بیروت، لبنان)

753 عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم لِعَلِيٍّ عليه السلام إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يُؤْتٰى بِكَ يَا عَلِيُّ عليه السلام بِسَرِيْرٍ مِنْ نُوْرٍ وَعَلٰى رَأْسِكَ تَاجٌ قَدْ أَضَاءَ نُوْرُهٗ وَكَادَ يَخْطِفُ أَبْصَارَ أَهْلِ الْمَوْقِفِ فَيَأْتِي النِّدَاءُ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ جَلَّ جَلَالُهٗ، أَيْنَ وَصِيُّ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَتَقُوْلُ هَا أَنَا ذَا. فَيُنَادِي الْمُنَادِيْ أَدْخِلْ مَنْ أَحَبَّكَ الْجَنَّةَ وَأَدْخِلْ مَنْ عَادَاكَ فِي النَّارِ فَأَنْتَ قَسِيْمُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا جب قیامت کا دن ہو گا، اے علی علیہ السلام تمہارے لیئے ایک نور کا تخت لایا جائے گا اور تمہارے سر پر ایک تاج ہو گا اسکے (تاج) نور سے اہل محشر کی آنکھیں خیرہ ہو جائیں گی، اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک صدا (ندا) بلند ہو گی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصی کہاں ہیں۔ (اے علیؑ) تم کہو گے میں یہاں موجود ہوں، تو منادی ندا دے گا جو تم (علیؑ) سے محبت کرتا ہے اُسے جنت میں داخل کر دو اور جو تم سے دشمنی (عداوت) رکھتا ہے اُسے دوزخ میں ڈال دو۔ تُم (علیؑ) جنت اور دوزخ کو تقسیم کرنے والے ہو۔

(شیخ سلیمان قندوزی حنفی ینابیع المودۃ، جلد ۱، باب ۱۶ صفحہ ۸۰، ۸۱ بیروت، لبنان)

754 عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم مَا قَبَضَ اللّٰهُ نَبِيًّا حَتّٰى أَمَرَهٗ أَنْ يُوْصِيَ إِلٰى أَفْضَلِ عَشِيْرَتِهٖ مِنْ عَصَبَتِهٖ وَأَمَرَنِيْ أَنْ أُوْصِيَ إِلَى ابْنِ عَمِّكَ عَلِيٍّ أَثْبَتُّهٗ فِي الْكُتُبِ السَّابِقَةِ وَكَتَبْتُ فِيْهَا أَنَّهٗ وَصِيُّكَ وَعَلٰى ذٰلِكَ أَخَذْتُ مِيْثَاقَ الْخَلَائِقِ وَمِيْثَاقَ أَنْبِيَائِيْ وَرُسُلِيْ وَأَخَذْتُ مَوَاثِيْقَهُمْ لِيْ بِالرُّبُوْبِيَّةِ وَلَكَ يَا مُحَمَّدُ صلى الله عليه وآله وسلم بِالنُّبُوَّةِ وَبِعَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عليه السلام بِالْوَلَايَةِ وَالْوَصَايَةِ۔

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کسی نبی کا وصال ہوتا تو اللہ اس نبی کو (وصال سے پہلے) حکم دیتا کہ اپنے رشتہ داروں میں سے افضل و اعلیٰ شخص کے بارے میں وصیت کرو (وصی مقرر کرے) اسی لیے اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ آپ اپنے چچا کے بیٹے علی علیہ السلام کے بارے میں وصیت کریں۔ میں نے اس بات کو سابقہ (الہامی) کتابوں میں لکھ دیا ہے میں نے ان کتابوں میں لکھ دیا ہے علی علیہ السلام تمہارے وصی ہیں میں نے ساری مخلوق سے سارے انبیاء علیہم السلام اور رسولوں سے اس بات کا وعدہ لیا ہے اے محمدؐ میں نے ان تمام لوگوں سے اپنی ربوبیت تمہاری نبوت اور علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت اور وصایت (آپکے وصی) کا عہد (وعدہ) لیا ہے۔

(شیخ سلیمان قندوزی حنفی ینابیع المودۃ، جلد ۱ صفحہ ۷۹، ۸۰ بیروت، لبنان)

755 عَنْ سَلْمَانَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم لِعَلِيٍّ عليه السلام يَا حَبِيْبِيْ أَبْشِرْكَ إِنَّ اللّٰهَ بَاهٰى بِكَ حَمَلَةَ عَرْشِهٖ وَأَهْلَ سَمٰوٰتٍ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنِيْ عَلٰى سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ وَأَيَّدَنِيْ بِعَلِيٍّ عليه السلام سَيِّدِ الْأَوْصِيَاءِ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے ارشاد فرمایا اے میرے محبوب (تمہیں مبارک ہو) تیرے لیئے خوشخبری ہے اللہ عرش اُٹھانے والے فرشتوں اور آسمان پر رہنے والوں کے ساتھ تیری وجہ سے فخر کرتا ہے پھر آپؐ نے فرمایا

تعریف ہے اس اللہ کی جس نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام پر فضیلت دی اور علی علیہ السلام کے ذریعے میری تائید فرمائی جو (علی) اوصیاء کے سردار ہیں۔

(شیخ سلیمان قندوزی حنفی ینابیع المودۃ، جلد ۱ صفحہ ۱۳۹، ۱۳۰، بیروت)

756 عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا أَنَسُ! أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ عَلَيْكَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ. أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَسَيِّدُ الْمُسْلِمِينَ وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ وَخَاتَمُ الْوَصِيِّينَ فَدَخَلَ عَلِيًّا عليه السلام فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُسْتَبْشِرًا فَاعْتَنَقَهُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا! اے انس رضی اللہ عنہ اس دروازے سے جو پہلے داخل ہوگا وہ امیر المومنین ہوگا اور مسلمانوں کا سردار ہوگا اور نورانی و روشن چہرے والوں کا رہبر ہوگا اور اوصیاء کا خاتم ہوگا پس (اس دروازہ میں) علی علیہ السلام داخل ہوئے تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوگئے اور حضرت علی علیہ السلام کو گلے لگا لیا۔

(امام ابن عساکر تاریخ دمشق الکبیر، جلد ۴۵ صفحہ ۲۹۵، ۲۹۳، بیروت لبنان)

اس حدیثِ پاک سے بالکل واضح ہو رہا ہے کہ مولائے کائنات علی علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے وصی ہیں کیونکہ آپ نے صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں اعلان فرمایا کہ جو پہلا شخص اس دروازے میں داخل ہوگا وہی ایمان والوں کا امیر ہوگا اور مسلمانوں کا سردار ہوگا اور وصی بھی ہوگا یعنی آخری وصی ہوگا کیونکہ میرے بعد نبی بھی کوئی نہیں اس لیئے نبی کا وصی بھی کوئی نہیں ہوگا۔ آپ آخری نبی ہیں اور علی علیہ السلام آخری وصی ہیں۔

757 عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: (فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ) قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ جِبْرَائِيلَ أَتَانِي مِنَ اللّٰهِ تَعَالَى يَأْمُرُ أَنْ أُوصِيَ بِهِ عَلِيًّا عليه السلام مِنْ بَعْدِي وَكُنْتُ بَيْنَ جِبْرَائِيلَ وَعَلِيٍّ وَجِبْرَائِيلُ عَنْ يَمِينِي وَعَلِيٌّ عَنْ شِمَالِي

فَأَمَرَنِي جِبْرَائِيلُ أَنْ آمُرَ عَلِيًّا عليه السلام بِمَا هُوَ كَائِنٌ بَعْدِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِخْتَارَ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ نَبِيًّا وَاخْتَارَ لِكُلِّ نَبِيٍّ وَصِيًّا فَأَنَا نَبِيُّ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَعَلِيٌّ عليه السلام وَصِيِّي فِي عِتْرَتِي وَأَهْلِ بَيْتِي وَأُمَّتِي مِنْ بَعْدِي.

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا وہ ایک روایت میں فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جبریل امین علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے میرے پاس تھے کہ اللہ نے یہ حکم دیا ہے کہ میں علی علیہ السلام کو اپنے بعد وصی بناؤں میں جبریل علیہ السلام اور علی علیہ السلام کے درمیان تھا جبریل علیہ السلام میری دائیں طرف اور علی علیہ السلام میری بائیں طرف تھے۔ جبریل علیہ السلام نے مجھے کہا کہ میں علی علیہ السلام کو قیامت تک ہونے والے حالات کا علم عطا کروں پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر اُمت میں سے ایک نبی چُنا ہے اور ہر نبی کیلئے ایک وصی چُنا (انتخاب کیا) ہے۔ اور میں اس اُمت کا نبی ہوں اور علی علیہ السلام میری عترت اور میری اہلبیت علیہم السلام اور میری اُمت میں میرے بعد میرا وصی ہے۔

(امام موفق بن احمد مکی حنفی خوارزمی، مناقب خوارزمی، صفحہ ۲۰۴، ۲۰۳)

758 عَنْ سَلْمَانَ رضي الله عنه قَالَ فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ: قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَنْ وَصِيُّكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا سَلْمَانُ مَنْ كَانَ وَصِيَّ مُوسَى عليه السلام؟ قَالَ يُوشَعُ بْنُ نُونٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَإِنَّ وَصِيِّي وَوَارِثِي يَقْضِي دِينِي وَيُنْجِزُ مَوْعِدِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام.

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے ایک طویل روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ہم نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ آپ کا وصی کون ہے؟، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے سلمان رضی اللہ عنہ بتاؤ موسیٰ علیہ السلام کا وصی کون ہے؟ ہم نے عرض کی یوشع بن نون رضی اللہ عنہ پس رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک میرا

وصی اور میرا وارث میرے قرض کو ادا کرنے والا اور میرے وعدے پورے کرنے والا علی ابن ابی طالب ؑ ہے۔

(امام محب طبری، الریاض النضرۃ جلد ۲ صفحے ۱۳۸،۱۴۳)

759 عَنْ عَلِيٍّ ؑ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنَا خَاتَمُ الْأَنْبِيَآءِ وَأَنْتَ يَا عَلِيُّ ؑ خَاتَمُ الْأَوْصِيَاءِ۔

حضرت علی ؑ سے روایت ہے آپؑ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے بعد کوئی نبی نہیں اور اے علی ؑ تیرے بعد کوئی وصی نہیں۔

(امام عبدالرؤف المناوی، کنوز الحقائق علی ہامش جامع الصغیر، جلد ۱ صفحہ ۸۰،۷۹)

760 عَنْ عَلِيٍّ ؑ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَتَانِي جِبْرَائِيْلُ وَقَدْ نَشَرَ جَنَاحَيْهِ فَإِذَا فِي أَحَدِهِمَا مَكْتُوْبٌ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ ﷺ النَّبِيُّ وَمَكْتُوْبٌ عَلَى الْآخَرِ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَلِيٌّ ؑ وَصِيٌّ۔

حضرت علی ؑ سے روایت ہے آپؑ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جبرئیل امین ؑ میرے پاس آئے (حاضر ہوئے) اور اُنہوں نے اپنے دو پَر کھولے تو اُن (پَروں) میں سے ایک پَر پہ لکھا ہوا تھا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد مصطفیٰ ﷺ (اللہ کے) نبی ہیں۔ اور دوسرے (پَر) پہ لکھا ہوا تھا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور علیؑ (محمدؐ کے) وصی ہیں۔

(امام موفق بن احمد مکی خوارزمی حنفی مناقب خوارزمی، صفحے ۱۴۳،۱۳۸)

761 عَنْ عَلِيٍّ ؑ قَالَ فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا عَلِيُّ ؑ أَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ وَأَنَا مِنْكَ تَرِثُنِيْ وَأَرِثُكَ وَأَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى ؑ إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ۔

حضرت علی ؑ ایک طویل روایت میں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے علی ؑ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں تم میرے وارث ہو اور میں تمہارا وارث ہوں۔ تم

میرے لیئے اس مقام (منزلت) پہ ہو جس مقام (منزلت) پہ حضرت ہارونؑ، حضرت موسیٰ ؑ کیلئے تھے سوائے اسکے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

(شیخ سلیمان قندوزی حنفی ینابیع المودۃ، جلد ۱ صفحہ ۶۱، بیروت لبنان)،

(امام موفق بن احمد مکی حنفی، مناقب خوارزمی، صفحہ ۱۴۹)

762 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ؑ سَلُوْنِي عَنْ أَسْرَارِ الْغُيُوْبِ فَإِنِّيْ وَارِثُ عُلُوْمِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ علی ابن ابی طالب ؑ نے فرمایا کہ مجھ سے غیب کے رازوں (اسرار) کے بارے میں پوچھ لو اس لیئے کہ میں نبیوں اور رسولوں کے علوم کا وارث ہوں۔

(شیخ سلیمان قندوزی حنفی ینابیع المودۃ، جلد ۱، باب ۱۴ صفحے ۸۰،۱۴۳، بیروت، لبنان)

763 عَنْ عَلِيٍّ ؑ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا عَلِيُّ ؑ أَنْتَ أَخِيْ وَوَارِثِيْ۔

حضرت علی ؑ سے روایت ہے آپؑ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے علی ؑ تو میرا بھائی ہے اور میرا وارث ہے۔

(امام محب طبری الریاض النضرۃ جلد ۲، صفحے ۱۴۳)

764 عَنْ عَلِيٍّ ؑ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا أَرِثُ مِنْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا يَرِثُ النَّبِيُّوْنَ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ كِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ نَبِيِّهٖ۔

حضرت علی ؑ سے روایت ہے آپؑ نے کہا میں نے پوچھا اے اللہ کے رسول ﷺ میں آپ سے کس چیز کا وارث ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس چیز کے بعض نبیوں سے بعض وارث ہوئے اللہ کی کتاب اور اسکے نبی کی سنت۔

(امام محب طبری الریاض النضرۃ جلد ۲، صفحہ ۱۳۸، ۱۳۹)

765 عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال كنا مع النبي ﷺ النجم انقض من السماء فقال رسول الله ﷺ من انقض هذا النجم في منزله فهو الوصي من بعدي فقام رجل في بني هاشم فنظروا فإذا الكوكب قد انقض في منزل علي عليه السلام قالوا: يا رسول الله ﷺ قد غويت في حب علي عليه السلام؟ فأنزل الله تعالى ﴿والنجم إذا هوى ○ ما ضل صاحبكم وما غوى ○ وما ينطق عن الهوى ○ إن هو إلا وحي يوحى ○ علمه شديد القوى ○ ذو مرة فاستوى ○ وهو بالأفق الأعلى ○﴾

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ آسمان سے اِک ستارا ٹوٹا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ ستارا جس کے گھر میں گرے گا وہ میرے بعد میرا وصی ہوگا پس بنو ہاشم کا ایک شخص کھڑا ہوا تو انہوں نے دیکھا کہ ستارہ علی علیہ السلام کے گھر میں گرا تو لوگوں نے کہا (جو نئے مسلمان ہوئے تھے) اے اللہ کے رسول کیا آپ علی علیہ السلام کی محبت میں اس مقام پر پہنچ گئے ہیں۔ تو اس پر اللہ تعالی نے یہ آیات نازل کیں (قسم ہے ستارے کی جب ٹوٹ کر گواہی دے، تمہارے آقا نہ تو راہ راست سے ہٹے اور نہ ہی مقصد کو گم کیا، وہ اپنی خواہش سے کبھی بولتے ہی نہیں، ان کی ہر بات وحی ہوتی ہے جو انکی طرف کی جاتی ہے، انہیں بڑی قوت والے نے تعلیم دی ہے جو حد سے زیادہ قوت اور علم والا ہے، سو وہ متوجہ ہوا، جب کہ وہ سب سے بلند افق پر تھا)۔

(امام ابن عساکر تاریخ دمشق الکبیر، جلد ۴۵ صفحہ ۲۹۹، ۲۹۸، بیروت لبنان)

766 عن سلمان رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله ﷺ عليكم بعلي بن أبي طالب عليه السلام فإنه مولاكم فأحبوه وكبيركم فأكرموه وعالمكم فاتبعوه وقائدكم إلى الجنة فعززوه إذا دعاكم فأجيبوه وإذا أمركم فأطيعوه أحبوه بحبي

وأكرموه بكرامتي ماقلت لكم في علي عليه السلام إلا ما أمرني به ربي جلت عظمته.

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم پر علی بن ابی طالب علیہ السلام کو (بطور حاکم مقرر کر دیا گیا ہے) بے شک وہ (علی) تمہارا مولا ہے پس اس سے محبت کرو، وہ تم میں سب سے بڑا ہے اس کا احترام کرو، اور وہ تم میں سے بڑا عالم ہے اسکی اتباع کرو، اور وہ جنت کی طرف تمہارا رہنما ہے اسکی تعظیم کرو، جب وہ تم کو بلائے تو فوراً اسکے پاس حاضر ہو جاؤ اور جب وہ تم کو حکم دے تو اسکی اطاعت کرو اس سے محبت کرو میری محبت کی وجہ سے اور اس کا احترام کرو میرے احترام کی وجہ سے میں نے جو کچھ تم کو علی علیہ السلام کے بارے میں فرمایا ہے وہ میرے عظمت و جلالت والے رب نے مجھے حکم دیا ہے۔

(امام موفق بن احمد بن محمد مکی حنفی مقتل الحسین، جلد ۱ صفحہ ۷۳، ۷۲)

767 عن زيد بن أسلم رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله ﷺ لعلي عليه السلام: يا علي عليه السلام بخ بخ من مثلك والملائكة تشتاق إليك والجنة لك فإذا كان يوم القيامة ينصب لي منبر من نور ولإبراهيم منبر من نور ولك منبر من نور فتجلس عليه وإذا مناد ينادي بخ بخ من وصي بين حبيب وخليل ثم أوتي بمفاتيح الجنة والنار فأدفعها إليك.

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام سے ارشاد فرمایا اے علی علیہ السلام مبارک ہو مبارک ہو تیری مثل کون ہو سکتا ہے؟ کہ فرشتے تیرے مشتاق ہیں اور جنت تیرے لیئے ہے۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو میرے لیئے نور کا ایک منبر نصب (کیا) جائے گا اور ایک نور کا منبر ابراہیم علیہ السلام کے لیئے اور ایک نور کا منبر تیرے لیئے ہوگا۔ پس اس منبر پر بیٹھیں گے اور پھر ایک آواز دینے والا آواز دے گا۔ مبارک ہو مبارک ہو (واہ، واہ) کہ اللہ تعالی کے

حبیب (محمدؐ) اور اللہ کے خلیل (ابراہیمؑ) کے درمیان میں وصی (علی المرتضیٰؑ) تشریف فرما ہے پھر مجھے جنت اور دوزخ کی چابیاں دی جائیں گی اور میں وہ چابیاں تجھے دے دوں گا۔

(شیخ سلیمان قندوزی حنفی ینابیع المودۃ: جلد ۲ صفحہ ۸۱،۸۰)

(سید علی ہمدانی مودۃ القربیٰ صفحہ ۱۶،۱۵: بیروت)

768 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ ﷺ فَهَلَّا اتَّخَذْتَ لِنَفْسِكَ خَلِيْفَةً يُؤَدِّيْ عَنْكَ أَحْكَامَكَ وَيُعَلِّمُ عِبَادِيْ مِنْ كِتَابِيْ مَالَا يَعْلَمُوْنَ قُلْتُ اِخْتَرْ فَإِنَّ خَيْرَكَ خَيْرِيْ قَالَ اِخْتَرْتُ لَكَ عَلِيًّا ؑ فَاتَّخِذْهُ لِنَفْسِكَ خَلِيْفَةً وَّوَصِيًّا وَهُوَ نَحْلَةُ عِلْمِيْ وَحِكْمِيْ وَهُوَ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ حَقًّا لَمْ يَنَلْهَا أَحَدٌ قَبْلَهُ وَلَيْسَتْ لِأَحَدٍ بَعْدَهُ يَا مُحَمَّدُ ﷺ: عَلِيٌّ ؑ رَايَةُ الْهُدٰى وَ إِمَامُ مَنْ أَطَاعَنِيْ وَنُوْرُ أَوْلِيَائِيْ وَهُوَ الْكَلِمَةُ الَّتِيْ أَلْزَمْتُهَا لِلْمُتَّقِيْنَ مَنْ أَحَبَّهُ فَقَدْ أَحَبَّنِيْ وَمَنْ أَبْغَضَهُ فَقَدْ أَبْغَضَنِيْ. فَبَشِّرْهُ بِذٰلِكَ يَا مُحَمَّدُ ﷺ: قُلْتُ لَقَدْ أَبْشَرْتُهُ۔

حضرت ابو ہریرہ ؓ ایک طویل روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا اے محمد ﷺ کیا تُو نے اپنے لیئے کسی کو خلیفہ نہیں بنایا۔؟ جو تیرے احکام کو تیری طرف سے (تیرے بعد) ادا کرے۔ اور میرے بندوں کو میری کتاب (قرآن مجید) میں سے وہ کچھ پڑھائے جو وہ نہیں جانتے۔ آپؐ فرماتے ہیں میں نے کہا (میرے اللہ) تُو ہی (اس کا) انتخاب فرمادے بے شک تیری پسند میری پسند ہے۔ اللہ رب العزت نے فرمایا میں نے تیرے لیئے علی ؑ کو منتخب کرلیا پس تُو بھی اس کو اپنی جان کے لیئے خلیفہ اور وصی مقرر کردے اور وہ (علیؑ) میرے علم اور حکمت کا نخل ہے اور وہ ایمان والوں کا امیر برحق ہے۔ نہیں پہنچا کوئی اس مقام (امارت) کو نہ کوئی اس سے پہلے اور نہ کوئی اُسکے بعد پہنچ سکے گا۔ اے محمدؐ، علی ؑ ہدایت کا عَلم (جھنڈا) ہے اور اطاعت گزاروں کا پیشوا ہے اور میرے اولیاء کا نُور ہے اور وہ کلمہ (نشانی) ہے جو میں نے پرہیزگاروں کیلئے لازم کیا ہے۔ جو اس سے محبت کرتا ہے بے شک وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور جو کوئی اُس (علی ؑ) سے بُغض رکھتا ہے بے شک وہ مجھ سے بُغض رکھتا ہے پس اس کو خوشخبری سُنا دو اس بات کی اے محمدؐ میں نے کہا (اے اللہ) یقیناً میں اُس (علیؑ) کو اس بات کی خوشخبری دوں گا۔

(امام ابو نُعیم حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، جلد ۲ صفحہ ۲۷)

769 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ أَنْتَ أَصْحَابِيْ وَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ ؑ أَخِيْ وَمِنِّيْ وَأَنَا مِنْ عَلِيٍّ ؑ فَهُوَ بَابُ عِلْمِيْ وَ وَصِيِّيْ وَهُوَ وَفَاطِمَةُ ؑ وَالْحَسَنُ ؑ وَالْحُسَيْنُ ؑ هُمْ خَيْرُ الْأَرْضِ عُنْصُرًا وَ شَرَفًا وَ كَرَمًا۔

حضرت ابن عباس ؓ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ سے روایت کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا کہ اے عبدالرحمٰن بن عوف ؓ تُم میرے صحابی ہو اور علی بن ابی طالب ؑ میرا بھائی ہے اور وہ مجھ سے ہے اور میں علی ؑ سے ہوں۔ پس وہ میرے علم کا دروازہ ہے اور میرا وصی ہے اور وہ (علیؑ) اور فاطمہ سلام اللہ علیہا اور حسن اور حسین عَلَيْهِمَا السَّلَامُ شرافت و بزرگی، عزت اور حسب و نسب کے لحاظ سے تمام اہلِ زمین سے افضل (بہترین) ہیں۔

(شیخ سلیمان قندوزی حنفی ینابیع المودۃ، جلد ۲ صفحہ ۸۸،۸۷، بیروت، لبنان)

اس حدیثِ مبارکہ سے بھی میری بات بالکل واضح ہو چکی ہے کہ مولا علی ؑ وصیِ رسولؐ ہیں۔ میں محمد یاسین قادری جو درِ علی ؑ کا ایک ادنیٰ سا بھکاری ہوں اِسی عنوان پر بے شمار احادیث آپ کی نذر کر چکا ہوں کہ حضور نبی اکرم ﷺ اللہ کے حکم پر علی ؑ کو اپنا وصی بنا کر گئے اِن احادیثِ مبارکہ کے بعد کسی شک کی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی۔ مزید اور احادیث قارئین کی نذر کرتے ہیں۔

770 عَنْ عَلِيٍّ علیہ السلام قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَرْكَبَ سَفِيْنَةَ النِّجَاةِ وَيَتَمَسَّكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى وَيَعْتَصِمَ بِحَبْلِ اللّٰهِ الْمَتِيْنِ فَلْيُوَالِ عَلِيًّا علیہ السلام بَعْدِيْ وَلْيُعَادِ عَدُوَّهُ وَلْيَأْتَمَّ بِالْأَئِمَّةِ الْهُدَاةِ مِنْ وُلْدِهٖ فَإِنَّهُمْ خُلَفَائِيْ وَأَوْصِيَائِيْ وَحُجَجُ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ بَعْدِيْ وَسَادَاتُ أُمَّتِيْ وَقَادَاتُ الْأَتْقِيَاءِ إِلَى الْجَنَّةِ حِزْبُهُمْ حِزْبِيْ وَحِزْبِيْ حِزْبُ اللّٰهِ وَحِزْبُ أَعْدَائِهِمْ حِزْبُ الشَّيْطَانِ۔

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے آپ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص چاہتا ہے کہ وہ نجات کی کشتی پر سوار ہو اور یہ بھی کہ وہ مضبوط رسی کو تھام لے یعنی اللہ تعالیٰ کی مضبوط ترین رسی (حبل اللہ) کو پکڑے تو اس کو چاہیے کہ وہ میرے بعد علی علیہ السلام کو آقا مان لے (دوست رکھے) اور اُنکے (علیؑ) دشمن سے دشمنی رکھے اور اُسکی (علیؑ) اولاد میں سے ہدایت دینے والے آئمہ کو پیشوا بنائے بے شک وہ میرے خلفاء ہیں اور میرے اوصیاء ہیں اور میرے بعد اللہ کی مخلوق پر حجت ہیں۔ اور میری اُمت کے سردار ہیں اور پرہیز گاروں کو اپنی قیادت میں جنت کی طرف لے جانے والے ہیں۔ ان کا گروہ میرا گروہ ہے اور میرا گروہ اللہ کا گروہ ہے اور اُنکے دشمنوں کا گروہ شیطان کا گروہ ہے۔

(شیخ سلیمان قندوزی حنفی ینابیع المودۃ، جلد ۲ صفحہ ۸۳، ۸۴، بیروت لبنان)

771 عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنَا سَيِّدُ النَّبِيِّيْنَ وَعَلِيٌّ علیہ السلام سَيِّدُ الْوَصِيِّيْنَ إِنَّ أَوْصِيَائِيْ بَعْدِيْ إِثْنَا عَشَرَ أَوَّلُهُمْ عَلِيٌّ علیہ السلام وَاٰخِرُهُمُ الْقَائِمُ الْمَهْدِيُّ۔

حضرت عبایہ بن ربعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمام انبیاء عَلَيْهِمُ السَّلَامُ کا سردار ہوں اور علی علیہ السلام تمام اوصیاء کے سردار ہیں بے شک میرے بعد میرے بارہ اوصیاء ہیں۔ ان میں پہلے علی علیہ السلام ہیں اور اُن میں آخری القائم المھدی علیہ السلام ہیں۔

(شیخ سلیمان قندوزی حنفی ینابیع المودۃ، جلد ۲ صفحہ ۸۱، ۸۲، بیروت لبنان)

772 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَلَيْكَ بِعَلِيٍّ علیہ السلام فَإِنَّ الْحَقَّ عَلٰى لِسَانِهٖ وَجَنَانِهٖ وَإِنَّهٗ قُفْلُ الْجَنَّةِ وَمِفْتَاحُهَا وَقُفْلُ النَّارِ وَمِفْتَاحُهَا بِهٖ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَبِهٖ يَدْخُلُوْنَ النَّارَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے مجھے ارشاد فرمایا اے ابن عباسؓ علی علیہ السلام کی اتباع و پیروی اور فرماں برداری کرنا کیونکہ حق علی علیہ السلام کی زبان اور دل پر ہے اور بے شک وہ (علیؑ) جنت کا تالہ ہے اور جنت کی چابی ہے اور دوزخ کا تالہ ہے اور اُسکی چابی ہے۔ علی علیہ السلام کے ذریعے سے ہی (یعنی علیؑ سے محبت کرنے والے) لوگ جنت میں جائیں گے اور علی علیہ السلام کی وجہ سے (یعنی علیؑ سے بغض رکھ کر) لوگ دوزخ میں جائیں گے۔

(سید علی ہمدانی مودۃ القربیٰ، صفحہ ۱۵، ۱۶، بیروت لبنان)

773 عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُنَادِيْ مُنَادٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّ مُحَمَّدًا ﷺ سَيِّدُ الْمُرْسَلِيْنَ وَأَنَّ عَلِيًّا علیہ السلام سَيِّدُ الْوَصِيِّيْنَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن ایک آواز دینے والا آواز دے گا کہ بے شک محمدؐ مرسلین (انبیاء) کے سردار ہیں اور بے شک علی المرتضیٰ علیہ السلام وصیوں کے سردار ہیں۔

(امام ابراہیم بن محمد الجوینی فرائد السمطین، جلد ۱، صفحہ ۸۰، بیروت لبنان)

774 قَالَ ابنِ مَنظُورِ رحمۃ اللہ علیہ: قِیلَ لِعَلِیٍّ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَصِیٌّ لِاتِّصَالِ نَسَبِهٖ وَ سَبَبِهٖ وَسَمْتِهٖ بِنَسَبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

امام ابن منظورؒ فرماتے ہیں کہ علی علیہ السلام کو وصی کہا جاتا ہے اس لئیے آپ کا نسب وقرابت اور سمت وطریق (راستہ) رسول اللہ ﷺ کے نسب پاک سے ملتا ہے۔

(امام ابن منظور، لسان العرب، جلد ۲ صفحہ ۸۷)

775 عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنَا خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْتَ يَا عَلِيُّ علیہ السلام خَاتَمُ الْأَوْصِيَاءِ إِلَى يَوْمِ الدِّيْنِ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا: میں آخری نبیؐ ہوں اور اے علی علیہ السلام تم آخری (انبیاءؑ کے) وصی ہو قیامت تک کیلئے۔

(امام ابراہیم بن محمد الجوینی فرائد السمطین، جلد ۱، صفحہ ۱۰۱، بیروت لبنان)

776 عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى قَوْلِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ نَبِيُّهُ وَ عَلِيًّا علیہ السلام وَصِيُّهُ فَأَيٌّ مِنَ الثَّلَاثَةِ تَرَكْنَاهُ كَفَرْنَا، وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَنَا أَحِبُّوْا هٰذَا يَعْنِي عَلِيًّا علیہ السلام فَإِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهُ وَاسْتَحْيُوْا مِنْهُ فَإِنَّ اللّٰهَ يَسْتَحْيِيْ مِنْهُ۔

حضرت عتبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اس بات پر رسولؐ اللہ سے بیعت کی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الٰہ (عبادت کے لائق) نہیں وہ ایک (یکتا) ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد ﷺ اسکے نبی ہیں اور علی علیہ السلام انکے (رسول اللہ ﷺ) وصی ہیں۔ پس ان تینوں میں سے ہم کسی ایک کو بھی ترک کریں گے تو کفر اختیار کریں گے اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم اس یعنی علی علیہ السلام سے محبت رکھو کیونکہ اللہ بھی اس سے محبت رکھتا ہے اور اس سے حیا کرو کیونکہ اللہ

تعالیٰ بھی (اپنی شان کے مطابق) اِن سے حیا فرماتا ہے۔ (اللہ کا حیا فرمانا ہمارے جیسے کم علم و فہم کی سمجھ سے باہر ہے اسکی حقیقت اللہ اور اس کے رسول ﷺ جانتے ہیں)۔

(امام سید علی ہمدانی مودۃ القربیٰ، جلد ۴، صفحہ ۳۹، بیروت لبنان)

ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بے شمار احادیثِ مبارکہ بیان کی ہیں جس سے بالکل واضح ہو چکا ہے کہ تاجدارِ کائنات مولا علی علیہ السلام کو اپنا وصی و نائب اور جانشین بنا کر گئے ہیں اِنکے علاوہ بھی متعدد احادیثِ مبارکہ موجود ہیں جو حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام کے وصیِ رسولؐ ہونے پر دلالت کرتی ہیں مگر ہم کتاب کو زیادہ ضخیم نہیں کرنا چاہتے باقی احادیثِ مبارکہ کو ہم اپنی دوسری حدیث کی کتاب میں بیان کر دیں گے۔

دیکھا جائے تو مسجد کے امام نے کہیں جانا ہو تو پیچھے اپنا نائب امام چھوڑ کر جاتا ہے، سکول و کالج اور یونیورسٹی کے پرنسپل حضرات بھی اپنا نائب رکھتے ہیں زندگی کے ہر شعبے میں آپ کو نائب ملیں گے۔ تو پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ اپنی اُمت کو بغیر کسی نائب کے چھوڑ کر چلے جاتے۔ آپؐ نے اپنے آخری خطبہ میں ارشاد فرمایا تھا کہ میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں ایک قرآن اور دوسری میری اہلِ بیت عَلَيْهِمُ السَّلَامُ انکو پکڑو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ اور جب آپؐ کی اہلِ بیت عَلَيْهِمُ السَّلَامُ کی بات ہو گی تو مولا علی علیہ السلام سب سے پہلے نمبر پر ہونگے۔

میں فقیر محمد یاسین قادری جو درِ مرتضیٰ علیہ السلام کا ایک ادنیٰ سا منگتا ہوں یہاں کچھ اور احادیثِ مبارکہ بیان کرتا ہوں جس سے یہ بات بالکل اظہر من الشمس ہو جائے گی کہ تاجدارِ کائنات اپنی اُمت کو بے سہارا اور لاوارث نہیں چھوڑ کر گئے بلکہ اُمت کے ہادی، مہدی اور امام بنا کر گئے اور انکی پہچان کروا کر تشریف لے گئے اب اُمت کا کام تھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے بتائے ہوئے ہادی و مہدی علیہم السلام کا دامن تھام لیتے تاکہ ہدایت اور صراطِ مستقیم پر گامزن رہتے آج کل جو فتنہ و فساد اُمت میں ہے یہ صرف اسی لیئے ہے کہ اُمت نے آپؐ کے بتائے ہوئے ہادی و مہدی علیہم السلام کا دامن نہیں

پکڑا اگر آپ کے بتائے ہوئے ہادی و مہدی علیہ السلام کا دامن تھام لیتے تو ہر فتنہ و فساد مٹ جاتا۔ اب ہم چند اور احادیث بیان کرتے ہیں جن سے واضح ہو رہا ہے کہ آپ اُمت کو ھادی و مہدی علیہ السلام دے کر گئے ہیں۔

777 عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِي حَجَّتِهِ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوْا كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حجۃ الوداع میں عرفات کے دن دیکھا وہ (آپ) اپنی اونٹنی قصواء پر سوار تھے اور خطبہ دے رہے تھے پس میں نے اُن کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ اے لوگو! بے شک میں تمہارے اندر وہ چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں اگر تم اسکو تھامے رکھو گے تو گمراہ نہیں ہو گے اللہ کی کتاب (قرآن) اور میری عترت میری اہل بیت علیہم السلام۔

(امام ترمذی جامع، صفحہ ۸۵۹: حدیث ۳۷۸۶ دار السلام الریاض، سعودی عرب)،
(امام طبرانی معجم الاوسط: جلد ۵، حدیث ۴۷۵۷)، (امام طبرانی معجم الکبیر: جلد ۳: حدیث ۲۶۸۰)،
(علامہ ناصر البانی سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ: جلد ۴، حدیث ۱۷۶۱)،
(امام ابن کثیر تفسیر القرآن العظیم: جلد ۳: صفحہ ۱۱۳،۱۱۳)

778 عَنِ ابْنِ وَاثِلَةَ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ رضی اللہ عنہ فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَيُّهَا النَّاسُ! إِنِّي تَارِكٌ فِيْكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا إِنِ اتَّبَعْتُمُوْهُمَا. وَهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ وَأَهْلُ بَيْتِي عِتْرَتِي. ثُمَّ قَالَ: أَتَعْلَمُوْنَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. قَالُوْا: نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ۔

حضرت ابن واثلہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اُنہوں نے ایک طویل روایت میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے لوگو! بے شک میں تمہارے اندر (درمیان) دو چیزیں (دو حکم دینے والے امرین) چھوڑے جا رہا ہوں جب تک تُم اُنکی اتباع کرو گے کبھی گمراہ نہیں ہو گے اور وہ دونوں چیزیں اللہ کی کتاب (قرآن) اور میری اہل بیت علیہم السلام میری عترت ہیں پھر (آپ) نے ارشاد فرمایا کیا تُم نہیں جانتے بے شک میں ایمان والوں کی جانوں سے قریب ہوں؟ ایسا تین بار فرمایا اُنہوں نے کہا جی ہاں پس پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی علیہ السلام مولا ہے۔

قَالَ حَاكِمُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ۔

(امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث شیخین کی شرط پہ صحیح ہے)

(امام حاکم المستدرک، جلد ۳، حدیث ۴۵۷۷)

779 عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضی اللہ عنہ فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنِّي تَارِكٌ فِيْكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُ كِتَابُ اللّٰهِ ثُمَّ قَامَ وَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ علیہ السلام. فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ أَوْلَى بِكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ؟ قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. أَلَسْتُ أَوْلَى بِكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ؟ قَالُوْا بَلَى. قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اے لوگو! بے شک میں تمہارے درمیان وہ چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں اس کے ہوتے ہوئے (اُسکو تھام لو گے تو) تُم کبھی گمراہ نہیں ہو گے وہ اللہ کی کتاب (قرآن) ہے پھر آپ کھڑے ہوئے اور حضرت علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر پھر ارشاد فرمایا اے لوگو! کون ہے جو تمہاری جانوں سے قریب ہے؟ اُنہوں نے کہا

اللہ اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں (پھر پوچھا) کیا میں تمہاری جانوں سے قریب نہیں ہوں؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں (آپ نے پھر) ارشاد فرمایا جس کا میں مولا ہوں اس کا علی ؑ مولا ہے۔

(امام طبرانی معجم الکبیر: جلد۵: حدیث۴۹۸۶)،(امام حاکم مستدرک: جلد۳: حدیث ۴۶۴۲)

اِن احادیثِ مبارکہ سے بھی ہمارا موقف واضح ہو رہا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ اپنے آخری خطبہ میں ارشاد فرما کر گئے ہیں کہ میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں قرآن اور میری اہلِ بیت عَلَیْہِمُ السَّلَام ان کو تھامے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے جب اہلِ بیت عَلَیْہِمُ السَّلَام کا نام آتا ہے تو مولا علی ؑ کا نام مبارک سب سے پہلے آتا ہے اور دوسری حدیثِ مبارکہ میں تو قرآن کے بعد آپ نے مولا علی ؑ کا نام لیا ہے، یہ حدیث بے شمار طرق سے ہمارے پاس موجود ہے مگر ہم کتاب کو زیادہ ضخیم نہیں کرنا چاہتے اس لیئے اپنا موقف ثابت کرنے کیلئے اِتنی روایات پہ ہی اکتفاء کیا ہے مولا علی المرتضیٰ ؑ کا نائبِ رسولؐ، وصیِ رسول ﷺ اور جانشینِ رسولؐ ہونے کیلئے بخاری و مُسلم کی متفق علیہ حدیث موسیٰ ؑ و ہارون ؑ والی ہی کافی ہے اُس کو ہم یہاں بیان نہیں کر رہے بلکہ اپنی اِسی کتاب کی جلد دوم میں پورا ایک باب قائم کیا ہے اس حدیث کے بے شمار طرق بیان کیئے ہیں اور دلائل سے مولائے کائنات ؑ کو وصیِ رسولؐ اور نائبِ رسولؐ ثابت کیا ہے۔

قرآن مجید میں حبل اللہ اور صراطِ مستقیم بھی حضور نبی اکرم ﷺ کی اہلِ بیت عَلَیْہِمُ السَّلَام کیلئے استعمال ہوئے ہیں اور اہلِ بیت عَلَیْہِمُ السَّلَام میں مولا علی ؑ سرِ فہرست ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

❖ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۝

اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ مت ڈالو"۔

(سورۃ آلِ عمران: آیت ۱۰۳)

اس آیتِ کریمہ کے ذیل میں امام ثعلبیؒ روایت کرتے ہیں۔

780 عَنِ الْإِمَامِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: نَحْنُ حَبْلُ اللّٰهِ الَّذِي قَالَ اللّٰهُ فِيْهِ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے آپ علیہ السلام کا ارشاد ہے ہم (اہلِ بیتِ رسولؐ) اللہ کی رسی ہیں جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ مت ڈالو۔

(امام ثعلبی الکشف والبیان: جلد ۳، صفحہ ۱۶۲، ۱۶۳)

اس آیتِ کریمہ میں بھی مولا علی ؑ جو کہ اہلِ بیتِ اطہار عَلَیْہِمُ السَّلَام میں سرِ فہرست ہیں انکو تھامنے کا حکم مل رہا ہے۔ اور امام ہندی کنز العمال میں روایت کرتے ہیں کہ صراطِ مستقیم بھی مولا علی ؑ کی ذات ہے۔ پس ثابت ہوا کہ تاجدارِ کائنات اپنا نائب اور جانشین مولا علی ؑ کو بنا کر گئے ہیں اور جن چیزوں کو ثقلین کہہ کر بیان کیا ہے اُن میں قرآن اور اہلِ بیت عَلَیْہِمُ السَّلَام کا ذکر کیا ہے۔ اہلِ بیت عَلَیْہِمُ السَّلَام میں پہلی ذات حضرت علی علیہ السلام کی ذات ہے اور قرآن کے ساتھ بھی مولا علی ؑ کی ذات ہے حدیثِ رسولؐ ہے۔

781 عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: عَلِيٌّ عليه السلام مَعَ الْقُرْآنِ وَالْقُرْآنُ مَعَ عَلِيٍّ عليه السلام لَا يَفْتَرِقَانِ حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ۔

حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا علی ؑ قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علی ؑ کے ساتھ ہے یہ دونوں کبھی جُدا نہیں ہونگے۔ یہاں تک کہ حوضِ کوثر پر دونوں اکٹھے آئیں گے۔

(امام ہیثمی مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: جلد ۹ صفحہ ۱۳۴، ۱۳۳)،
(امام طبرانی معجم الاوسط: جلد۵ حدیث ۴۸۸۰)،
(امام طبرانی معجم الصغیر: جلد ۱ صفحہ ۲۵۴)

782 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نَادَى مُنَادٍ هٰذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام وَصِيُّ رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ. وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ فِي جَنَّتِ النَّعِيمِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک منادی ندا دے گا یہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہے یہ سب جہانوں کے رب کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصی ہے ایمان والوں کا رہنما ہے روشن چہرے والوں کا رہبر ہے اس کا مقام جنت نعیم میں ہے۔

(امام موفق بن احمد مکی حنفی خوارزمی، مناقب خوارزمی، صفحہ ۳۵۹، ۳۶۰)

الغرض یہ بات بالکل اظہر من الشمس ہو چکی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا وصی و نائب مولائے کائنات حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام کو بنا کر گئے تھے۔

اسکے علاوہ بھی بے شمار احادیث موجود ہیں مگر ہم انہی احادیث پر اکتفاء کرتے ہیں جب یہ بات ثابت ہو گئی کہ آپ اپنے بعد اپنا نائب مولا علی علیہ السلام کو بنا کر گئے تو پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد افضلِ کائنات ہستی بھی صرف اور صرف مولا علی علیہ السلام کی ہے۔ اتنے فضائل اور مناقب کسی اور شخصیت کیلئے آپ نے بیان نہیں کیئے جتنے مولا علی علیہ السلام کے بیان کیئے ہیں اور انسان افضل و اعلیٰ فضائل و مناقب کی کثرت سے ہی بنتا ہے اسی لئیے میں محمد یاسین قادری جو در مرتضیٰ علیہ السلام کا ایک ادنیٰ سا منگتا ہوں یہی ثابت کر رہا ہوں کہ حضورؐ کی ذاتِ گرامی کے بعد افضل و اعلیٰ ذات مولائے کائنات علی المرتضیٰ علیہ السلام کی ذات ہے۔

اَلْمَصَادِرُ وَالْمَرَاجِعُ

1. القرآن الكريم۔
2. آلوسی: امام شهاب الدين سيد محمود بن عبد الله حسينی آلوسی البغدادی (۱۲۱۷-۱۲۷۰ھ) روح المعانی فی تفسير القرآن العظيم والسبع المثانی۔ ملتان پاکستان مکتبہ امدادیہ۔
3. ابن اثير: ابوالحسن علی بن محمد بن عبدالكريم بن عبد الواحد شيبانی جزری (۵۵۵-۶۳۰ھ) اسد الغابة فی معرفة الصحابة۔ بيروت لبنان: دار الكتب العلمية۔
4. احمد بن حنبل: ابو عبدالله بن محمد (۱۶۴-۲۴۱ھ)۔ فضائل الصحابة بيروت لبنان: مؤسسة الرسالة ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء
5. احمد بن حنبل: ابو عبدالله شيبانی (۱۶۴-۲۴۱ھ) المسند بيروت لبنان: المكتب الاسلامی للطباعة و النشر ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء۔
6. اسماعيل: اسماعيل حقی بن مصطفی بن استانبولی حنفی خلوتی (۱۰۶۳-۱۱۲۷ھ) تفسير روح البيان ۔ كوئٹہ پاكستان: مكتبہ اسلامية ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔
7. بخاری: ابو عبد الله محمد بن اسماعيل بن ابراهيم بن مغيرة (۱۹۴-۲۵۶ھ) الصحيح دارالسلام الرياض، بيروت لبنان: دار ابن كثير، اليمامہ، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۶ء۔
8. بزار: ابوبكر احمد بن عمرو بن عبدالخالق بصری (۲۱۵-۲۹۲ھ)۔ المسند بيروت لبنان موسسة علوم القرآن ۱۴۰۹ھ۔
9. بغوی: ابو محمد حسين بن مسعود بن محمد (م ۵۱۶ھ)۔ معالم التنزيل فی تفسير القرآن۔ بيروت لبنان: دار المعرفہ ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۵ء۔
10. بيضاوی: ناصر الدين، ابوالخير عبدالله بن عمر بن محمد شيرازی (م ۷۹۱ھ)۔ انوار التنزيل و اسرار التأويل ۔ بيروت لبنان: دار احياء التراث العربی ۱۴۱۸ھ۔

11. بیہقی: ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبداللہ بن موسٰی (۳۸۴ـ۴۵۸ ھ) الاعتقاد بیروت لبنان: دار الآفاق الجدیدة ۱۴۰۱ھ

12. بیہقی: ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبداللہ بن موسٰی (۳۸۴ـ۴۵۸ھ)السنن الکبرٰی۔ مکہ مکرمہ سعودی عرب: مکتبہ دار الباز ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

13. بیہقی: ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبداللہ بن موسٰی البیہقی(۳۸۴ـ۴۵۸ھ) شعب الإیمان۔ بیروت لبنان: دار الکتب العلمیة ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

14. ترمذی: ابو عیسٰی محمد بن عیسٰی بن سورة بن موسٰی بن ضحاک(۲۰۹ـ۲۷۹ھ)السنن۔ بیروت لبنان: داراحیاء التراث العربی، دارالسلام الریاض۔

15. ابن تیمیہ: احمد بن عبدالحلیم بن عبدالسلام حرانی (۶۶۱ـ۷۲۸ھ) منہاج السنة النبویة. مؤسسہ قرطبہ۔

16. ثعلبی: ابو اسحاق احمد بن محمد بن ابراہیم (م۴۲۷ھ)۔الکشف و البیان عن تفسیر القرآن۔ بیروت لبنان: داراحیاء التراث العربی ، ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۲ء۔

17. ابن جوزی: ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰ـ۵۹۷ھ) التبصرة۔ مصر لبنان: دار الکتاب المصری ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء۔

18. ابن جوزی: ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰ـ۵۹۷ھ) صفة الصفوة۔ بیروت لبنان: دار الکتب العلمیة ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء۔

19. ابن جوزی: ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰ـ۵۹۷ھ) زادالمسیر فی علم التفسیر ۔ بیروت لبنان: دار المکتب الاسلامی ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

20. ابن ابی حاتم: عبدالرحمٰن بن ابی حاتم محمد بن ادریس ابو محمد الرازی تمیمی (۲۴۰ـ۳۲۷ھ) تفسیر القرآن العظیم۔ سعودی عرب: مکتبہ نزار مصطفٰی الباز ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۹ء۔

21. حارث: الحارث بن أبی أسامة/الحافظ نور الدین الہیثمی (۱۸۶ـ۲۸۲ھ)مسند الحارث (زوائد الہیثمی)۔ المدینة المنورة، سعودی عرب: مرکز خدمة السنہ والسیرة النبویہ ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۲ء۔

22. حاکم: ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ بن محمد (۳۲۱ـ۴۰۵ھ) المستدرک علی الصحیحین۔ بیروت لبنان: دار الکتب العلمیة ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء۔

23. ابن حبان: ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان التمیمی البستی (۲۷۰ـ۳۵۴ھ) الصحیح۔ بیروت لبنان: مؤسسة الرسالة ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔

24. ابن حجر عسقلانی: احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳ـ۸۵۲ھ) الإصابة فی تمییز الصحابة۔ بیروت لبنان: دار الجیل ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء۔

25. ابن حجر عسقلانی: احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی(۷۷۳ـ۸۵۲ھ) تہذیب التہذیب۔ بیروت لبنان: دار الفکر ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء۔

26. ابن حجر عسقلانی: احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳ـ۸۵۲ھ) فتح الباری۔ لاہور پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء۔

27. ابن حجر عسقلانی: احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی(۷۷۳ـ۸۵۲ھ) لسان المیزان۔ بیروت لبنان: مؤسسة الأعلمی المطبوعات ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء۔

28. ابن حجر عسقلانی: احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی(۷۷۳ـ۸۵۲ھ) المطالب العالیة۔ بیروت لبنان: دار المعرفة ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

29. حسام الدین ہندی: علاء الدین علی متقی(م [illegible] ھ)۔ کنز العمال بیروت لبنان مؤسسة الرسالة، [illegible] ھ/۱۹۷۹ء۔

30. حسکانی: عبید اللہ بن عبداللہ بن احمد (م۴۹۱ھ)۔ شواہد التنزیل لقواعد التفضیل بیروت لبنان۔ موسسة الأعلمی للمطبوعات ۱۴۳۱ ھ/۲۰۱۰ء

31. حلبی: علی بن برہان الدین(م[illegible]ھ) إنسان العیون فی سیرة الأمین المأمون ''السیرة الحلبیة'' بیروت لبنان: دار المعرفہ ۱۴۰۰ھ

32. ابو حیان: محمد بن یوسف بن علی بن حیان اندلسی غرناطی (م۷۴۵ھ)البحر المحیط۔ بیروت لبنان: دار الفکر ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

33. خازن: علی بن محمد بن ابراهیم بن عمر بن خلیل (۶۷۸۔۷۴۱ھ) لباب التاویل فی معانی التنزیل۔ بیروت لبنان: دار المعرفہ۔

34. ابن خزیمۃ: ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ سلمی نیشاپوری۔ (۲۲۳۔۳۱۱ھ) الصحیح۔ بیروت لبنان۔ المکتب الاسلامی ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء۔

35. خطیب بغدادی: ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔۴۶۳ھ) تاریخ بغداد۔ بیروت لبنان: دار الکتب العلمیۃ۔

36. دارقطنی: ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (۳۰۶۔۳۸۵ھ) السنن۔ بیروت لبنان: دار المعرفہ ۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶ء۔

37. دارمی: ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (۱۸۱۔۲۵۵ھ) السنن۔ بیروت لبنان: دار الکتاب العربی ۱۴۰۷ھ۔

38. ابو داؤد: سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد ازدی سجستانی (۲۰۲۔۲۷۵ھ)۔ السنن۔ بیروت لبنان: دار الفکر ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء دار السلام الریاض۔

39. دولابی: ابو بشر محمد بن احمد بن حماد (۲۲۴۔۳۱۰ھ)۔ الذریۃ الطاہرۃ النبویۃ۔ الکویت: ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۶ء۔

40. دیلمی: ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی الہمذانی (۴۴۵۔۵۰۹ھ)۔ الفردوس بماثور الخطاب۔ بیروت لبنان: دار الکتب العلمیۃ ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء۔

41. ذہبی: ابو عبد اللہ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ تاریخ الاسلام ووفیات المشاہیر والأعلام۔ بیروت لبنان: دار الکتاب العربی ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

42. ذہبی: ابو عبد اللہ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ سیر أعلام النبلاء۔ بیروت لبنان: دار الفکر ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۷ء۔

43. ذہبی: ابو عبد اللہ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ میزان الاعتدال فی نقد الرجال۔ بیروت لبنان: دار الکتب العلمیۃ ۱۹۹۵ء۔

44. رازی: فخر الدین محمد بن عمر بن حسن بن حسین بن علی تیمی شافعی۔ (۵۴۳۔۶۰۶ھ)۔ مفاتیح الغیب (التفسیر الکبیر) بیروت لبنان: دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ۔

45. رویانی: ابوبکر محمد بن ہارون (م ۳۰۷ھ) المسند۔ قاہرہ مصر: مؤسسہ قرطبہ ۱۴۱۶ھ۔

46. زمخشری: جار اللہ محمد بن عمر بن محمد خوارزمی۔ (۴۶۷۔۵۳۸ھ)۔ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الأقاویل فی وجوہ التاویل۔ بیروت لبنان: دار الکتاب العربی۔

47. زمخشری: جار اللہ محمد بن عمر بن محمد خوارزمی۔ (۴۶۷۔۵۳۸ھ) الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الأقاویل فی وجوہ التاویل۔ قاہرہ مصر ۱۳۷۳ھ/ ۱۹۵۳ء۔

48. ابن سعد: ابو عبد اللہ محمد۔ (۱۶۸۔۲۳۰ھ)۔ الطبقات الکبریٰ۔ بیروت لبنان: دار الفکر ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء۔

49. سیوطی: جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ) الدر المنثور فی التفسیر بالماثور۔ بیروت لبنان: دار المعرفتہ۔

50. سیوطی: جلال الدین سیوطی ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔ ۹۱۱ھ) الخصائص الکبریٰ مکتبہ نوریہ رضویہ پاکستان۔

51. شوکانی: محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳۔۱۲۵۰ھ) فتح القدیر۔ مصر: مطبع مصطفیٰ البابی الحلبی و اولادہ ۱۳۸۳ھ/۱۹۶۳ء۔

52. شہرستانی: ابو الفتح محمد بن عبد الکریم بن ابی بکر أحمد (۴۷۹۔۵۴۸ھ) الملل والنحل۔ بیروت لبنان: دار المعرفتہ ۲۰۰۱ء۔

53. شوکانی: محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳۔۱۲۵۰ھ) دار السحابہ۔ دمشق شام۔ دار الفکر ۱۴۰۲ھ

54. ابن ابی شیبۃ: ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبۃ الکوفی (۱۵۹۔۲۳۵ھ) المصنف۔ الریاض السعودیہ: مکتبۃ دار الرشید ۱۴۰۹ھ۔

55. طبری: ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید بن خالد (۲۲۴۔۳۱۰ھ) جامع البیان فی تفسیر القرآن۔ بیروت لبنان: دار الفکر ۱۴۰۵ھ۔

56. طبرانی: ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ) المعجم الأوسط۔ قاہرہ مصر: دار الحرمین ۱۴۱۵ھ۔

57. طبرانی: ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ) المعجم

الکبیر ،موصل عراق: مکتبۃ العلوم والحکم ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۳ء۔

58. طبرانی: ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ) المعجم الصغیر۔ موصل عراق مکتبہ العلوم والحکم ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۳ء

59. طحاوی: ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامۃ بن سلمۃ بن عبدالملک بن سلمۃ (۲۲۹۔۳۲۱ھ)۔ شرح مشکل الآثار۔ بیروت لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۷ء۔

60. طیالسی: ابوداؤد سلیمان بن داؤد جارود (۱۳۳۔۲۰۴ھ) المسند ،بیروت لبنان: دار المعرفۃ

61. ابن عادل: ابوبکر سراج الدین عمر بن علی بن عادل حنبلی (م ۸۸۰ھ)۔ اللباب فی علوم الکتاب۔ بیروت لبنان: دارالکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء۔

62. ابن ابی عاصم: ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶۔۲۸۷ھ) الآحاد والمثانی۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایۃ ،۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔

63. ابن أبی عاصم: ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶۔ ۲۸۷ھ) کتاب السنۃ ،بیروت لبنان، المکتب الاسلامی ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء۔

64. ابن عبدالبر: ابو عمر یوسف بن عبداللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ) الاستیعاب فی معرفۃ الأصحاب۔ بیروت لبنان: دار الجیل ۱۴۱۲ھ۔

65. عبدالرزاق: ابوبکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶۔۲۱۱ھ)۔ المصنف ۔ بیروت لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

66. عجلونی: ابو الفداء اسماعیل بن محمد بن عبدالہادی بن عبدالغنی جراحی (۱۰۸۷۔ ۱۱۶۲ھ) کشف الخفا ومزیل الألباس۔ بیروت لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ ۱۴۰۵ھ۔

67. ابن عساکر: ابو قاسم علی بن الحسن بن ہبۃ اللہ بن عبداللہ بن حسین دمشقی الشافعی (۴۹۹۔۵۷۱ھ) تاریخ مدینۃ دمشق المعروف تاریخ ابن عساکر۔ بیروت لبنان: دار الفکر ۱۹۹۵ء۔

68. عینی: بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود (۷۶۲۔۸۵۵ھ) عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری ۔ بیروت لبنان دار الفکر ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء۔

69. قاضی عیاض: ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض (۴۷۶۔۵۴۴ھ) مشارق الأنوار ،بیروت لبنان: المکتبۃ العتیقیۃ ودار التراث۔

70. قرطبی: ابو عبداللہ محمد بن احمد بن محمد بن یحیٰ بن مفرج أموی (۲۸۴۔۳۸۰ھ) الجامع لأحکام القرآن۔ بیروت لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

71. قسطلانی: ابو العباس شہاب الدین احمد بن محمد (۸۵۱۔۹۲۳ھ) ارشاد الساری لشرح صحیح البخاری۔ مصر دار الفکر ۱۳۰۴ھ۔

72. ابن کثیر: ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر بن ضوء بن کثیر بن زرع بصروی (۷۰۱۔۷۷۴ھ) تفسیر القرآن العظیم۔ بیروت لبنان: دار الفکر ۱۴۰۱ھ۔

73. ابن ماجہ: ابو عبداللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹۔۲۷۳ھ) السنن ۔بیروت لبنان: دار الفکر۔

74. مبارک پوری: ابو العلا محمد عبدالرحمٰن بن عبدالرحیم (۱۲۸۳۔۱۳۵۳ھ)۔ تحفۃ الأحوذی۔ بیروت لبنان: دار الکتب العلمیۃ۔

75. محب الدین طبری: ابو عباس احمد بن محمد، (م ۶۹۴ھ)۔ الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ۔ بیروت لبنان: دار الغرب الاسلامی ۱۹۹۶ء بیروت لبنان دار الکتب العلمیۃ ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۴ء۔

76. مزی: ابو الحجاج یوسف بن زکی عبدالرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (۶۵۴۔ ۷۴۲ھ)۔ تہذیب الکمال۔ بیروت لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

77. مالک: ابن انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو بن حارث (۹۳۔۱۷۹ھ) الموطأ۔ بیروت لبنان: دار احیاء التراث العربی ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۵ء۔

78. مسلم: ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم بن ورد قشیری نیشاپوری (۲۰۶۔ ۲۶۱ھ) الصحیح۔ بیروت لبنان: دار احیاء التراث العربی دار السلام الریاض۔

79. مقدسی: ابوعبداللہ محمد بن عبدالواحد بن احمد حنبلی (۵۶۹۔۶۴۳ھ)۔الأحادیث المختارۃ. مکہ مکرمہ سعودی عرب: مکتبۃ النہضۃ الحدیثہ ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

80. مُلا علی قاری: نور الدین بن سلطان محمد ہروی حنفی (م ۱۰۱۴ھ) ۔مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح۔ بیروت لبنان دار الکتب العلمیۃ ۔۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء۔

81. مناوی: عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی (۹۵۲۔۱۰۳۱ھ) فیض القدیر شرح الجامع الصغیر۔مصر: مکتبہ تجاریہ کبرٰی ۱۳۵۶ھ۔

82. منذری ابو محمد عبدالعظیم بن عبد القوی بن عبداللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱۔۶۵۶ھ) الترغیب والترہیب من الحدیث الشریف۔ بیروت لبنان: دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۷ھ۔

83. نسائی: ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی (۲۱۵۔۳۰۳ھ)۔ خصائص علی ۔الکویت مکتبہ المعلا ۱۴۰۶ھ۔

84. نسائی: ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی (۲۱۵۔۳۰۳ھ)۔السنن۔ بیروت لبنان دار الکتب العلمیۃ ۔حلب شام: مکتب المطبوعات الاسلامیہ ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء۔

85. نسائی: ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی (۲۱۵۔۳۰۳ھ) السنن الکبرٰی۔ بیروت لبنان: دار الکتب العلمیۃ ۔۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔

86. ابو نُعیم: احمد بن عبداللہ بن احمد بن اسحاق بن موسٰی بن مہران اصبہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ) تاریخ اصبہان۔ بیروت لبنان: دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

87. ابو نُعیم: احمد بن عبداللہ بن احمد بن اسحاق بن موسٰی بن مہران اصبہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ) حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء۔ بیروت لبنان: دار الکتب العلمیۃ۔دار الکتاب العربی ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔

88. امام موفق بن احمد بن محمد مکی حنفی خوارزمی (۴۸۴۔۵۶۸ھ) مناقب خوارزمی بیروت لبنان دار المرتضٰی۔

89. امام موفق: بن احمد بن محمد مکی حنفی خوارزمی (۴۸۴۔۵۶۸ھ) مقتل الحسین. انوار الہدٰی۔

90. حضرت مولانا عبید اللہ امرتسری: (۱۹۲۱ء۔۲۰۱۹ء) ارجح المطالب ناشر حق برادرز لاہور ۔حیدری کتب خانہ۔

91. علامہ عبدالرحمٰن صفوری شافعی: (المتوفی ۸۹۹ھ) نزہۃ المجالس ۔مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان۔

92. شیخ سلیمان قندوزی حنفی: (۱۸۰۵۔۱۸۷۷ء) ینابیع المودۃ لذوی القربٰی ۔بیروت لبنان۔

93. احمد رضا خان بریلوی: (۱۸۵۶۔۱۹۲۱ء) فتاوٰی رضویہ رضا فاؤنڈیشن لاہور۔

94. امیر کبیر علی ہمدانی: (۷۱۴۔۷۸۶ھ) المودۃ القربٰی مطبوعہ مؤسسۃ الاعلمی بیروت لبنان۔

95. زرقانی: محمد بن عبدالباقی (۱۰۵۵۔۱۱۲۲ھ) شرح المواہب الدنیا ۔بیروت لبنان. دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶ء۔

96. ابن عقدہ: ابو عباس احمد بن محمد بن سعید (المتوفی ۳۳۲ھ) کتاب الولایۃ۔

97. محاملی: ابوعبداللہ حُسین بن اسماعیل (۲۳۵۔۳۳۰ھ) امالی عمان. المکتب الاسلامی ۱۴۱۲ھ۔

98. مجدد الف ثانی: شیخ احمد سرہندی (۹۷۱۔۱۰۳۴ھ) مکتوبات امام ربانی ۔ دہلی بھارت مطبع خاص مرتضوی۔

99. نووی: ابوزکریا یحیٰی بن شرف (۶۳۱۔۶۷۷ھ) تہذیب الاسماء واللغات. بیروت لبنان دار الفکر ۱۹۹۶ء۔

100. واحدی: ابوحسن علی بن احمد (المتوفی ۴۶۸ھ) اسباب النزول۔لاہور پاکستان. دار النشر الکتب الاسلامیہ۔

101. ہیثمی: احمد بن حجر المکی (۹۰۹۔۹۷۳ھ) الصواعق المحرقہ مصر مکتبہ قاہرہ ۱۳۸۵ھ/۱۹۶۵ء۔

102. ہیثمی: علی بن ابوبکر الہیثمی (۷۳۵۔۸۰۷ھ) موارد الظمآن بیروت لبنان دار الکتب العلمیۃ۔

103. ابو یعلٰی: احمد بن علی ابو یعلٰی (۲۱۰۔۳۰۷ھ) السنن. بیروت لبنان. دار المامون للتراث ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔

104. البانی: محمد ناصر الدین البانی (۱۳۳۲ـ۱۴۲۰ھ) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ بیروت لبنان المکتب الاسلامی ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء

105. شاشی: ابو سعید ہیشم بن کلیب (المتوفی ۳۳۵ھ) المسند، مدینہ منورہ سعودی عرب مکتبہ العلوم والحکم ۱۴۱۰ھ۔

106. ابن راھویہ: ابو یعقوب اسحاق بن ابراھیم بن مخلد بن ابراہیم بن عبداللہ (۱۶۱ـ۲۳۸ھ) المسند، مدینہ منورہ سعودی عرب مکتبۃ الایمان ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء۔

107. حکیم ترمذی: ابو عبداللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر (المتوفی ۳۲۰ھ) نوادر الاصول فی احادیث الرسول، بیروت لبنان دار الجیل ۱۹۹۲ء۔

108. حمیدی: ابوبکر عبداللہ بن زبیر (۲۱۹ھ) المسند، بیروت لبنان دار الکتب العلمیۃ، قاہرہ مصر مکتبۃ المتنبی۔

109. ابن جعد: ابوالحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (۱۳۳ـ۲۳۰ھ) المسند، بیروت لبنان ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

110. سخاوی: شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن (۹۰۲ھ) إستجلاب إرتقاء الغرف بحب أقرباء الرسول وذوی الشرف، بیروت لبنان دار المدینۃ ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱ء۔

111. سبط ابن جوزی: شمس الدین ابو المظفر یوسف بن حسام الدین (۵۸۲ـ۶۵۴ھ)۔

زیر طبع و ترتیب

عَلِیٌّ خَیْرُ الْبَشَر مِنَ الْأَحَادِیْثِ الْمُعْتَبَر

ترتیب

علامہ محمد یاسین قادری

بانی و سرپرست اعلیٰ تحریک صراط الحسین

صراط الحسین پبلیکیشنز

مطبوع

قَوْلُ النَّبِیِّ عَلِیٌّ مِنِّی وَأَنَا مِنْ عَلِیٍّ

ترتیب

علامہ محمد یاسین قادری

بانی و سرپرست اعلیٰ تحریک صراط الحسین

صراط الحسین پبلیکیشنز

مطبوع

أَفْضَلِیَّةُ صَاحِبِ اللِّوَآء فِی الْکَلَامِ الصَّحَابَةِ وَالشُّعَرَآء

ترتیب

علامہ محمد یاسین قادری

بانی و سرپرست اعلیٰ تحریک صراط الحسین

صراط الحسین پبلیکیشنز

مطبوع

أَلْقَوْلُ الْجَلِی فِی أَفْضَلِیَّةِ عَلِیٍّ

ترتیب

علامہ محمد یاسین قادری

بانی و سرپرست اعلیٰ تحریک صراط الحسین

صراط الحسین پبلیکیشنز

أَلْقَوْلُ الْأَكْبَر عَلِيٌّ فَارُوقُ الْأَعْظَم وَ صِدِّيقُ الْأَكْبَر

علامہ محمد یاسین قادری

كَثِيرُ الْمَطَالِب فِي فَضَائِلِ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ

علامہ محمد یاسین قادری

نمبر1: شعید الخیبر و الغدیر لیئے ـ صفحہ نمبر [illegible]

نمبر2: حضرت عائشہؓ نے فرمایا علیؑ تمام انسانوں سے افضل و اعلیٰ ہے صفحہ نمبر 37

نمبر3: آیت الیوم اکملت ـ غدیر خم کے مقام پر نازل ہوئی ـ

نمبر4: آیت بلغ و روایت مولا علیؑ دین مکمل کی شرط ہے صفحہ نمبر 51

نمبر5: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ ـ صفحہ نمبر 56

نمبر6: مَنْ كُنْتُ وَلِيُّهُ فَعَلِيٌّ وَلِيُّهُ ـ صفحہ نمبر 57

نمبر7: إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي

نمبر8: ـ وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ ـ عن ولایت علی صفحہ نمبر 33

نمبر9: رسالت مصطفیٰ کے گواہ مولا علیؑ ـ بلا تفصیل گواہ ہے صفحہ نمبر 62 ـ سورۃ ھود آیت نمبر 17 ـ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِنْهُ

نمبر10: ـ اگر علیؑ نہ ہوتے تو عمرؓ ہلاک ہو جاتا ـ مولا علیؑ حضرت عمرؓ کے مشکل کشا ہیں صفحہ نمبر 65

نمبر11: ـ مولا علیؑ دعویٰ سلونی ـ راسخون فی العلم ہونا کی دلیل ہے صفحہ نمبر 66 ـ

نمبر12: ـ أَعْلَمُ أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ـ صفحہ نمبر 73 ـ

نمبر13: حضورؐ آپ نے ارشاد فرمایا: میں علم کا شہر ہوں علیؑ اس کا دروازہ [illegible] صفحہ نمبر 75 ـ

14: ـ صالح المؤمنین سے مراد مولا علیؑ ہے صفحہ نمبر 86 ـ یا علیؑ مدد

15: ایک نیکی سے مراد محبت آل محمدؐ ہے صفحہ نمبر 104 ـ سورۃ النمل آیت نمبر 89 ـ

16: ـ مولا علیؑ حجت خدا ہے ـ صفحہ نمبر 110 ـ

17: ـ جنت اور جہنم پر اختیار مولا علیؑ ـ صفحہ نمبر 112

1) ارجح المطالب ـ علامہ عبید اللہ امرتسری ـ صفحہ نمبر 83

2) شواہد التنزیل ـ امام حافظ حاکم الحسکانی ـ صفحہ نمبر 85

3) الملل و النحل ـ امام محمد بن عبد الکریم شہرستانی صفحہ نمبر 8 ـ

علامہ محمد یاسین قادری کی دیگر کتب

خاتم الأوصياء

علي بحر العلمية
من الأحاديث النبوية

علي خير البشر
من الأحاديث المعتبر

قول النبي علي
مني وأنا من علي

أفضلية صاحب اللواء
في الكلام الصحابة والشعراء

القول الجلي
في أفضلية علي

أفضلية مولى المؤمنين
عند الصحابة والمحدثين

أفضلية صاحب الراية
في الحديث الولاية

القول الأكبر
علي فاروق الأعظم
وصديق الأكبر

كثير المطالب
في
فضائل علي ابن أبي طالب

صراط الحسین پبلیکیشنز
رابطہ نمبر 03431103731